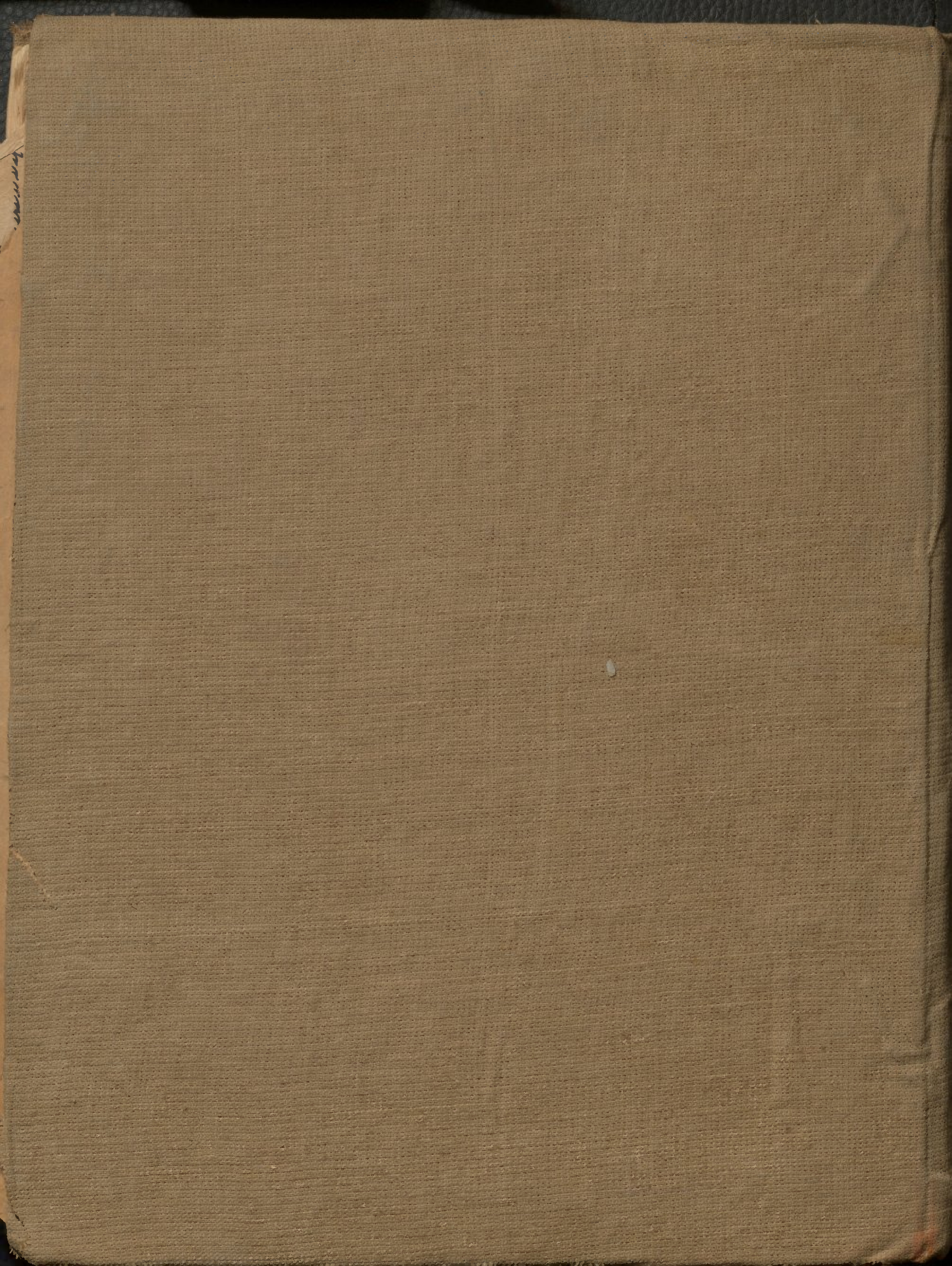


/ Majmaʿ al-baḥrayn...

// Ḥusayn, Aḥmad

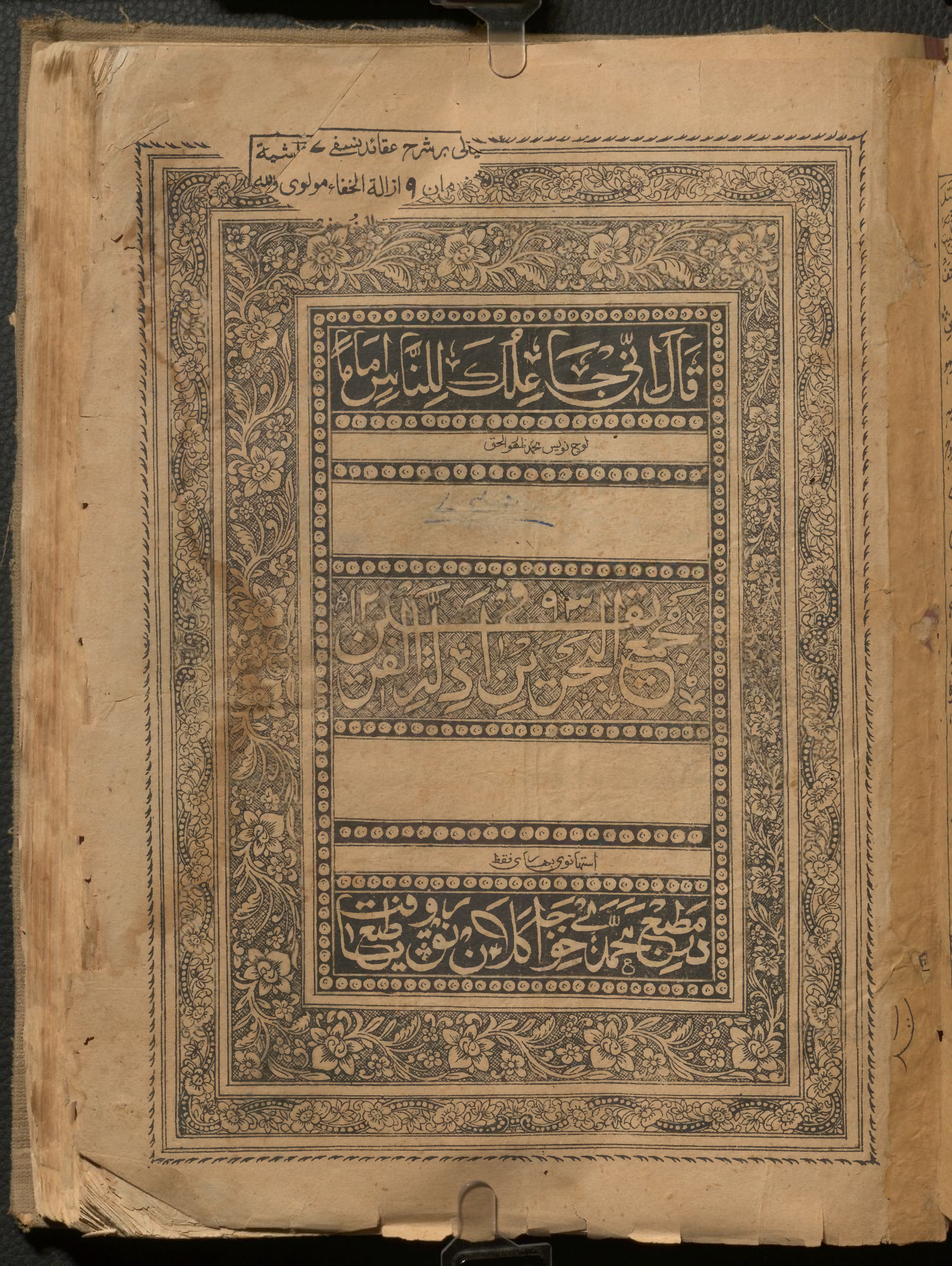
بسم الله الرحمن الرحیم

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الْوَلِیِّ وَالصَّلٰوةُ عَلٰی نَبِیِّهِ الصَّفِیِّ وَوَصِیِّهِ الْعَلِیِّ وَالْاَئِمَّةِ مِنْ وُلْدِهِ الْبَهِیِّ
امابعد ناظرین اوراق پر واضح ہو کہ اجداد کرام اس اقل البضاعۃ **سید احمد حسین بن سید امام بخش**
بن سید میر علی بن سید پیر علی بن ملا رحیم اللہ بن ملا راضی بن ملا مبارک خفف اللہ
اثقالهم کے علماء نامی و گرامی صوفی مشرب شہیر باہلسنت متوسلان سلاطین دہلی کے تھے و از انجملہ
مولانا سید محمد مبارک مرحوم کہ واسطے تعلیم اشرف خواتین زمان و فخر عصمتیان جہان جناب زیب النساء بیگم
بنت اورنگ زیب عالمگیر جنت آرامگاہ سرفراز تھے و بمحلہ حاجیگنج متصل دروازہ شرقی
شہر عظیم آباد قیام پذیر تھے چنانچہ ہنوز مسکن مفخر الیہ بکٹرہ ملا مبارک مرحوم مشہور ہے و آباؤ اجداد
باجمعهم شیعہ صافی طویت و بعضی بعلم و فضل دینی ممتاز ہو کر محدث تھے عطر اللہ ارواحهم و مولف
شیعہ امامی الاثنا عشری ہے بعد تحصیل کتب درسیہ متداولہ و علوم ضروریہ متعارفہ کی سالہای
دراز کتب دینیہ فریقین بالاستیعاب مطالعہ کرتا رہا و کتب تفاسیر و سیر و تواریخ و لغت و اسماء الرجال
و احادیث و فقہ و اصول فقہ فریقین قلمی و چاپ کلکتہ و لکھنو و کانپور و دہلی و میرٹھہ و بمبئی و لاہور
و ایران و بصرہ و بغداد و مصر و روم خرید کیں اور یہہ امر مکنون خاطر تھا کہ ایک کتاب جامع جمیع
مسایل دینیہ فریقین مرتب ہوتی کہ مہمات مسائل سہل ہو جاتی و اصرار احباب فریقین از حد گذرا
چار و ناچار یہہ کتاب تالیف کی اور یہہ امر ملحوظ رہا کہ ببرکت آیات قرآنی و احادیث نبوی عناد و تعصب
قلوب فریقین سے صاف ہو جاوی اور فریقین پابندی سے علماء شکم پرست و پیران دنیا پرست سے
آزاد ہو کر قرآن و حدیث کو غور کریں اور صراط مستقیم پر قایم و سرگرم رہیں اللهم ارزقهم ثمراة
الایمان واسبغهم بنور العرفان والبسهم لباس الفضل والغفران۔ اس محل میں قول
امام شافعی کا صواعق محرقہ میں حسب حال راقم ہے **شعر** ❁ اِذَا نَحْنُ فَضَّلْنَا عَلِیًّا
فَاِنَّنَا ❁ رَوَافِضُ بِالتَّفْضِیْلِ عِنْدَ ذَوِی الْجَهْلِ ❁ وَفَضْلَ اَبِیْ بَکْرٍ اِذَا مَا ذَکَرْتُهُ ❁

رُمِيتُ بِنَصْبٍ عِندَ ذِكرِي لِلفَضلِ ❊ فَلَا زِلتُ ذَا رَفضٍ وَنَصبٍ كِلَاهُمَا ❊ بِحُبِّهِمَا حَتّٰى أُوَسَّدَ فِي الرَّمَلِ ❊ **قال ایضاً** ❊ قَالُوا تَرَفَّضتَ قُلتُ كَلَّا ❊ مَا الرَّفضُ دِينِي وَلَا اعتِقَادِي ❊ لٰكِن تَوَلَّيتُ غَيرَ شَكٍّ ❊ خَيرَ إِمَامٍ وَخَيرَ هَادِي ❊ **قال ایضاً** ❊ يَا رَاكِبًا قِف بِالمُحَصَّبِ مِن مِنًى ❊ وَاهتِف بِسَاكِنِ خَيفِهَا وَالنَّاهِضِ ❊ سَحَرًا إِذَا فَاضَ الحَجِيجُ إِلَى مِنًى ❊ فَيضًا كَمُلتَطِمِ الفُرَاتِ الفَائِضِ ❊ إِن كَانَ رَفضًا حُبُّ آلِ مُحَمَّدٍ ❊ فَلْيَشهَدِ الثَّقَلَانِ أَنِّي رَافِضِي ❊ ای برادران اہل سنت و شیعہ خوب یاد رکہو کہ دونو ایکہی مذہب ہے اور اسی دونو مذہب مین خدا نے اپنی نعمات و برکات علم و سلطنت و کرامات عطا کیا اور بہ تشبیہ حدیث بنی اسرائیل یہی دونو فرقہ تا بظہور حضرت امام مہدی ع باقی رہیگا جب تعصب فریقین مین بڑہتا گیا سنی مایل بخروج و شیعہ مایل بغلو ہوگئی اور دیکہو ابتدای اسلام مین جو کچہہ کام دین و ملت کا جاری ہوا ہم و تم دونو شریک رہے ہماری روایتین تمہاری کتابونمین اور تمہاری روایتین ہماری کتابونمین اور علم تفسیر و حدیث و روایت مین یہی بنیاد دین محمدی کی ہے ایک نے دوسرے سے تحقیق و تصویب و اعتماد کیا اب کوی شیعہ کو رافضی کہی یا سنی کو خارجی بناوے نہ سنی ماری شیعہ کی نیست ہونیوالی نہ شیعہ کی کی سنی ناپید ہونیوالی دونو فرقہ اپنی طریقہ اسلاف سے بہکگر ایک دوسرے کو کافر بناتا ہے شیعہ و سنی دونو ایک رسول عربی کی فرزند اہلبیت حامل عرش و صحابہ حامل ارض جسنی قصد کیا تنقیص اہلبیت یا تفضیل صحابہ کا پس صراط مستقیم سے الگ ہوگیا اور اختلاف کا تخم یہہ ہوا دیکہو یہہ فساد برپا کردہ علماء فریقین کا ہے نہ یہہ طریقہ اہلبیت المبارکہ و نہ روش صحابہ کرام کی اور اختلاف کا ثمرہ بد یہہ ہوا کہ دو مثل اختلاف یہود و نصاری کی خراب و برباد ہوی اور برکات و نعمات الٰہی دونو خاندان سے آہستہ آہستہ غایب ہو گئی جیسا بنی اسرائیل بسبب ضلالت دینی میراث آبائی سے محروم کیے گئے ویسا ہی حال اب ان دونو فرقہ کا اشتبہ ہے ہم و تم دونو وارث خاندان رسالت کے و مجتہد شریعت و طریقت کی تعصباً لڑکر دونو ایسے خراب ہوگئے کہ قہر الٰہی مین گرفتارہ و نان شبینہ کو محتاج خسر الدنیا والآخرۃ تم دونو توبہ کرو کہ خدا تمہاری و ہماری مصیبتونکو دیکہکر معاف کری اور پہر دونو پر مہربانی و رحمت اپنی نازل کرے اور دونو سایۂ رحمت ایزدی مین پہلین فقط

اشعار امام شافعی رحمہ اللہ تعالیٰ علیہ

[illegible]



یتلی برشرح عقائد نسفی ۷ ...شیة
...ان ۹ ازالة الخفاء مولوی ...
قال انی جاعلک للناس اماما
لوح نویس محمد ظہور الحق
در مطبع محمدی ... طبع

بِسْمِ اللهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِی اسْتَخْلَفَنَا فِی اَرْضِهٖ وَفَضَّلَنَا عَلٰی سَائِرِ فِرَقِهٖ وَنُصَلِّیْ عَلٰی رَسُوْلِهِ الدَّاعِیْ اِلٰی رَبِّهٖ وَوَصِیِّهٖ وَبَابِ عِلْمِهٖ وَسَفِیْرِ اُمَّتِهٖ عَلٰی لِسَانِهٖ اَنَا الصِّدِّیْقُ الْاَکْبَرُ وَالْفَارُوْقُ الْاَعْظَمُ وَیَعْسُوْبُ الدِّیْنِ وَصَالِحُ الْمُؤْمِنِیْنَ وَمَوْلَی الْمُسْلِمِیْنَ اَلْحَجِیْجُ عَلٰی اُمَّتِهِ الْحَقِیْقُ اِلٰی اَسْرَارِ نُبُوَّتِهٖ وَعَلٰی اُمَنَائِهِ الْمُقِیْمِیْنَ لِدِیْنِ اللهِ وَحُفَّاظِ شَرَائِعِهٖ وَمَعَادِنِ حِکْمَتِهٖ اَللّٰهُمَّ حْشُرْنَا وَجِیْعًا بِوُجُوْهِهِمْ وَلَا تُفَرِّقْ بَیْنَنَا وَبَیْنَهُمْ فِیْ یَوْمِ الْجَزَآءِ رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّا دُعَاءَ اِنَّکَ اَنْتَ السَّمِیْعُ الْعَلِیْمُ

امابعد مومنین حقیقت پرست وموالیان سنت سرشت پر واضح ہو کہ علما اہل سنت وشیعہ نی کتب عقائد وکلام بزبان عربی وفارسی بکثرت تصنیف کیا اور ایک فرقہ نی رد دوسری کا کیا اور تحریر طرفین کی تعصب ونفسانیت وثقالت لسانی سی مملوہی کہ ایک فرقہ دوسرے فرقہ کی کتاب ملاحظہ نہین کرسکتاہی اور طرفین بنظر الزام خصم وپاسداری خطار اسلاف خود ما خطاءین پابند رہکر چشم انصاف کو بند کرلیا خصوصًا عوام اہل ہند اس زمانہ کے سنی راغب بخروج وشیعہ مائل بغلو ہوئے جاتے ہین اور ایک تکفیر دوسرے کی کرتاہی اور حال آنکہ اکل وشرب وعقد وتناکح فریقین مین جاری ہی ای برادر دونو فرقہ ایک درخت کے دو شاخ اور ایک گل کے دو ثمر ہین اور کوئی کتاب ایسی جسمین بالکل انصاف ہو اور تعصب سے خالی فریقین نے تحریر نکیا لہذا راقم الحروف نے حسب استدعار احباب فریقین کے یہہ کتاب کہ جسمین ادلہ فریقین مذکور ہوئی اور مطلقًا پاسداری کسی جانب کی ملحوظ نہوئی اور اسمار اکابر فریقین احترام سے مرقوم کیا ہے کہ ناظرین کو تنفر نہو اور رغبت دیکہین اور ایسی صاف طور سے دلائل قلمی ہوئے ہین کہ فریقین کو گنجایش تاویل وجای فرار کی باقی نرہے اور راقم نے اس کتاب کو بطور محاکمات اسلام کے لکہ کر مسمی بہ مجمع البحرین فی ادلۃ الفریقین کیا اور حضرات ناظرین سے یہہ امید ہے کہ محاورہ اردو یا نقل عبارت مین اگر کسی جگہ کوئی سہو یا غلطی واقع ہو زبان طعن وملامت سے باز رہکر براہ کرم واخلاق عفو کرین **فہرست کتبہای معتبرہ ومعتمدہ اہلسنت** ١ شرح عقائد نسفی سعد الدین تفتازانی ٢ شرح عقائد جلالی ٣ شرح مواقف

سید شریف ۴ شرح تجرید قوشجی ۵ شرح مقاصد تفتازانی ۶ حاشیه خیالی بر شرح عقائد نسفی ۷ حاشیة
الحاشیه مولوی عبد الحکیم سیالکوٹی ۸ ابطال الباطل فضل بن روزبهان ۹ ازالة الخفاء مولوی ولی الله
دهلوی ۱۰ نهایة العقول فخر الدین رازی ۱۱ المغنی قاضی عبد الجبار معتزلی ۱۲ عقائد قفال مروزی ۱۳ آمدی
۱۴ نهایه ابن اثیر جزری ۱۵ صراح ۱۶ عرائس التیجان ابو اسحق ثعلبی ۱۷ تاریخ اسمعیل ابو الفداء
۱۸ تاریخ الخلفاء سیوطی ۱۹ کتاب المغازی للواقدی ۲۰ ملل ونحل عبد الکریم شهرستانی ۲۱ شرح وقایه
۲۲ حاشیه ملا چلپی ۲۳ شریفیه شرح سراجیه ۲۴ حجة الله البالغه مولوی ولی الله دهلوی ۲۵ اشباه
والنظائر مع شرحه الحموی ۲۶ شرح هدایه حنفی ۲۷ الدر المختار ۲۸ تفسیر جلالین سیوطی ۲۹ تفسیر
ابو البقاء نحوی ۳۰ تفسیر اتقان سیوطی ۳۱ تفسیر غرائب القران نیشاپوری ۳۲ تفسیر بیضاوی ۳۳ تفسیر
ابن عباس رض ۳۴ تفسیر شیخ الاکبر محی الدین ابن العربی ۳۵ تفسیر معالم التنزیل فراء البغوی ۳۶ تفسیر
کبیر امام فخر الدین رازی ۳۷ تفسیر سدّی ۳۸ تفسیر مدارک التنزیل ۳۹ تفسیر در منثور سیوطی
۴۰ تفسیر ملا ابو السعود ۴۱ تفسیر ضحاک ۴۲ تفسیر شواهد التنزیل ابو القاسم الحسکانی ۴۳ تفسیر محب
طبری ۴۴ تفسیر مجمع البحرین ابن جریر طبری ۴۵ تفسیر ابو اسحق ثعلبی ۴۶ تفسیر اسباب النزول واحدی
۴۷ تفسیر کشاف زمخشری ۴۸ تفسیر ابن مردویه ۴۹ تفسیر شیرویه دیلمی ۵۰ توضیح وتلویح
محقق دوانی ۵۱ میزان الشعرانی ۵۲ نور الانوار ملاجیون جونپوری ۵۳ کشف المبهم شرح مسلّم
۵۴ المنار لابی البرکات النسفی ۵۵ اصول الشاشی ۵۶ نخبة الفکر مع شرحها نزهة النظر لابن
حجر عسقلانی ۵۷ اتحاف النبلاء مولوی صدیق حسن بهوپالی ۵۸ بستان المحدثین ۵۹ سرّ
الشهادتین ۶۰ عجاله نافعه ۶۱ تفسیر فتح العزیز مولوی عبد العزیز ۶۲ تقریب التهذیب ابن حجر عسقلانی
۶۳ مغنی ۶۴ رساله سید شریف فی اصناف الحدیث ۶۵ مشکوة المصابیح ولی الله تبریزی ۶۶ دیوان
سید نا علی کرم الله وجهه ۶۷ شفاء قاضی عیاض مالکی ۶۸ شرح شفاء ۶۹ اشعة اللمعات شرح فارسی
مشکوة از شاه عبد الحق دهلوی ۷۰ موطا امام مالک ۷۱ صحیح بخاری ۷۲ صحیح مسلم ۷۳ جامع ترمذی
۷۴ شمائل ترمذی ۷۵ سنن ابو داؤد سجستانی ۷۶ سنن ابو عبد الرحمن نسائی ۷۷ سنن ابن ماجه
۷۸ قسطلانی شرح صحیح بخاری ۷۹ نواوی شرح صحیح مسلم ۸۰ سیرة المحمدیه مولوی کرامت علی
دهلوی ۸۱ فصوص الحکم محی الدین ابن العربی مالکی ۸۲ احیاء العلوم امام غزالی ۸۳ نور العین فی مشهد

الحسن بواسحٰق اسفرائینی ۸۴ جامع الصغیر سیوطی ۸۵ کنوز الحقائق فی حدیث خیر الخلائق للامام المناوی
۸۶ دِراسات اللّبیب محمد بن معین ۸۷ اِتمام الدِّرایہ مع شرحہا النقایہ للسیوطی ۸۸ حیٰوۃ الحیوان
حافظ کمال الدین دمیری شافعی ۸۹ تحفۃ الاخیار مولوی عبد الحی لکھنوی ۹۰ تنویر الایمان مولوی
عبد الحلیم لکھنوی ۹۱ شرح سُلّم ملا حسن ۹۲ لواء الہُدیٰ مولوی عبد الحی برحاشیہ غلام یحییٰ بہاری
۹۳ اِسعاف الرّاغبین فی سیرۃ المصطفٰے واہلبیتہ الطاہرین شیخ ابن الصبان ۹۴ مناقب سیدنا علی
کرّم اللہ وجہہ ۹۵ فتوحات مکیّہ محی الدین ابن العربی ۹۶ شواہد النبوت ملا عبد الرحمن جامی ۹۷ معارف
ابن قُتیبہ دینوری قاضی مصر ۹۸ تاریخ امام رافعی ۹۹ مرأۃ الجنان امام یافعی ۱۰۰ تاریخ احمد بن
یحییٰ بلاذری ۱۰۱ تاریخ ابو جعفر طبری ۱۰۲ تاریخ کامل ابن اثیر شیبانی ۱۰۳ تاریخ ابن عساکر
دمشقی ۱۰۴ سیرۃ الحلبیّہ لعلی بن برہان الدین الشافعی الحلبی ۱۰۵ سیرۃ الشامیہ ۱۰۶ سیرۃ محمد
بن اسحٰق ۱۰۷ سیرۃ ابن ہشّام ۱۰۸ مُعجَم البلدان یاقوت حموی ۱۰۹ تاریخ ابوبکر جوہری ۱۱۰ اربعین
الطُّوال لابن عساکر دمشقی فی فضائل الصحابہ ۱۱۱ اربعین الحاکم فی فضل علیؓ ۱۱۲ حِلیۃ الاولیاء حافظ
ابو نُعیم اصفہانی ۱۱۳ خصائص نسائی فی فضل علیؓ ۱۱۴ دُرر السّمطین فی فضائل المصطفٰے والمرتضیٰ و
السبطین للشیخ جمال الدّین محمد بن یوسف الزّرندی ۱۱۵ ریاض النُّضرۃ فی فضائل العشرۃ لمجد الدین احمد
بن عبد اللہ الطّبری ۱۱۶ فردوس الاخبار ابو شجاع شیرویہ دیلمی ۱۱۷ مُسند امام احمد ابن حنبل ۱۱۸
زوائد المُسند عبد اللہ ابن احمد ۱۱۹ مسند علی بن موسیٰ الرضا للامام الشافعی ۱۲۰ مُسند علیؓ لابی عبد
الرحمن بن شُعیب النسائی ۱۲۱ مُعجم لابی سعد عبد الکریم بن محمد السمعانی ۱۲۲ مُعجم کبیر طبرانی ۱۲۳ معرفۃ
الصحابہ لابی محمد فتح الدین عبد اللہ بن محمد المخزومی الحلبی ۱۲۴ صواعق مُحرقہ ابن حجر ۱۲۵ مُستدرک
حاکم نیشاپوری ۱۲۶ اِستیعاب ابن عبد البر ۱۲۷ مناقب حافظ ابن مردویہ ۱۲۸ جواہر العقد بن نور
الدین الشافعی ۱۲۹ جامع عبد الرزاق بن ہمام الحِمیری ۱۳۰ کامل ابن عدی ۱۳۱ مُسند ابن نجّار ۱۳۲
صحیح ابن حبّان ۱۳۳ کتاب العقد عبد ربہ المغربی ۱۳۴ مسند بیہقی ۱۳۵ مُسند دار قطنی ۱۳۶
نزل السائرین للسید محمود بن محمد بن محمود الدُّرکُزنی ۱۳۷ مُسند بزار ۱۳۸ مُسند ابو یعلی الموصلی ۱۳۹
غُنیۃ الطالبین غوث الاولیاء حنبلی ۱۴۰ صحیح حمیدی اُندلُسی ۱۴۱ کنز العُمّال ملا علی متقی ۱۴۲ جامع
الاُصول ابن اثیر جزری ۱۴۳ ذخائر العقبیٰ فی مناقب ذوی القربیٰ لمحب الطبری ۱۴۴ الجمع بین الصحیحین

زبن معاویه ۱۵۵ شرح نصوص للامام الیافعی ۱۵۶ ذریة الطاهره دولابی ۱۵۷ فصول المہمہ
فی مناقب الائمه لعلی بن احمد المالکی ۱۵۸ تاریخ ابوبکر احمد بن علی المعروف بخطیب بغدادی ۱۵۹ اوائل
ابو ہلال العسکری ۱۶۰ دلائل النبوت ابو العباس مستغفری ۱۶۱ دلائل النبوت دارقطنی ۱۶۲ رسالہ القوامیه
ابو المظفر السمعانی ۱۶۳ کتاب المناقب لآل ابن خالویہ ۱۶۴ کتاب المناقب ابو المعالی الشافعی ۱۶۵ کتاب المناقب
ضیاء الدین الخوارزمی ۱۶۶ شرح السنة فراء بغوی ۱۶۷ مصابیح فراء بغوی ۱۶۸ تاریخ مروج الذہب مسعودی
۱۶۹ معرفة الصحابه لابی نعیم الاصبهانی ۱۷۰ معرفة الصحابه لابی العباس المستغفری ۱۷۱ مناقب قاضی
ابی الحسن بن شادان ۱۷۲ معجم لابی القاسم علی بن عساکر الدمشقی ۱۷۳ معجم لابی نعیم الاصبهانی ۱۷۴ معجم
لابی الخیر محمد بن احمد الغسانی ۱۷۵ معجم لابی عبد الله محمد بن احمد الذهبی ۱۷۶ معجم للبغوی ۱۷۷ معجم
لابن شاهین ۱۷۸ مسند حمیدی ۱۷۹ جامع المسانید عماد الدین ابی الفداء اسمعیل بن عمر المعروف بابن کثیر
۱۸۰ صحیح لابی حاتم ۱۸۱ مستخرج یعقوب بن اسحق الاسفرائنی ۱۸۲ مستخرج لابی نعیم الاصبهانی
۱۸۳ فضائل الصحابه احمد بن الحسین البیهقی ۱۸۴ فضائل الصحابه لابی نعیم ۱۸۵ دلائل النبوت
لابی نعیم ۱۸۶ اربعین للبیهقی ۱۸۷ شرح بخاری للسیوطی ۱۸۸ شرح بخاری لابن کثیر الدمشقی
۱۸۹ شرح مسلم شمس الدین ابی المظفر سبط ابن الجوزی ۱۹۰ دیباج شرح مسلم للسیوطی ۱۹۱ عنوان
الاثر لابی الفتح ابن سید الناس ۱۹۲ سیرة العفیفه للکازرونی ۱۹۳ تاریخ خمیس شیخ حسین دیاربکری
کامل مبرد نحوی ۱۹۴ سیرة النبویه سید احمد زینی دحلان مفتی مکہ ۱۹۵ تاریخ الاسلام الذهبی
۱۹۶ اصابه فی تمییز الصحابه ابن حجر ۱۹۷ اسد الغابه ابن اثیر شیبانی ۱۹۸ لواقح الانوار امام عبد الوهاب
شعرانی ۱۹۹ طبقات سبکی ۲۰۰ میزان الاعتدال شمس الذهبی ۲۰۱ عوارف شیخ شهاب الدین سهروردی
۲۰۲ معالم العترة النبویه جنابذی الحنبلی ۲۰۳ ربیع الابرار زمخشری ۲۰۴ شرح ابن ابی الحدید المعتزلی
۲۰۵ طحاوی ۲۰۶ قاموس فیروزآبادی ۲۰۷ قدوری بغدادی ۲۰۸ طبقات امام شعرانی ۲۰۹ مناقب
صدر الائمه واخطب الخطباء ابو المؤید موفق بن احمد المکی الخوارزمی ۲۱۰ فرائد السمطین فی فضائل
السبطین ابراهیم بن محمد حمویه الجوینی ۲۱۱ کتاب الشریعة ابی بکر الاجری ۲۱۲ نکایة الطالب دارقطنی
۲۱۳ کتاب الانساب احمد بن یحیی البلاذری کتب مصنفات شیعه که جسکو علماء اہل سنت نے ملاحظه کیا ہی اور اپنی
تصانیف مین ذکر کیا ہی اور یہه کتب مسائل تکراری عقائد سے متعلق ہین + ۱ تفسیر مجمع البیان امین الدین الطبرسی

۲ تفسیر ملا ابو الفتوح رازی ۳ جلد ہشتم بحار الانوار ۴ شافی سید مرتضی ۵ احقاق
قاضی نور اللہ شوستری ۶ الفین مطہر حلی ۷ حاشیہ ملا جمال علی شرح القوشجیہ ۸ حق
مجلسی المتاخر ۹ حدیقہ شیخ احمد اردبیلی ۱۰ لوامع مقدادی ۱۱ غایۃ المرام سید ہاشم بحرینی

فہرست ابواب کتاب مجمع البحرین فی ادلۃ الفریقین

اسلام وایمان حضرات خلفاء ثلاثہ رض باتفاق فریقین باب بست وششم در تحقیق مسئلہ فدک وخمس و وراثت انبیاء
نبی ع مع تقریر فریقین باب بست وہفتم امور منکرات کہ علماء اہلسنت نے نسبت حضرت ذی النورین رض کے تحریر
کیا ہے باب بست وہشتم در فضائل حضرت ابوذر غفاری وعمار بن یاسر وعبداللہ ابن مسعود وافضل التابعین
اویس قرنی شہید صفین رضی اللہ تعالی عنہم باب بست ونہم دربیان فضیلت سیدۃ النساء فاطمۃ الزہرا علیہا
السلام باب سی ام دربیان فضایل حضرت ام المومنین عائشہ وحفصہ رض مع عذرات شیعہ باب سی ویکم در
بیان فضائل حضرت طلحہ وزبیر رض مع عذرات شیعہ باب سی ودوم دربیان فضائل وخلافت حضرت معویہ رض کہ علماء
اہل سنت نے تحریر کیا ہے مع جواب شیعہ باب سی وسوم دربیان خلافت یزید بن معویہ ابن ابی سفیان باب سی
وچہارم حقیقت مین قبایح اجتہاد آئمہ اربعہ کے باب سی وپنجم دربیان ابطال مسائل محدثہ اصول فقہ
مجتہدین اربعہ احناف وشوافع وحنابلہ ومالکیہ رحمہم اللہ تعالے باب سی وششم دربیان اقسام احادیث
اہل سنت کے باب سی وہفتم دربیان حقیقت بناء مذہب شیعہ کی وبعض رجال علماء مشاہیر شیعہ وفہرست کتب معتبرہ ومسائل
اصول فقہ شیعہ مع اقسام احادیث باب سی وہشتم درباب راویان شیعہ کہ صحاح ستہ وغیرہ کتب اہل سنت مین
موجود ہین باب سی ونہم دربیان راویان نواصب وخوارج کہ صحاح ستہ وغیرہ کتب اہل سنت مین موجود ہین
باب چہلم حقیقت مین بناء مذہب سنی کی وبعض رجال مشاہیر اہل سنت باب چہل ویکم درباب عدالت وتوثیق بعض
علماء مشاہیر اہلسنت از کتب اسماء الرجال وتاریخ وسیر باب چہل ودوم درباب بناء مذاہب فرقہ معتزلہ واشاعرہ
وخوارج کی وسبب اختلاف فرق ثلاثہ کا باب چہل وسوم حقیقت مین روایات صحاح ستہ کی باب چہل وچہارم
حقیقت مین اغلاط تفاسیر اہلسنت کی باب چہل وپنجم دربیان تحقیق عصمت انبیاء علیہم السلام کی باب
چہل وششم درباب احادیث تخطیہ انبیاء علیہم السلام کہ محدثین اہلسنت نے نقل کیا ہے باب چہل وہفتم مباحث
مین امتناع وتحریم اجتہاد انبیاء ومرسلین علیہم السلام کی مع جواب شیعہ باب چہل وہشتم حقیقت مین ابطال
بعض مسلک تصوف کے باب چہل ونہم مباحث مین خیر وشر وافعال عباد کے باب پنجاہم مباحث تقیہ مین
باب پنجاہ ویکم بحث درباب وجود حضرت امام مہدی علیہ السلام کی باب پنجاہ ودوم بحث مین تواتر واحاد
آیات قرآن وصفت جامعیت وکیفیت اجتماع قرآن در قرون مختلفہ باب پنجاہ وسوم درباب مسائل تکلیفیہ اوسیہ
واجبیہ ومندوبہ شیعہ کہ مطابق روایات واحکام فقیہہ اہلسنت کی ہے یعنی وضوء وغسل وتیمم ونماز وتحریمہ ونجاست مشرک
وتلقین میت وغسل مس میت وقنوت ورفع یدین وبسم اللہ بالجہر والصلوۃ خیر من النوم وحی علی خیر العمل واوقات

 فہرست احادیث مفسر الآیات آیات دالہ امامت حضرات خلفاء ثلاثہ رضی اللہ تعالی عنہم
مع اقوال مفسرین وجواب از طرف شیعہ

باب اول در بیان سیرت سلف باہین قدر و منزلت و اتفاق میان علماء فریقین

تاریخ ابن خلکان ج ۱ ص ۳۶۵ اَلشَّرِیفُ الْمُرْتَضٰی اَبُو الْقَاسِمِ عَلِیُّ بْنُ الطَّاھِرِ ذِی الْمَنَاقِبِ اَبِی اَحْمَدَ
الْحُسَیْنِ ابْنِ مُوسٰی بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ اِبْرَاھِیمَ بْنِ مُوسَی الْکَاظِمِ بْنِ جَعْفَرِ ن الصَّادِقِ بْنِ مُحَمَّدِ نِ الْبَاقِرِ
بْنِ عَلِیٍّ زَیْنِ الْعَابِدِینَ بْنِ الْحُسَیْنِ بْنِ عَلِیِّ بْنِ اَبِی طَالِبٍ عَلَیْھِمُ السَّلَامُ کَانَ نَقِیبُ الطَّالِبِیِّینَ
وَکَانَ اِمَامًا فِی عِلْمِ الْکَلَامِ وَالْاَدَبِ وَالشِّعْرِ وَھُوَ اَخُو الشَّرِیفِ الرَّضِیِّ وَسَیَاْتِیْ ذِکْرُہٗ اِنْشَاءَ
اللّٰہُ تَعَالٰی وَلَہٗ تَصَانِیفُ عَلٰی مَذْھَبِ الشِّیعَۃِ وَمَقَالَۃٌ فِی اُصُولِ الدِّینِ وَلَہٗ دِیوَانُ شِعْرٍ کَبِیرٍ وَلَہٗ

الْكِتَابُ الَّذِي سَمَّاهُ الدُّرَرُ وَالْغُرَرُ وَهِيَ مَجَالِسُ أَمْلَاهَا تَشْتَمِلُ عَلَى فُنُونٍ مِنْ مَعَانِي الْأَدَبِ تَكَلَّمَ
فِيهِ عَلَى النَّحْوِ وَاللُّغَةِ وَغَيْرِ ذٰلِكَ وَهُوَ كِتَابٌ مُمْتِعٌ يَدُلُّ عَلَى فَضْلٍ كَثِيرٍ وَتَوَسُّعٍ فِي الْاِطِّلَاعِ عَلَى
الْعُلُومِ وَذَكَرَهُ ابْنُ بَسَّامٍ فِي أَوَاخِرِ كِتَابِ الذَّخِيرَةِ وَقَالَ كَانَ هٰذَا الشَّرِيفُ إِمَامُ أَئِمَّةِ الْعِرَاقِ
بَيْنَ الْاِخْتِلَافِ وَالْاِتِّفَاقِ إِلَيْهِ فَزَعَ عُلَمَاؤُهَا وَعَنْهُ أَخَذَ عُظَمَاؤُهَا صَاحِبُ مَدَارِسِهَا وَجَمَّاعُ
شَارِدِهَا وَآنِسِهَا مِمَّنْ سَارَتْ أَخْبَارُهُ وَعُرِفَتْ بِهِ أَشْعَارُهُ وَحُمِدَتْ فِي ذَاتِ اللهِ مَآثِرُهُ وَآثَارُهُ
إِلَى تَوَالِيفِهِ فِي الدِّينِ وَتَصَانِيفِهِ فِي أَحْكَامِ الْمُسْلِمِينَ مِمَّا يَشْهَدُ أَنَّهُ فَرْعُ تِلْكَ الْأُصُولِ وَمِنْ أَهْلِ
ذٰلِكَ الْبَيْتِ الْجَلِيلِ وَأَوْرَدَ لَهُ عِدَّةَ مَقَاطِيعَ وَكَانَتْ وِلَادَتُهُ فِي سَنَةِ خَمْسٍ وَخَمْسِينَ وَثَلٰثِمِائَةٍ
وَتُوُفِّيَ يَوْمَ الْأَحَدِ الْخَامِسِ وَالْعِشْرِينَ مِنْ شَهْرِ رَبِيعِ الْأَوَّلِ سَنَةَ سِتٍّ وَثَلٰثِينَ وَأَرْبَعِمِائَةٍ بِبَغْدَادَ
وَدُفِنَ فِي دَارِهِ عَشِيَّةَ ذٰلِكَ النَّهَارِ رَحِمَهُ اللهُ تَعَالَى **سید مرتضیٰ علم الہدیٰ** سادات حسینیہ سے
ہین اور نقیب طالبین وامام علم کلام وادب وشعر مین تھے وبرادر سید رضی کے ہین اور اونسے تصانیف ہے مذہب شیعہ مین
اور مباحثہ ہے اصول دین شیعہ مین اونکا قایم کیا ہوا اور اونسے اشعار کا دیوان کبیر ہے اور اونسے کتاب دُرَر وغُرَر ہے
کہ مشتمل اوپر فنون معانی وادب ونحو ولغت وغیرہ کی ہے اور کتاب مذکور نہایت نفع بخش ہے کہ دلالت کرتی ہی اوپر
فضل کثیر اون کے اور اس امر پر کہ ان علوم پر اونکو اطلاع کافی ووسعت وافی تہی اور ابن بسام نے آخر کتاب ذخیرہ مین
لکھا ہی کہ یہہ سید علم مین امام تہی ائمہ عراق کے میان سُنّی وشیعہ کے اور جزع وفزع کیا اونکے سامنے علماء وقت نے
اور اخذ علم کیا اون سے بڑے لوگون نے اور سیّد صاحب مدارس اور کثیر الاخلاق تھے اور اشعار بہت پاکیزہ انکی مشہور
ہین اور نزد خدا دین وایمان انکا محمود ہی اور تو الیف وتصانیف انکے احکام مسلمین مین ایسی ہوئی کہ گواہی دیتی ہے
کہ یہہ فرع ہی اصول دین کے کیونکہ یہہ خاندان جلیل سے تھے محیی اسرار دین ابا و اجداد کے ہوئے اور بعد وفات اونکے
تاریخ فوت مین چند مقطع شعرا نے کہا اور ولادت انکی **۳۵۵ھ** مین ہوئی اور وفات بروز یکشنبہ ۲۵ ربیع الاول **۴۳۶ھ**
ہجری شہر بغداد مین واقع ہوا اور دفن ہوئے اپنے گھر مین اوسی دنکی رات کو خدا اونپر رحمت نازل کرے اور **صاحب**
مجمع البحرین نے لکھا ہے کہ تمامی اکابر بغداد مشایعت جنازہ مین حاضر تھے اور روکر یہہ کہتے تھے کہ اَلْيَوْمَ مَاتَ الْعِلْمُ
کہ آجکے روز علم مرگیا اور تاریخ الخلفا مین ہے کہ عہد مین خلفاء عباسیہ کے تہے اور بحار الانوار مجلسی جلد اول سے ظاہر ہی کہ کتاب
شافی رد مین کتاب مغنی قاضی عبد الجبار معتزلی کے لکھا اور مفسر نیشاپوری اور امام فخر رازی نے اپنے تفسیر مین ذیل تفسیر آیہ
مَا وَنِيكُمُ النَّارُ مین اشارہ کتاب شافی کا کیا ہے اور **روایت** انسے سیرۃ المحمدیہ مین نقل ہوئی ہی تاریخ ابن خلکان

۲ جلد صفحہ ۱۰۶ ابو الحسن محمد بن الطاہر ذی المناقب الی احمد بن علی زین العابدین بن الحسین
بن علی بن ابیطالب علیہم السلام المعروف بالموسوی صاحب دیوان الشعر ذکرہ الثعالبی فی کتاب
الیتیمۃ وذکر ابو الفتح ابن جنی المقدم ذکرہ فی بعض مجامیعہ ان الشریف الرضی المذکور احضر
الی ابن السیرافی النحوی وہو طفل جداً لم یبلغ عمرہ عشر سنین فلقنہ النحو وقعد معہ فی حلقتہ
فذاکرہ بشیء من الاعراب علی عادۃ التعلیم فقال لہ اذا قلنا رأیت عمر فما علامۃ النصب فی عمر
فقال لہ الرضی بغض علی فعجب السیرافی والحاضرون من حدۃ خاطرہ وصنف کتاباً فی معانی
القرآن یتعذر وجود مثلہ دل علی توسع علمہ فی علم النحو واللغۃ وصنف کتاباً فی مجازات القرآن فجاء
نادراً فی بابہ — سمعت جماعۃ من اہل العلم بالادب یقولون ان الرضی اشعر قریش وکان
ولادتہ سنۃ تسع وخمسین وثلثمائۃ ببغداد وتوفی بکرۃ یوم الاحد سادس المحرم وقیل صفر سنۃ
ست واربعمائۃ ببغداد ودفن فی دارہ بخط مسجد الانباریین بالکرخ وقد خربت الدار ودرس
القبر ومضی اخوہ المرتضی الی مشہد موسی بن جعفر لانہ لم یستطع ان ینظر الی تابوتہ ودفنہ و
صلی علیہ الوزیر فخر الملک فی الدار مع جماعۃ کثیرۃ **سید رضی** صاحب دیوان اشعار کے ہین اسکو ذکر کیا ہی ثعالبی نے
کتاب یتیمہ مین اور ذکر کیا ابو الفتح ابن جنی نے اپنی بعض مجامیع مین کہ سید رضی حاضر ہوئے پاس ابن سیرافی نحوی کے اور سید اوس وقت بچہ
تھے دس برس کا سن بھی نہ تھا اور تعلیم کیا سید کو نحو اور سید حلقہ طلاب مین سیرافی کے بیٹھے تھے پس سیرافی نے بطور عادت تعلیم کے سید سے
پوچھا کہ رأیت عمر مین علامت فتح کی عمر پر کیا ہے جواب دیا سید نے کہ سبب اسکا بغض علیؑ ہے پس تعجب کیا سیرافی و سب حاضرین نے
تیزی ذہن سے سید کے اور تصنیف کیا سید نے ایک کتاب معانی قرآن مین کہ اوسکا مثل و نظیر نہین ہے یہہ کتاب دلالت کرتی
ہے اوپر وسعت و توفیر علم اونکے علم نحو و لغت مین اور تصنیف کیا سید نے ایک کتاب مجازات قرآن مین کہ بیمثل ہے اسباب مین
اور سنا مینے اہل علم سے کہ کہتے تھے ادب مین سید رضی عمدہ ترین شعراء و فصحاء محاورات قریش مین سے ہی اور ولادت ۳۵۹ھ
ہجری شہر بغداد مین اور وفات صبح روز یکشنبہ ششم محرم و بعض نے کہا ۴۰۶ھ ہجری بغداد مین و دفن ہوئے اپنے گھر مین متصل
مسجد انبارئین باب کرخ مین جب وہ گھر و قبور خراب ہوگئے گذر ہوا سید مرتضی اور انکے برادر کا طرف مشہد حضرت امام موسی کاظمؑ کی
نہ تاب لا سکے کہ دیکھین تابوت شریف کو اور نماز پڑھی جنازہ پر سید کے فخر الملک وزیر نے ساتھ جماعت کثیر کے اوسی گھر مین

شرح تجرید قوشجی وان کتاب التجرید الذی صنفہ فی ہذا الفن المولی الاعظم والحبر المعظم قدوۃ
العلماء الراسخین اسوۃ الحکماء المتالہین نصیر الحق والدین محمد بن محمد الطوسی قدس اللہ

نفسه وروح رمسه تصنيف مخزون بالعجائب وتاليف مشحون بالغرائب فهو وان كان صغير الحجم
جيد النظم فهو كثير العلم عظيم الاسم جليل البيان رفيع المكان حسن النظام مقبول الائمة
العظام لم تظفر بمثله علماء الاعصار ولم يشبهه الفضلاء في القرون والادوار مشتمل على
اشارات الى مطالب هي الامهات مشحون تنبيهات على مباحث هي المهمات مملو بجواهر كلماتها
كالنصوص ومحتو على كلمات تجري اكثرها مجرى النصوص متضمن لبيانات معجزة في عبارات
موجزة وتلويحات رائقة لكمالات شائقة تفجر ينبوع السلاسة من لفظه ولكن معانيه
لها السحر تسجد وهو في الاشتهار كالشمس في رابعة النهار تداولته ايدي النظار وتسابقت
في ميادينه جبابرة الافكار ثم ان كثيرا من العلماء وجما غفيرا من الفضلاء وجهوا نظرهم
الى شرح هذا الكتاب **کتاب تجرید** تصنیف کردہ مولانا اعظم ودانای معظم قدوۂ علماء راسخین نشان حکماء نامدار
ولائق ونصرت دہندہ حق ودین کے محمد بن محمد طوسی پاک کری خدا اونکی نفس کو وخوشبو کری اونکے خاک کو وہ کتاب خزانہ ہے
عجائبات سے اور وہ کتاب بھرے ہے اشیاء غرائب سے گرچہ جسم مین کم ہے مگر انتظام بہت بہتر ہے وہ کثیر العلم ہے بیانات
جلیلہ اوسمین ہے بلند مرتبہ اوسکا ہے اور مقبول علماء کبار کی ہے کسی نے غلبہ نہ کیا ایسے تصنیف مین علماء عصر نے اور نکوئی
مثل اسکے کسیکی کتاب کسی زمانہ وقریہ مین ہے اور اوسمین اشارات مطالب عظمی ومہمات کبری پر ہے اور جواہر آبدار سے
مالامال ہے مثل احکام قطعی کے گویا وہ کتاب ایک نمونہ معجزہ کا اور سرچشمہ سلاست الفاظ ہے اور معنی اوسکے ایسے
سحر ہین کہ سجدہ کرتے ہین اور وہ کتاب مثل نور شمس کے مشہور ہے بڑے بڑے اہل نظر اوس سے فائدہ مند ہوئے
اور علماء کثیر وگروہ فضلاء عالیمقدار اوسکے شرح مین متوجہ ہوئے **کتاب تصریح شرح تشریح الافلاک** اما بعد
فيقول العبد الضعيف امام الدين بن لطف الله المهندس اللاهوري ثم الدهلوي ان مناشئ
تشريح الافلاك للعلامة الفهامة الشيخ بهاء الدين العاملي صنفه على سبيل الارتجال مع
موانع الاشتغال في كمال الاستعجال بالتماس عصبة من الاخوان وزبدة من الخلان ليكون
لهم مرقاتا الى المطولات ومفتاحا للمغلقات معدة لفيضان تفاصيل صور الكمالات على مواد
المدركات وطريان تماثيل معاني الادراكات على مرايا الاستعدادات وسميته بالتصريح في شرح
التشريح كان ذلك في سنة الف ومائة وثلث من الهجرة النبوية على مهاجرها الصلوة والسلام
والتحية امام الدین لاہوری کہتے ہین کہ یہہ شرح ہی تشریح الافلاک کی جو تصنیف علامہ فہامہ شیخ بہاء الدین عاملی کی ہے

باوجود قلت فرصت وموانع اشتغال وکمال استعجال کے بالتماس برادران ودوستان کے تحریر کیا کہ یہہ مختصر ہمپایہ مطولات کی ہے
وکلید مشکلات کی وتکمیل دہندہ کمالات وادراک کی بحسب قوت استعداد کے اور مسمّی بہ تصریح شرح تشریح کیا اور یہہ واقعہ سنہ ۱۲۲۳ ہجری میں ہوا
حیوٰة الحیوان اجلد صفحہ ۱۶۴ ذکر فی روض الزاھر عن الشعبی قال لما بلغ الحجاج ان یحیی بن یعمر بخراسان
فکتب الحجاج الی قتیبة ابن مسلم والی خراسان ان ابعث الی یحیی بن یعمر فبعث به الیه قال الشعبی و
کنت عند الحجاج حین اتی به الیه فقال له الحجاج بلغنی انک تزعم ان الحسن والحسین من ذریة رسول
اللہ قال اجل یا حجاج قال الشعبی فعجبت من جرأته بقوله یا حجاج فقال له الحجاج واللہ ان لم تخرج
منها وتاتینی بها مبینة واضحة من کتاب اللہ لاقلین الاکثر منک شعرا ولا تاتینی بهذه الایة
ندع ابناءنا وابناءکم ونساءنا ونساءکم قال فان خرجت من ذالک واتیتک بها واضحة مبینة
من کتاب اللہ تعالی فهو امانی قال نعم فقال قال اللہ تعالی ووهبنا له اسحق ویعقوب کلا هدینا
ونوحا هدینا من قبل ومن ذریته داؤد وسلیمان وایوب ویوسف وموسی وهارون و
کذالک نجزی المحسنین وزکریا ویحیی وعیسی والیاس ثم قال یحیی بن یعمر فمن کان ابا عیسی
وقد الحقه اللہ بذریة ابراهیم وما بین عیسی وابراهیم اکثر مما بین الحسن والحسین ومحمد فقال
له الحجاج ما اراک الا قد خرجت واتیت بها مبینة واضحة واللہ لقد قرأتها وما علمت بها قط وهذا
من الاستنباطات البدیعة ثم قال له الحجاج اخبرنی عنی هل الحن فسکت فقال اقسمت علیک
فقال اما اذا اقسمت علی ایها الامیر فانک ترفع ما یخفض وتخفض ما یرفع فقال ذاک واللہ اللحن
السیئ ثم کتب الی قتیبة بن مسلم اذا جاءک کتابی هذا فاجعل یحیی بن یعمر علی قضائک والسلام
— قلت فی کلام یحیی تصریح بان الضمیر فی ومن ذریته یعود علی ابراهیم والذی فی الکواشی
والبغوی وغیرهما ان الضمیر یعود الی نوح لان اللہ تعالی ذکر من جملتهم یونس ولوطا
وکلا فضلنا علی العالمین ویونس ولوط من ذریة نوح لا من ذریة ابراهیم لکن استدلاله
صحیح علی القول الصحیح قال ابن خلکان کان یحیی بن یعمر تابعیا عالما بالقرآن والنحو وکان
شیعیا من الشیعة الاولی ویتشیع تشیعا حسنا یقول بتفضیل اهل البیت کتاب روض الزاہر میں شعبی سے
روی ہے کہ جب معلوم ہوا حجاج کو کہ یحیی بن یعمر خراسان میں ہیں لکھا حجاج نے قتیبہ بن مسلم کو اور طرف خراسان کے کہ
بہیجدے کو میرے پاس پس بہیجے گئے یحیی پاس حجاج کے شعبی کہتے ہیں کہ میں حجاج کے پاس موجود تہا جس وقت پہنچے یحیی

پس حجاج نے یحیی سے کہا کہ مجھی خبر ملی ہے اس بات کی کہ تو زعم کرتا ہے اسبات کا کہ حسنینؑ ذریت رسول اللہ سے ہین جواب دیا
یحیی نے کہ ہان ای حجاج سچ ہی شعبی کہتی ہین کہ مینے تعجب کیا جواب دینے سے یحیی کے ساتہ جرأت کے بایں لفظ کہ یا حجاج اور
کہا حجاج نے کہ ای یحیی کہہ تو دلیل واضح سے سوا آیۃ مباہلہ کے میری سامنے اپنے دعوی کے ثبوت مین بیان کر کہ یحیی اسنے
پڑہا آیہ وَھَبْنَا لَهٗ اِسْحٰقَ تا قول عیسیٰ والیاس بعدہ کہا یحیی نے کہ عیسیٰ کا کون باپ تہا حالانکہ ملحق کیا اونکو اللہ نے ذریت
ابراہیم مین اور مابین عیسیٰ اور ابراہیم کے اسقدر پشتین دراز گذری ہین کہ بہ نسبت اوسکے مابین حسنینؑ و محمدؐ کے پشتین قریب ہین
پس کہا حجاج نے یحیی سے کہ البتہ تو دلیل واضح اپنی دعوی پر لایا مگر استنباط بعیدہ سے ہی بعدہ کہا حجاج نے کہ اے یحیی اگر تو
ضمہ پڑہتا ہے بجای کسرہ کے اور کسرہ پڑہتا ہے بجای ضمہ کے کہا یحیی نے کہ یہی اعراب چاہیئے کیلیے مینے غلط پڑہا بعدہ
لکہا حجاج نے قُتَیْبَہ بن مُسْلِم کو کہ جسوقت آئے میرا خط تیرے پاس پس تو عہدہ قضا کا دیجیو یحیی کو اپنے ملک مین کہو نگا میں
کہ کلام مین یحیی کی تصریح ہے اس امر کی کہ ضمیر مِنْ ذُرِّیَّتِهٖ مین عود کرتی ہے طرف ابراہیم کے اور کواشی اور بغوی غیرہما مین
یہہ ہے کہ ضمیر عود کرتی ہے طرف نوحؑ کے اسلیے کہ خدا نے ذکر کیا کہ یونسؑ و لوطؑ و زکریاؑ و یحییؑ و عیسیٰؑ والیاسؑ و اسمعیلؑ
ذریت نوحؑ سے ہین اور نہین ہین ذریت ابراہیم سے لیکن استدلال کرنا یحیی کا بہت صحیح ہی ابن خلکان کہتے ہین کہ
یحیی بن یعمر تابعی اور عالم قرآن اور علم نحو کے تہے اور شیعہ تہے قسم اولی سے اور انکا تشیع بہتر تہا ساتہہ تفضیل اہلبیت
کے

باب دوم تعریف مین خلافت و امامت کے شرح عقائد نسفی صفحہ ۹۴ خلافتہم ای
نِیَابَتُهُمْ عَنِ الرَّسُوْلِ فِیْ اِقَامَةِ الدِّیْنِ بِحَیْثُ یَجِبُ عَلٰی کَافَّةِ الْاُمَمِ الْاِتِّبَاعُ + ثُمَّ الْاِجْمَاعُ عَلٰی
اَنَّ نَصْبَ الْاِمَامِ وَاجِبٌ عَلَی الْخَلْقِ لَا یَجِبُ عَلَی اللّٰهِ بِدَلِیْلٍ سَمْعِیٍّ اَوْ عَقْلِیٍّ لِقَوْلِهٖ عم مَنْ مَاتَ وَلَمْ
یَعْرِفْ اِمَامَ زَمَانِهٖ فَقَدْ مَاتَ مِیْتَةً جَاهِلِیَّةً وَلِاَنَّ الْاُمَّةَ جَعَلُوْا اَهَمَّ الْمُهِمَّاتِ بَعْدَ وَفَاتِ
النَّبِیِّ نَصْبَ الْاِمَامِ حَتّٰی قَدَّمُوْهُ عَلَی الدَّفْنِ وَلِاَنَّ كَثِیْرًا مِنَ الْوَاجِبَاتِ الشَّرْعِیَّةِ یَتَوَقَّفُ عَلَیْهِ
وَالْمُسْلِمُوْنَ لَا بُدَّ لَهُمْ مِنْ اِمَامٍ یَقُوْمُ بِتَنْفِیْذِ اَحْكَامِهِمْ وَاِقَامَةِ حُدُوْدِهِمْ وَسَدِّ ثُغُوْرِهِمْ وَتَجْهِیْزِ
جُیُوْشِهِمْ وَاَخْذِ صَدَقَاتِهِمْ وَقَهْرِ الْمُتَغَلِّبَةِ وَالْمُتَلَصِّصَةِ وَقُطَّاعِ الطَّرِیْقِ وَاِقَامَةِ الْجُمَعِ وَالْاَعْیَادِ
وَقَطْعِ الْمُنَازَعَاتِ الْوَاقِعَةِ بَیْنَ الْعِبَادِ وَقَبُوْلِ الشَّهَادَاتِ الْقَائِمَةِ عَلَی الْحُقُوْقِ وَتَزْوِیْجِ الصِّغَارِ وَالصَّغَائِرِ
الَّذِیْنَ لَا اَوْلِیَاءَ لَهُمْ وَقِسْمَةِ الْغَنَائِمِ ثُمَّ یَكُوْنُ الْاِمَامُ ظَاهِرًا لَا مُخْتَفِیًا وَلَا مُنْتَظَرًا ترجمہ خلافت یعنی نیابت
طرف سے رسولؐ کے قایم کرنے مین دین کے باینطور کہ بیعت اوسکی اوپر سب امت کے واجب ہو اور اس امر پر اجماع ہے
کہ نصب کرنا امام کا واجب ہی خلق پر وہ نہین واجب ہے اوپر اللہ کے بدلیل حدیث اور بدلیل عقلی اسلیے کہ فرمایا ہے

رسولخدا صلعم نے کہ جو شخص مرا اور نہ پہچانا امام وقت کو اپنے پس مراد موت کافر کی اور اسی سبب سے اصحاب رسول اللہ ص نے نصب امام کو افضلترین امور دین سے جانا اور کیا بعد فوت نبی ص کے تا اینکہ مقدم کیا نصب امامت کو اوپر دفن رسولخدا ص کے اور سبب اسکا یہہ تہا کہ اکثر واجبات شرعیہ کا حل اور نفاذ موقوف ہے ذات امام سے اور ضرور ہے واسطے مسلمین کے کہ امام موصوف بصفتہاے مفصلہ ذیل ہو یعنی امام نفاذ کنندہ احکام دین کا امت پر ہوا اور قایم کنندہ سزا و تعزیر کا مجرمونپر اور باز رکہنے والا منہیات سے اور آراستہ کنندہ لشکر اسلام کا واسطے جہاد کے اور زکوٰۃ فطرہ اور زکوٰۃ بقر و غنم و غلات و معادن کا لینے والا سرکشونکی تنبیہ و گردن کشون کو مقہور کرنیوالا اور چور و ڈاکو کو زیر و زبر کرنیوالا اور نماز جمعہ و جماعت کا کرنیوالا اور مدعی اور مدعا علیہ سے داد مظلوم کی لینے والا اور گواہی شاہد و شہود کی قبول کرنے والا اور نکاح و طلاق و نکاح نابالغون مین ولایت کرنے والا اور تقسیم مال غنیمت کا کرنے والا اور وہ امام ظاہر ہو نہ مخفی اور نہ صاحب انتظار ہو **سوال** تعریف مذکور پر از جانب شیعہ ہے اولاً جو خلیفہ باجماع امت ہو وہ خلیفہ جماعت ہوگا نہ کہ خلیفہ رسول اللہ اسلیئے کہ صراح لغت مین خلیفہ بمعنی جانشین کے ہے اور جو حدیث مذکور کیا اوسکا یہہ مطلب ہے کہ اگر کوئی شخص امام کو نہ پہچانے وہ کافر ہے پس اس حدیث سے معرفت امام واجب ہے اور نصب کرنا امت کا واجب نہین معلوم ہوتا ہے تب تقدیم کرنا دفن پر سے دو معصیت ہوئی ایک محروم رہنا ثواب دفن سے دوسرے اوس کام کا جاری کرنا جسکا حکم نہ حدیث و نہ قرآن سے ہے اور یہہ بدعت ہے اور بدعت ضلالت ہے اور جب نصب امام واجب تہا تب خدا ہی اس واجب کے خبر دیتا اور رسول اللہ ص ضرور فرما جاتے کہ بعد میرے تملوگ جسکو چاہو اجماع کر کے اپنا امام مقرر کر لینا اور ترک کرنا رسول خدا کا اس حکم سے اور فرمایا کہ اَلْیَوْمَ اَکْمَلْتُ لَکُمْ یعنی آجکی روز مین نے تمہارے دین کو کامل کیا غلط ہوگا اور واجب ہونا نصب امام کا خلق پر خلاف عقل ہے اسلیئے کہ عقل کبہی حکم کرتی ہے ثواب پر اور کبہی خطا پر لہذا دین مین خدا نے اوس باب مین جہان کوئی نصوص شرعی نہو حکم دینا عقل سے منع کیا ہے لَا تَتَّبِعِ الْھَوٰی مت اختیار کرو کہ جسکو تمہارا نفس چاہے وَاِنَّ الظَّنَّ لَا یُغْنِیْ عَنِ الْحَقِّ شَیْئًا ہر آیینہ ظنون احکام شرع مین نہین مستغنی کرتا ہے حق سے کسی شی مین قُلْ مَا یَکُوْنُ لِیْ اَنْ اُبَدِّلَہٗ مِنْ تِلْقَآءِ نَفْسِیْ اِنْ اَتَّبِعُ اِلَّا مَا یُوْحٰی اِلَیَّ کہہ تو ای محمد کہ اپنے نفس کے طرف سے قایم کرنا کسیکا جایز نہین ہے مگر یہہ جو کچہہ آیا وحی سے اور صفات کو تعریف امامت مین مذکور کیا ہے وہ جامع و مانع نہین ہے اسلیئے کہ لفظ امام اور خلیفہ کا شان انبیا مین قرآن مین آیا ہے شان مین حضرت ابراہیم خلیل اللہ کے سورہ بقر اِنِّیْ جَاعِلُکَ لِلنَّاسِ اِمَامًا مگر پس ڈالدیا آپکو آذر نے آگ مین اور گرفتار کرنا حضرت سارہ کا کہ فرمایا آپ نے ھٰذِہٖ اُخْتِیْ اور قتل ہونا ہابیل کا قابیل سے اور قتل ہونا حضرت یحیٰؑ و زکریاؑ کا اور حبس مین رہنا حضرت دانیالؑ و اشعیاؑ و ارمیاؑ و حضرت یوسفؑ کا و تکلیف پہونچانا امت کا اور دفع شر اعدا کا یوزی نکرنا مثل نوحؑ و موسیٰؑ و اشموئیل وغیرہ کا

اور خدا نے فرمایا سورہ بقر اِنِّیْ جَاعِلٌ فِی الْاَرْضِ خَلِیْفَۃً تفسیر بیضاوی صفحہ ۴۴ وَجَاعِلٌ مِنْ جَعَلَ الَّذِیْ لَہٗ
مَفْعُوْلَانِ وَھُمَا فِی الْاَرْضِ خَلِیْفَۃً اُعْمِلَ فِیْھِمَا لِاَنَّہٗ بِمَعْنَی الْاِسْتِقْبَالِ وَمُعْتَمَدٌ عَلٰی مُسْنَدٍ اِلَیْہِ
وَیَجُوْزُ اَنْ یَّکُوْنَ بِمَعْنٰی خَالِقٍ وَالْخَلِیْفَۃُ مَنْ یَّخْلُفُ غَیْرَہٗ وَیَنُوْبُ مَنَابَہٗ وَالْھَاءُ فِیْہِ لِلْمُبَالَغَۃِ وَالْمُرَادُ
بِہٖ اٰدَمُ عَلَیْہِ السَّلَامُ لِاَنَّہٗ کَانَ خَلِیْفَۃَ اللّٰہِ تعٰ فِیْ اَرْضِہٖ وَکَذٰلِکَ کُلُّ نَبِیٍّ اُسْتُخْلِفَ ھُمْ فِیْ عِمَارَۃِ
الْاَرْضِ وَسِیَاسَۃِ النَّاسِ وَتَکْمِیْلِ نُفُوْسِھِمْ وَتَنْفِیْذِ اَمْرِہٖ فِیْھِمْ لَا لِحَاجَۃٍ بِہٖ تَعَالٰی اِلٰی مَنْ یَّنُوْبُہٗ
بَلِ الْمَقْصُوْدُ الْمُسْتَخْلَفُ عَلَیْہِ عَنْ قُبُوْلِ فَیْضِہٖ وَتَلَقِّیْ اَمْرِہٖ بِغَیْرِ وَسْطٍ ترجمہ مین بناونگا زمانہ آیندہ مین اپنا
ایک خلیفہ اور جایز ہے کہ جَاعِلٌ بمعنی خالق کے ہو یعنی مین پیدا کرنیوالا ہون آدم کو زمین پر خلیفہ اور خلیفہ کے معنی یہہ ہے
کسی کی جگہہ بیٹھے اور نائب ہو منیب کا اور ہ واسطے مبالغہ کے ہے اور یہان آدم مراد ہین اسلیئے کہ وہ خلیفہ خدا تھے زمین پر
اور ایسا ہی ہر نبی کہ اونکو خلیفہ کیا خدا نے معمورہ ارض پر اور تدبیر اور سیاست آدمیونکی لیئے اور واسطے نفوس و نفاذ احکام
شرعیہ کے اور اس استخلاف سے کوئی غرض خدا کو اپنی ذات کے لیئے نہین ہے بلکہ جنپر خلیفہ کیا کہ اوس خلیفہ کے ذریعہ سے فیض
پاوین اور تعلیم حاصل کرین شرائع دین کی + تفسیر نیشاپوری صفحہ ۷ مَعْنَاہُ مُصَیِّرٌ فِی الْاَرْضِ خَلِیْفَۃً وَاِنَّمَا لَمْ یَقُلْ
اِلٰی خَالِقٌ کَمَا قَالَ اِنِّیْ خَالِقٌ بَشَرًا مِّنْ طِیْنٍ لِاَنَّہٗ بِاعْتِبَارِ الْخِلَافَۃِ مِنْ عَالَمِ الْاَمْرِ لَا مِنْ عَالَمِ
الْخَلْقِ وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ وَاِمَّا لِاَنَّہٗ یَخْلُفُ اللّٰہُ فِی الْحُکْمِ بَیْنَ خَلْقِہٖ کَقَوْلِہٖ یَا دَاؤُدُ اِنَّا جَعَلْنَاکَ خَلِیْفَۃً
فِی الْاَرْضِ فَاحْکُمْ بَیْنَ النَّاسِ بِالْحَقِّ وَھُوَ الْمَرْوِیُّ عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ وَالسُّدِّیِّ وَعَنِ الْحَسَنِ اِنَّ الْمُرَادَ
بِالْخَلِیْفَۃِ اَبْنَاءُ اٰدَمَ لِاَنَّہٗ یَخْلُفُ بَعْضُھُمْ بَعْضًا وَیُؤَیِّدُہٗ قَوْلُہٗ وَھُوَ الَّذِیْ جَعَلَکُمْ خَلَائِفَ الْاَرْضِ
ترجمہ ہونے والا ہے زمین مین ایک خلیفہ اور نہ کہا خدا نے کہ مین پیدا کرنیوالا ہون جیسا کہ دوسری جگہہ کہا ہے خدا نے کہ
مین خالق ہون بشر کا مٹی سے اور سبب اسکا اعتبار خلافت کا عالم امر و احکام شریعت عالم خلق و پیدایش مین اور ابن عباس سے
روایت ہے کہ آدم خلیفہ تھے تبلیغ احکام دین مین اوپر خلق کے بدلیل آیہ دیگر کے کہ فرمایا خدا نے ای داود بنایا مینے تمکو
خلیفہ روی زمین پر پس حکم کرو درمیان آدمی کے ساتھہ شریعت حقہ کے + اور از وقت آدمؑ تا محمدؐ کسی زمانہ مین ایسا نہوا کہ کوئی
نبی یا خلیفہ بنے باجماع امت ہوا ہو اور صحیح مسلم و مشکوۃ مین ہے عَنْ عَائِشَۃَ قَالَتْ قَالَ لِیْ رَسُوْلُ اللّٰہِ صلعم فِیْ
مَرَضِہٖ اُدْعِیْ لِیْ اَبَا بَکْرٍ اَبَاکِ وَاَخَاکِ حَتّٰی اَکْتُبَ کِتَابًا فَاِنِّیْ اَخَافُ اَنْ یَّتَمَنّٰی مُتَمَنٍّ وَیَقُوْلَ قَائِلٌ
اَنَا لَا یَاْبَی اللّٰہُ وَالْمُؤْمِنُوْنَ اِلَّا اَبَا بَکْرٍ روایت ہے حضرت عائشہ ام المومنین رضی اللہ تعالی عنہا سے کہ کہا واسطے
میرے رسول اللہ نے کہ بولاؤ میرے واسطے حضرت ابوبکر رضی اللہ کو اور اپنے بہائی کو تا کہ مین لکھدون ایکدلیل و وصیت آویز

وکا عذ خلافت کا کہ بعد میرے ہر شخص کی آرزو ساقط ہو جاوے اور کوئی مدعی خلافت کا نہ کہڑا ہو اور نہین پسند کیا اللہ و مومنین نے
مگر حضرت ابی بکر رضی اللہ کو اور روایت کی ابوداؤد اور ترمذی و مشکوۃ نے عَنْ اَبِیْ بَکْرَۃَ اِنَّ رَجُلاً قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ
رَاَیْتُ کَاَنَّ مِیْزَانًا نَزَلَ مِنَ السَّمَآءِ فَوُزِنْتَ اَنْتَ وَ اَبُوْ بَکْرٍ فَرَجَحْتَ اَنْتَ وَ وُزِنَ اَبُوْ بَکْرٍ وَ عُمَرُ
فَرَجَحَ اَبُوْ بَکْرٍ وَ وُزِنَ عُمَرُ وَ عُثْمَانُ فَرَجَحَ عُمَرُ ثُمَّ رُفِعَ الْمِیْزَانُ اِسْتَاءَ لَہَا رَسُوْلُ اللّٰہِ یَعْنِیْ فَسَاءَہٗ
ذٰلِکَ فَقَالَ خِلَافَۃُ نُبُوَّۃٍ ثُمَّ یُؤْتِی الْمُلْکَ مَنْ یَّشَآءُ روایت کی ابی بکرہ نے کہ ایک آدمی نے جناب رسولخدا
سے اپنا خواب بیان کیا کہ دیکہا مینے ایک میزان قایم ہے اور اوتری آسمان سے پس وزن ہوئے حضرت رسول و ابوبکر
رضی اللہ عنہ اور بہاری ہوئے رسول اور وزن ہوئے حضرت ابوبکرؓ و عمرؓ پس بہاری ہوئے حضرت ابوبکرؓ اور وزن
ہوئے حضرت عمرؓ و حضرت عثمان رضی اللہ عنہما پس بہاری ہوئے حضرت عمرؓ پس ترازو اوٹہہ گئی پس محزون ہوئے
رسول اللہ اوسکے بیان پر اور فرمایا کہ یہہ خلافت نبوت ہے اور خدا ملک عطا کریگا حدیث میزان سے خلافت حضرت علیؓ
کی نادرست ہونا چاہیے اسلئے کہ نام حضرت علیؓ کا مذکور نہین ہے اور روایت کی مشکوۃ و مسلم نے عَنْ اَبِیْ مُلَیْکَۃَ قَالَ
سَمِعْتُ عَائِشَۃَ وَ سُئِلَتْ مَنْ کَانَ رَسُوْلُ اللّٰہِ مُسْتَخْلِفٌ لَوِ اسْتَخْلَفَہٗ قَالَ اَبُوْ بَکْرٍ فَقِیْلَ اَبُوْ بَکْرٍ
فَقِیْلَ ثُمَّ مَنْ بَعْدِ اَبِیْ بَکْرٍ قَالَتْ عُمَرُ قِیْلَ مِنْ بَعْدِ عُمَرَ قَالَتْ اَبُوْ عُبَیْدَۃَ بْنِ الْجَرَّاحِ ابی ملیکہ سے
روایت ہے کہ کہا سنا مینے حضرت ام المومنین عایشہ سے کہ کسی نے اونسے پوچہا کہ کسکے جانب ارادہ تہا رسول اللہ کا
خلیفہ کرنیکا فرمایا بی بی عایشہ نے کہ حضرت ابوبکرؓ اور بعد اونکے حضرت عمرؓ اور بعد حضرت عمرؓ کے ابو عبیدہ بن جراح انتقال
ابو عبیدہ جراح قبل خلافت حضرت عثمانؓ ہے کیا رسول اللہ کو اسقدر معلوم نہ تہا اور باوجود علم کے زمرہ خلفا مین داخل کرنا
ضرور نہ تہا اور اس حدیث سے خلافت حضرت ختنین صحیح ہنوگی اسلئے کہ متروک الاسما ہوئے ہین روایت کی ترمذی نے
فَاقْتَدُوْا بِالَّذِیْنَ مِنْ بَعْدِیْ اَبِیْ بَکْرٍ وَ عُمَرَ فرمایا رسولخدا نے کہ بعد میرے اقتدا کرو حضرت ابوبکر و حضرت عمرؓ کی
روایت کی ہے بخاری نے جلد ۱ صفحہ ۲۵۷ عَنْ عَائِشَۃَ اُمِّ الْمُؤْمِنِیْنَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ قَالَ فِیْ مَرَضِہٖ
مُرُوْا اَبَا بَکْرٍ یُصَلِّیْ بِالنَّاسِ قَالَتْ عَائِشَۃُ قُلْتُ اِذَا قَامَ فِیْ مَقَامِکَ لَمْ یَسْمَعِ النَّاسُ مِنَ الْبُکَاءِ
فَمُرْ عُمَرَ فَلْیُصَلِّ فَقَالَ مُرُوْا اَبَا بَکْرٍ فَلْیُصَلِّ بِالنَّاسِ فَقَالَتْ عَائِشَۃُ فَقُلْتُ حَفْصَۃَ قُوْلِیْ اِنَّ اَبَا بَکْرٍ
اِذَا قَامَ فِیْ مَقَامِکَ لَمْ یَسْمَعِ النَّاسُ مِنَ الْبُکَاءِ فَمُرْ عُمَرَ فَلْیُصَلِّ بِالنَّاسِ فَفَعَلَتْ حَفْصَۃُ فَقَالَ
رَسُوْلُ اللّٰہِ اِنَّکُنَّ لَاَنْتُنَّ صَوَاحِبُ یُوْسُفَ مُرُوْا اَبَا بَکْرٍ فَلْیُصَلِّ لِلنَّاسِ فَقَالَتْ حَفْصَۃُ لِعَائِشَۃَ
مَا کُنْتُ لِاُصِیْبَ مِنْکِ خَیْرًا سیرۃ الحلبیہ ۳ جلد صفحہ ۳۴۶ اَیْ مِثْلُ صَاحِبَۃِ یُوْسُفَ عَلَیْہِ السَّلَامُ

وهی زلیخا اظهرت خلاف ما تبطن اظهرت للنساء اللاتی جمعتهن انها ترید اکرامهن بالضیافة و
انما قصدها ان ینظرن لحسن یوسف علیه السلام فیعذرنها فی حبه والنبی فهم عن عائشة
انما تظهر کراهة ذلک مع تحبیها له باطنا هکذا یقتضیه ظاهر اللفظ والمنقول عن عائشة انها
انما قصدت بذلک خوف ان یا ثم الناس ابا بکر فبکرهونه حیث قام مقامه صلعم فقد جاء
عنها صرا انها قالت ما حملنی علی کثرة مراجعتی له صلعم الا انه لم یقع فی قلبی ان یحب الناس بعده
رجلا قام مقامه ابدا ولا کنت اری انه یقوم احد مقامه الا تشاءم الناس منه بخاری جلد ۶
صفحہ ۲۰۶ فلما حضرت الصلوة فاذن بلال واقام وامر ابا بکر فتقدم وجاء النبی وابو بکر
فی الصلوة فشق الناس حتی قام خلف ابی بکر فی الصف روایت ہے حضرت عائشہ ام المومنین سے
کہ فرمایا رسول اللہ نے اپنے مرض موت مین کہ کہو حضرت ابوبکر کو کہ نماز پڑہاوین جماعت کی اور روایت دوسری مین ہے
کہ جب نماز کا وقت پہونچا اذان دی حضرت بلال نے اور امامت کی حضرت ابوبکر رض نے اور تشریف لائے رسولخدا اور حضرت
ابوبکر نماز پڑہا رہے تہے کہ آپ آدمیونکو چیر پہاڑ کر آئے تا اینکہ کہڑی ہوئے پیچہے حضرت ابی بکر رض کے صف مین + یہہ سب
روایتین دلالت کرتی ہین کہ جناب رسول خدا نے اپنے عالم حیات مین خلیفہ مقرر کیا پس ایسی حالت مین حاجت مشورہ
کرنے کی کیا ہے اور روایت کی بخاری نے جلد ۱۰ صفحہ ۲۲۰ فقال عمر ان لا استخلف قال رسول اللہ لم
یستخلف وصحیح ابوداؤد جلد ۲ صفحہ ۵۲ وصحیح ترمذی جلد ۲ صفحہ ۵۰ مثل حضرت عمر رضی اللہ تعالی فرماتے ہین
کہ جناب رسولخدا نے کیسکو اپنا خلیفہ نہ کیا اور ملا جلال نے شرح عقائد جلالی مین کہا ہے ولم ینص رسول اللہ علی احد
خلافا للبکریة فانهم زعموا النص علی ابی بکر جناب رسول خدا نے کسی کے واسطے حکم خلافت کا نفرمایا اور اہلسنت
نے جو سمجہا ہے کہ نص خلافت ہے واسطے حضرت ابوبکر رض کے سو وہ غلط ہے شرح امام نودی ان المسلمین اجمعوا
علی ان الخلیفة اذا حضره الموت وقیل ذلک یجوز له الاستخلاف ویجوز ترکه فان ترکه
فقد اقتدی بالنبی فی هذا والا فقد اقتدی بابی بکر وفی هذا الحدیث دلیل ان النبی لم ینص
علی خلیفة وهو اجماع اهل السنة ہر آینہ مسلمین نے اجماع کیا ہے درباب خلافت کے کہ جب احتضار موت ہو
جایز ہے کہ اپنا خلیفہ کرے اور بعضون نے کہا ہے کہ انکی پس ترک کرنا خلافت کا یہہ اقتدا ہے ساتہ نبی کے ہے اور
خلیفہ کرنا اقتدا ساتہ حضرت ابی بکر کے ہے اور اس حدیث مسلم مین دلیل ہے کہ نبی نے کسی کو اپنا خلیفہ نہ کیا اور اسی پر
اجماع ہے اہل سنت کا اور مفسر بیضاوی نے تفسیر آیہ سورہ نور وعد اللہ الذین امنوا منکم لیستخلفنهم

فِی الْاَرْضِ کَمَا اسْتَخْلَفَ الَّذِیْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ حَتّٰی اَنْجَزَ اللّٰهُ وَعْدَهٗ فَاَظْهَرَهُمْ عَلَی الْعَرَبِ کُلِّهِمْ وَفَتَحَ بِلَادَ
الشَّرْقِ وَالْغَرْبِ وَفِیْهِ دَلِیْلٌ عَلٰی صِحَّةِ النُّبُوَّةِ لِلْاِخْبَارِ عَنِ الْغَیْبِ عَلٰی مَا هُوَ وَخِلَافَةِ الْخُلَفَاءِ
الرَّاشِدِیْنَ اِذْ لَمْ یَجْتَمِعِ الْمَوْعُوْدُ عَلَیْهِ لِغَیْرِهِمْ بِالْاِجْمَاعِ وعدہ کیا ہے اللہ نے اون لوگون سے جو ایمان لائے
تمسے ای نبی ہر آئنہ خلیفہ ہونگے وہ زمین مین جیساکہ خلیفہ ہوئے وہ لوگ قبل اسکے زمانہ سابق مین وعدہ اپنا وفا کیا اللہ نے
کہ ظاہر کیا سب عرب پر اور فتح کیا بلاد شرق وغرب کو اور اوسمین دلیل ہے اوپر صحت نبوت کے بسبب خبر دینے غیب سے
اور مفسر نیشاپوری نے بھی ایسا ہی لکھا ہے قَالَ اَهْلُ السُّنَّةِ فِی الْاٰیَةِ دَلَالَةٌ عَلٰی اِمَامَةِ الْخُلَفَاءِ وَمَعْلُوْمٌ
اِنَّ الْاَئِمَّةَ الْاَرْبَعَةَ کَانُوْا مِنْ اَهْلِ الْاِیْمَانِ وَالْعَمَلِ الصَّالِحِ وَکَانُوْا حَاضِرِیْنَ یَوْمَئِذٍ وَقَدْ حَصَلَ
لَهُمُ الْاِسْتِخْلَافُ وَالْفُتُوْحُ فَوَجَبَ اَنْ یَّکُوْنُوْا مُرَادًا مِنَ الْاٰیَةِ یہہ آیت دلالت کرتی ہے حسب قول اہل سنت
کے اوپر خلافت خلفاء راشدین کے اور معلوم ہے کہ خلفاء اربعہ اہل ایمان وعمل صالح رکھتے تھے اور وقت نزول آیت کے
حاضر تھے اور حاصل ہوئی خلافت اور فتوح پس واجب ہے کہ یہہ لوگ یہان پر مراد ہون سورہ مائدہ یَا اَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا
مَنْ یَّرْتَدَّ مِنْکُمْ عَنْ دِیْنِهٖ فَسَوْفَ یَاْتِی اللّٰهُ بِقَوْمٍ یُّحِبُّهُمْ وَیُحِبُّوْنَهٗ اَذِلَّةٍ عَلَی الْمُؤْمِنِیْنَ اَعِزَّةٍ
عَلَی الْکَافِرِیْنَ یُجَاهِدُوْنَ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ وَلَا یَخَافُوْنَ لَوْمَةَ لَائِمٍ بیضاوی صفحہ ۲۳۱ قِیْلَ الْفُرْسُ
وَقِیْلَ الَّذِیْنَ جَاهَدُوْا یَوْمَ الْقَادِسِیَّةِ تفسیر نیشاپوری وَاعْلَمْ اَنَّ لِلْمُفَسِّرِیْنَ خِلَافًا فِیْ اِنَّ
الْقَوْمَ الْمَذْکُوْرِیْنَ فِی الْاٰیَةِ مَنْ هُمْ قَالَ الْحَسَنُ وَقَتَادَةُ وَضَحَّاکُ وَابْنُ جُرَیْحٍ هُمْ اَبُوْ بَکْرٍ وَ
اَصْحَابُهٗ لِاَنَّهُمُ الَّذِیْنَ قَاتَلُوْا اَهْلَ الرِّدَّةِ فرمایا خدا نے ای ایمان والو جو شخص کہ مرتد ہو جاویگا تم لوگونسے
پس قریب ہے کہ خدا دیگا ایک قوم ایسی کہ خدا اونکو دوست رکھے اور وہ لوگ خدا کو دوست رکھین مہربانی کرنے والے
مؤمنین پر اور سختی کرنے والے راہ خدا مین اور نہین اونکو کچھہ خوف ہوگا بیضاوی نے کہا کہ قتال فارس مراد ہے اور
بعض مفسر کے نزدیک مقابلہ قادسیہ ہے اور نیشاپوری نے کہا کہ مفسرین کو اسمین اختلاف ہے کہ قوم سے کون شخص
مراد ہے حسن بصری وقتادہ وضحاک وابن جریج محدثین نے ومفسرین نے کہا ہے کہ حضرت ابوبکر مراد ہین اسلیئے کہ انکے
اصحاب نے مرتدین کو قتل کیا یعنی مسلیمہ کذاب وقبیلہ مالک بن نویرہ کو + دو آیتون سے نص ہونا اوپر خلافت خلفاء کے ظاہر ہے
پھر اجماع کرنا کیسا ہے اور امام فخر الدین رازی نے بھی موافق نیشاپوری کے لکھا ہے اور تعجب یہہ ہے کہ باوجود تنزیل
آیات کے حضرت رسول اللہ موافق روایت مسلم وترمذی وابو داؤد ونووی وشارح عقائد نسفی وملا جلال کے کہ رسول اللہ نے
کسی کو نہ خلیفہ کیا اور نہ کسی کے حق مین واسطے خلافت کے حکم دیا اور سورہ مائدہ مین ہے یَا اَیُّهَا الرَّسُوْلُ بَلِّغْ مَا اُنْزِلَ

إِلَيْكَ مِن رَّبِّكَ وَإِن لَّمْ تَفْعَلْ فَمَا بَلَّغْتَ رِسَالَتَهُ ای رسول پہونچادے میرے حکم کو بندون کو جو کچھہ نازل کیا گیا
تجہپر اور اگر نہ پہونچا دیگا پس گویا نہ پہونچایا اپنے رسالت کو۔ اس جگہہ الزام ہوتا ہے کہ امر خلافت کو رسول اللہ نے درباب خلفاء
راشدین کے اخفا کیا اور نبی کے شان سے نہین ہے کہ امر آلہی مین سرتابی و غفلت کرین نقص نبوت و عصمت پر لازم آویگا
سورہ یسین پارہ ۲۳ وَاضْرِبْ لَهُم مَّثَلًا أَصْحَابَ الْقَرْيَةِ إِذْ جَاءَهَا الْمُرْسَلُونَ إِذْ أَرْسَلْنَا إِلَيْهِمُ اثْنَيْنِ
فَكَذَّبُوهُمَا فَعَزَّزْنَا بِثَالِثٍ فَقَالُوا إِنَّا إِلَيْكُم مُّرْسَلُونَ اور ذکر کر تو ای محمد قصہ اصحاب قریہ کو جب آئے خلفاء
بہیجے ہوئے حضرت عیسی کے قریہ انطاکیہ دمشق مین جب بہیجا ہمنے طرف اونکے دو کو کہ تکذیب کیا اون لوگون نے دونو کی
پس مدد کیا ہمنے تیسرا بہیجکر کہا رسولون نے ہملوگ تمہارے طرف بہیجے گئے ہین۔ انجیل متی۔ و لوقا۔ و مرقس۔
و یوحنا مین تصریح موجود ہے بیضاوی جلد ۲ صفحہ ۲۰۷ وَالْمُرْسَلُونَ رُسُلُ عِيسَىٰ إِلَىٰ أَهْلِهَا وَإِسْنَادُهُ إِلَىٰ
نَفْسِهِ لِأَنَّ فِعْلَ رَسُولِهِ وَخَلِيفَتِهِ يَحْيَىٰ وَيُونُسَ یہہ آیت دلیل ہے اس امر پر کہ خلافت طرف سے نبی اور خدا
کے ہے اور خلافت باجماع امت کیونکر صحیح ہوگی سورہ مائدہ ۶ رکوع ۱۱ وَمَن لَّمْ يَحْكُم بِمَا أَنزَلَ اللَّهُ فَأُولَٰئِكَ
هُمُ الْكَافِرُونَ اور جو شخص کہ نہ حکم کرے اوس چیز سے کہ نازل کیا اللہ نے پس وہ لوگ کافر ہین۔ اور اگر خلافت
اپنی اختیار کرنا صحیح ہوتا تب حضرت موسی کو ضرورت کیا تہی کہ خدا سے درخواست کرتے کہ تو ہارون کو میرا خلیفہ بناوے
سورہ طہ پارہ ۱۶ ع وَاجْعَل لِّي وَزِيرًا مِّنْ أَهْلِي هَارُونَ أَخِي اشْدُدْ بِهِ أَزْرِي وَأَشْرِكْهُ فِي أَمْرِي
ای خدا بنا تو میرے لئے وزیر میرا میرے اہل بیت سے میرے بہائی ہارون کو تاکہ آسان ہو میرے کام اور شریک ہو
میرے امور دین مین سورہ اعراف پارہ ۹ ع وَقَالَ مُوسَىٰ لِأَخِيهِ هَارُونَ اخْلُفْنِي فِي قَوْمِي کہا حضرت
موسے نے اپنے بہائی ہارون سے کہ تم خلیفہ میرے ہو بیچ میرے قوم کے۔ ممکن تہا کہ بلا تعین کرنے خلیفہ کے میقات پر
چلی جاتی اور خود بنی اسرائیل کسی ایک شخص کو خلیفہ کر لیتے سورہ فرقان وَجَعَلْنَا مَعَهُ أَخَاهُ هَارُونَ وَزِيرًا
فَقُلْنَا اذْهَبَا إِلَى الْقَوْمِ الَّذِينَ كَذَّبُوا اور گردانا ہمنے ساتہہ موسی کے اوسکے بہائی ہارون کو وزیر اور کہا ہمنے
کہ تم دونو جاؤ طرف اوس قوم کے جسنے تکذیب کی سورہ قصص وَأَخِي هَارُونُ هُوَ أَفْصَحُ مِنِّي لِسَانًا
فَأَرْسِلْهُ مَعِيَ رِدْءًا يُصَدِّقُنِي إِنِّي أَخَافُ أَن يُكَذِّبُونِ قَالَ سَنَشُدُّ عَضُدَكَ بِأَخِيكَ وَنَجْعَلُ
لَكُمَا سُلْطَانًا فَلَا يَصِلُونَ إِلَيْكُمَا بِآيَاتِنَا أَنتُمَا وَمَنِ اتَّبَعَكُمَا الْغَالِبُونَ اور بہائی میرا ہارون وہ فصیح تر
ہے مجہسے زبان مین بہیج اوسکو ساتہہ میرے کہ تصدیق کرے میرے یعنی صدیق موسی تہے مجہے خوف ہے کہ تکذیب
کرینگے میری کہا خدا نے قریب ہے کہ مضبوط کرونگا ای موسی تیرے بازو کو تیرے بہائی سے اور بناؤنگا واسطے تم دونو

آیہ خلافت طالوت

سلطنت پس نہین پہونچین گے طرف تم دونو کے اپنی نشانیان یعنی معجزات تم دونو کو اور جو تم دونو کی اطاعت کرے وہ مسلم کامل ہے سورہ بقر پارہ ۲ ع ۱ اَلَمْ تَرَ اِلَی الْمَلَاِ مِنْ بَنِیْ اِسْرَآئِیْلَ مِنْ بَعْدِ مُوْسٰی اِذْ قَالُوْا لِنَبِیٍّ لَّهُمُ ابْعَثْ لَنَا مَلِكًا نُّقَاتِلْ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ ط وَقَالَ لَهُمْ نَبِیُّهُمْ اِنَّ اللّٰهَ قَدْ بَعَثَ لَكُمْ طَالُوْتَ مَلِكًا قَالُوْا اَنّٰی یَكُوْنُ لَهُ الْمُلْكُ عَلَیْنَا وَنَحْنُ اَحَقُّ بِالْمُلْكِ مِنْهُ وَلَمْ یُؤْتَ سَعَةً مِّنَ الْمَالِ قَالَ اِنَّ اللّٰهَ اصْطَفٰهُ عَلَیْكُمْ وَزَادَهٗ بَسْطَةً فِی الْعِلْمِ وَالْجِسْمِ ایا نہین دیکہا تونے ای نبی گروہ بنی اسرائیل مین بعد موسیٰ کے جب کہا بنی اسرائیل نے اشموئیل نبی سے کہ بنی اسرائیل کیواسطے مبعوث کر تو ایک بادشاہ تاکہ ہملوگ جہاد کرین راہ خدا مین اور کہا حضرت اشموئیل نبی نے ہرآینہ خدا نے مبعوث کیا تمہارے لئے حضرت طالوت کو بادشاہ کہا بنی اسرائیل نے واہ یہہ کیونکر ہوگا کہ حضرت طالوت میرے اوپر بادشاہ ہوگا اور مین مستحق ہون بادشاہت مین اوس سے کیونکہ وہ مرد مفلس ہے کہا حضرت اشموئیل نے کہ برگزیدہ کیا طالوت کو خدا نے تمپر اور بہ نسبت تمہاری زیادتی ہے علم و شجاعت مین طالوت کو۔ اس آیہ سے ظاہر ہے کہ اگر امر خلافت اختیاری ہوتا تب کیون بنی اسرائیل استدعا کرتے اور بعد تعینی طالوت کے بنی اسرائیل نے باجماع امت خلیفہ کرنے چاہا مگر خدا نے پسند نہ کیا اور خدا نے استدلال کیا افضلیت طالوت پر اور یہہ بعید از قیاس ہے کہ خاتم المرسلین اس دنیا سے رحلت کرین اور حافظ دین چہوڑا اور خدا نے اپنی رحمت تقرر خلفا مین بعد نبی بہ نسبت تمامی ملل و انبیاء کے اس امت مرحومہ سے سلب کر لیا ہو اور مہمل و بی نشان رکہا ہو سورہ مومن وَلَقَدْ اٰتَیْنَا مُوْسَی الْهُدٰی وَاَوْرَثْنَا بَنِیْ اِسْرَآئِیْلَ الْكِتٰبَ هُدًی وَّذِكْرٰی لِاُولِی الْاَلْبَابِ اور ہرآینہ دیا ہمنے موسیٰ کو ہدایت یعنی توراۃ نبوت اور وارث کیا ہمنے فرزندان یعقوب بن اسحٰق کو اوس کتاب کا یہہ اشارہ باعث ہدایت و استدلال ہوگا واسطے دانشمندون کے سورہ شوری شَرَعَ لَكُمْ مِّنَ الدِّیْنِ مَا وَصّٰی بِهٖ نُوْحًا وَّالَّذِیْ اَوْحَیْنَا اِلَیْكَ وَمَا وَصَّیْنَا بِهٖ اِبْرٰهِیْمَ وَمُوْسٰی وَعِیْسٰی اَنْ اَقِیْمُوا الدِّیْنَ وَلَا تَتَفَرَّقُوْا فِیْهِ شریعت جاری ہے واسطے تمہاری اے مسلمین جو نازل کیا نوح پر و طرف تیرے اور ابراہیم و موسیٰ و عیسیٰ پر اسبات کی کہ قایم رکہو دین کو کہ نہ تفرقہ ڈالے دوسرا و سوین سوال اہل سنت اس اجماع کی خبر کیا حضرت رسول اللہ کو معلوم نہ تہی جو امت کو خبر دیجاتے کہ بقول شیعہ لوگ ضلالت سے محفوظ رہتے جواب شیعہ البتہ اسکی خبر ازالۃ الخفاء صفحہ ۲۷۵ مین ہے باید دانست کہ انچہ بر حضرت مرتضیٰ رضی اللہ عنہ بعد وفات آنحضرت صلعم گذشت تا آخر عمر ہمہ آن وقائع آنحضرت صلعم اخبار فرمودہ بود و باصول آن حوادث مطلع ساختہ در غنیۃ الطالبین مذکور ہست کہ حضرت مرتضیٰ گفتہ لَمْ یَخْرُجِ النَّبِیُّ صلعم مِنَ الدُّنْیَا حَتّٰی بَیَّنَ لَنَا اَنَّ الْاَمْرَ بَعْدَهٗ لِاَبِیْ بَكْرٍ

ثم لعمر ثم لعثمان ثم لی فلا یجتمع علی وفات ۔ کیا نبی صلعم نے دنیا سے یہان تک کہ بیان کیا واسطے
میرے بعد اوسکے واسطے حضرت ابوبکرؓ وعمرؓ وعثمانؓ کے بعدہ واسطے میرے کہ نہ اجماع کریگا کوئی میرے اوپر **ایضاً فیہ**
وفی الخصائص اخرج الطبرانی وابو نعیم عن جابر بن سمرۃ قال قال رسول اللہ صلعم لعلی انک
مؤمر مستخلف وانک مقتول فرمایا نبی نے واسطے حضرت علیؓ کے کہ تم زیر فرمان ہوگے اور خلیفہ بنائے جاوگے
واخرج الحاکم عن علی رض قال ان مما عہد الی النبی صلعم ان الامۃ ستغدر بی بعدہ ہر آئینہ فرمایا
نبی نے میرے حق مین کہ امت مکروہ سمجھی گئی مجھے بعد نبی کے **وایضاً فیہ** واخرج ابو یعلی عن علی رض قال
قلت یا رسول اللہ ما یبکیک قال ضغائن فی صدور اقوام لا یبدونہا لک الا من بعدی کہا
علی نے نبی سے کیون آپ روتے ہین فرمایا کہ کینہ ہے دلون مین ایک قوم کے کہ نہین ظاہر کرتے ہین وہ لوگ مگر
بعد فوت میرے **بخاری جلد ۶ صفحہ ۳۷۹** ان عبد اللہ بن عباس اخبرہ ان علی بن ابی طالب رض
خرج من عند رسول اللہ صلعم فی وجعہ الذی توفی فقال الناس یا ابا الحسن کیف اصبح رسول
اللہ صلعم فقال اصبح بحمد اللہ بارئا فاخذ بیدہ عباس بن عبد المطلب فقال لہ انت واللہ بعد ثلاث
عبد العصا وانی لاری رسول اللہ صلعم سوف یتوفی من وجعہ ہذا انی لاعرف وجوہ بنی عبد
المطلب عند الموت اذہب بنا الی رسول اللہ فلنسألہ فیمن ہذا الامر ان کان فینا علمنا ذلک و
ان کان فی غیرنا علمناہ فاوصی بنا فقال علی انا واللہ لئن سألناہا رسول اللہ صلعم فمنعناہا لا
یعطیناہا الناس بعدہ وانی واللہ لا اسألہا رسول اللہ صلعم ابن عباس نے بیان کیا کہ علی نکلے پاس سے
رسول اللہ کے اوسوقت کہ بیمار تھے رسول اللہ مرض موت مین لوگون نے پوچھا کہ کیسا حال ہے رسول اللہ کا فرمایا آپ نے
ندلہ ہے اور پکڑ لیا ابن عباس نے ہاتھ علیؓ کا اور کہا کہ بعد چند روز کے تم ہوگے پریشان اور نافرمانبردار دوسرے کی
و تم دیکھتے ہین کہ اس مرض مین رسول اللہ وفات کرین گے اور فرزندان عبد المطلب کے چہرہ پر یتیمی برستی ہے چلو میرے
ساتھ نزدیک رسول اللہ کے تاکہ ہم دریافت کرین کہ آپکے بعد خلیفہ کون ہوگا اگر ہماری ہاشمیو مین ہوگے تو ہم جان لین
اور اگر غیر کے لیے خلافت ہے تو اسکو بھی سمجھ رکھین کہ حضرت صاف فرمادیوین گے کہا علیؓ نے کہ قسم بخدا اگر ہم پوچھین آپ میرے
فرمادیوین گے مگر لوگ بعد آپ کے خلافت پر بیٹھنے نہ دیوین گے **مشکوۃ باب الاعتصام صفحہ ۲۲** عن عبد اللہ
بن عمر قال قال رسول اللہ صلعم لیاتین علی امتی کما اتی علی بنی اسرائیل حذو النعل بالنعل
فرمایا آپ صلعم نے کہ ہر آئینہ سب کچھ ہوگا میرے امت پر جیسا کہ اوپر بنی اسرائیل کے بہت مطابق تاریخ اسمعیل ابوالفدا

صورت انعقاد خلافت ابنطر سقیفہ

جلد اصفحہ ۱۲ لَمَّا مَاتَ مُوسیٰ لَمْ یَتَوَلَّ عَلیٰ اَبْنِی اِسْرَائِیْلَ مَلِکٌ بَلْ کَانَ لَهُمْ اَحْکَامٌ سَدَّ الْمُلُوْکِ وَ

لَمْ یَزَالُوْا عَلیٰ ذٰلِکَ حَتّٰی قَامَ فِیْهِمْ طَالُوْتُ جب وفات کیا موسیٰ نے کوئی والی نہوا بنی اسرائیل مین بلکہ حکام سے جو کہ

بند و بست نظم و نسق بادشاہانہ کرلیتے تھے اور اسی طرح پر زمانہ دراز گذرا کہ طالوت کو بادشاہت ہوئی بحکم خدا شمائل ترمذی

صفحہ ۱۳۱ وَاجْتَمَعَ الْمُهَاجِرُوْنَ یَتَشَاوَرُوْنَ فَقَالُوا انْطَلِقُوْا بِنَا اِخْوَانَنَا مِنَ الْاَنْصَارِ نُدْخِلُهُمْ مَعَنَا فِی

هٰذَا الْاَمْرِ فَقَالَتِ الْاَنْصَارُ مِنَّا اَمِیْرٌ وَمِنْکُمْ اَمِیْرٌ فَقَالَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ مَنْ لَهٗ مِثْلُ هٰذِهِ الثَّلٰ

ثَانِیَ اثْنَیْنِ اِذْ هُمَا فِی الْغَارِ اِذْ یَقُوْلُ لِصَاحِبِهٖ لَا تَحْزَنْ اِنَّ اللّٰهَ مَعَنَا مَنْ هُمَا قَالَ ثُمَّ بَسَطَ یَدَ

فَبَایَعَهُ النَّاسُ بَیْعَةً حَسَنَةً جَمِیْلَةً جمع ہوئے مہاجرین واسطے مشورہ کے اور کہا ان لوگون نے کہ چلو میرے

ساتھ اپنے بہائی انصار کے پاس اور داخل ہو میرے شامل کہ گفتگو کرین باب خلافت مین اور کہا انصار نے کہ ایک خلیفہ

ہمارے گروہ سے ہو اور مہاجر کے طرف سے ایک خلیفہ مقرر ہو پس کہا عمرؓ نے کہ جسکو فضیلت غار کی ہو اور ہاتھ

دراز کیا طرف ابی بکر کے اور سب لوگون نے بیعت کی بخاری جلد ۱۰ صفحہ ۱۵ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ کُنْتُ اُعَلِّمُ

اَقْرِیْ رِجَالًا مِنَ الْمُهَاجِرِیْنَ مِنْهُمْ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ عَوْفٍ اَنَا بِمَنْزِلِهٖ بِمِنًی وَهُوَ عِنْدَ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ

فِیْ اٰخِرِ حَجَّةٍ حَجَّهَا اِذْ رَجَعَ اِلیٰ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْفٍ فَقَالَ لَوْ رَاَیْتَ رَجُلًا اَتیٰ اَمِیْرَ الْمُؤْمِنِیْنَ

هَلْ لَکَ فِیْ فُلَانٍ یَقُوْلُ لَوْ مَاتَ عُمَرُ لَقَدْ بَایَعْتُ فُلَانًا فَوَاللّٰهِ مَا کَانَتْ بَیْعَةُ اَبِیْ بَکْرٍ

اِلَّا فَلْتَةً فَغَضِبَ عُمَرُ فَقَالَ اِنْ شَاءَ اللّٰهُ لَقَائِمٌ الْعَشِیَّةَ فِی النَّاسِ فَمُحَذِّرُهُمْ هٰؤُلَاءِ الَّذِیْنَ

یُرِیْدُوْنَ اَنْ یَغْصِبُوْهُمْ اُمُوْرَهُمْ قَالَ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ عَوْفٍ فَقُلْتُ یَا اَمِیْرَ الْمُؤْمِنِیْنَ

لَا تَفْعَلْ فَاِنَّ الْمَوْسِمَ یَجْمَعُ رَعَاءَ النَّاسِ وَغَوْغَاهُمْ فَاِنَّهُمْ هُمُ الَّذِیْنَ یَغْلِبُوْنَ عَلیٰ

قُرْبِکَ حِیْنَ تَقُوْمُ فِی النَّاسِ وَاَنَا اَخْشیٰ اَنْ تَقُوْمَ فَتَقُوْلُ مَقَالَةً یُطِیْرُهَا عَنْکَ کُلُّ مُطِیْرٍ

وَاَنْ لَا یَعُوْهَا وَاَنْ لَا یَضَعُوْهَا عَلیٰ مَوَاضِعِهَا فَامْهِلْ حَتّٰی تَقْدَمَ الْمَدِیْنَةَ فَتَخْلُصَ بِاَهْلِ

الْفِقْهِ وَاَشْرَافِ النَّاسِ فَتَقُوْلُ مَا قُلْتَ مُتَمَکِّنًا فَیَعِیْ اَهْلُ الْعِلْمِ مَقَالَتَکَ وَیَضَعُوْهَا فَقَالَ

عُمَرُ وَاللّٰهِ اِنْ شَاءَ اللّٰهُ لَاَقُوْمَنَّ بِذٰلِکَ اَوَّلَ مَقَامٍ اَقُوْمُهٗ بِالْمَدِیْنَةِ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ

فَقَدِمْنَا الْمَدِیْنَةَ فِیْ عَقَبِ ذِی الْحِجَّةِ فَلَمَّا کَانَ یَوْمُ الْجُمُعَةِ عَجَّلْنَا الرَّوَاحَ اِحْدٰی سَعِیْدَ بْنَ

زَیْدِ بْنِ عَمْرٍو وَابْنِ نُفَیْلٍ جَالِسًا اِلیٰ رُکْنِ الْمِنْبَرِ یَقُوْلُوْنَ کَذَا وَکَذَا فَجَلَسْتُ حَوْلَهٗ اَنْ

عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ فَلَمَّا رَاَیْتُهٗ مُقْبِلًا قُلْتُ سَعِیْدُ بْنُ زَیْدِ بْنِ عَمْرٍو وَابْنُ نُفَیْلٍ لَیَقُوْلَنَّ الْعَشِیَّةَ

مقالة لم يقلها منذ استخلف قط قبله فانكر علي وقال ما عسيت ان يقول ما لم يقل قبله فجلس
عمر على المنبر ـ ثم انه بلغني ان قائلا منكم يقول والله لو مات عمر بايعت فلانا فلا
يغترن امرؤ ان يقول انما كانت بيعة ابي بكر فلتة وتمت الا وانها كانت كذلك و
لكن الله وقى شرها وليس منكم من يقطع الاعناق اليه مثل ابي بكر غير مشورة من المسلمين
فلا يبايع هو ولا الذي بايعه تغرة ان يقتلا وانه قد كان من خبرنا حين توفى الله نبيه
ان الانصار خالفونا واجتمعوا باسرهم في سقيفة بني ساعدة وخالف عنا علي والزبير
ومن معهما واجتمع المهاجرون الى ابي بكر فقلت لابي بكر يا ابا بكر انطلق بنا الى اخواننا
هؤلاء من الانصار فانطلقنا نريدهم فلما دنونا منهم لقينا فذكرا ما تمالى عليه القوم
فقالا اين تريدون يا معشر المهاجرين فقلنا نريد اخواننا هؤلاء من الانصار فقالا
لا عليكم ان لا تقربوهم اقضوا امركم فقلت والله لنأتينهم فانطلقنا حتى اتيناهم في
سقيفة بني ساعدة فاذا رجل مزمل بين ظهرانيهم فقلت من هذا قالوا هذا سعد بن
عبادة فقلت ماله قالوا يوعك فلما جلسنا قليلا تشهد خطيبهم فاثنى على الله
بما هو اهله ثم قال اما بعد فنحن انصار وكتيبة الاسلام وانتم معشر المهاجرين
رهط وقد دفت دافة من قومكم فاذا هم يريدون ان يختزلونا من اصلنا وان
يحضونا من الامر فلما سكت اردت ان اتكلم وكنت زورت مقالة اعجبتني اريد ان
اقدمها بين ابي بكر وكنت اداري منه بعض الحد فلما اردت ان اتكلم قال ابو بكر
على رسلك فكرهت ان اغضبه فتكلم ابو بكر فكان هو احلم مني واوقر والله ما ترك
من كلمة اعجبتني في تزويري الا قال في بديهته مثلها او افضل حتى سكت فقال
ما ذكرتم فيكم من خير فانتم له اهل ولن يعرف هذا الامر لهذا الحي من قريش
هم اوسط العرب نسبا ودارا وقد رضيت لكم احد هذين الرجلين فبايعوا ايهما شئتم
فاخذ ابو بكر بيدي وبيد ابي عبيدة بن الجراح وهو جالس بيننا فلم اكره مما قال غيرها كان
والله ان اقدم فتضرب عنقي لا يقربني ذلك من اثم احب الي من ان تأمر على قوم فيهم
ابو بكر اللهم الا ان تسول الي نفسي عند الموت شيئا لا اجده الآن فقال قائل الانصار

اَنَا جُذَيْلُهَا الْمُحَكَّكُ وَعُذَيْقُهَا الْمُرَجَّبُ مِنَّا اَمِيْرٌ وَمِنْكُمْ اَمِيْرٌ يَا مَعْشَرَ قُرَيْشٍ فَكَثُرَ اللَّغَطُ وَارْتَفَعَتِ الْاَصْوَاتُ حَتّٰى فَرِقْتُ مِنَ الْاِخْتِلَافِ فَقُلْتُ اُبْسُطْ يَدَكَ يَا اَبَا بَكْرٍ فَبَسَطَ يَدَهٗ فَبَايَعْتُهٗ وَبَايَعَهُ الْمُهَاجِرُوْنَ ثُمَّ بَايَعَتْهُ الْاَنْصَارُ وَنَزَوْنَا عَلٰى سَعْدِ بْنِ عُبَادَةَ فَقَالَ قَائِلٌ مِنْهُمْ قَتَلْتُمْ سَعْدَ بْنَ عُبَادَةَ فَقُلْتُ قَتَلَ اللّٰهُ سَعْدَ بْنَ عُبَادَةَ قَالَ عُمَرُ وَاِنَّا وَاللّٰهِ مَا وَجَدْنَا فِيْمَا حَضَرْنَا مِنْ اَمْرٍ اَقْوٰى مِنْ مُبَايَعَةِ اَبِيْ بَكْرٍ خَشِيْنَا اِنْ فَارَقْنَا الْقَوْمَ وَلَمْ تَكُنْ بَيْعَةٌ اَنْ يُبَايِعُوْا رَجُلًا مِنْهُمْ بَعْدَنَا فَاِمَّا بَايَعْنَاهُمْ عَلٰى مَا لَا نَرْضٰى وَاِمَّا نُخَالِفُهُمْ فَيَكُوْنُ فَسَادٌ فَمَنْ بَايَعَ رَجُلًا عَلٰى غَيْرِ مَشْوَرَةٍ مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ فَلَا يُتَابَعُ هُوَ وَلَا الَّذِيْ **بخاری جلد۱۰ صفحہ ۲۲۰** عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ اَنَّهٗ سَمِعَ خُطْبَةَ عُمَرَ الْاٰخِرَةَ حِيْنَ جَلَسَ عَلَى الْمِنْبَرِ وَذٰلِكَ الْغَدُ مِنْ يَوْمٍ تُوُفِّيَ النَّبِيُّ فَتَشَهَّدَ عُمَرُ وَاَبُوْ بَكْرٍ صَامِتٌ لَا يَتَكَلَّمُ قَالَ عُمَرُ كُنْتُ اَرْجُوْ اَنْ يَعِيْشَ رَسُوْلُ اللّٰهِ حَتّٰى يَدْبُرَنَا يُرِيْدُ عُمَرُ بِذٰلِكَ ثُمَّ قَالَ عُمَرُ فَاِنْ يَكُ مُحَمَّدٌ صلعم قَدْ مَاتَ فَاِنَّ اللّٰهَ تَعَالٰى قَدْ جَعَلَ بَيْنَ اَظْهُرِكُمْ نُوْرًا تَهْتَدُوْنَ بِهٖ هَدَى اللّٰهُ مُحَمَّدًا صلعم وَاِنَّ اَبَا بَكْرٍ صَاحِبُ رَسُوْلِ اللّٰهِ ثَانِيَ اثْنَيْنِ وَاِنَّهٗ اَوْلَى الْمُسْلِمِيْنَ بِاُمُوْرِكُمْ فَقُوْمُوْا فَبَايِعُوْهُ وَكَانَ طَائِفَةٌ مِنْهُمْ قَدْ بَايَعُوْهُ قَبْلَ ذٰلِكَ فِيْ سَقِيْفَةِ بَنِيْ سَاعِدَةَ وَكَانَتْ بَيْعَةُ الْعَامَّةِ عَلَى الْمِنْبَرِ **بخاری جلد۶ صفحہ ۳۸۱** قَالَ الزُّهْرِيُّ اِنَّ اَبَا بَكْرٍ خَرَجَ مِنْ عِنْدِ النَّبِيِّ وَعُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ يُكَلِّمُ النَّاسَ فَقَالَ اَبُوْ بَكْرٍ اِجْلِسْ يَا عُمَرُ فَاَبٰى عُمَرُ اَنْ يَجْلِسَ فَاَقْبَلَ النَّاسُ اِلَيْهِ وَتَرَكُوْا عُمَرَ فَقَالَ اَبُوْ بَكْرٍ اَمَّا بَعْدُ مَنْ كَانَ يَعْبُدُ مُحَمَّدًا قَدْ مَاتَ وَمَنْ كَانَ مِنْكُمْ يَعْبُدُ اللّٰهَ فَاِنَّ اللّٰهَ حَيٌّ لَا يَمُوْتُ قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى وَمَا مُحَمَّدٌ اِلَّا رَسُوْلٌ قَدْ خَلَتْ مِنْ قَبْلِهِ الرُّسُلُ اَفَاِنْ مَاتَ اَوْ قُتِلَ انْقَلَبْتُمْ عَلٰى اَعْقَابِكُمْ **تاریخ ابو الفداء جلد ۱ صفحہ ۱۶۴** لَمَّا قَبَضَ اللّٰهُ نَبِيَّهٗ قَالَ عُمَرُ مَنْ قَالَ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ مَاتَ عَلَوْتُ رَاْسَهٗ بِسَيْفِيْ هٰذَا وَاِنَّمَا ارْتَفَعَ اِلَى السَّمَاءِ ـ يُبَايِعُوْنَهٗ فِي الْعَشَرِ الْاَوْسَطِ مِنْ رَبِيْعِ الْاَوَّلِ سَنَةَ اِحْدٰى عَشَرَةَ خَلَا جَمَاعَةٍ مِنْ بَنِيْ هَاشِمٍ وَالزُّبَيْرِ وَعُتْبَةَ بْنِ اَبِيْ لَهَبٍ وَخَالِدِ بْنِ سَعِيْدِ ابْنِ الْعَاصِ وَالْمِقْدَادِ بْنِ عَمْرٍو وَسَلْمَانَ الْفَارِسِيِّ وَاَبِيْ ذَرٍّ وَعَمَّارِ بْنِ يَاسِرٍ وَالْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ وَاُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ وَمَالُوْا مَعَ عَلِيِّ بْنِ اَبِيْ طَالِبٍ ـ وَكَذٰلِكَ تَخَلَّفَ عَنْ بَيْعَةِ اَبِيْ بَكْرٍ اَبُوْ سُفْيَانَ مِنْ بَنِيْ اُمَيَّةَ ثُمَّ اِنَّ اَبَا بَكْرٍ بَعَثَ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ اِلٰى عَلِيٍّ وَمَنْ مَعَهٗ لِيُخْرِجَهُمْ مِنْ بَيْتِ فَاطِمَةَ وَقَالَ اِنْ اَبَوْا عَلَيْكَ فَقَاتِلْهُمْ فَاَقْبَلَ عُمَرُ بِشَيْءٍ مِنْ

نارٍ علی ان یضرم الدار فلقتہ فاطمۃ رضہ وقالت الی این یا ابن الخطاب اجئت لتحرق دارنا قال نعم او تدخلوا فیما دخل فیہ الامۃ صفحہ ۱۶۰ وھو اول من سمّی بامیر المومنین وکان ابوبکر یخاطب بخلیفۃ رسول اللہ راوی النجاری ایضاً صفحہ ۱۷۵ ثمّ جمع عبد الرحمن الناس بعد ان اخرج نفسہ عن الخلافۃ فدعی علیاً فقال علیک عہد اللہ ومیثاقہ لتعملن بکتاب اللہ وسنۃ رسول اللہ وسیرۃ الخلیفتین من بعدہ فقال ارجو ان افعل واعمل مبلغ علمی وطاقتی ودعی عثمان وقال لہ مثل ما قال لعلیؑ فرفع عبد الرحمن راسہ الی سقف المسجد ویدہ فی ید عثمان وقال اللھم اسمع واشھد اللھم انی جعلت ما فی رقبۃ عثمان وبایعہ فقال علیؑ لیس ھذا اول یوم تظاھر تم علینا فیہ صبر جمیل واللہ المستعان علی ما تصفون واللہ ما ولیت عثمان الا لیرد الامر الیک واللہ کل یوم فی شان فقال عبد الرحمن یا علیؑ لا تجعل علی نفسک حجۃ وسبیلا وھو یقول سیبلغ الکتاب اجلہ فقال المقداد ابن الاسود بعبد الرحمن واللہ لقد ترکتہ یعنی علیاً وانہ من الذین یقضون بالحق وبہ یعدلون فقال یا مقداد لقد اجتہدت للمسلمین فقال المقداد انی لاعجب من قریش انھم ترکوا رجلاً ما اقول ولا اعلم ان رجلاً اقضی بالحق ولا اعلم منہ فقال عبد الرحمن یا مقداد اتق اللہ فانی اخاف علیک الفتنۃ روایت ہے ابن عباس سے کہا کہ مین جانتا ہون اون اشخاص مہاجر کو اونمین سے عبد الرحمن بن عوف ہین اور مین اون کے گہر مین بمقام منیٰ تہا اور وہ تہی نزدیک حضرت فاروق رضہ کے آخر حج مین جب رجوع ہوئے طرف عبد الرحمن بن عوف کے اور کہا اگر تم دیکہو اوس مرد کو آئے ہوئے پاس امیر المومنین کے آجکے روز اور کہا کہ آیا اجازت دخول کی ہے واسطے فلان شخص کے اور حالانکہ وہ کہتا ہے کہ اگر حضرت عمر رضہ وفات پاوین ہر آئینہ بیعت کرون مین فلان شخص کی قسم بخدا نہ تہی بیعت حضرت ابی بکر صدیق کی مگر بے تدبیر وبے مشورہ کہ غضبناک ہوئے حضرت فاروق رضہ اور کہا کہ کل مین جاکے سب آدمیون کو دہمکاتا ہون کہ جو لوگ امور خلافت مین گفتگو واعتراض کرتے ہین کہا عبد الرحمن بن عوف نے کہ اے امیر المومنین ایسا نکیجے اسلئے کہ ایام حج کا ہے اور باعث کثرت اور ازدحام ہر قسم کی آدمیون کا ہوتا ہے شاید غوغا وفساد نہ پیدا ہوئے بلکہ تہوڑے روز توقف کر جائے تا اینکہ آپ داخل مدینہ ہووین اور بصلاح واتفاق اہل علم ورؤسائے شہر کے جو کچہہ کہنا ہو کہیے گا کہا حضرت فاروق رضہ نے کہا قسم بخدا انشاء اللہ تعالے جب مین مدینہ پہونچونگا فوراً اس کام کرونگا ابن عباس کہتے ہین ہم لوگ کے قافلہ کی طیاری ہوئی بروز جمعہ آخر ذی الحجہ کو طرف مدینہ کے اور پایا مینے سعد بن

زیدبن عمرکواور ابن نُفیل کو بیٹھے ہوے قریب منبر کے دیکہا کہ یہہ لوگ وہی باتین بول رہے ہین پس بیٹہہ گیا مین گرد اونکے
اس غرض سے کہ اگر نکلین حضرت فاروقؓ ہم ہمراہ اون کے ہو جادین کہا مینے سعد بن زید بن عمرو ابن نُفیل سے کہ اسوقت
تم لوگ ایسی باتین بولتے ہو اور بروز ابتدای خلافت کے انکار نکیا مگر صرف حضرت علیؓ نے اور اس بات کو مین اچہا نہین
سمجہتا ہون اسوقت مین بگڑنا تم لوگ کا پس حضرت فاروقؓ منبر پر چڑہ گئے اور خطبہ پڑہا خبر ملی ہے ہمکو کہ کوئی کہتا ہی
کہ اگر عمر مرجادین بیعت کرونگا دوسرے کی اور نہین سختی کی گئی تہی از جانب کسی سردار کے یہہ کہتے ہین کہ حضرت ابی بکر کی
خلافت بے مشورہ و بے تدبیر ہوئی اور ایسا ہی جو ہونا تہا سو ہوا خدا محفوظ رکہے اوسکے شر سے اور تم لوگون مین سے
کوئی ایسا نہین ہے کہ نکال لے اپنے گردن کو بیعت سے اور اوس نے نہین بیعت لیا زبردستی سے اور دہمکا کی اور ہر آئینہ
وہ ہملوگون سے افضل ہین بعد نبیؐ کے انصار نے مخالفت کیا تہا ہملوگون سے اور بالکل آدمی جمع تہے سقیفہ بنی ساعدہ مین
اور مخالفت کیا ہم لوگون سے علیؓ اور زبیر نے اور جو لوگ اون دونون کے ساتہہ تہے اور اجماع کیا مہاجرین نے طرف
حضرت ابوبکرؓ کے اور کہا مینے ابوبکرؓ سے کہ چلو میرے ساتہہ پاس جماعت برادران انصار کے اور چلے ہم سب لوگ
اور پہونچنے کو تہے کہ لوگون نے پوچہا کہان جاتے ہو ای گروہ مہاجر کہا مینے کہ انصار پاس جاتا ہون کہا اون لوگون نے
مت جاؤ اور چہوڑدو اونکو اپنے حالت پر کہا مین نے واللہ ضرور جاؤنگا تا اینکہ پہونچا مین مسجد سقیفہ مین کہ ایک مرد
سعد نامے کمّل پوش کو دیکہا پوچہا مین نے کہ یہہ کون ہے کہا لوگون نے یہہ سعد بن عبادہ ہے کہا مین نے کیا ہے اور
جب ہملوگ بیٹہہ گئے اونکا خطیب آکر کے خطبہ پڑہا اور جب وہ چُپ ہوا اور اس درمیان مین ایک بات دل مین مینے سوچا
کہ جس سے کام حسب مراد ہو اور کہا مینے ایک شخص عالی نسب و عالیخاندان یہان موجود ہے اور ہم راضی ہین ان دونو مین سے
جس کے ہاتہہ پر چاہو بیعت کرو اور پکڑ لیا میرا ہاتہہ اور ابوعبیدہ کا اور کہا مین نے کہ تم لوگ خلیفہ مقرر کرو ابوبکر کو پس انصار
نے کہا کہ بہت اچہا ایک شخص ہمارے قوم مین سے خلیفہ ہو اور ایک شخص تمہارے گروہ مین سے اور بہت شور اور غل
ہوا اور جہگڑا اور قصہ تنا تا اینکہ دفعہ کیا مین نے اختلاف کو اور کہا مین نے کہ نکالو اپنا ہاتہہ ای ابوبکر پس شروع کیا بیعت
مہاجرین نے بعدہ انصار نے اور سب لوگ نے رولا و نرغہ کیا سعد بن عبادہ پر کہ کوئی بولا ہای مارڈالا اوسکو کہا مین نے
خدا قتل کرے اوسکو حضرت عمرؓ کہتے ہین کہ واللہ کوئی کام بہاری اور مشکل میرے نزدیک اوسوقت بیعت ابی بکرؓ
سے نہ تہا اور مجہے خوف تہا کہ اگر ہم چہوڑ کر چلے جادین تب پہر بیعت نہوگی اور اگر اون کے خلاف کرین تب احتمال
فساد کا ہے انس کہتے ہین کہ دفات نبیؐ کے صبح کو حضرت عمرؓ نے منبر پہ جاکر خطبہ پڑہا اور حضرت ابوبکرؓ خاموش
بیٹھے تہے کہا حضرت عمرؓ نے جو شخص اطاعت کرتا تہا محمدؐ کی کہ وہ مر گئے اور یار غار اون کے حضرت ابوبکر آقا و حاکم تمہارے

طع
بیعت عمرہ
منبر کے
ہیں ۱۲

موجود ہین گویا ہادی دونور خدا ہین اوٹہو اور بیعت کرو حالانکہ قبل ازین بروز سقیفہ لوگ ایک شخص کے ہاتہہ پر بیعت کرچکے ہین
اور اب بیعت عام ہوئی ممبر پر اور زہری کہتے ہین کہ حضرت ابوبکرؓ نکلے پاس سے جناب رسول اللہؐ کے اور حضرت عمرؓ آدمیون سے
باتین کررہے تہے کہ حضرت ابوبکرؓ نے کہا بیٹہہ جاؤ ای عمرؓ مگر نہ بیٹہے اور حضرت ابوبکرؓ حضرت عمرؓ کو چہوڑکر لوگون پاس آئے
اور کہا کہ جو شخص پوجتا تہا محمدؐ کو حالانکہ وہ مرگئے اور جو پوجتا ہے خدا کو وہ خدا زندہ ہے خدا نے فرمایا ہے کہ محمدؐ ایک
رسول ہین مثل رسولان سلف کے پس اگر وہ فوت کرین یا مارے جاوین پہر جاؤ گے اپنے پرانے دین پر ابو الفداء کہتے
ہین کہ جب انتقال کیا نبیؐ نے بولے حضرت عمرؓ کہ اگر کوئی کہیگا کہ نبیؐ نے فوت کیا سر اوسکا اوڑا دونگا اپنے تلوار سے
حالانکہ وہ چلے گئے آسمان پر اور بیعت ہوئے عشرہ اوسط ربیع الاول ۱۱ھ ہجری مین اور بیعت نہین کیا کل بنی ہاشم نے
اور زبیر اور عتبہ اور خالد اور مقداد اور سلمان اور ابوذر اور عمار اور براء اور ابیؓ اور ان لوگون کو میلان تہا طرف
حضرت علیؓ کے اور نہ بیعت کیا ابوسفیان نے بعدہ حکم دیا حضرت ابوبکرؓ نے حضرت عمرؓ کو کہ علیؓ و فاطمہؓ کے گہر جاکر جو لوگ وہان
جمع ہوئے ہین نکالدو اور اگر کوئی نہ نکلے اور نہ مانے تب قتل کیجیو اونکو پس قبول کیا اور چلے ایک آگ لئے ہوئے کہ
جلاوین گہر کو کہ ملاقات ہوگئی حضرت فاطمہ سے اور بولین کہان جاتے ہو ای پسر خطاب آئے ہو میرا گہر جلانے کو
کہا حضرت عمرؓ نے کہ ہان بے شک اور حضرت عمرؓ وہ شخص ہین کہ اپنے تئین امیر المومنین کہلوایا اور حضرت ابوبکرؓ نے اپنے
تئین خلیفہ رسول اللہ کہلواتے تہے عبد الرحمن نے پس از ترک خلافت بلوایا حضرت علیؓ کو اور کہا تمہارے اوپر
عہد قرآن و حدیث و سیرت دونو خلیفہ کی ہے مین امید وار ہون کہ میرے مبلغ علم اور عزت کو پہچانئے اور ایسا ہی کہا
عثمانؓ سے بہی اور عبد الرحمن نے سر اونچا کیا طرف سقف مسجد کے اور ہاتہہ اپنا ہاتہہ مین حضرت عثمان کے رکہکر کہا
کہ خداوندا گواہ رہیو کہ مینے بیعت کی اور بولے حضرت علیؓ کہ کیا یہہ پہلا دن ہے کہ فساد کیا تم لوگ نے میرے اوپر ہم صبر
کرتے ہین اور خدا میرا مددگار ہے قسم ہے خدا کی کہ مین نے خلیفہ نہین بنایا حضرت عثمان کو مگر واسطے ٹہنڈا پڑنے اور بجہہ
جانے فتنہ کے کہا عبد الرحمن نے ای علیؓ مت قایم کرو اپنے جان پر ایک بکہیڑا اور حضرت علیؓ کہتے تہے کہ قرآن کا
وعدہ پہونچنے والا ہے مقداد بولے کہ ایسے شخص کو بیعت سے چہوڑدیا کہ راستی پر فتویٰ دیتے ہین کہا عبد الرحمن نے
کہ تم نے اپنا ایک اجتہاد نکالا ہے خدا سے ڈرو ہمکو خوف ہے کہ لوگ یہہ بات سنکر تمہاری اوپر فتنہ برپا کرینگے
ابن اثیر کہتے ہین کہ حدیث حضرت عمرؓ کی ہے کہ بیعت حضرت ابوبکرؓ کی بے تدبیر و بے مشورہ تہے خدا اوس شر سے بچاوے
اور شارح عقاید نسفی کہتے ہین کہ جب مایوسی ہوئی حضرت ابوبکرؓ کو اپنے زندگی سے بولوایا حضرت عثمانؓ کو اور لکہوایا
کاغذ ولیعہدی کا واسطے حضرت عمرؓ کے اور حکم دیا کہ سب لوگ بیعت کرین تا اینکہ پہونچا حضرت علیؓ تک کہا آپ نے کہ ہمنی بہی

بیعت کیا اگرچہ اسمین عمرؓ ہون اور فی الجملہ اجماع ہوا خلافت پر بعدہ شہید ہوئے حضرت عمرؓ اور خلافت کو چھوڑا مشورہ پر
درمیان عثمانؓ و علیؓ و عبد الرحمن و طلحہ و زبیر و سعد کے اور یہہ کہا تہا کہ وہ شخص میرے بعد خلیفہ ہوگا کہ جسپر پانچ آدمی متفق
ہون یا جسکے ساتہہ موافقت کرین عبد الرحمن پس اختیار کیا اور بیعت کیا حضرت عثمانؓ پر اور حکم تہا کہ مابین تین روز کے مدت
مشورہ کی ہے اور بروز چہارم خلیفہ مقرر ہونا چاہیے اور گذر کیا حضرت علیؓ نے طرف حضرت عباس کے اور کہا اس مشورہ
مین بہید یہہ ہے کہ عبد الرحمن بہتیجے اور داماد حضرت عثمانؓ کے ہین وہ کبہی اختلاف نکرین گے اور حضرت عائشہؓ کہتی ہین کہ
حضرت فاطمہؓ نے سوال کیا حضرت صدیقؓ سے درباب وراثت اور فدک اور خمس خیبر کی جواب دیا حضرت صدیقؓ نے
تمہارے باپ کی حدیث ہے کہ ہم گروہ انبیا ترکہ نہین چھوڑ جاتے ہین بلکہ صدقہ و خیرات ہے واسطے مسلمین کے اور
ہم نہین چاہتے ہین کہ بدلین کوئی کام کو جو کیا ہے رسول اللہؐ نے اور انکار کیا حضرت صدیقؓ نے دینے سے حضرت
فاطمہؓ کے پس غصہ ہو گئین اور اسقدر ناراض ہوئین کہ بات کرنا چھوڑ دیا اور زندہ رہین بعد اپنے پدر بزرگوار کے چھہ مہینا
اور جب انتقال کیا دفن کیا اون کے شوہر نے رات کو اور اجازت نہ تہی کہ جنازہ پر صدیق اکبرؓ نماز پڑہین اور صرف نماز
جنازہ کی پڑہا حضرت علیؓ نے اور تا حیات فاطمہؓ کے حضرت علیؓ کو روداری اور عزت کا باعث تہا اور جب مر گئین تب
مونہہ لوگون کا پہر گیا اور پیغام کہلا بہیجا علیؓ نے پس از شش ماہ واسطے مصالحہ کے نزد ابی بکر تقریر سعد بن زید و ابن
نفیل اصحاب اخیار سے تہے اور کیون ایسا کہتے تہے کہ اگر حضرت عمرؓ انتقال کرین تب ہم بیعت دوسرے کی کرین
اور چرچہ عام لوگون کے زبان پر تہا کہ بیعت حضرت صدیقؓ کی بے تدبیر و بے مشورہ تہی پس اجماع کیونکر ہوا اور
نہ بیعت کرنا اور مخالفت کرنا علیؓ اور زبیر کا بیعت سے اور مخالفت کرنا بیعت سے کل گروہ بنی ہاشم کا و عتبہ و خالد و
مقداد و سلیمان و ابوذر و عمار و براء و ابیؓ و ابو سفیان کا ایا یہہ صحابہ کبار نہ تہے پہر حدیث جو شخص مرے اور نہ پہچانے
امام زمانہ کو مرا وہ موت کافر کی سنا تہا یا حدیث میزان و حدیث امامت نماز و حدیث ۱۲ خلیفہ قریشی کے نہ سنا تہا
اور بروایت بخاری و بیان سے خود حضرت عمرؓ کے ظاہر ہے کہ قوم انصار نے خطبہ پڑہا اور سعد بن عبادہ پر لوگون نے
بیعت بہی کی تہی اور جب خلافت و اجماع صدیقؓ پر حق تہے تب یہہ کیون کہا فاروقؓ نے کہ ان دونون سے
جسپر چاہو بیعت کرو مین راضی ہون خلاف نصوص خلافت اَوَّلِیَّہ کی لازم آویگا اور وہ انصار نے با وجود علم ہمہ دانی
و تقرب رسول اللہؐ کی یہہ کیون خلاف سنت کے اور احادیث کثیرہ نصیؐ کی کہا ایک فرقہ انصار سے خلیفہ ہوا اور ایک
مہاجر سے اور سعد بن عبادہ نے کیا التقصیر کیا تہا کہ مسجد سقیفہ مین دہکم دہکی کیا اس باب مین فعل خلفاء راشدین کا
کس حدیث کے موافق تہا اور بروز سقیفہ اور بروز دوم خطبہ عام کے ترغیب و تحریص و تخویف کرنا اور لوگون کو گہیرنا

اور صحیح کرنا بیعت پر صدیق رض کے حضرت فاروق رض کو کس حدیث کے موافق تہا اور انکو کیا حق اسبات مین تہا اور بوقت انتقال یہہ کہنا
صدیق رض کا کہ جو پوجتا تہا محمد کو حالانکہ وہ مرگئے یہہ کسقدر کلمہ بے ادبی کا ہے اور کون شخص پرستش رسول کی کرتا تہا بتلاے اگر
مراد اطاعت ہے تب اوسکی توہین کیون کیا اور حضرت فاروق کہ جنکے قول پر قرآن نازل ہوتا تہا اور صاحب الہام تہے یہہ کیون
کہا کہ مثل حضرت عیسی کے رسول آسمان پر چلے گئے اور انتقال نہین کیا اور جب فاروق رض سے سیدہ نے پوچہا کہ میرا گہر جلانے کو
آئے ہو کہا کہ ہان یہہ سچ کہا تہا یا غلط اور عبدالرحمن سے کیون حضرت علی رض نے کہا کہ مین نے حضرت ذی النورین کو خلیفہ نہین کیا
اور انکی مدح علی رض پر مقداد سے کیون کہا کہ ایسی بات سے تمپر فتنہ ہوگا کیا مقداد نے جہوٹ کہا تہا اور یہہ کیسی دوستی آپسمین تہی
اگر دلیل اجماع کی تہی تب صدیق رض خلاف فعل رسول اللہ کے ولیعہد فاروق رض کو کیا ضرور تہا اور اگر فعل صدیق رض درست ہے تب فعل
فاروق رض کہ تعین خلیفہ نکیا خلاف سیرت خلیفہ راشد کے کیون کیا اور قید ہاکس وصیت شوری مین اور ترجیح رای عبدالرحمن
کے کیا ضرور تہی کیا ابن عباس و عمار و سلمان و ابوذر و علی و حسنین سے کیا عبدالرحمن افضل تہے اور اجماع کثیر مثل سقیفہ کے کیون
محول نکیا اور پہر خود حضرت فاروق رض کیون بیعت صدیق رض کو فَلْتَةً کہتے ہین اور روایت صحیحین سے حضرت علی رض کا بیعت کرنا کسی
خلفاء ثلاثہ کے ہاتہہ پر ثابت کب ہے گرچہ سیدہ ناراض رہین مگر اطاعت شوہر سے باہر نتہین کیون حضرت امیر نے شیخین کو
خبر دیا اور کہا کہ ہٹ و کر کرنا میرا اس راہ سے ہے کہ میرا خلافت مین حق ہے ایا تا یہ وہ ایام توقف و سکوت از بیعت حدیث
مَنْ مَاتَ وَلَمْ يَعْرِفْ امامہ کا کیا مصداق ہوگا اور باوجود طلب صلح کے یہہ کیون کہا کہ مجہے صورت سے فاروق رض کے
کراہیت ہے وہ ناوین یہہ کس قسم کی دوستی تہی اور جب انصار نہ راضی ہوتے تہے تب بیعت صدیق پر یہہ شرط ہوئی
اَنَا الْاُمَرَاءُ وَاَنْتُمُ الْوُزَرَاءُ اور جب حق خلافت صدیق کا تہا کیون کہا حباب سے کہ بیعت کرو فاروق رض یا ابوعبیدہ
کی ہاتہہ پر اور تعمیل حدیث اِذَا بُوْيِعَ لِلْخَلِيْفَتَيْنِ فَاقْتُلُوْا کے کیا ہوئی اور بنی امیہ مطلق محروم ہین خلافت ذی النورین
کیونکر حق ہوئی اور جب ولیعہد کیا معاویہ کو تب اجماع خلافت چہارم کا کیونکر درست ہوا اور باقلانی و نواوی کہتے ہین کہ
استقرار خلافت اجتہادی و ظنی ہے اور غزالی کہتے ہین کہ خود اختیاری امر ہوا بیعت صدیق رض مین اور انصار کو مطلق خلافت
سے محروم رکہا تہا رسول اللہ نے لیکن مہاجر وہ بدلیل آیہ سورہ احزاب اُولُو الْاَرْحَام کے خارج ہوئے اور بقول قاضی عیاض کہ
خدا نے پسند کیا ہاشمی کو پس شیخین ہاشمی کب تہے **سیرۃ الحلبیہ ۳ جلد صفحہ ۳۵۷** وَقَدْ اَشَارَ سَيِّدُنَا عُمَرُ رض اِلٰى
اَنَّ بَيْعَةَ اَبِيْ بَكْرٍ كَانَتْ فَلْتَةً اَيْ بَغْتَةً لَا عَنِ اسْتِعْدَادٍ لَهَا وَلٰكِنْ وَقَى اللّٰهُ شَرَّهَا اَيْ لَمْ يَقَعْ فِيْهَا مُخَالَفَةٌ وَلَا
مُنَازَعَةٌ **اَيْضًا فِيْهِ صفحہ ۳۷۹** وَفِيْ شَرْحِ مُسْلِمٍ لِلْاِمَامِ النَّوَوِيِّ وَتَاَخَّرَ عَلِيٌّ اَيْ وَمَنْ تَاَخَّرَ مَعَهُ عَنِ الْبَيْعَةِ
لِاَبِيْ بَكْرٍ لَيْسَ قَادِحًا فِيْهِمَا لِاَنَّ الْعُلَمَاءَ اتَّفَقُوْا عَلٰى اَنَّهُ لَا يُشْتَرَطُ لِصِحَّتِهَا مُبَايَعَةُ كُلِّ اَهْلِ الْحَلِّ بَلْ مُبَايَعَةُ مَنْ

تيسّر منهم وتأخّره كان للعذر اي الذي تقدّم وكان عند ابي بكر وعمر وبقية الصحابة واضح لانهم
رأوا انّ المبادرة بالبيعة من اعظم مصالح المسلمين - فلمّا قبض تولّاها عمر رض بمبايعته واقام فيها
نہایہ ابن اثیر باب الفاء مع اللام ومنه حدیث عمر انّ بيعة ابي بكر كانت فلتة وقى الله شرّها اراد بالفلتة اي
انّ الامامة يوم السقيفة مالت الى توليها الانفس ولذلك كثر فيها التشاجر فما قلّدها ابو بكر
الّا انتزاعا من الايدي **صفحہ ۱۴۳ شرح عقائد نسفی** ثم انّ ابا بكر لمّا ايس من حيوته دعا
عثمان رض وامل عليه كتاب عهده لعمر رض فلمّا كتب ختم الصحيفة واخرجها الى الناس
وامرهم ان يبايعوا لمن في الصحيفة فبايعوا حتّى مرّت بعليّ فقال بايعنا لمن فيها وان كان عمر رض
وبالجملة وقع الاتفاق على خلافته ثمّ استشهد عمر رض وترك الخلافة شورى بين ستّة
عثمان وعليّ وعبد الرحمن بن عوف وطلحة وزبير وسعد بن ابي وقّاص ثمّ فوّض الامر خمستهم
الى عبد الرحمن بن عوف ورضوا بحكمه فاختار عثمان وبايعه **تاریخ ابو الفدا صفحہ ۱۴۷** وكان
قد شرط عمر ان يكون ابنه عبد الله شريكا في الرائ ولا يكون له حظّ في الخلافة وطال
الامر بينهم وكان قد جعل لهم عمر مدّة ثلاثة ايّام وقال لا يمضي اليوم الرابع الّا ولكم
امير وان اختلفتم فكونوا مع الذي معه عبد الرحمن فمضى عليّ الى العبّاس وقال له علل
عنّا لانّ سعدا لا يخالف عبد الرحمن لانّه ابن عمّه وعبد الرحمن صهر عثمان فلا يختلفون
فيولّيها احدهم الآخر **صحیح مسلم صفحہ ۹۱ جلد ۲** عن عائشة اخبرته انّ فاطمة ارسلت
الى ابي بكر تسأله ميراثها من رسول الله مما افاء الله عليه بالمدينة وفدك وما بقي
من خمس خيبر فقال ابو بكر انّ رسول الله قال لا نورث ما تركناه صدقة انّما يأكل
آل محمّد في هذا المال وانّي والله لا اغيّر شيئا من رسول الله عن حالها التي كانت عليها في عهد
رسول الله ولاعملنّ فيها بما عمل رسول الله فابى ابو بكر ان يدفع الى فاطمة شيئا
فوجدت فاطمة على ابي بكر في ذلك قال فهجرته فلم تكلّمه حتّى توفّيت وعاشت
بعد رسول الله ستّة اشهر فلمّا توفّيت دفنها زوجها عليّ ليلا ولم يؤذن بها ابا بكر وصلّى
عليها عليّ وكان لعليّ من الناس جهة حياة فاطمة فلمّا توفّيت استنكر عليّ وجوه الناس
فالتمس مصالحة ابي بكر ومبايعته ولم يكن بايع تلك الاشهر فارسل الى ابي بكر

أنِ ائتِنا وَلا یأتِنا مَعَكَ احدٌ کراهِیةً لِمحضَرِ عُمَرَ بنِ الخطّابِ فقالَ عُمَرُ لِأبی بکرٍ واللهِ لا تدخُل
علیهِم وحدَكَ فقالَ ابوبکرٍ وما عسیهُم ان یفعلوا بی واللهِ لآتینَّهُم فدخلَ علیهِم ابوبکرٍ
فتشهّدَ علیُّ بنُ ابیطالبٍ ثُمَّ قالَ اِنّا قد عرفنا یا ابا بکرٍ فضیلتَكَ وما اعطاكَ اللهُ ولم ننفَس علیكَ
خیرًا ساقَهُ اللهُ الیكَ ولکنَّكَ استبددتَ علینا بالامرِ وکُنّا نری لنا حقًّا لِقرابتِنا من
رسولِ اللهِ فلم یزل یُکلِّمُ ابا بکرٍ حتّی فاضت عینا ابا بکرٍ فلمّا تکلّمَ ابوبکرٍ قالَ والّذی نفسی بیدِهٖ
لَقرابةُ رسولِ اللهِ احبُّ الیَّ ان اصِلَ من قرابتی وامّا الّذی شجرَ بینی وبینَکُم من هذهِ الاموالِ
فانّی لم آلُ فیها عنِ الحقِّ ولم اترُك امرًا رأیتُ رسولَ اللهِ یصنعُهُ فیها الّا صنعتُهُ فقالَ علیٌّ لِأبی بکرٍ
موعِدُكَ العشیّةَ لِلبیعةِ فلمّا صلّی ابوبکرٍ الظُّهرَ رقی علی المنبرِ فتشهّدَ وذکرَ شانَ علیٍّ و
تخلُّفَهُ عنِ البیعةِ وعذرَهُ بالّذی اعتذرَ الیهِ ثُمَّ استغفرَ وتشهّدَ علیُّ بنُ ابیطالبٍ فعظّمَ
حقَّ ابی بکرٍ وانّهُ لم یحمِلهُ علی الّذی صنعَ نفاسةً علی ابی بکرٍ ولا انکارًا لِلّذی فضّلَهُ اللهُ و
لکنّا کُنّا نری فی هذا الامرِ نصیبًا فاستبدَّ علینا بهٖ فوجدنا فی انفُسِنا فسُرَّ بذلكَ المسلمونَ وقالوا
اصبتَ وکانَ المسلمونَ الی علیٍّ قریبًا حینَ راجعَ الامرَ المعروفَ وبخاری جلد ۲ صفحہ ۳۰۴ مثلہ عن
عائشۃ رض باب غزوہ خیبر و طلب ارث حدیث صحیحین سے چند امر مستنبط ہوتے ہین ترجمہ جناب سیدہ نے
حضرت ابوبکر رض سے تین چیز کا سوال کیا اوّل میراث دوم زمین فدک سوم خمس اور حضرت صدیق اکبر رض نے حدیث پڑھ سنایا بروایت
خود رسول اللہ نے کہا ہے کہ ہم کل گروہ انبیا ترکہ نہین چھوڑ جاتے ہین بلکہ مال صدقہ یعنی خیرات ارباب مستحقین کا ہے
اور انکار کیا دینے سے صدیق نے پس غضبناک ہوئین بنت رسول ص اسبات مین اور ہجران کیا اور ترک کلام کرنا کیا تا وقت
وفات اور زندہ رہین بعد پدر بزرگوار خود ششماہ اور دفن کیا بوقت شب انکو انکی شوہر نے اور اجازت نہ تھی کہ نماز جنازہ
کو آوین صدیق اور تا زمانہ جناب سیدہ کے وقار و وجاہت تھی واسطے حضرت امیر کے اور بعد فوت حیات سیدہ کے
لوگون کے رخ پھر گئے طرف سے حضرت امیر کے پس حضرت امیر نے اسوقت مین پیغام صلح کیا اور اوسوقت تک
حضرت امیر نے بیعت نکی تھی اور پیغام کہلا بھیجا تھا کہ تم تنہا میرے پاس آؤ اور دوسرا کوئی نہ آوے یعنی مجھکو اہلبیت سے ملاقات
حضرت فاروق کے اور یہہ کلام سنکر قسم کہایا خدا کی اور منع کیا صدیق کو کہ تنہا نہ جاؤ مگر اسبات کو قبول نہ کیا صدیق نے
اور تنہا گئے پاس حضرت امیر کے اور حضرت امیر نے کہا کہ اتنے روز تک مین نے ہٹ کیا اسلئے کہ میرا حق ہے خلافت مین
اور صدیق اسکے سننے سے آنکھین بھر لائے اور حضرت امیر نے کہا کہ وعدہ بیعت کا بروز فردا ہے اور حضرت امیر نے منبر پر

جاکر بیان کیا کہ خلافت مین ہم اپنا حق پاتے ہین اسلیئے مجھے اصرار و کدر ہا ۲ تا ۶ ماہ شرف بیعت سے محروم رہنا اور عمل بحدیث
مَنْ مَاتَ وَلَمْ يَعْرِفْ اِمَامَ زَمَانِهٖ پر نکرنا ۳ اصحاب و انصار کا منحرف ہوجانا وہ کون لوگ ہین اور کیا سبب انحراف کا تہا اور کس
بات مین انحراف ہوا ۴ پیغام صلح کب ہوا جب لوگون کو منحرف اور معین اپنا نہ پایا کہ وقت لاچاری کا ہے ۵ مکروہ ہونا چار جیسی کا حضرت
فاروق رض سے اس سے کس قسم کی محبت پائی جاتی ہے ۶ خود حضرت صدیق رض کا بیان دعوی خلافت مین حضرت امیر ع کے بکار کا
کیا باعث تہا اور کیون اون کے بیان کو رد نہ کیا سکوت کی آمین کیا وجہ ہے ۷ حضرت امیر وعدہ بیعت فردا کیا مگر بیعت کرنا
راوی نے نہین ذکر کیا ہے ۸ امیر کو حال اجماع سقیفہ بیشک معلوم تہا پہر اسپر کہنا کہ مجھے اصرار اپنے حق خلافت مین ہے اسکی کیا
وجہ ہے بخاری ۱ جلد صفحہ ۴۷ قَالَ وَاجْتَمَعَتِ الْاَنْصَارُ اِلٰى سَعْدِ بْنِ عُبَادَةَ فِىْ سَقِيْفَةِ بَنِىْ سَاعِدَةَ
فَقَالُوْا مِنَّا اَمِيْرٌ وَمِنْكُمْ اَمِيْرٌ فَذَهَبَ اِلَيْهِمْ اَبُوْ بَكْرِنِ الصِّدِّيْقُ وَعُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ وَاَبُوْ عُبَيْدَةَ
بْنِ الْجَرَّاحِ فَذَهَبَ عُمَرُ يَتَكَلَّمُ فَاَسْكَتَهٗ اَبُوْ بَكْرٍ وَكَانَ عُمَرُ يَقُوْلُ وَاللّٰهِ مَا اَرَدْتُ بِذٰلِكَ اِلَّا
اَنِّىْ قَدْ هَيَّأْتُ كَلَامًا قَدْ اَعْجَبَنِىْ خَشِيْتُ اَنْ لَا يَبْلُغَهٗ اَبُوْ بَكْرٍ ثُمَّ تَكَلَّمَ اَبُوْ بَكْرٍ فَتَكَلَّمَ
اَبْلَغَ النَّاسِ فَقَالَ فِىْ كَلَامِهٖ نَحْنُ الْاُمَرَاءُ وَاَنْتُمُ الْوُزَرَاءُ فَقَالَ حُبَابُ بْنُ الْمُنْذِرِ وَاللّٰهِ لَا نَفْعَلُ
مِنَّا اَمِيْرٌ وَمِنْكُمْ اَمِيْرٌ فَقَالَ اَبُوْ بَكْرٍ لَا وَلٰكِنَّا الْاُمَرَاءُ وَاَنْتُمُ الْوُزَرَاءُ هُمْ اَوْسَطُ الْعَرَبِ دَارًا وَ
اَعْرَبُهُمْ اَحْسَابًا فَبَايِعُوْا عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ اَوْ اَبَا عُبَيْدَةَ بْنَ الْجَرَّاحِ فَقَالَ عُمَرُ بَلْ نُبَايِعُكَ اَنْتَ
سَيِّدُنَا وَخَيْرُنَا وَاَحَبُّنَا اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَاَخَذَ عُمَرُ بِيَدِهٖ فَبَايَعَهٗ وَبَايَعَهُ النَّاسُ فَقَالَ قَائِلٌ قَتَلْتُمْ
سَعْدَ بْنَ عُبَادَةَ فَقَالَ عُمَرُ قَتَلَهُ اللّٰهُ مسلم ۲ جلد صفحہ ۱۲۸ عَنْ اَبِىْ سَعِيْدٍ قَالَ قَالَ سَعِيْدٌ قَالَ قَالَ
رَسُوْلُ اللّٰهِ اِذَا بُوْيِعَ لِلْخَلِيْفَتَيْنِ فَاقْتُلُوا الْاٰخَرَ مِنْهُمَا نووی ۲ جلد صفحہ ۲۷۲ وَمِمَّنْ قَالَ بِاَنَّهٗ اِجْتِهَادِىٌّ
ظَنِّىٌّ اَبُوْ بَكْرِ بْنُ الْبَاقِلَّانِىِّ صفحہ ۲۷۲ اَجْمَعَتِ الصَّحَابَةُ عَقْدَ الْخِلَافَةِ لَهٗ وَتَقْدِيْمِهٖ بِفَضِيْلَةٍ وَلَوْ كَانَ
هُنَاكَ نَصٌّ عَلَيْهِ اَوْ عَلٰى غَيْرِهٖ لَمْ يَقَعِ الْمُنَازَعَةُ مِنَ الْاَنْصَارِ وَغَيْرِهِمْ نہایہ ابن اثیر ترمذی ۲ ج
صفحہ ۵ قَالَ سَعِيْدٌ فَقُلْتُ لَهٗ اِنَّ بَنِىْ اُمَيَّةَ تَزْعَمُوْنَ اَنَّ الْخِلَافَةَ فِيْهِمْ قَالَ كَذَبُوْا بَنُو الزَّرْقَاءِ
قَالَ هُمْ مُلُوْكٌ مِنْ شَرِّ الْمُلُوْكِ وَفِى الْبَابِ عَنْ عُمَرَ وَعَلِىٍّ قَالَا لَمْ يَعْهَدِ النَّبِىُّ فِى الْخِلَافَةِ
شَيْئًا هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ سنن ابوداود ۲ جلد صفحہ ۲۸۲ قَالَ سَعِيْدٌ قُلْتُ لِسَفِيْنَةَ اِنَّ هٰؤُلَاءِ يَزْعَمُوْنَ
اَنَّ عَلِيًّا لَمْ يَكُنْ بِخَلِيْفَةٍ قَالَ كَذَبَتْ اَسْتَاهُ بَنِى الزَّرْقَاءِ يعنى بنى مروان تاریخ اسمعیل ابوالفداء
۲ جلد عثمان بن عفان بن ابی العاص ابن امیہ وتاریخ الخلفاء صفحہ ۷۴ امثلہ کہا اہل شوری سقیفہ نے کہ

ہملوگ خلیفہ ہون اور تملوگ ہمارے وزیر ہو اور مسلم نے روایت کیا کہ جو شخص دو شخص کی بیعت کرے خلافت پر اوسمین سے ایک کو قتل کرو اور ابو بکر باقلانی کہتے ہین کہ مقدم کرنا درباب خلافت حضرت صدیق رض کے امر ظنی بطور قیاس اجتہاد کی ہے سعید نے کہا کہ بنی امیہ زعم کرتے ہین کہ ہملوگ خلیفہ برحق ہین راوی نے کہا کہ غلط کہا پسر زرقا نے وہ ملوک اشرار ہین اور کتاب بایبین روایت ہے کہ رسول اللہ نے فرمایا کہ ہرگز حق خلافت نہین ہے بنی امیہ کو اور نسب نامہ حضرت ذی النورین کا یہ ہے عثمان بن عفان بن ابو العاص بن امیہ الاصل السابع اجلد صفحہ ۶۹ احیاء العلوم غزالی فلم یکن ابو بکر اماما الا بالاختیار والبیعۃ جلد رابع غزالی صفحہ ۲۶۴ لما استخلف عمر فقال الناس له استخلف علینا فظا غلیظا حاشیہ خیالیہ صفحہ ۹۸ ذکروا الی سقیفۃ بنی ساعدۃ ابو بکر سورہ احزاب پارہ ۲۱ ع ۲ اذا قضی اللہ ورسوله امرا ان یکون لهم الخیرۃ من امرهم ومن یعص اللہ ورسوله فقد ضل ضلالا بعیدا شمائل ترمذی صفحہ ۳۱ ثم ان رسول اللہ قبض ثم امرهم ان یغسله واجتمع المهاجرون یتشاورون امامت حضرت صدیق کی نہ تھی مگر باختیار و بیعت کے اور خلیفہ مقرر ہوئے حضرت فاروق کہا لوگون نے کہ خلیفہ کیا ہملوگون پر سنگدل و سخت زبان کو اور بروز دوم از انتقال وقت صبح مسجد سقیفہ مین جمع ہوئے اور خدا فرماتا ہے کہ جو کچھ تم لوگون کی حق مین مقرر کرے اور حکم دیوے وہ بہتر ہے اوس سے جو تم تجویز کرو اپنی راے سے اور جو نا فرمانی کرے خدا اور رسول کی وہ گمراہ شدید ہے ۶ جلد بخاری صفحہ ۱۲۷ عن هشام بن زید انه قال سمعت انس بن مالك یقول مر ابو بکر والعباس بمجلس من مجالس الانصار وهم یبکون فقال ما یبکیکم قالوا ذکرنا مجلس النبی فدخل علی النبی فاخبره بذلك قال فخرج النبی قد عصب علی راسه حاشیۃ برد قال فصعد المنبر ولم یصعده بعد ذلك الیوم فحمد اللہ واثنی علیه ثم قال اوصیکم بالانصار فانهم کرشی وعیبتی وقد قضوا الذی علیهم وبقی الذی لهم فاقبلوا من محسنهم وتجاوزوا عن مسیئهم فی هذا الحدیث اخرجه النسائی روایت ہے انس بن مالک سے کہ حضرت ابو بکر رض و عباس رض کا ایک مجلس مین گذر ہوا اور وہ لوگ روتے تھے پس پوچھا ان دونون بزرگوار نے کہ تم لوگ کیون روتے ہو کہ مجلس شریف نبی یاد آئی کہ بعد آپ کے ایسے کہان اور کیسا حال ہمارا ہوگا کہ سید و سردار ہمارا جہان سے جاتا ہے پس ان دونو حضرات نے نبی سے اس حال کو عرض کیا پس نبی برآمد ہوئے اور سر مبارک پر کنارہ چادر کا لپیٹ کر منبر پر تشریف لائے اور بعد اسکے پہر منبر پر نہ آئے اور بعد حمد و ثنائے الہی کے فرمایا کہ وصیت کرتا ہون تمکو ساتھ انصار کے کہ وہ لوگ میرے معین ہین اور استغفار اور طلب احکام دین کیجیو اوس شخص کی جو اوپر اون کے ہے اور باقی رکہا گیا ہے وہ شخص اون کے لیے پس قبول کیجیو اپنے محسن کو اور ترک کرنا صاحب معصیت کو

مسلم ج ۲ ص ۳۰۵ عن انس بن مالک ان رسول اللہ قال ان الانصار کرشی وعیبتی وان الناس
سیکثرون ویقلون فاقبلوا من محسنہم واعفوا من مسیئہم اگر خلافت انصار مین ہوتی تب آپکو محکوم ومامور
دوسرے کا نفرماتے اور مامور آمر نہین ہوسکتا اور ان احادیث مین نص خلافت ہے اوپر معصوم کے **بخاری ۱ ج ۲ ص ۱۲۵**
عن ہشام قال سمعت انس بن مالک یقول قال النبی انکم ستلقون بعدی اثرۃ فاصبروا حتی
تلقونی موعدکم الحوض بعد میرے مکروہات تمہارے پر گذریگا پس تم صبر کرنا تا وقتیکہ ملاقات کرو میرے حوض
کوثر پر **قسطلانی ۱۰ جلد صفحہ ۱۰۳۷** عن ابی عبیدۃ بن الجراح عن عمر رفعہ قال اتانی جبرئیل فقال
ان امتک مفتتنۃ من بعدک فقلت من این قال من قبل امرائہم وقرائہم یمنع الامراء الناس
الحقوق فیطلبون حقوقہم فیفتتنون ویتبع اہواء الامراء فیفتتنون قلت کیف یسلم من سلم منہم
قال بالکف والصبر ان اعطوا الذی لہم اخذوہ وان منعوہ ترکوہ حضرت جبرئیل نے مجھسے بیان کیا کہ بعد
تمہارے امت فتنہ کرے گی وہ لوگ امراء وقراء ہین کہ حق اونکا چھین لیوے گی اور وقت دعوی وطلب حق کی ظلم اوپر کرینگے
اور تابع ہوا ر دنیا کے ہون گے پس چاہیے کہ مومن اس حال مین سکوت اور صبر کرین اور جو دیوے لے لیوین اور جو منع کرین
ترک کرین پس موافق اس حدیث کے جنگ کرنا اہلبیت کو باوجود قیامت انصاف کے کیونکر جایز تھا الخ فیہ صفحہ ۱۰۰ عن ابی
ہریرۃ عن النبی قال انکم ستحرصون علی الامارۃ وستکون ندامۃ یوم القیامۃ فنعم المرضعۃ
وبئست الفاطمۃ ہر آینہ تم لوگ حرص وطمع کروگے امارت وخلافت مین اور اسپر قیامت مین تمکو ندامت ہوگی
شیخ محی الدین ابن العربی نے اپنے تفسیر مین تفسیر [illegible] مین خطبہ نہج البلاغت نقل کیا ہے اور ابو الفدا نے
قصہ شوری حضرت عثمان مین نہج البلاغت سے قول حضرت امیر کو نقل کیا ہے اور ابن ابی الحدید معتزلی نے شرح مطول
مین لکھا ہے اور علامہ قوشجی نے شرح تجرید مین ذیل ذکر علم فصاحت حضرت امیر کی ذکر کیا ہے **مشکوۃ صفحہ ۵۶۹** عن
ابن عباس فی مرضہ الذی مات فیہ حتی جلس علی المنبر ثم قال فان الناس یکثرون ویقل
الانصار حتی یکونوا فی الناس بمنزلۃ الملح فی الطعام فمن ولی منکم شیئا یضر فیہ قوما وینفع
فیہ آخرین فلیقبل من محسنہم ولیتجاوز عن مسیئہم رواہ البخاری شرح نہج البلاغت اور اہل سیر
مورخین نے بہی نقل کیا ہے کہ حضرت معاویہ نے نامہ بطرف جناب امیر کے لکہا ولرسولہ الخلیفۃ من بعدہ
وخلیفۃ الخلیفۃ من بعد خلیفۃ والثالث الخلیفۃ عثمان المظلوم فکلہم حسدت وعلی کلہم
بغیت عرفنا ذلک فی نظرک الشزر وقولک الہجر وفی تنفسک الصعداء وابطائک عن الخلفاء

وَفِي كُلِّ ذٰلِكَ تُقَادُ كَمَا يُقَادُ الْجَمَلُ الْمَخْشُوشُ حَتّٰى تُبَايِعَ وَاَنْتَ كَارِهٌ ثُمَّ لَمْ يَكُنْ لِاَحَدٍ مِنْهُمْ
وَمَا حَسَدًا مِنْكَ لِابْنِ عَمِّكَ عُثْمَانَ وَكَانَ اَحَقُّهُمْ اَنْ لَا تَفْعَلَ ذٰلِكَ بِهٖ قَرَابَةً وَصِهْرَةً فَقَطَعْتَ
رَحِمَهٗ وَقَبَّحْتَ مَحَاسِنَهٗ وَاَلَّبْتَ عَلَيْهِ النَّاسَ وَبَطَنْتَ وَظَهَرْتَ حَتّٰى ضُرِبَتْ اِلَيْهِ اٰبَاطُ الْاِبِلِ وَ
قِيْدَتْ اِلَيْهِ الْخَيْلُ الْعِتَاقُ وَحُمِلَ عَلَيْهِ السِّلَاحُ فِي حَرَمِ رَسُوْلِ اللّٰهِ فَقُتِلَ مَعَكَ فِي الْمَحَلَّةِ وَاَنْتَ
تَسْمَعُ فِي دَارِهِ الْهَائِعَةَ لَا تَرْدَعُ عَنْ نَفْسِكَ فِيْهِ بِقَوْلٍ وَلَا فِعْلٍ وَاُقْسِمُ قَسَمًا صَادِقًا لَوْ قُمْتَ
فِيْمَا كَانَ مِنْ اَمْرِهٖ وَاحِدًا تُنَهْنِهُ النَّاسَ عَنْهُ مَا عَدَلَ بِكَ مِنْ قِبَلِنَا مِنَ النَّاسِ اَحَدًا وَلَمَحَا ذٰلِكَ
عِنْدَهُمْ مَا كَانُوْا يَعْرِفُوْنَكَ بِهٖ مِنَ الْمُجَانَبَةِ لِعُثْمَانَ وَالْبَغْيِ عَلَيْهِ وَاُخْرٰى اَنْتَ بِهَا عِنْدَ اَنْصَارِ
عُثْمَانَ ظَنِيْنٌ اِيْوَاؤُكَ قَتَلَةَ عُثْمَانَ فَهُمْ عَضُدُكَ وَاَنْصَارُكَ وَيَدُكَ وَنَحْنُ مِنْ اَسْرَعِ النَّاسِ اِلَيْكَ
وَاِلَّا فَاِنَّهٗ لَيْسَ لِاَصْحَابِ اِلَّا السَّيْفُ وَالَّذِيْ لَا اِلٰهَ غَيْرُهٗ لَنَطْلُبَنَّ عُثْمَانَ اور رسول اللہؐ کے ایک خلیفہ ہیں اور بعد
اون کے خلیفہ ہین وسوم خلیفہ عثمانؓ مظلوم ہین پس ہر خلفا سے تمنے حسد کیا اور ہر ایک سے بغاوت کیا اور ہمنے پہچانا کہ
تمہارے نظر مین شر ہے اور نفس مین تمہارے تعلی اور متامل و متوقف تم رہے اور ہر ایک خلفا سے کشیدہ مثل شتر مجنون کے
تا اینکہ بے بس ہو کر بیعت اونکی تمنے کیا اور تم ہمیشہ اونسے کارہ و تنگدل رہے اور وہ حقدار تھے اور تمنے قطع رحم کیا اور احسان
فراموشی کیا اور لوگونکو اونپر بہکا کر بلوا کرایا اور در پردہ سب کچھ تمہارے سبب سے ہوا اور سلاح تنوایا حرم رسول اللہؐ مین اور غوغائی تمہارے
ہمسایہ مین جمع آکر قتل کرین اور تم سنا کرو اپنے گہر بیٹھے اور تم دفع شر اعدا مین کوشش نکرو اور نہ سمجہاؤ اور نہ منع کرو اور نہ
روکو اور اگر تم بدل متوجہ رفع ظلم عثمانؓ مظلوم کے ہوتے تب یہہ فساد نہوتا اور وہی لوگ تمہارے قوت بازوی و الضار
تمہارے ہین اور ہم بہت جلد انتقام لینے والے ہین تمسے اس امر مین اور ہم طالب قاتلان ہین بخاری ۵ ج ص ۱۸۸
فَاِنَّكُمْ سَتَرَوْنَ بَعْدِيْ اَثَرَةً فَاصْبِرُوْا حَتّٰى تَلْقَوْنِيْ رَوَى اِبْرَاهِيْمُ بْنُ اَبِيْ شَيْبَةَ عَنْ خَالِدِ
بْنِ مُخَلَّدِ الْبَجَلِيِّ عَنْ دَاؤُدَ بْنِ يَزِيْدَ الْاَزْدِيِّ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَدِيِّ بْنِ حَاتِمٍ قَالَ اِنِّيْ لَجَالِسٌ عِنْدَ
اَبِيْ بَكْرٍ اِذْ جِيْءَ بِعَلِيٍّ رضو قَالَ لَهٗ بَايِعْ فَقَالَ لَهٗ عَلِيٌّ فَاِنْ اَنَا لَمْ اُبَايِعْ قَالَ اَضْرِبُ الَّذِيْ فِيْهِ عَيْنَاكَ
فَرَفَعَ رَاْسَهٗ اِلَى السَّمَاءِ وَقَالَ اَللّٰهُمَّ اشْهَدْ ثُمَّ مَدَّ بَصَرَهٗ فَبَايَعَهٗ صِرَاطَ الْمُسْتَقِيْمِ اِنَّهٗ ؓ كَانَ يَقُوْلُ
ذٰلِكَ الْيَوْمَ لَمَّا اُكْرِهَ عَلَى الْبَيْعَةِ وَحَذَّرَ مِنَ التَّقَاعُدِ عَنْهَا يَا ابْنَ اُمَّ اِنَّ الْقَوْمَ الَّذِيْنَ اسْتَضْعَفُوْنِيْ
وَكَادُوْا يَقْتُلُوْنَنِيْ فَلَا تُشْمِتْ بِيَ الْاَعْدَاءَ وَلَا تَجْعَلْنِيْ مَعَ الْقَوْمِ الظَّالِمِيْنَ وَيُرَدِّدُ وَيُكَرِّرُ اَشِعَّةُ
اللمعات ۴ جلد صفحہ ۶۶۵ وابوبکر رضؓ نیز گفت کہ مرا با خلافت چہ کار ست این علی ست و عمرؓ ست و ابو عبیدہ بن جراح

ہر کہ را از ایشان خواہند خلیفہ سازند پس گفتند از تو لایق ترکیست تاریخ الخلفا سیوطی صفحہ ۶۴ وَاَخْرَجَ النِّسَائِیُّ وَاَبُوْیَعْلٰی
وَالْحَاکِمُ وَصَحَّحَہٗ عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ لَمَّا قُبِضَ رَسُوْلُ اللّٰہِ قَالَتِ الْاَنْصَارُ مِنَّا اَمِیْرٌ وَمِنْکُمْ اَمِیْرٌ فَاَتَاہُمْ
عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ فَقَالَ یَا مَعْشَرَ الْاَنْصَارِ اَلَسْتُمْ تَعْلَمُوْنَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ قَدْ اَمَرَ اَبَابَکْرٍ اَنْ یَؤُمَّ النَّاسَ
فَاَیُّکُمْ تَطِیْبُ نَفْسُہٗ اَنْ یَتَقَدَّمَ اَبَابَکْرٍ فَقَالَتِ الْاَنْصَارُ نَعُوْذُ بِاللّٰہِ اَنْ نَتَقَدَّمَ اَبَابَکْرٍ جب وفات فرمایا نبی
نے انصار نے کہا کہ ایک خلیفہ از جماعت انصار اور ایک خلیفہ از جماعت مہاجر ہو پس تشریف لائے حضرت عمرؓ اور کہا کہ
ای گروہ انصار کیا تم نہین جانتے ہو کہ حضرت رسول اللہؐ نے حکم پیش نماز کا دیا واسطے حضرت ابی بکرؓ کے پس سزاوار یہہ ہے
کہ بخوشی تم لوگ اپنے اوپر سردار مقرر کرو حضرت ابی بکرؓ کو جواب دیا انصار نے کہ نَعُوْذُ بِاللّٰہِ واہ یہہ مجہسے نہوگا۔ اَیْضًا
صفحہ ۶۶ وَاَخْرَجَ ابْنُ سَعْدٍ عَنْ اِبْرَاہِیْمَ التَّیْمِیِّ قَالَ لَمَّا قُبِضَ رَسُوْلُ اللّٰہِ اَتٰی عُمَرُ اَبَاعُبَیْدَۃَ بْنَ
الْجَرَّاحِ فَقَالَ اُبْسُطْ یَدَکَ فَلْاُبَایِعْکَ اِنَّکَ اَمِیْنُ ہٰذِہِ الْاُمَّۃِ عَلٰی لِسَانِ رَسُوْلِ اللّٰہِ فَقَالَ
اَبُوْعُبَیْدَۃَ لِعُمَرَ مَا رَاَیْتُ لَکَ فَہَّۃً قَبْلَہَا مُنْذُ اَسْلَمْتَ اَتُبَایِعُنِیْ وَفِیْکُمُ الصِّدِّیْقُ وَثَانِیْ اثْنَیْنِ
اَلْفَہَّۃُ ضَعِیْفُ الرَّاْیِ جب وفات فرمایا حضرت رسولؐ تشریف لائے حضرت عمرؓ نزد ابو عبیدہ بن جراح کے اور کہا کہ ہاتہہ
بڑہاؤ مین بیعت کرتا ہون تمہارے ہاتہہ پر اسلیئے کہ تم بقول رسولؐ امین امت ہو جواب دیا ابو عبیدہ نے حضرت عمرؓ کو کہ ہمنے تمسے ایسی
بیوقوفی کبہی ندیکہا جب سے ہم اسلام لائے اَیْضًا ۶۷ صفحہ وَاَخْرَجَ ابْنُ سَعْدٍ عَنِ الْحَسَنِ الْبَصْرِیِّ قَالَ لَمَّا بُوْیِعَ
اَبُوْبَکْرٍ قَامَ خَطِیْبًا فَقَالَ اَمَّا بَعْدُ فَاِنِّیْ وُلِّیْتُ ہٰذَا الْاَمْرَ وَاَنَا لَہٗ کَارِہٌ وَوَاللّٰہِ لَوَدِدْتُ اِنَّ بَعْضَکُمْ
کَفَانِیْہِ اَلَا وَاِنَّکُمْ اِنْ کَلَّفْتُمُوْنِیْ اَنْ اَعْمَلَ فِیْکُمْ بِمِثْلِ عَمَلِ رَسُوْلِ اللّٰہِ وَاِنَّمَا اَنَا بَشَرٌ وَلَسْتُ
بِخَیْرٍ مِّنْ اَحَدٍ مِّنْکُمْ فَرَاعُوْنِیْ فَاِذَا رَاَیْتُمُوْنِیْ اسْتَقَمْتُ فَاتَّبِعُوْنِیْ وَاِنْ زِغْتُ فَقَوِّمُوْنِیْ فَاِذَا رَاَیْتُمُوْنِیْ غَضِبْتُ
فَاجْتَنِبُوْنِیْ لَا اُوْثِرُ فِیْ اَشْعَارِکُمْ وَاَبْشَارِکُمْ بعد بیعت کے حضرت ابو بکرؓ نے خطبہ پڑہا کہ مجہے لوگون نے خلیفہ
کیا مگر مجہے خلافت ناپسند تہی اسلیئے کہ بعض اشخاص کافی و سزاوار اسکے ہین اور تم میری اعانت کرو وقت اجرای احکام کے تا کہ
موافق پڑے حکم رسولؐ پر اور مین بشر ہون اور تمسے بہتر نہین ہون اور میرے ساتہہ رعایت کرو تاریخ الخلفا صفحہ ۵ عَنْ حُذَیْفَۃَ
قَالَ قَالُوْا یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ لَا تَسْتَخْلِفُ عَلَیْنَا قَالَ اِنِّیْ اِنْ اَسْتَخْلِفْ عَلَیْکُمْ فَتَعْصُوْنَ خَلِیْفَتِیْ نَزَلَ الْعَذَابُ
اَخْرَجَہُ الْحَاکِمُ فِی الْمُسْتَدْرَکِ اصحاب نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ آپ کس لیئے اپنا خلیفہ ہمارے اوپر نہین مقرر فرماتے ہین جواب دیا
کہ اگر مین خلیفہ مقرر کرون تو تم نافرمانی کروگے میری خلیفہ کی اور اوسوقت خدا کا عذاب تم پر نازل ہوگا شرح عقائد نسفی ثُمَّ
اَلْاِجْمَاعُ عَلٰی اَنَّ نَصْبَ الْاِمَامِ وَاجِبٌ عَلَی الْخَلْقِ لَا یَجِبُ عَلَی اللّٰہِ بِدَلِیْلِ سُنَنِ ابوداود صفحہ ۲۳۲

عن علیؑ عن النبیؐ قال لو لم یبق من الدھر الا یوم لبعث اللہ رجلاً من اھل بیتی یملاءُھا عدلاً کما ملئت جوراً فرمایا رسول اللہ نے کہ زمانہ ختم نہوگا کہ ایک روز مبعوث کریگا خدا ایک مرد کو میرے اہل بیت مین سے کہ بھر دیگا عالم کو انصاف سے جسقدر بھری ہوئی ہے ظلم سے **ازالۃ الخلفا صفحہ ۲۶۷** دوم آنکہ بدلائل عقلیہ تعین می نمایم کہ اگر حضرت صلعم برای امت خلیفہ معین ساختہ ست آن خلیفہ صدیق اکبرست لاغیر ثم الفاروق بعدہ ثم ذی النورین بعد الفاروق

باب سوم در حقیقت تفضیل کہ افضل الناس و خیر امت کون تھے آیا اہلبیت یا صحابہ **شرح تجرید قوشجی صفحہ ۳** الکلام ھو العلم باحوال المبدء والمعاد والاحوال المعاد مما لا یستعمل باثباتھا العقل بل یحتاج فیھا الی السماع من المعلم والمعلم فی المعارف الالٰھیۃ ھو النبیؐ بالاتفاق والامام عند بعضھم وما یستقل باثباتہ العقل انما یستنبط من البحث عن احوال الممکن المنقسم الی الجوھر والعرض اما بامور عامۃ او غیرھا کلام وہی ایک علم ہے جسمین بحث صفات آلہی و قیامت کا مذکور ہوتا ہے اور ثبوت اوسکا بدلایل عقل و قرآن و حدیث کے ہے بذریعہ معلم آلہی یا نبی کے اور نزد بعض فرقہ معلم آلہی امام بھی ہین اور جملہ امور کا اثبات بدلیل عقل ہے **شرح مواقف صفحہ ۱۱** الکلام علم بامور یقتدر معہ علی اثبات العقائد الدینیۃ بایراد الحجج علیھا و دفع الشبھۃ عنھا کلام وہ علم ایک ہے بامور چند متضمن اثبات عقائد دینیہ کی بدلایل و حجت عقلی و نقلی اور دفع شبہات مخالفین و منکرین کے **شرح عقائد نسفی صفحہ ۴** و معرفۃ العقائد عن ادلتھا التفصیلیۃ بالکلام لان عنوان مباحثۃ کان قولھم الکلام فی کذا و کذا لان مسئلۃ الکلام کانت اشھر مباحثۃ و اکثرھا نزاعاً و جدلاً حتی ان بعض المتغلبۃ قتل کثیراً من اھل الحق لعدم قولھم بخلق القرآن ولانہ یورث قدرۃ علی الکلام فی تحقیق الشرعیات والزام الخصوم کالمنطق للفلاسفۃ معرفت علم عقائد دلائل تفصیلی عقلی و نقلی سے ہے اور اسیکا نام علم کلام ہے اور اسکو اسوجہ سے کلام کہتے ہین کہ اسمین مباحث طویلہ و نزاع کثیرہ واقع ہوئی ہین یہان تک کہ معتزلہ حدوث کلام آلہی و قرآن کے قائل ہوئے اور اسمین تحقیقات مسائل شرعیہ والزام دینا خصم کا ملحوظ رہتا ہے جیسا کہ نفع منطق سے علم فلسفہ مین ــــ اسیجا علامہ قوشجی و سید شریف و سعد الدین تفتازانی کی تعریف کلام سے بیان کرنے سے ظاہر ہوا کہ یہہ علم متعلق بدلائل عقلی و نقلی ہے اور تقلید کسی کی اسمین جایز نہین ہے اور اگر کوئی تقلید کرے وہ باطل متصور ہوگا پس رئیس المتکلمین قاضی عضد الدین و علامہ سید شریف کا درباب تفضیل اصحاب ثلاثہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم کے اوپر حضرت علی کرم اللہ وجہہ کے لکھنا لکنا وجدنا السلف قالوا بان الافضل ابوبکر ثم عمر ثم عثمان ثم علیؑ الخ کسطرح جایز ہوگا اور یہان برہان کلامیہ کو ترک کرکے رجوع بہ تقلید کیونکر صواب و حق ہوسکتا ہے **حیوۃ الحیوان اجلد صفحہ ۳۰۹** وکان سفیان الثوری کوفیاً سئل

عَنْ عُثْمَانَ وَعَنْ عَلِيٍّ رض اَيُّهُمَا اَفْضَلُ فَقَالَ اَهْلُ الْبَصْرَةِ يَقُوْلُوْنَ بِتَفْضِيْلِ عُثْمَانَ وَاَهْلُ الْكُوْفَةِ
يَقُوْلُوْنَ بِتَفْضِيْلِ عَلِيٍّ فَقِيْلَ لَهُ فَمَا تَقُوْلُ اَنْتَ قَالَ اَنَا رَجُلٌ كُوْفِيٌّ يَعْنِيْ اِنَّهُ يَقُوْلُ بِتَفْضِيْلِ عَلِيٍّ
سفیان ثوری کوفی تھے کسی نے پوچھا کہ علی وعثمان رض مین افضل کون ہے جوابدیا کہ اہل بصرہ کہتے ہین کہ حضرت عثمان افضل ہین
اور اہل کوفہ کہتے ہین کہ حضرت علی افضل ہین پس سائل نے پوچھا کہ آپ کیا اس بات مین کہتے ہین جواب یا کہ مین مرد کوفی ہون یعنی
اونکا قول تہا تفضیل ہین حضرت علی رض کے **صفحہ ۶۱۶ مواقف قاضی عضد الدین** وَاعْلَمْ اَنَّ مَسْئَلَةَ الْاَفْضَلِيَّةِ
لَا مَطْمَعَ فِيْهَا فِي الْجَزْمِ وَالْيَقِيْنِ وَلَيْتَ مَسْئَلَةً تَتَعَلَّقُ بِهَا عَمَلٌ فَيُكْتَفٰى فِيْهَا بِالظَّنِّ وَالنُّصُوْصُ الْمَذْكُوْرَةُ
مِنَ الطَّرَفَيْنِ بَعْدَ تَعَارُضِهَا لَا يُفِيْدُ الْقَطْعَ عَلٰى مَا يَخْفٰى عَلٰى مُنْصِفٍ لٰكِنَّا وَجَدْنَا السَّلَفَ قَالُوْا بِاَنَّ الْاَفْضَلَ
اَبُوْبَكْرٍ ثُمَّ عُمَرُ ثُمَّ عُثْمَانُ ثُمَّ عَلِيٌّ وَحُسْنُ ظَنِّنَا بِهِمْ يَقْتَضِيْ بِاَنَّهُمْ لَوْ لَمْ يَعْرِفُوْا ذٰلِكَ لَمَا اَطْبَقُوْا عَلَيْهِ
فَوَجَبَ عَلَيْنَا اتِّبَاعُهُمْ فِيْ ذٰلِكَ امر تفضیل خلفاء قطعی نہین ہے بلکہ ظنی ہے اور سلف کو ہمنے پایا کہ کہتے ہین کہ افضل ابوبکر بعدہ
عمر بعدہ عثمان وبعدہ علی ہین **قسطلانی ۶ جلد صفحہ ۸۸** اَبُو الْحَسَنِ الْاَشْعَرِيُّ وَقَاضِيْ اَبُوْبَكْرٍ الْبَاقِلَانِيُّ اِخْتَلَفَا
فِي التَّفْضِيْلِ اَهُوَ قَطْعِيٌّ اَمْ ظَنِّيٌّ فَالَّذِيْ مَالَ اِلَيْهِ الْاَشْعَرِيُّ الْاَوَّلُ وَالَّذِيْ مَالَ اِلَيْهِ الْبَاقِلَانِيُّ وَاخْتَارَهُ
اِمَامُ الْحَرَمَيْنِ فِي الْاِرْشَادِ الثَّانِيْ وَعِبَارَتُهُ لَمْ يَقُمْ عِنْدَنَا دَلِيْلٌ قَاطِعٌ عَلٰى تَفْضِيْلِ بَعْضٍ اِذِ الْعَقْلُ لَا
يَدُلُّ عَلٰى ذٰلِكَ وَالْاَخْبَارُ الْوَارِدَةُ فِيْ فَضَائِلِهِمْ مُتَعَارِضَةٌ وَلَا يُمْكِنُ تَلَقِّي التَّفْضِيْلِ مِمَّنْ مَنَعَ اِمَامَةَ
الْمَفْضُوْلِ وَلٰكِنَّ الْغَالِبَ عَلَى الظَّنِّ اَنَّ اَبَابَكْرٍ اَفْضَلُ الْخَلَائِقِ بَعْدَ الرَّسُوْلِ ثُمَّ عُمَرُ اَفْضَلُهُمْ بَعْدَهُ وَ
يَتَعَارَضُ الظُّنُوْنُ فِيْ عُثْمَانَ وَعَلِيٍّ ابو الحسن اشعری وقاضی ابوبکر باقلانی نے وامام الحرمین اس امر پر کہ نزدیک
ہملوگون کے کوئی دلیل قطعی افضلیت خلفاء راشدین کی بہ ترتیب خلافت کے نہین ہے اسلیئے کہ احادیث فضائل کے ایک
دوسرے کی ساتہہ نقیض ہین لہذا تفضیل ممکن نہین ہے لیکن یہہ ظنی ہے اور غالب الظن افضل الخلایق بعد الرسول ابابکر بعدہ عمر
ہین بعدہ درمیان عثمان وعلی کے ظنون نقیض ہین ان دونومین وجہہ ترجیح بطریق ظنی بہی نہین ممکن ہے حتی کہ بعض نے امامت
مفضول کی فاضل پر منع وعدم جواز کیا ہے **شرح فقہ اکبر صفحہ ۷۰** ثُمَّ وَقَعَ الْاِتِّفَاقُ عَلٰى خِلَافَةِ عُمَرَ لٰكِنَّ
تَفْضِيْلَهُ فِيْ زَعْمِيْ اَنَّهُ ظَنِّيٌّ اِلَّا اَنَّهُ قَوِيٌّ لَمْ يَخْتَلِفْ فِيْهِ سُنِّيٌّ وَيَدُلُّ عَلَيْهِ كِتَابَةُ الصِّدِّيْقِ اِنِّيْ
اسْتَخْلَفْتُ عَلَيْكُمْ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ خلافت پر حضرت عمر کے اتفاق ہے لیکن تفضیل اونکی ہمارے زعم مین ظنی ہے مگر ظنی قوی ہے
کہ کسی سنی کو اسمین اختلاف نہین ہے اور دلالت کرتا ہے اسپر کتابت حضرت صدیق کی باین عبارت کہ مین خلیفہ کرتا ہون تمہارے
اوپر حضرت عمر کو **ایضاً صفحہ ۷۶** وَرُوِيَ عَنْ اَبِيْ حَنِيْفَةَ تَفْضِيْلُ عَلِيٍّ عَلٰى عُثْمَانَ **وصفحہ ۷۷** وَاِنَّمَا ذَهَبَ

بعض الخلف على تفضيل علیؓ على عثمان رض ومنهم ابو الطفيل من الصحابة رض اور امام ابوحنيفه سے مروی ہے
تفضيل حضرت علی کی اوپر عثمان رض کے اور متاخرين کی راے ہے تفضيل علیؓ کی اوپر حضرت عثمان کے اور اونمين سے
ابوطفيل صحابی ہين **ايضاً صفحه ٨٣** قول عبد الرحمن بن عوف لكل منهما اولّيك
على ان تعمل بكتاب الله وسنة رسول الله وسيرة الشيخين فابى علیؓ ان يتقلدهما
ورضی عثمان بروز شورے خلافت ثالثه عبد الرحمن بن عوف نے کہا حضرت علی وعثمان سے کہ تم دونو سے
جو عمل بقرآن وحديث رسول وسيرت شيخين پر کرے اسکو مين خليفه بناؤن پس انکار کيا حضرت علی نے
اطاعت سے شيخين کے اور قبول کيا اس امر کو حضرت عثمان نے **شرح عقائد نسفی صفحه ٩٤** ان
اريد بالافضلية كثرة الثواب فللتوقف جهة وان اريد كثرة ما يعده ذو العقول
من الفضائل فلا افضليت کے دو معنی ہين اگر بمعنے کثرت ثواب کہو پس جاے توقف ہے اور اسکے
چند سبب ہين اور اگر بمعنے دانای وتدبير کے کہو تب کچھ تامل نہين ہے **تاريخ خميس ٢ جلد صفحه ٢٧٧** و
فی دول الاسلام وقد شهد صفين مع علیؓ ومعوية جماعة من الصحابة وتخلف عنها
جماعة من سادات الصحابة منهم سعد بن ابی وقاص الذی افتتح العراق وسعيد
بن زيد وابو اليسر السلمیؓ وزيد بن ثابت ومحمد بن مسلمة وابن عمر واسامة بن زيد
وصهيب الرومیؓ وابو موسى الاشعریؓ وجماعة راوا السلامة فی العزلة ـ ثم اجتمعا بالناس
وحضر معوية ولم يحضر علیؓ فبدأ ابو موسى وخلع عليًّا ثم قام عمرو وقال قد خلعت عليًّا
كما خلعه واثبت خلافة معوية فرضی اهل الشام بذلك **باب چہارم دربيان**
اجماع وبيعت بر خلافت چہارم اقوال اصحاب رسول وثقات معاصرين وقريب العهد خليفه رابع
تاريخ ابو الفدا ١ جلد صفحه ١٨٠ فقال له علیؓ بايع فقال لا حتى يبايع
الناس وكذلك تأخر عن البيعة عبد الله بن عمر وبايعته الانصار الا نفرا قليلا وكذلك
لم يبايع عليًّا سعد بن زيد وعبد الله بن سلام وصهيب ابن سنان واسامة بن زيد وعبد الله بن
شعبة وسموا هؤلاء المعتزلة لاعتزالهم بيعة علیؓ وسار النعمان بن بشير الى الشام ومعه ثوب
عثمان الملطخ بالدم فكان معاوية يعلق قميص عثمان على المنبر ليحرض اهل الشام على قتل علیؓ
واصحابه **صفحه ١٨١** واعتزلت عنه فرقة كانوا عثمانية وابوا ان يدخلوا فی طاعة علیؓ الا ان

انی بقتل قاتل عثمان کہا حضرت امیرؑ نے سعد بن ابی وقاص سے کہ بیعت کر ہماری ہاتھہ پر جواب دیا کہ ابہی بیعت نکرونگا
مین دیکہتا ہون کہ کتنے لوگ اور کون کون بیعت کرتے ہین اور ایسا ہی تاخیر کیا بیعت کرنے سے عبد اللہ بن عمر نے اور
انصار لغز قلیل وچند کس نے بیعت کیا اور علی ہذا بیعت نکیا علی کی سعید بن زید وعبد اللہ بن سلام وصہیب بن سنان
واسامہ بن زید وقدامہ بن مطعون ومغیرہ بن شعبہ اور یہہ لوگ باسم معتزلہ موسوم ہوئے بسبب گوشہ نشینی از علیؑ
اور نعمان بن بشیر گیا شام مین اور اوسکے ساتھہ کپڑا خون آلودہ عثمانؓ کا تہا پس معویہ کرتہ کو عثمانؓ کے لیجاکر لوگون کو دیکہا کر
لڑائی پر آمادہ کراتا تہا الصّافیہ صفحہ ۱۸۶ ثُمَّ تقاتلوا لیلۃَ الھریرِ وشبّھت بلیلۃِ القادسیّۃِ وکانت
لیلۃَ الجمعۃِ واستمرّ القتالُ الی الصّبحِ وقد روی انّ علیًّا کبّر تلک اللیلۃ اربعمائۃ تکبیرۃٍ
وکانت عادتُہ انّہ کلّما قُتِل قتیلًا کبّر ودام القتالُ الی الضّحی یوم الجمعۃِ وقال الاشتر قتالًا
عظیمًا حتّی انتھی الی معسکرھم وامدّہ علیٌّ بالرّجالِ ولمّا رای عمرو ذلک قال لمعویۃ
ھلمّ نرفع المصاحفَ علی الرّماحِ فقال الاشعثُ بنُ قیسٍ وھو من اکبرِ الخوارجِ انّا قد رضینا
بابی موسی الاشعریّ فقال علیٌّ انّہ لیس بثقۃٍ قد فارقنی وخذل عنّی النّاسَ ثمّ ھرب منّی
صفحہ ۱۸۷ ثمّ جاء معویۃُ واجتمعوا باذرح وشھد معھم عبد اللہ بن عمر وعبد اللہ بن الزّبیرِ
والمغیرۃُ بنُ شعبۃَ والتقی الحکمانِ صفحہ ۱۸۸ قد اجتمع علیہِ رائی ورای عمرو وھو ان نخلع
علیًّا ورکب ابو موسی ولحق بمکّۃ حیاءً من النّاسِ وانصرف عمرو واھل الشّام الی معویۃ
فسلّموا علیہِ بالخلافۃِ ولمّا اعتزلت الخوارجُ علیًّا دعاھم الی الحقّ وکانوا اربعۃ الافٍ ولم
یقتل من اصحابِ علیٍّ سوی سبعۃ انفسٍ سنۃ ثمانٍ وثلثین بثّ معاویۃ سرًّا بالغاراتِ
علی اعمالِ علیٍّ لیلۃ الھریر کو طرفین سے خون ریزی ہوئی اور یہہ جنگ شبیہہ بجنگ قادسیہ کے تہا اور شروع
جنگ شب جمعہ سے ہوا تا بہ صبح اور حضرت امیرؑ نے اوس شب کو چارسو تکبیر کہا اور حضرت امیرؑ کی عادت تہی کہ
جب کوئی اصحاب کے اپنی خبر شہادت سُنتے تکبیر کہتے تہے اور برابر قتال رہا تا ظہر روز جمعہ اور حضرت مالک اشتر
خوب لڑے تا اینکہ لشکر گاہ معویہ تک پہونچ گئے وگہس پڑے اور لشکر پیادہ کو حضرت امیرؑ نے حکم دیا عمرو بن عاص نے
کہا معویہ سے کہ لاؤ اوٹہاوین ہملوگ قرآن کو نیزون پر پس کہا اشعث بن قیس راس الخوارج نے کہ مین راضی ہون
بقول وفعل ابو موسیٰ اشعری کے کہا حضرت امیرؑ نے تملوگ نافرمانی کرتے ہو میری پہلی بار مین اور نافرمانی نکرو اسوقت
میرے من نہین اولیٰ جانتا ہون ابو موسیٰ کو سبہون نے جواب دیا مین راضی نہین ہون سیوائے ابو موسیٰ کے

فرمایا حضرت امیرؑ نے کہ ابوموسے ثقہ نہین ہے کیونکہ اوسنے مجھسے مفارقت کیا اور آدمیون کے سامنے مجھے ذلیل
و رسوا کیا بعدہ بہاگا میرے پاس سے بعدہ آیا معویہ اور جمع ہوئے بمقام باذرح اور حاضر ہوئے ساتھہ اون کے عبداللہ
بن عمر و عبداللہ بن زبیر و مغیرہ بن شعبہ اور دونون طرف سے حکم قایم ہوئے معویہ نے کہا کہ میری راے خلع
خلافت پر مجتمع ہوئی ہے عمرو بن عاص نے یہہ راے دیکھکر کہا کہ مین نے علیؑ کو خلع کیا خلافت سے اور
ابوموسے بخوف شرم مردم سوار ہوکر مکہ معظمہ چلا گیا و عمر بن عاص و اہل شام نے تسلیم کیا خلافت معویہ کو اور اصحاب
امیرؑ معتزلہ ہوکر خارجی ہو گئے اور چار ہزار آدمی تھے اور بجز سات شخص کے اصحاب حضرت امیرؑ سے کوئی جان نثاری
پر قایم نرہا **۳۸ھ** ہجری مین معویہ نے طوایف الملوک دیکھکر جابجا لوٹ کرنا شروع کیا عملگان علیؑ سے **تاریخ
ابوالفدا جلد اول صفحہ ۱۹۲** ذِکرُ تَسلِیمِ الحَسَنِ الاَمرَ اِلیٰ مُعَاوِیَةَ قَالَ الحَسَنُ اَن لَا یَسُبَّ
عَلِیًّا فَلَم یُجِبهُ اِلیَ الکَفِّ عَن سَبِّ عَلِیٍّ **صفحہ ۱۹۹** مِن تَارِیخِ القَاضِی جَمَالِ الدِّینِ ابنِ
وَاصِلٍ اَنَّ اَروٰی بِنتَ الحَارِثِ بنِ عَبدِ المُطَّلِبِ بنِ هَاشِمٍ دَخَلَت عَلیٰ مُعٰوِیَةَ وَهِیَ عَجُوزَةٌ کَبِیرَةٌ
فَقَالَ مُعَاوِیَةُ مَرحَبًا بِکِ یَا خَالَةُ کَیفَ اَنتِ فَقَالَت بِخَیرٍ یَا ابنَ اُختِی لَقَد کَفَرتَ النِّعمَةَ
وَاَسَأتَ لِابنِ عَمِّکَ الصُّحبَةَ وَتَسَمَّیتَ بِغَیرِ اِسمِکَ وَاَخَذتَ غَیرَ حَقِّکَ وَکُنَّا اَهلَ البَیتِ
اَعظَمَ النَّاسِ فِی هٰذَا الدِّینِ بَلَاءً فَوَثَبَت عَلَینَا بَعدَ النَّبِیِّ تَیمٌ وَعَدِیٌّ وَاُمَیَّةُ فَابتَزُّونَا
حَقَّنَا وَلِیتُم عَلَینَا فَکُنَّا فِیکُم بِمَنزِلَةِ بَنِی اِسرَائِیلَ فِی اٰلِ فِرعَونَ وَکَانَ عَلِیُّ بنُ اَبِی طَالِبٍ
بَعدَ نَبِیِّنَا بِمَنزِلَةِ هَارُونَ مِن مُوسیٰ فَقَالَ لَهَا عَمرُو بنُ العَاصِ کُفِّی اَیَّتُهَا العَجُوزَةُ الضَّالَّةُ
وَاقصُرِی عَن قَولِکِ مَعَ ذَهَابِ عَقلِکِ فَقَالَت وَاَنتَ یَا ابنَ النَّابِغَةِ یَتَکَلَّمُ وَاُمُّکَ
کَانَت اَشهَرَ بَغِیٍّ بِمَکَّةَ وقت ترک خلافت کے امام حسنؑ نے معویہ سے کہا کہ تو لعن کرنا حضرت
علیؑ پر موقوف کر معویہ نے اس شرط کو قبول نکیا اور دختر حارث ہاشمی بہت پیرسن تھین داخل ہوئین
نزد معویہ کے اور معویہ نے کہا مرحبا تمکو اے خالہ کیا خبر ہے اور کیسا حال ہے جواب دیا ضعیفہ نے اے پسر
خواہر ہر آئینہ کفران نعمت کیا تو نے اور بدفعل کیا تو نے ساتھہ ابن عم اپنے اور خلافت لیا تو نے بغیر استحقاق
کے اور حالانکہ ماکسان اہل بیت افضل ترین مردم ہین اس دین مین اور بلا سخت نے گھیرا ہم لوگون کو بعد فوت
نبیؐ کے اور فرزندان قبیلہ تیم اور عدی اور امیہ نے حق ہم لوگون کا لیا اور ہوگئے ہمارے قوم کے یہہ لوگ متصرف ولایت
ہوئے اور ہم لوگ تنگ حالی مین شبیہ بنی اسرائیل سے ہین میان قبطیان قوم فرعون کے اور حضرت امیر بعد نبیؐ کے

بمنزلہ ہارون کے ہین پس عمرو بن العاص نے کہا خاموش رہ وزبان درازی ترک کر اے ضعیف احمق **تاریخ الخلفاء سیوطی صفحہ ۱۷۳** وَقعۃُ الجَمَلِ وَکَانَتْ فِی جمادی الآخرۃِ سَنَۃَ سِتٍّ وَثلٰثِینَ وَقُتِلَ بِهَا طَلْحَۃُ وَالزُّبَیْرُ وَغَیرُهُمَا وَبَلَغَتِ القَتلٰی ثَلٰثَۃَ عَشَرَ اَلْفًا وَاَقَامَ عَلِیٌّ بِالبَصْرَۃِ خَمْسَ عَشَرَۃَ لَیْلَۃً ثُمَّ انصَرَفَ اِلَی الکُوفَۃِ ثُمَّ خَرَجَ عَلَیْہِ مُعٰوِیَۃُ وَمَنْ مَعَہٗ بِالشَّامِ فَبَلَغَ عَلِیًّا فَسَارَ فَالتَقَوا بِصِفِّینَ فِی سَنَۃِ سَبْعٍ وَثَلٰثِینَ وَسَنَۃِ ثَمَانٍ وَثَلٰثِینَ اِجْتَمَعَ النَّاسُ بِاَذْرُحَ فِی شَعْبَانَ وَحَضَرَهَا سَعْدُ بْنُ اَبِی وَقَّاصٍ وَابْنُ عُمَرَ وَغَیرُهُمَا مِنَ الصَّحَابَۃِ فَقَدَّمَ عَمْرٌو اَبَا مُوسَی الاَشْعَرِیِّ مَکِیْدَۃً مِنْہُ فَتَکَلَّمَ فَخَلَعَ عَلِیًّا وَتَکَلَّمَ عَمْرٌو فَاَقَرَّ مُعَاوِیَۃَ وَبَایَعَ لَہٗ فَتَفَرَّقَ النَّاسُ عَلٰی هٰذَا وَصَارَ عَلِیٌّ فِی خِلَافٍ

وقوع جنگ جمل شہر جمادی الثانی **۳۶ھ** مین ہوا اور قتل طلحہ وزبیر وغیرہما اور ۱۳ ہزار آدمی قتل ہوا اور امیرؑ شب پانزدہم کو بصرہ سے بسوے کوفہ روانہ ہوئے کہ خبر پہونچی کہ معاویہ نے با فوج شامیان حضرت امیرؑ پر خروج کیا ہے پس دونو طرف کے لشکر نے ملاقات کیا بمقام صفین **۳۷ھ** مین و **۳۸ھ** مین جمع ہوئے بمقام باذرح بماہ شعبان اور حاضر ہوا وہان سعد بن ابی وقّاص وابن عمر وغیرہما صحابہ اور آگے آیا عمرو بن العاص نزد ابو موسے اشعری کے براہ مکر اور باتین کیا اور خلع کیا حضرت امیرؑ کو خلافت سے اور کلام کیا عمرو بن عاص نے اور اقرار کیا خلافت معویہ کا اور بیعت کیا اسکے ساتھہ اور لوگ متفرق ہوئے اسی بات پر اور حضرت علیؑ سبکے نظرون مین مخالفین سے ہو گئے **سیرۃ المحمدیہ صفحہ ۵۷۲** وَاعْتَذَرَ عَنْ ذٰلِکَ عُلَمَاءُ السُّنَّۃِ بِاَنَّ مُعٰوِیَۃَ کَانَ طَالِبَ الثَّارِ مِنْ قَتَلَۃِ عُثْمَانَ اِذْ کَانَ لَہٗ نِسْبَۃٌ فِی بَنِی اُمَیَّۃَ وَاِنَّ عَلِیًّا رض لَمْ یُمَکِّنْہُ تَسْلِیْمَهُمْ لِاَخْذِ الثَّارِ مِنْهُمْ فِی اَوَّلِ خِلَافَۃٍ ثُمَّ وَقَعَتْ وَقْعَۃُ الجَمَلِ بَیْنَہٗ وَبَیْنَ طَلْحَۃَ وَالزُّبَیْرِ وَمَنْ مَعَهُمَا وَذٰلِکَ اِنَّہٗ رَاٰهُمْ خَارِجِیْنَ عَنْ طَاعَتِہٖ فَاعْتَرَضَهُمْ وَجَرٰی دِمَاءُ الفَرِیْقَیْنِ کَالسَّیْلِ وَکُلٌّ مِنْ مَدِیدِہٖ اِلٰی خِطَامِ الجَمَلِ الَّذِی عَلَیْہِ اُمُّ المُؤمِنِینَ عَائِشَۃُ رض کُتِبَہٗ لَمْ یَرْجِعْ اِلَیْہِ یَدُہٗ بَلْ هِیَ تَضْرِبُ بِالسُّیُوفِ المَاضِیَاتِ ذَاهِبَۃً وَتُقَاتِلُ الاَقْرَانَ وَتَنَاشَدُوا عِنْدَ ذٰلِکَ الاَشْعَارَ وَقُطِعَ عَلٰی خِطَامِ الجَمَلِ سَبْعُونَ یَدًا مِنْ بَنِی ضَبَّۃَ کَمَا قُطِعَتْ

يَداخَذَ الزِّمَامِ اُخَرُ وَهُم يَنْشِدُونَ علماء اہل سنت نے معذرت کی ہے کہ معویہ طالب
انتقام خون قاتلان عثمانؓ سے تہے اسلئے کہ قرابت مند وقبیلہ بنی امیہؓ سے دونو صاحب تہے اور حضرت
امیرؑ کو تمکین حاصل نہوئی اسلئے کہ جمہور نے قبول خلافت نکیا تہا تاریخ الخلفا صفحہ ١٨٩
وَاَخرَجَ ابنُ سَعدٍ عَن عُمَيرِ بنِ اِسحاقَ قالَ كانَ مَروانُ اَمِيراً
عَلَينا وَكانَ يَسُبُّ عَلِيّاً كُلَّ جُمعَةٍ عَلَى المِنبَرِ وَحَسَنٌ رض يَسمَعُ فَلا يَرُدُّ
شَيئاً يَقُولُ لَهُ بِعَلِيٍّ وَبِكَ وَبِكَ وَبِكَ وَمَا وَجَدتُ مِثلَكَ اِلَّا مِثلَ
البَغلَةِ يُقالُ لَها مَن اَبُوكِ فَتَقُولُ اَبِي الفَرَسُ فَقالَ لَهُ الحَسَنُ اِرجِع اِلَيهِ
فَقُل لَهُ اِنِّي وَاللهِ لَا اَمحُو عَنكَ شَيئاً مِمَّا قُلتُ بِاَن اَسُبَّكَ وَلٰكِنَّ مَوعِدِي
وَمَوعِدَكَ اللهُ فَاِن كُنتَ صادِقاً جَزاكَ اللهُ بِصِدقِكَ وَاِن كُنتَ
كاذِباً فَاللهُ اَشَدُّ نِقمَةً سیرۃ المحمدیہ صفحہ ٥٧٣ وَقُتِلَ مِنَ الفَرِيقَينِ
عَلَى ما نَقَلُوا سِتُّونَ اَلفاً وَعَنِ ابنِ سِيرِينَ سَبعُونَ اَلفاً وَمِنهُم عَمّارُ بنُ
ياسِرٍ وَكانَ عَمّارٌ مِنَ السّابِقِينَ المُهاجِرِينَ المُعَذَّبِينَ فِي اللهِ
وَقُتِلَ مَعَهُ ذُو الشَّهادَتَينِ خُزَيمَةُ بنُ ثابِتٍ الاَنصارِيُّ وَالِدُ عَبدِ الرَّحمٰنِ
المَعرُوفُ بِابنِ اَبِي لَيلىٰ وَقُتِلَ مَعَ عَلِيٍّ هاشِمُ بنُ عُتبَةَ بنِ اَبِي وَقّاصٍ
حامِلُ رايَتِهِ وَعَبدُ اللهِ بنُ بُدَيلِ بنِ وَرقاءَ الخُزاعِيُّ وَاَبُو لَيلىٰ الاَنصارِيُّ وَاَبُو
حَسناءَ قَيسُ بنُ المَكشُوحِ المُرادِيُّ وَقِيلَ وُجِدَ فِي قَتلىٰ اَصحابِ عَلِيٍّ
اُوَيسُ بنُ القَرَنِيُّ خَيرُ التّابِعِينَ وَقُتِلَ مَعَ مُعاوِيَةَ حابِسٌ الطّائِيُّ
قاضِي حِمصَ وَذُو الكُلاعِ الحِميَرِيُّ وَهُوَ واحِدٌ مِمَّن شَهِدَ اليَرمُوكَ
وَعُبَيدُ اللهِ بنُ عُمَرَ وَاَخُو عَبدِ اللهِ بنِ عُمَرَ وَكانَ جَيشُ مُعٰوِيَةَ سَبعِينَ اَلفاً وَ
جَيشُ عَلِيٍّ قِيلَ خَمسِينَ وَقِيلَ تِسعِينَ وَقِيلَ مِائَةَ اَلفٍ وَذَكَرَ الزُّبَيرُ بنُ بَكّارٍ اَنَّ جَيشَ
مُعٰوِيَةَ كانَ خَمسَةً وَثَلٰثِينَ وَمِائَةَ اَلفٍ اور جنگ صفین مین مقتول فریقین سات ہزار تہے اور بروایت ابن سیرین
ستر ہزار اور منجملہ اوسکے عمار بن یاسر ہین اور مہاجرین سابقین سے ہین کہ ایذا اوٹہائے راہ خدا مین کفار قریش سے
اور قتل ہوے اوس معرکہ مین اور قتل ہوے ذوالشہادتین خزیمہ بن ثابت انصاری والد عبدالرحمن کے معروف بابن

ابی لیلی اور قتل ہوی ساتھہ علیؑ کی ہاشم بن عتبہ بن ابی وقاص حامل علم اور عبد الرحمن بن بدیل بن ورقا خزاعی و ابو لیلی انصاری و
ابو سنانی قیس بن مکسوح مرادی و بروایتی پائی گئی نعش خیر التابعین اویس بن قرنی کی مقتولین اصحاب علیؑ میں بروایتی ستّا
معویہ کی چالیس طائی قاضی حمص و ذو الکلاع حمیری اور وہ حاضرین جنگ یرموک سی ہی و عبید اللہ بن عمر و بھائی عبد اللہ بن
عمر کا اور لشکر معویہ میں ستر ہزار تہی اور لشکر علیؑ بروایتی پچاس ہزار و بروایتی نوی ہزار و بروایتی سو ہزار و بروایت زبیر
بن بکار لشکر معویہ ایک لاکہہ ۳۵ ہزار تہی شرح فقہ اکبر صفحہ ۲۸ زعمت الخوارج انّہ کان مخطئاً فیہ وقد کفر
خوارج کا اعتقاد اس تحکیم میں یہہ ہی کہ سکوت از حرب علیؑ نی کفر کیا سیرۃ المحمدیہ صفحہ ۳۷۵ فقام عمرو بن العاص
وقال امّا بعد فانّ ابا موسی خلع علیّاً کما سمعتم وقد وافقتہ علی خلعہ وولّیت معویۃ
وقیل انّہما اتّفقا علی ان یصعد ابو موسی علی المنبر وینادی یا معشر المسلمین اشہدوا علیّ
انّی قد خلعت علیّاً من الخلافۃ کما خلعت خاتمی ہذا وفعل ذلک واخرج خاتمہ من اصبعہ
ورمی بہ الیہم ثمّ صعد عمرو واخرج خاتمہ اوّلاً وقال اشہدوا علیّ انّی قد ادخلت معویۃ
فی الخلافۃ کما ادخلت خاتمی ہذا وفعل ذلک وفی شعبان سنۃ ثمان وثلثین قتلت الخوارج
عبد اللہ بن خبّاب وفیہا کانت وقعۃ النہروان بین علیؑ والخوارج فقتل عبد اللہ بن
وہب الشیبانی وقیل الراسبی وقتل اکثر اصحابہ وقتل من اصحاب علیؑ اثنا عشر
رجلاً وبعث معویۃ عسکراً وامّر علیہم معویۃ بن حدیج الکندی والتقی ہو ومحمّد
فانہزم عسکر محمّد واختفی ہو فی بیت امرأۃ فدلّت علیہ فقال احفظونی فی ابی بکر فقال
معویۃ بن حدیج قتلت ثمانین من قومی فی دم عثمان واترکک وانت صاحبہ فقتلہ
وصیّرہ فی بطن حمار واحرقہ بالنار ایضاً اخرجہ الشیخ البکری فی تاریخ الخمیس ترجمہ عمرو
و بن عاص نی اوٹہکر کہا بعد حمد و نعت کی کہ ابو موسی اشعری نی علی سی خلع خلافت کیا جیسا کہ تم لوگون نی سنا اور ہر آئینہ موافقت
کی میں اوپر خلع خلافت علی کے اور والی کیا میں معویہ کو و بروایتی دونو متفق ہوے اس بات پر کہ چڑہ گیا
عمرو بن عاص منبر پر اور پکارا کہ ای گروہ مسلمین گواہ رہو میری بیان پر کہ ہر آئینہ میں خلع خلافت علی کی ساتہہ کہا جیسا
کہ نکالا میں اس انگوٹہی کو اپنی اونگلی سی اور پہینکدیا ان لوگونکیطرف بعدہ چڑہ گیا منبر پر عمرو بن عاص اور نکالا اپنی
انگوٹہی کو پیشتر اور کہا کہ گواہ رہو میرے بیان پر ہر آئینہ میں داخل کیا معویہ کو خلافت میں جیسا کہ داخل کیا
میں اپنی انگوٹہی کو اور یہہ واقعہ ہوا ماہ شعبان سنہ ۳۸ ہجری میں اور قتل کیا خوارج نی عبد اللہ بن خباب کو

دریہ واقعہ نہروان کا ہی میان علی کی اور قتل کیا گیا راس الخوارج عبد اللہ بن وہب شیبانی و بروایتی راسی اور قتل اکثر
مردم خوارج ہوے اور اصحاب حضرت امیرؑ بارہ ہزار شہید ہوی اور مبعوث کیا معاویہ نی ایک لشکر اور سردار
کیا اوسکا معویہ بن حُدیج کندی کو اور مقابلہ واقع ہوا اوس لشکر سی اور محمد بن ابی بکر سی پس شکست اوٹہا لشکر محمد
اور چھپی جاکر وہ گہر مین ایک عورت کی اور کہا کہ بچاؤ مجکو پاس حضرت ابی بکرؓ کی پس معویہ بن حدیج نی کہا کہ تو نی قتل کیا میرے
دم سی ابوقت طلب خون عثمان کی اسی ہزار آدمیونکو اب اسوقت کیا چہوڑ دونگا تمکو اور تم سردار لشکر علیؑ کی تہی پس قتل کیا
محمد کو اور رکہدی کی شکم مین بہر کر آگ مین جلا دیا حیوۃ الحیوانُ میری جلد اول صفحہ ۳۷ خِلَافَتُ اَمِیْرِ المُؤمِنِیْنَ
معاویہ بن ابی سفیان رضی اللہ تعالیٰ عنہ وَکَانَ قَدْ بُوْیِعَ لَہٗ بِالْخِلَافَۃِ یَوْمَ التَّحْکِیْمِ
خلافت امیر المومنین معویہ کا بیان ہی اور بیعت کیا لوگون نی معویہ کی ساتھہ بروز صلح وتصفیہ بمقام صفین الصفا فیہ
صفحہ ۱۰۵ اِخلَافہ جعفر المتوکّل لِمَا اَنْ یَغْلُوا فِی بُغْضِ عَلِیٍّ وَیُکْثِرُ الْوَقِیْعَۃَ وَالْاِسْتِخْفَافِ
یہ متوکّل عباسی کو بشدت بغض تہا طرف سی حضرت امیرؑ کی اور اکثر بطور سخریہ واہانت کی کلمات واہی بولا کرتا تہا تاریخ
ابو الفدا صفحہ ۱۹۲ وَکَانَ عَبْدُ اللّٰہِ بْنُ عَبَّاسٍ قَدْ فَارَقَ عَلِیًّا قَبْلَ مَقْتَلِہٖ وَاَخَذَ مِنَ
البَصْرَۃِ مَالًا وَذَھَبَ بِہٖ اِلٰی مَکَّۃَ وَجَرَتْ بَیْنَہٗ وَبَیْنَ عَلِیٍّ مُکَاتَبَاتٌ فِیْ ذٰلِکَ وَلَمَّا تَوَلَّی
الحَسَنُ الْخِلَافَۃَ کَتَبَ اِلَیْہِ ابْنُ عَبَّاسٍ بِقَوِیِّ عَزِیْمَۃٍ عَلٰی جِہَادِ عَدُوِّہٖ اور عبد اللہ
بن عباس جدا ہو گئی قبل شہادت حضرت امیرؑ کی اور لیا بصرہ سی مال اور چلی گئی مکہ کو اور تحریر جاری رہی میان ہر دو
بزرگ کی اسباب مین اور جب والی ہوی امام حسنؑ لکہا ابن عباس نی عزم قوی اپنا اوپر جہاد عدو امام کی سنن ابو داود
جلد صفحہ ۲۸۳ حَدَّثَنِیْ جَدِّیْ رِیَاحُ بْنُ الْحَارِثِ قَالَ کُنْتُ قَاعِدًا عِنْدَ فُلَانٍ فِی
مَسْجِدِ الْکُوْفَۃِ وَعِنْدَہٗ اَھْلُ الْکُوْفَۃِ فَجَاءَ سَعِیْدُ بْنُ زَیْدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ نُفَیْلٍ فَرَحَّبَ
بِہٖ وَحَیَّاہُ وَاَقْعَدَہٗ عِنْدَ رِجْلِہٖ عَلَی السَّرِیْرِ فَجَاءَ رَجُلٌ مِنْ اَھْلِ الْکُوْفَۃِ یُقَالُ لَہٗ قَیْسُ بْنُ
عَلْقَمَۃَ فَاسْتَقْبَلَہٗ وَسَبَّ فَسَبَّ عَلِیًّا فَقَالَ سَعِیْدٌ مَنْ یَسُبُّ عَلِیًّا قَالَ اَرٰی اَصْحَابَ
رَسُوْلِ اللّٰہِ ﷺ یُسَبُّوْنَ عِنْدَکَ ثُمَّ لَا تُنْکِرُ وَلَا تُغَیِّرُ اَنَا سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ یَقُوْلُ وَ
اِنِّیْ لَغَنِیٌّ اَنْ اَقُوْلَ عَلَیْہِ مَا لَمْ یَقُلْ فَیَسْاَلُنِیْ عَنْہُ غَدًا اِذَا لَقِیْتُہٗ اَبُوْ بَکْرٍ فِی الْجَنَّۃِ
وَسَاقَ مَعْنَاہُ ثُمَّ قَالَ لَمَشْھَدُ رَجُلٍ مِنْھُمْ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰہِ ﷺ یُغَبَّرُ فِیْہِ وَجْھُہٗ خَیْرٌ
مِنْ عَمَلِ اَحَدِکُمْ عُمُرَہٗ وَلَوْ عُمِّرَ عُمُرَ نُوْحٍ ریاح بن حارث کہتی ہین کہ مین بیٹہا تہا نزد فلان مسجد کوفہ مین کہ ناگاہ

آیا سعید بن زید عمرو بن نفیل اور دعا خیر کہا اور بیٹھا نزدیک اوسکی تخت پر کہ آیا ایک مرد اہل کوفہ سی کہ نام اوسکا قیس بن علقمہ ہی آ
اگر سب کیا حضرت امیر کو پس کہا سعید نی یہہ کس پر سب کرتا ہے کہا حضرت امیر پر کہا کہ نہین پسند کرتا ہون اصحاب
سے کہ سب کرین لوگ تمہارے اور تم سکو ناگوار نہو حالانکہ بروز فرداے قیامت جب حضرت ابوبکر
رسول خدا ص کے جنت مین ہونگے اور پوچہین اس امر کو اور فرمایا ہے رسول نے کہ زیارت وجہ حضرت
بہتر ہی تمہارے اعمال سے اگرچہ عمر تمہارے مثل حضرت نوح کے ہو **ایضاً فیہ**

قَالَ سَمِعْتُ سَعِيدَ بْنَ زَيْدِ بْنَ عُمَرَ وَبْنَ نُفَيْلٍ قَالَ لَمَّا أَقَامَ فُلَانٌ خَطِيبًا فَأَخَذَ بِيَ
سَعِيدُ بْنُ زَيْدٍ فَقَالَ أَلَا تَرَى إِلَى هٰذَا الظَّالِمِ وَفِي شَرْحِ رَأَيْتُ فِي بَعْضِ الْأُصُولِ
الْهَامِشِ فُلَانٌ مُعٰوِيَةُ بْنُ أَبِي سُفْيَانَ أَقَامَ فُلَانًا الْمُغِيرَةَ بْنَ شُعْبَةَ وَكَانَ
فِي الْخُطْبَةِ تَعْرِيضًا لِسَبِّ عَلِيًّا وَبِتَفْضِيلِ مُعٰوِيَةَ رض وَنَحْوُهُ وَلِذٰلِكَ قَالَ مَا قَالَ سَعِيدُ
سنا مینی سعید بن زید بن عمرو بن نفیل سی کہ کہا جب قایم ہوا فلان کھڑا ہوا فلان خطیب اور پکڑ لیا میرا ہاتھہ سعید بن زید
اور کہا کہ آیا نہین دیکھتی ہو اس ظالم کیطرف اور شرح حاشیہ مین ہے کہ اول فلان سے مراد معویہ ہے اور خطیب
سے مراد مغیرہ بن شعبہ ہے کہ سب حضرت امیر پر کرتا تہا اور تفضیل دیتا تہا معویہ کو آپکی اوپر اور اسباب مین
جو کچھہ بولے سو بولے سعید **شرح فقہ اکبر صفحہ ۸۴** وَكَانَ الْأَمْرُ كَمَا
قَالَ النَّبِيُّ فَالْاِثْنَيْ عَشَرَ هُمُ الْخُلَفَاءُ الرَّاشِدُونَ الْأَرْبَعَةُ وَمُعَاوِيَةُ وَابْنُهُ يَزِيدُ وَعَبْدُ
الْمَلِكِ بْنُ مَرْوَانَ وَأَوْلَادُهُ الْأَرْبَعَةُ أَيْ يَزِيدُ وَسُلَيْمَانُ وَهِشَامٌ وَوَلِيدٌ وَبَيْنَهُمْ
عُمَرُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ وخلافت واقع ہوئی جیسا کہ فرمایا تہا نبی نے کہ بارہ[۱۲] عدد ہونگی چار خلفا راشدین اور
معاویہ اور یزید بن معویہ وعبد الملک بن مروان وچارون اولاد اوسکی یعنی یزید وسلیمان و ہشام و ولید وعمر و بن عبد العز
موطا صفحہ ۱۴ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ أَبِي بَكْرِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ حَزْمٍ سَمِعَ
عُرْوَةَ بْنَ الزُّبَيْرِ يَقُولُ دَخَلْتُ عَلَى مَرْوَانَ بْنِ الْحَكَمِ فَتَذَاكَرْنَا مَا يَكُونُ مِنْهُ الْوُضُوءُ
فَقَالَ مَرْوَانُ مِنْ مَسِّ الذَّكَرِ الْوُضُوءُ فَقَالَ عُرْوَةُ مَا عَلِمْتُ ذٰلِكَ فَقَالَ مَرْوَانُ أَخْبَرَتْنِي
بُسْرَةُ بِنْتُ صَفْوَانَ أَنَّهَا سَمِعَتْ رَسُولَ اللّٰهِ ص يَقُولُ إِذَا مَسَّ أَحَدُكُمْ ذَكَرَهُ فَلْيَتَوَضَّأْ
مسئلہ مس ذکر موجب نقض وضو ہی اسباب مین مروان دخیل ہوا اور امام مالک رح نے مروان شقی کی رائی و روایت کو
پسند کرکی موطا مین داخل کیا **باب پنجم[۵] در تحقیق معنی حدیث الْخِلَافَةُ ثَلٰثُونَ سَنَةً**

وانطباق سنة خلافت وسنه وفات کہ حدیث آیا از روی قول متکلمین و مورخین کی صحیح ہی یا نہین ترمذی ۲
جلد صفحہ ۵۰ قَالَ ثَنِی سَفِینَۃُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰہِ الْخِلَافَۃُ
فِی اُمَّتِی ثَلٰثُونَ سَنَۃً ثُمَّ مُلْكٌ بَعْدَ ذٰلِكَ ثُمَّ قَالَ لِی سَفِینَۃُ اَمْسِكْ خِلَافَۃَ اَبِی
بَکْرٍ ثُمَّ قَالَ وَخِلَافَۃُ عُمَرَ وَخِلَافَۃُ عُثْمَانَ ثُمَّ اَمْسِكْ خِلَافَۃَ عَلِیٍّ فَوَجَدْنَاهَا
ثَلٰثِینَ سَنَۃً قَالَ سَعِیدٌ فَقُلْتُ لَهٗ اِنَّ بَنِی اُمَیَّۃَ یَزْعُمُونَ اِنَّ الْخِلَافَۃَ فِیهِمْ قَالَ کَذَبُوا
بَنُو الزَّرْقَاءِ قَالَ هُمْ مُلُوكٌ مِنْ شَرِّ الْمُلُوكِ وَفِی الْبَابِ عَنْ عُمَرَ وَعَلِیٍّ قَالَا لَمْ یَعْهَدِ
النَّبِیُّ صلعم فِی الْخِلَافَۃِ شَیْئًا حَدِیثٌ حَسَنٌ قَدْ رَوَاهُ غَیْرُ وَاحِدٍ عَنْ سَعِیدِ بْنِ جُمْهَانَ
وَلَا نَعْرِفُهٗ اِلَّا مِنْ حَدِیثِهٖ روایت کیا سفینہ نی کہ فرمایا جناب نبیؐ نے کہ زمانہ خلافت میرے امت میں
تیس برس ہے بعدہ بادشاہت ہی بعدہ کہا سفینہ نی کہ تو حساب کر اول خلیفہ ابی بکر و خلیفہ ثانی عمر و خلیفہ ثالث
عثمان و خلیفہ رابع علی اور ہمنے پایا ہے اور گنا ہی تیس ۳۰ پورا آتا ہے کہا سعید نے سفینہ سی کہ
بنی امیہ زعم کرتے ہین کہ ہم لوگ خلیفہ ہیں جواب دیا کہ اس قول مین وہ کاذب ہین بلکہ وہ بادشاہ
ہین سلاطین شرار سے اور کتاب باب مین عمر و علی سے مروی ہے کہ دو نو بزرگوار نے فرمایا ہی کہ مطلق
درباب خلافت بنی امیہ کے جناب نبیؐ نے کچھ ارشاد نہین فرمایا ہے اس حدیث سی تمامی بنی امیہ خلافت سی
خارج ہوئے پھر حضرت عثمان اور عبد الملک و اولاد اربعہ اوسکی اور عمر و بن عبد العزیز کسطرح خلافت راشدہ
وغیر راشدہ مین داخل ہونگے سنن ابو داؤد ۲ جلد صفحہ ۲۸۲
عَنْ سَعِیدِ بْنِ جُمْهَانَ عَنْ سَفِینَۃَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰہِ خِلَافَۃُ النُّبُوَّۃِ ثَلَاثُونَ
سَنَۃً ثُمَّ یُؤْتِی اللّٰہُ الْمُلْكَ مَنْ یَشَاءُ اَوْ مُلْكَهٗ مَنْ یَشَاءُ قَالَ سَعِیدٌ قُلْتُ لِسَفِینَۃَ
اِنَّ هٰؤُلَاءِ یَزْعُمُونَ اِنَّ عَلِیًّا لَمْ یَکُنْ بِخَلِیفَۃٍ قَالَ کَذَبَتْ اَسْتَاهُ بَنِی الزَّرْقَاءِ یَعْنِی
بَنِی مَرْوَانَ سعید بن جمہان روایت کرتی ہیں سفینہ سے کہ فرمایا جناب نبیؐ نی کہ خلافت تیس برس ہی بعدہ بادشاہت
ہی جسکو خدا عنایت کری سعید نے پوچھا کہ بنی امیہ زعم کرتے ہین کہ حضرت امیرؑ خلیفہ نہیں ہین جواب دیا
کہ کاذب ہین بنی زرقا یعنی بنی مروان شرح فقہ اکبر صفحہ ۷۸ وَالْمُخْطِیُٔ فِی الْاِجْتِهَادِ
لَا یُضَلَّلُ وَلَا یُفَسَّقُ مَا عَلَیْهِ الْاِعْتِمَادُ وَمِمَّا یَدُلُّ عَلٰی صِحَّۃِ خِلَافَتِهٖ دُوْنَ خِلَافَۃِ
غَیْرِهِ الْحَدِیثُ الْمَشْهُورُ اَلْخِلَافَۃُ بَعْدِی ثَلٰثُونَ سَنَۃً ثُمَّ یَصِیرُ مُلْكًا عَضُوضًا

وَقَدِ اسْتُشْهِدَ عَلِيٌّ عَلٰى رَاسِ ثَلٰثِيْنَ سَنَةً عَنْ وَفَاتِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ؐ اور خاطی فی الاجتہاد
نہ گمراہ ہی اور نہ فاسق ہی کیونکہ اوس قول پر اعتماد ہی اور صحت خلافت پر دلالت کرتی ہی حدیث مشہور کہ بعد میری خلافت تیس برس
ہی بعدہ بادشاہت ہی اور شہید ہوی حضرت امیرؑ سنہ ۳۰ ہجری میں بعد از وفات جناب نبیؐ سے کے تاریخ الخلفاء
صفحہ ۱۹۸ اَخْرَجَ ابْنُ اَبِیْ شَیْبَةَ فِی الْمُصَنَّفِ عَنْ سَعِیْدِ بْنِ جُمْهَانَ قَالَ قُلْتُ لِسَفِیْنَةَ
اِنَّ بَنِیْ اُمَیَّةَ یَزْعُمُوْنَ اَنَّ الْخِلَافَةَ فِیْهِمْ قَالَ کَذَبَ بَنُو الزَّرْقَاءِ بَلْ هُمْ مُلُوْكٌ مِنْ
اَشَدِّ الْمُلُوْكِ وَاَوَّلُ الْمُلُوْكِ مُعٰوِیَةُ وَاَخْرَجَ الْبَیْهَقِیُّ وَابْنُ عَسَاکِرَ عَنْ اِبْرَاهِیْمَ بْنِ
سُوَیْدٍ الْاَرْمَنِیِّ قَالَ قُلْتُ لِاَحْمَدَ بْنِ حَنْبَلٍ مَنِ الْخُلَفَاءُ قَالَ اَبُوْبَکْرٍ وَعُمَرُ وَعُثْمَانُ وَعَلِیٌّ
قُلْتُ فَمُعٰوِیَةُ قَالَ لَمْ یَکُنْ اَحَدٌ اَحَقَّ بِالْخِلَافَةِ فِیْ زَمَانِ عَلِیٍّ مِنْ عَلِیٍّ ابن ابی شیبہ روایت کرتی
ہیں سعید بن جمہان سی کہ اوسنی سفینہ سی پوچھا کہ بنی امیہ زعم کرتی ہیں کہ خلفاء حقہ ہم ہیں کہا کہ کاذب ہیں وہ بادشاہ ہیں اور اول بادشاہ
معویہ ہی اور بیہقی و ابن عساکر نی ابراہیم سی روایت کی ہی کہ اوسنی امام احمد بن حنبل سی پوچھا کہ خلفاء میں کون کون ہیں بیان کیا کہ ابوبکر
و عمر و عثمان و علی پھر پوچھا کہ معاویہ کہا کہ تا زمانہ حضرت امیرؑ کوے آپسے زیادہ مستحق و حقدار نہ تہا
شرح مقاصد خِلَافَةُ اَبِیْ بَکْرٍ ؓ سَنَتَیْنِ وَخِلَافَةُ عُمَرَ ؓ عَشَرَ سَنَةً وَخِلَافَةُ
عُثْمَانَ اَثْنَا عَشَرَ سَنَةً وَخِلَافَةُ عَلِیٍّ ؑ سِتُّ سِنِیْنَ علامہ تفتازانی کہتی ہیں کہ حساب خلافت یوں ہی
کہ ابوبکرؓ دو ۲ سال و عمرؓ دس برس و عثمانؓ بارہ برس و علیؑ چھہ برس حیٰوة الحیوان اجلد صفحہ ۶۰ بُوْیِعَ لَهٗ
بِالْخِلَافَةِ فِی الْیَوْمِ الَّذِیْ تُوُفِّیَ فِیْهِ رَسُوْلُ اللّٰهِ ؐ بِسَقِیْفَةِ بَنِیْ سَاعِدَةَ وَتُوُفِّیَ رض
لَیْلَةَ الثُّلٰثَا بَیْنَ الْمَغْرِبِ وَالْعِشَاءِ لِثَمَانٍ بَقِیْنَ مِنْ جُمَادَی الْاٰخِرِ سَنَةَ ثَلٰثَ عَشَرَةَ
مِنَ الْهِجْرَةِ وَکَانَتْ خِلَافَتُهٗ سَنَتَیْنِ وَثَلٰثَةَ اَشْهُرٍ وَثَمَانِیَةَ یَوْمٍ تاریخ ابو الفداء
اجلد صفحہ ۱۶۴ یُبَایِعُوْنَهٗ فِی الْعَشَرَةِ الْاَوْسَطِ مِنْ رَبِیْعِ الْاَوَّلِ سَنَةَ اِحْدٰی
عَشَرَ صفحہ ۱۶۷ ثُمَّ تُوُفِّیَ مَسَاءَ لَیْلَةِ الثُّلٰثَا بَیْنَ الْمَغْرِبِ وَالْعِشَاءِ لِثَمَانٍ بَقِیْنَ مِنْ
جُمَادِی الْاٰخِرَةِ سَنَةَ ثَلٰثَ عَشَرَ فَکَانَتْ خِلَافَتُهٗ سَنَتَیْنِ وَثَلٰثَةَ اَشْهُرٍ وَ
عَشَرَ لَیَالٍ سیرة المحمدیہ صفحہ ۵۶۶ وَلِیَ الْخِلَافَةَ سَنَتَیْنِ وَثَلٰثَةَ اَشْهُرٍ اِلَّا اَرْبَعَ لَیَالٍ وَخَمْسٍ و
صفحہ ۵۶۷ بُوْیِعَ لَهٗ بِالْخِلَافَةِ فِی الْیَوْمِ الَّذِیْ قُبِضَ فِیْهِ رَسُوْلُ اللّٰهِ ؐ فِیْ سَقِیْفَةِ
بَنِیْ سَاعِدَةَ وَتُوُفِّیَ یَوْمَ الْجُمُعَةِ لِسَبْعِ لَیَالٍ بَقِیْنَ مِنْ جُمَادَی الْاٰخِرِ عَنْ ثَلٰثٍ وَ

سنتين سنة وقال بعض اهل السير انه مات عشي يوم الاثنين وقيل ليلة الثلثاء وقيل لثمان بقين من جمادى الاخرة عشرة اوسط ماه ربيع الاول سنه ١١ہجری میں بیعت خلافت حضرت صدیق رض

پر ہوی اور وفات ٢٢ شہر جمادی الثانی سنہ ١٣ ہجرے میں ہوا اور مدت خلافت ٢ سال ٣ ماہ ٩ یوم

مے سیرۃ المحمدیہ وبويع له يوم مات ابوبكر باستخلافه سنة ثلاث عشر

خلافت عمر فاروق

بولؤلؤ ابوفيروز غلام المغيرة بن شعبة ثلاث طعنات لاربع ليال بقين من ذي الحجة يوم الاربع وقيل لثلاث بقين وخلافته عشر سنين وسبعة اشهر و خمس ليال ودفن يوم الاحد مستهل المحرم تاريخ ابوالفدا اجلد صفحه ١٦٧ بويع بالخلافة في يوم الذي مات ابوبكر الصديق صفحه ١٣٧ طعن بخنجر لست بقين من ذي حجة وتوفي يوم السبت سلخ ذي الحجة ودفن يوم احد هلال المحرم سنة اربع وعشرين وكانت مدة خلافته عشر سنين وستة اشهر وثمانية ايام حيوة الحيوان اجلد صفحه ٦٢ بويع له بالخلافة في يوم الذي مات فيه ابوبكر رض في سنة ثلاث وعشرين وتوفي في ذي الحجة الاربع عشرة ليلة مضت منه وكانت خلافته عشر سنين وستة اشهر وخمس ليال وقال غيره وثلاثة عشر يوما تاريخ الخلفا ولي الخلافة بعهد من ابي بكر رض في جمادى الاخرة سنة ثلث عشرة قال الزهري استخلف عمر يوم توفي ابوبكر وهو يوم الثلثاء لثمان بقين من جمادي الاخرة اخرجه الحاكم صفحه ١٣٥ اصيب عمر يوم الاربعا لاربع بقين من ذي الحجة ودفن يوم الاحد مستهل المحرم سيرة المحمديه صفحه ٥٦٩ سنة اربع وعشرين من هجرة في اولها بويع ذوالنورين صفحه ٥٧ وقتل بالمدينة يوم الجمعة لثمان عشرة او سبع عشرة وقيل في اوسط ايام التشريق من ذي الحجة منه على راس احدي عشرة سنة واحد عشر شهرا او اثني عشر يوما من مقتل عمر رض تاريخ ابوالفدا اجلد صفحه ١٧٥ وبويع عثمان رض لثلاث مضين من المحرم سنة

خلافت عثمان ذو النورين

اربع وعشرين صفحه ١٧٩ وكان مقتله لثمان عشرة ليلة خلت من ذي الحجة سنة خمس وثلثين وكانت مدة خلافته اثنى عشر يوما تاريخ الخلفا صفحه ١٥٢ بويع بالخلافة بعد دفن عمر بثلث ليال صفحه ١٦١ وكان قتل عثمان في اوسط ايام التشريق

مِن سَنَة خمس وثلثين وقيل قتل يوم الجمعة لثمان عشر خلت من ذي الحجّة
وقيل كان قتله يوما لاربعا وقيل يوم الاثنين لستّ بقين من ذي الحجّة حيوة
الحيوان دميری اجلد صفحه ٦٥ بويع بالامر بعد دفن عمر بثلاثة ايام
في اوّل يوم سنة اربع وعشرين صفحه ٦٨ وكانت خلافته ۲ اثنى عشرة
سنة الّا اثني عشر يوما قال له ابن اسحق وقال غيره كانت خلافته
احدى عشرة سنة واحد عشر شهرا واربعة عشر يوما وقيل كانت خلافته
اثنى عشرة سنة سيرة المحمّدية صفحه ١٧٥ بويع علي يوم قتل عثمان صفحه ١٧٥
فقتله ليلة الجمعة لسبع عشرة خلت من رمضان او ثلاث عشرة وقيل
لاحدى عشرة ليلة خلت وقيل بقيت من رمضان سنة اربعين في اوّل ليلة من عشر
الاواخر وكانت خلافته اربع سنين واربع اشهر وقيل اربع سنين وتسعة اشهر
وستة ايام حيوة الحيوان دميری صفحه ٦٨ بويع له بالخلافة يوم قتل عثمان صفحه ١٧
وكان طعن ابن ملجم له في ليلة الجمعة السابعة عشر من شهر رمضان سنة اربعين
من الهجرة وكانت خلافته اربعة سنين وتسعة اشهر ويوما واحدا تاريخ ابو الفدا وكانت
مدّة خلافته خمس سنين الّا ثلثة اشهر وكان قتله صبيحة الجمعة لسبع عشرة ليلة
خلت من رمضان سنة اربعين تاريخ الخلفاء صفحه ٢ ١٧ قال ابن سعد بويع علي
بالخلافة الغد من قتل عثمان بالمدينة صفحه ١٧٣ ليلة الجمعة سابع عشر رمضان
سنة اربعين ابو الفدا صفحه ١٨٢ ثمّ دخلت سنة سبع وثلثين والجيشان بصفّين ومضى
المحرّم ولم يكن بينهم قتال بل مراسلات لم ينتظم بها امر ولمّا دخل صفر وقع بينهما القتال
سيرة المحمّدية صفحه ٣٥٣ وروي انّه اجتمع في رمضان ابو موسى اشعري ومن معه من الوجوه و
عمرو بن العاص ومن معه بدومة الجندل للحكم تاريخ ابو الفدا اجلد صفحه ١٩٢ قد بايعه
اربعون الفا من عسكره على الموت واخذ في التجهّز الى قتال معاوية فاتفق مقتله ولمّا
بويع الحسن بلغه مسير اهل الشام الى قتاله مع معاوية فتجهّز الحسن في ذلك الجيش الذين
كانوا قد بايعوا اباه وسار عن الكوفة الى لقاء معوية ووصل الى المدائن صفحه ١٩٣

قيل كان لتسليم الحسن الى معوية في ربيع الاول سنة احدى واربعين وقيل في ربيع الآخر و
قيل في جمادي الاولى وعلى هذا فيكون خلافة على القول الاول خمسة اشهر ونحو نصف
شهر وعلى الثاني ستة اشهر وكسرا وعلى الثالث سبعة اشهر وكسرا وروى سفينة ان النبي
قال الخلافة بعدي ثلثون سنة ثم يعود ملكا عضوضا وكان آخر الثلثين يوم خلع الحسن
نفسه من الخلافة ٭ سيرة المحمدية صفحه ۵۷۶ واخرج نفسه عن امر الخلافة في النصف من جمادي الاولى
من سنة اربعين فبايع الناس معوية قيل مات سنة لتسع واربعين وقيل مات في خامس ربيع الاول
سنة خمسين وقيل مات سنة احدى وخمسين حيوة الحيوان اجلد صفحه ۷۲ خلع الحسن نفسه فقدم
معاوية فلما بلغ موته سمع تكبيره وكانت وفاته في شهر ربيع الاول سنة لتسع واربعين وقيل
سنة خمسين وكانت خلافته ستة اشهر وخمسة ايام وقيل ستة اشهر الا اياما فسلم الامر
الى معاوية بتسليم الامر وبايع له الحسن بقين من شهر ربيع الاول تاريخ الخلفا صفحه ۱۹ الخلافة
بعد قتل ابيه ستة اشهر وكان نزوله عنها في سنة احدى واربعين في شهر ربيع الاول وقيل
الآخر وقيل في جمادي الاولى صفحه ۱۹۱ وكانت وفاته لتسع واربعين وقيل في خامس ربيع الاول سنة
خمسين وقيل سنة احدى وخمسين قال ابن عبد البر لما احتضر قال لاخيه يا اخي ان اباك استشرف
لهذا الامر فصرفه الله عنه ووليها ابو بكر ثم استشرف لها وصرفت عنه الى عمر ثم لم
يشك وقت الشورى انها لا تعدوه فصرفت عنه الى عثمان فلما قتل عثمان بويع على ثم نوزع حتى
جرد السيف فما صفت له واني والله ما ارى ان يجمع الله فينا النبوة والخلافة اعرفن ما استخفك سفهاء
الكوفة فاخرجوك فلبس الحسين من التلاج حتى راده ابو هريرة ثم دفن بالبقيع شرح فقه اكبر
صفحه ۸۲ وخلافة النبوة ثلاثون سنة منها خلافة الصديق ؓ سنتان وثلاثة اشهر وخلافة
عمر ؓ عشر سنين ونصف وخلافة عثمان ؓ اثنا عشر سنة وخلافة علي اربعة سنين وتسعة
اشهر وخلافة الحسن ابنه ستة اشهر ٭ لم يقتل به احد من المورخين روايات سنن ابوداود وعلامه
تفتازاني اقوال سے ثابت ہے کہ حسنا خلافت سے آل تا زمان خلافت حضرت امیر کرتی ہیں اور خلافت میں جناب امیر کی یہہ کلام کہ بعد خلع خلافت کی انقراض
خلافت حضرت امیر تصور کرنا چاہیے اسلیے کہ شرط خلافت میں تسلط ارضی ہی وہ نصیب معویہ ہوا اور بعض حدیث بعده ملوک میں شر الملوک کی غلط ہو یا ہے
اس لیے کہ زمانہ بادشاہی معویہ کا وہ وقت خلع خلافت حضرت امیر ہی لعضوانہ وقت شہادت حضرت امیر مراد لیا تب نقیض تعریف خلافت کی

ہوتا ہی کسی تسلط ارضی باقی رہی تہی اور بعض مورخین نے جب دیکہا کہ حساب تا وقت شہادت حضرت امیر تیس برس پورا نہین ہوتا ہی تب پورا ہونیکو خلافت امام حسن داخل کر دیا جسمین تیس برس نہین آتا ہی عجب جای حیرت انگیز ہے کہ مغیبات معجزہ نبی ہے اور حال تا قیامت تبلاوین اور راویکو حال زمانہ خلافت نہ معلوم ہو کہ تیس برس کب ختم ہوگا اور اسباب مین اقوال متکلمین اہلسنہ کے جو نقل ہوا ہے کمال نقیض ایک دوسریکا ہے یقین سنہ خلافت مین

باب ششم آیات دالہ بر خلافت و فضیلت حضرت علی کرم اللہ وجہہ مع تقریر فریقین

سورہ شوری

قُل لَا اَسئَلُكُم عَلَيهِ اَجرًا اِلَّا المَوَدَّةَ فِي القُربٰى **تفسیر بیضاوی** وَرُوِيَ اَنَّهُ نَزَلَت قِيلَ يَا رَسُولَ اللهِ مَن قَرَابَتُكَ مَن هٰؤُلَاءِ الَّذِينَ وَجَبَت مَوَدَّتُهُم عَلَينَا قَالَ عَلِيٌّ وَفَاطِمَةُ وَابنَاهُمَا **تفسیر معالم التنزیل بغوی** عَنِ ابنِ عَبَّاسٍ اَنَّهُ سُئِلَ عَن قَولِهِ اِلَّا المَوَدَّةَ فِي القُربٰى فَقَالَ سَعِيدُ بنُ جُبَيرٍ قُربٰى اٰلِ مُحَمَّدٍ فَقَالَ ابنُ عَبَّاسٍ عَجِبتَ اِنَّ النَّبِيَّ لَم يَكُن بَطنٌ مِن قُرَيشٍ اِلَّا كَانَ لَهُ فِيهِم قَرَابَةٌ فَقَالَ اِلَّا اَن تَصِلُوا مَا بَينِي وَبَينَكُم مِنَ القَرَابَةِ وَكَذٰلِكَ رَوَى الشَّعبِيُّ وَطَاؤُسٌ عَنِ ابنِ عَبَّاسٍ قَالَ اِلَى المَوَدَّةِ فِي القُربٰى يَعنِي اَن تَحفَظُوا قَرَابَتِي وَتَوَدُّونِي وَتَصِلُوا رَحِمِي وَاِلَيهِ ذَهَبَ مُجَاهِدٌ وَقَتَادَةُ وَعِكرِمَةُ وَمُقَاتِلٌ وَالسُّدِّيُّ وَالضَّحَّاكُ وَقَالَ عِكرِمَةُ لَا اَسئَلُكُم عَلٰى مَا اَدعُوكُم اِلَيهِ اَجرًا اَن تَحفَظُونِي وَقَرَابَتِي بَينِي وَبَينَكُم وَلَيسَ كَمَا يَقُولُ الكَذَّابُونَ وَرَوَى ابنُ اَبِي نَجِيحٍ عَن مُجَاهِدٍ عَنِ ابنِ عَبَّاسٍ فِي مَعنَى الاٰيَةِ اِلَّا اَن تَوَادُّوا اللهَ وَتَتَقَرَّبُوا اِلَيهِ بِطَاعَتِهِ وَهٰذَا قَولُ الحَسَنِ قَالَ هُوَ القُربٰى اِلَى اللهِ يَقُولُ اِلَّا التَّقَرُّبُ اِلَى اللهِ وَالتَّوَدُّدُ اِلَيهِ بِالطَّاعَةِ وَالعَمَلِ الصَّالِحِ وَقَالَ بَعضُهُم مَعنَاهُ اِلَّا اَن تَوَدُّوا قَرَابَتِي وَعِترَتِي وَتَحفَظُونِي فِيهِم وَهُوَ قَولُ سَعِيدِ بنِ جُبَيرٍ وَعَمرِو بنِ شُعَيبٍ وَاختَلَفُوا فِي قَرَابَتِهِ قِيلَ هُم فَاطِمَةُ الزَّهرَاءُ وَعَلِيٌّ وَابنَاهُمَا وَفِيهِم نَزَلَ اِنَّمَا يُرِيدُ اللهُ لِيُذهِبَ عَنكُمُ الرِّجسَ اَهلَ البَيتِ وَعَن زَيدِ بنِ اَرقَمَ عَنِ النَّبِيِّ قَالَ اِنِّي تَارِكٌ فِيكُمُ الثَّقَلَينِ كِتَابَ اللهِ وَاَهلَ بَيتِي اُذَكِّرُكُمُ اللهَ فِي اَهلِ بَيتِي قِيلَ لِزَيدِ بنِ اَرقَمَ مَن اَهلُ بَيتِهِ قَالَ هُم اٰلُ عَلِيٍّ وَاٰلُ عَقِيلٍ وَاٰلُ جَعفَرٍ وَاٰلُ عَبَّاسٍ وَعَن اَبِي بَكرٍ قَالَ ارقُبُوا مُحَمَّدًا فِي اَهلِ بَيتِهِ وَقِيلَ هُمُ الَّذِينَ تَحرُمُ عَلَيهِمُ الصَّدَقَةُ مِن اَقَارِبِهِ وَيُقسَمُ فِيهِمُ الخُمسُ وَهُم بَنُو هَاشِمٍ وَبَنُو المُطَّلِبِ الَّذِينَ لَم يَفتَرِقُوا فِي جَاهِلِيَّةٍ وَلَا فِي اِسلَامٍ وَقَالَ قَومٌ هٰذِهِ الاٰيَةُ مَنسُوخَةٌ وَاِنَّمَا نَزَلَت بِمَكَّةَ وَكَانَ

المشركون يؤذون رسول الله فانزل الله هذه الاية فامرهم فيها بمودة
رسول الله وصلة رحمه فلما هاجر الى المدينة وآواه الانصار ونصروه
احب الله عز وجل ان يلحقه باخوانه من الانبياء حيث قال وما اسئلكم
من اجر ان اجري الا على رب العالمين فانزل الله تعالى قل لا اسئلكم
عليه اجرا قل ما سئلتكم من اجر فهو لكم ان اجري الا على الله فهي منسوخة
بهذه الاية وبقوله قل ما اسئلكم من اجر وما انا من المتكلفين وغيرها من الايات
والى هذا ذهب الضحاك بن مزاحم والحسين بن الفضل وهذا قول غير مرضي لان
مودة النبي ص وكف الاذى عنه ومودة اقاربه والتقرب الى الله بالطاعة والعمل
الصالح من فرائض الدين وهذه اقاويل السلف في معنى الاية فلا يجوز المصير
الى نسخ شيء من هذه الاشياء وقوله الا المودة في القربى ليس باستثناء متصل
بالاول حتى يكون ذلك اجرا في مقابلة اداء الرسالة بل هو منقطع ومعناه ولكني اذ
كركم المودة في القربى واذكركم المودة قرابتي منكم كما روينا في حديث
زيد بن ارقم اذكركم الله في اهل بيتي **تفسير محي الدين العربي** روي انها لما
نزلت قيل يا رسول الله ص من قرابتك هؤلاء الذين وجبت علينا مودتهم قال علي وفاطمة
والحسن والحسين وابناؤهما وقال عليه السلام من مات على حب ال محمد مات مغفورا
الا ومن مات على حب ال محمد مات تائبا الا ومن مات على حب ال محمد مات
شهيدا مستكمل الايمان الا ومن مات على حب ال محمد بشره ملك الموت بالجنة
ثم منكر ونكير الا ومن مات على حب ال محمد يزف الى الجنة كما تزف العروس
الى بيت زوجها الا ومن مات على حب ال محمد جعل الله قبره مزار ملائكة الرحمة الا
ومن مات على حب ال محمد مات على السنة الا ومن مات على بغض ال محمد جاء يوم
القيمة مكتوبا بين عينيه آيس من رحمة الله الا ومن مات على بغض ال محمد مات
كافرا الا ومن مات على بغض ال محمد لم يشم رائحة الجنة **تفسير كشاف** روي
عن علي شكوت الى رسول الله ص حسد الناس لي فقال اما ترضى ان تكون رابع

الاربعة اول من يدخل الجنة انا وانت والحسن والحسين تفسير ثعلبي پ بے الرابع عن سعيد بن جبير لما نزلت هذه الاية قالوا يا رسول الله من هؤلاء الذين وجبت علينا مودتهم لقرابتك فقال علي وفاطمة وابناهما ولا ريب ان هذا فخر عظيم وشرف تام ويؤيده ما روي عنه ع حرمت الجنة على من ظلم اهل بيتي وآذاني في عترتي و كان يقول فاطمة بضعة مني يؤذيني ما يؤذيها وثبت بالنقل المتواتر انه كان يحب عليا والحسن والحسين واذا كان ذلك وجبت علينا محبتهم بقوله وكفى شرفا لآل رسول الله ص وفخرا اختتام التشهد بذكرهم والصلوة عليهم في كل صلوة قال بعض المذكرين ان النبي ص قال مثل اهل بيتي كمثل سفينة نوح من ركب فيها نجى و من تخلف عنها غرق اسعاف الراغبين صفحه ١٠٤ ما روى الطبراني وابن ابي حاتم وابن مردويه عن ابن عباس انها لما نزلت قالوا يا رسول الله ص من قرابتك الذين نزلت فيهم الاية قال علي وفاطمة وابناهما تفسير رازي جلد ٧ صفحه ٤٠٦ لا شك ان فاطمة وعليا والحسن والحسين ع كان تعلق بينهم وبين رسول الله ص اشد التعلقات وهذا كالمعلوم بالنقل المتواتر فوجب ان يكونوا هم الآل وروى صاحب الكشاف انه لما نزلت هذه الاية قيل يا رسول الله ص من قرابتك هؤلاء الذين وجبت علينا مودتهم فقال علي وفاطمة وابناهما فثبت ان هؤلاء الاربعة اقارب النبي ص واذا ثبت هذا وجب ان يكونوا مخصوصين بمزيد التعظيم ويدل عليه وجوه الاول قوله تعالى الا المودة في القربى ووجه الاستدلال به ما سبق الثاني لا شك ان النبي ص كان يحب فاطمة عليها السلام قال صلعم فاطمة بضعة مني يؤذيني ما يؤذيها وثبت بالنقل المتواتر عن محمد ص انه كان يحب عليا والحسن والحسين ع واذا ثبت ذلك وجب على كل الامة مثله بقوله واتبعوه لعلكم تهتدون وبقوله تعالى فليحذر الذين يخالفون عن امره وبقوله قل ان كنتم تحبون الله فاتبعوني يحببكم الله وبقوله سبحانه لقد كان لكم في رسول الله ص اسوة حسنة الثالث ان الدعاء للآل منصب عظيم ولذلك جعل هذا الدعاء خاتمة التشهد في

فی الصلوۃ وھو قولہ اللھم صل علی محمد وعلی آل محمد وارحم محمدا وآل محمد وھذا
التعظیم لا یوجد فی حق غیر الآل فکل ذلک یدل علی ان حب آل محمد واجب وقال
الشافعی ع ان کان رفضا حب آل محمد فلیشھد الثقلان انی رافضی آیہ قربی بطریق تواتر و
اجماع مفسرین اہلسنت کی نزول اسکا بشان امیر المومنین ع کی ہے اور تواتر و اجماع کا انکار شرعاً اصول فقہ میں جایز نہین ہے اور
آیہ مذکور مین وجوب محبت پنجتن کو خدا نے فرمایا ہے اور اسیطرح بواسطی نبی ص کے بجاے دیگر قران مین خدا ارشاد
کرتا ہے بداہت عقل معلوم ہوا کہ وجوب محبت کو خدا نے واسطی اصحاب وانصار ومہاجر وخلیفہ وکوی قرابت مند قریش وبنی ہاشم
کے نفرمایا اور واسطی نبی ص کے حکم نبوت ہی اسلئی ہوا کہ امت اطاعت مین سرکشی وانحراف نکرسے تب قید پنجتن مین حسب مضمون حدیث
ثقل اسمار پاک سلسلہ وار واقع ہوا ہے نتیجہ اس حکم محبت کا استفاضہ نبوت تک پہونچکر امامت وخلافت کی حکم تک کیون مستفیض نہوگا اور
اگر یہہ مراد نہوتا تب عام مومنین ومسلمین وصحابہ کے لئے ایسا حکم نازل ہوتا کہ جانتے اس محبت سی حصول ثواب وکثرت تعظیم ہی
چنانچہ کنایۃً امام فخر الدین رازی کا قول تفسیر کبیر سے منقول ہوا سورہ جمعہ
ھو الذی بعث فی الامیین رسولا منھم یتلوا علیھم آیاتہ ویزکیھم ویعلمھم الکتاب
والحکمۃ وان کانوا من قبل لفی ضلال مبین وآخرین منھم لما یلحقوا بھم وھو
العزیز الحکیم ذلک فضل اللہ یؤتیہ من یشاء واللہ ذو الفضل العظیم مثل
الذین حملوا التوراۃ ثم لم یحملوھا کمثل الحمار یحمل اسفارا قال البیضاوی وھم
الخلفاء بعد الرسول ص مشکوۃ انا دار الحکمۃ وعلی بابھا جامع الصغیر علی مع
القرآن والقرآن مع علی میراث جد ہ قول حضرت ابی بکر ما لک فی کتاب اللہ وما لک
فی سنۃ رسول اللہ وحد شرب الخمر ثمانین وجھل موت النبی ص مخالف لفظ بعث سے
ویعلمھم کی ہی یقیناً ائمہ اطہار مراد ہونگے بخاری انت منی وانا منک جامع الصغیر سیوطی
وکنوز الحقائق امام مناوی علی منی وانا منہ ولا یؤدی عنی الا انا وعلی
تاریخ ابو الفدا جلد صفحہ ۱۵۸ روی ان النبی ص بعث علیا کرم اللہ وجھہ
الی الیمن فسار الیھا وقرا کتاب رسول اللہ ص علی اھل الیمن فاسلمت ھمدان کلھا
فی یوم واحد وکتب بذلک الی رسول اللہ ص ثم بایع اھل الیمن علی الاسلام وکتب بذلک
الی النبی فسجد شکرا للہ ثم امر علیا باخذ صدقات نجران وجزیتھم ففعل وعاد فلقی رسول اللہ

بمكة في حجة الوداع **سوره تحريم** وان تظاهرا عليه فان الله هو مولاه وجبرئيل وصالح المؤمنين
مجمع البيان صفحه ٣٣ المراد بصالح المؤمنين امير المؤمنين علي وهو قول مجاهد وفي كتاب شواهد
التنزيل بالاسناد عن سدير الصيرفي عن ابي جعفر قال لقد عرف رسول الله عليا اصحابه
مرتين اما مرة فحيث قال من كنت مولاه فعلي مولاه واما الثانية فحيث نزلت هذه
الآية فان الله هو مولاه وجبرئيل وصالح المؤمنين الآية اخذ رسول الله بيد علي
فقال ايها الناس هذا صالح المؤمنين وقالت اسماء بنت عميس سمعت ان
النبي يقول وصالح المؤمنين علي بن ابيطالب ع فرمایا خدا و نبی نے کہ مولا رسول کا خدا و جبرئیل و
صالح المومنین یعنی امیر المومنین ہیں اس آیت میں حضرت امیر علیہ السلام کو صلاح و تقوے میں سب مومنین پر ترجیح
دیا پس افضل مستحق امامت کا ہوگا نہ مفضول **سوره مجادله** یا ایها الذین امنوا اذا ناجیتم
الرسول فقدموا بين يدي نجويكم صدقة **مشكوة باب مناقب**
علي وعن جابر قال دعا رسول الله عليا يوم الطائف فانتجاه فقال الناس
لقد طال نجواه مع ابن عمه فقال رسول الله ما انتجيته ولكن الله انتجاه
رواه الترمذي **تفسير معالم التنزيل بغوی** قال مجاهد نهوا عن المناجات
حتي يتصدقوا فلم يناجه الا علي تصدق بدينار وناجاه
ثم نزلت الرخصة فكان علي يقول اية في كتاب الله لم يعمل بها احد
قبلي ولا يعمل احد بعدي وهي اية المناجات روي عن علي قال لما نزلت
هذه الآية دعاني رسول الله فقال اما ترى دينار قلت لا يطيقونه قال كم قلت حبة
او شعيرة قال انك لزهيد فنزلت أأشفقتم ان تقدموا بين يدي نجويكم
صدقات قال علي فبي قد خفف الله عن هذه الامة **تفسير نيشاپوری** وعن مقاتل
بقي عشرة ايام وعن علي لما نزلت الآية دعاني فقال ما يقول في دينار قلت لا يطيقونه
قال كم قلت حبة او شعيرة قال انك لزهيد اي انك تقليل المال فقدرت على
حسب مالك وعنه ان في كتاب الله الآية ما عمل بها احد قبلي ولا يعمل بها
احد بعدي كان لي دينار فاسبت به عشرة دراهم فكنت اذا ناجيته تصدقت بدرهم قال الكلبي

تصدق به في عشر كلمات سألهن رسول الله قال القاضي هذا لا يدل على فضله
على ذوات اكابر الصحابة لان الوقت لعله لم يتسع للعمل لهذا الفرض وقال فخر الدين
الرازي سلمنا ان الوقت قد وسع الا ان الاقدام على هذا العمل مما يضيق قلب الفقير
الذي لا يجد شيئا وينفر الرجل الغني ولم يكن في تركه مضرة لان الذي يكون سببا
للالفة اولى مما يكون سببا للوحشة وايضا ان الصدقة عند المناجاة واجبة اما المناجاة
فليست بواجبة ولا مندوبة بل الاولى ترك المناجاة لما بينا من انها كانت سببا
لسامة النبي ص قلت هذا الكلام لا يخلو عن تعصب ما ومن اين يلزمنا ان نثبت
مفضولية علي في كل فضيلة ولم لا يجوز ان يحصل له فضيلة لم توجد لغيره من
اكابر الصحابة فقد روي عن ابن عمر كان لعلي ع ثلث لو كانت واحدة منهن كان
احب الي من حمر النعم تزويجه فاطمة واعطاؤه الراية يوم خيبر واية النجوى وهل
يقول منصف ان مناجات النبي نقيضة على انه لم يرد في الاية نهي عن المناجات
وانما ورد تقديم الصدقة على المناجات فمن عمل بالاية حصل له الفضيلة من
جهتين سد خلته بعض الفقراء ومن جهة محبته نجوى الرسول ص ففيها القربة
منه وحل المسائل العويصة واظهار ان نجواه احب الى المناجي من المال. ازالة الخفاء صفحه ٢٦٢
عن علي بن علقمة بن علي ع قال لما نزلت يا ايها الذين امنوا اذا ناجيتم الرسول فقدموا
بين يدي نجويكم صدقة قال رسول الله ص لعلي ع مرهم ان يصدقوا قال بم يا رسول
الله ص قال بدينار قال لا يطيقون قال فبكم قال الشعيرة فقال له رسول الله انك
لزهيد فانزل الله تعالى ااشفقتم ان تقدموا بين يدي نجويكم صدقات الاية و
كان علي ع يقول خفف بي عن هذه الامة ترمذي ٢ جلد صفحه ١٨١ عن علي بن ابيطالب قال
لما نزلت الاية قال لي النبي ما ترى دينار قلت لا يطيقونه قال فنصف دينار قلت
لا يطيقونه قال فلم قلت شعيرة قال انك لزهيد قال فنزلت ااشفقتم ان تقدموا
بين يدي نجويكم صدقات الاية فبي خفف الله عن هذه الامة اسعاف الراغبين صفحه ١٠٤
ما روى الطبراني وابن ابي حاتم وابن مردويه تفسير كبير رازي ٨ جلد صفحه ١٦٦ اروي عن علي عليه

السلام انه قال ان في كتاب الله لاية ما عمل بها احد قبلي ولا يعمل بها احد بعدي كان لي دينار فاشتريت به عشرة دراهم فكلما ناجيت رسول الله قدمت بين يدي نجوي درهما ثم نسخت فلم يعمل بها احد وروي ابن جريج والكلبي وعطاء عن ابن عباس انهم نهوا عن المناجات حتي يتصدقوا فلم يناجه احد الا علي عليه السلام تصدق بدينار ثم نزلت الرخصة قال القاضي والاكثر في الروايات عليه السلام تفرد بالتصدق قبل مناجاته ثم ورد النسخ تفسير محي الدين ابن العربي صفحه ۳۰۲ الارتباط والاتصال بالرسول في امر خاص لا يكون الا تقرب روحاني او مناسبة قلبية او جنسية نفسانية تفسير كبير جلد ۸ صفحه ۱۶۷ روي عن علي انه قال لما نزلت هذه الاية دعاني رسول الله فقال ما تقول في دينار قلت لا يطيقونه قال كم قلت حبة او شعيرة قال انك لزهيد والمعني انك قليل المال فقدرت علي حسب حالك وروي عن علي انه قال ان في كتاب لاية ما عمل بها احد قبلي ولا يعمل بها احد بعدي كان لي دينار فاشتريت به عشرة دراهم فكلما ناجيت رسول الله قدمت بين يدي نجوي درهما ثم نسخت فلم يعمل بها احد وروي عن ابن جريج والكلبي وعطاء عن ابن عباس انهم نهوا عن المناجات حتي يتصدقوا فلم يناجه احد الا علي عليه السلام تصدق بدينار ثم نزلت الرخصة آيه نجوي كو بطريق تواتر و اجماع مفسرين بشان حضرت امیرؑ کی نازل ہوئی اور اس آیت و حدیث مین دو فضیلت مخصوصہ ہی کہ کسیکی لیئی نہین ہوئی اول یہہ کہ کا ہمین جناب امیرؑ کی جناب رسالت مآب کا امور مکتومہ کی باتین کرنا اور بحکم خدا مخفی رکہنا دوسری انصار و اصحاب مہاجرین سی یہہ مرتبہ دلالت کرتا ہی قرب عظیم پر ثانی جب حکم ہوا خدا کا کہ جو کوئی نبی سی سرگوشی کرے صدقہ دیوے راہ خدا مین اور یہہ حکم دس روز تک جاری رہا مگر کسی حضرات جان نثار و عاشق نبی کی ہتی کہ بخوف نقصانی و حب مال دنیا کی نبی سی ملاقات ترک کر دیا اور حضرت امیرؑ نی فرمایا کہ اس آیت مین بہی وہ فضیلت ہی کہ کسی سی وہ عمل نہوا اور مینی دس درہم تصدق دیکر نبی سی سرگوشی کیا اور خدا نی آیہ نجوی کو بعد میری منسوخ کیا اور حضرت عمرؓ فرماتی تہی کہ کاش خدا مجہی یہہ فضیلت عطا فرماتا اور ظاہر ہی کہ یہہ سرگوشی غزوہ طائف مین واقع ہوئی پس امور تبلیغ رسالت و ابلاغ احکام باری و شرائع سرمدیہ مین نبی بجز امام عصر کی دوسری سی نہ بات کرنا دلیل قاطع ہی کہ سیوا ئی حضرت امیرؑ

کی خدائی دوسرے کو سزاوار منصب امامت کا نجانا اور صحاح ستہ وکتب علماء اہلسنت سے اظہار کرکی فضائل خاص کو نص خلافت پر موثر تصور کیا ہی

سورہ طٰہٰ وَاِنِّيْ لَغَفَّارٌ لِّمَنْ تَابَ وَاٰمَنَ وَعَمِلَ صَالِحًا ثُمَّ اهْتَدٰي وَقَالَ اَبُوْ جَعْفَرٍ الْبَاقِرُ ثُمَّ اهْتَدٰي اِلٰي وَلَايَتِنَا اَهْلِ الْبَيْتِ فَوَاللّٰهِ لَوْ اَنَّ رَجُلًا عَبَدَ اللّٰهَ عُمْرَهُ مَا بَيْنَ الرُّكْنِ وَالْمَقَامِ ثُمَّ مَاتَ وَلَمْ يَجِئْ بِوَلَايَتِنَا لَاَكَبَّهُ فِي النَّارِ عَلٰي وَجْهِهِ رَوَاهُ الْحَاكِمُ اَبُو الْقَاسِمِ الْحَسْكَانِيُّ ابوالقاسم کہ معتبر اہلسنت سے حضرت امام باقر علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں کہ اس آیت میں ہدایت سے مراد اقرار ولایت اہلبیت ہے آخر سورہ انبیاء پارہ ۱۷ وَلَقَدْ كَتَبْنَا فِي الزَّبُوْرِ مِنْ بَعْدِ الذِّكْرِ اَنَّ الْاَرْضَ يَرِثُهَا عِبَادِيَ الصَّالِحُوْنَ سنن ابوداؤد صفحہ ۲۳۲ عَنْ عَلِيٍّ عَنِ النَّبِيِّ قَالَ لَوْ لَمْ يَبْقَ مِنَ الدَّهْرِ اِلَّا يَوْمٌ يَبْعَثُ اللّٰهُ رَجُلًا مِنْ اَهْلِ بَيْتِيْ يَمْلَاُهَا عَدْلًا كَمَا مُلِئَتْ جَوْرًا ترجمہ آیت ہر اینہ لکھا ہے ہمنی زبور میں بعد ذکر رسول کی کہ زمین کی وارث ہونگے عباد صالحین ہی اور سنن ابوداؤد میں حضرت امیر سے روایت ہے کہ فرمایا رسولخدا نے کہ دنیا ختم نہو گی کہ اگر وہ زخدا مبعوث کریگا ایکمرد کو میری اہلبیت میں سے کہ پر کردیگا دنیا کو عدل و انصاف سے جیسا کہ پر ہوئی تھی دنیا ظلم سے اور مترجمین صحف سماوی مثل ملا جواد بغدادی اللہ ہندی نی کہ تفسیر آیہ مذکور سے مراد زمانہ رجعت لیا ہے اور صحیفہ اشعیا نبی کہ شامل زبور کی ہے مرقوم ہے کہ اولاد بنی عربی کی قایم مقام اپنی اب وجد کی ہونگی لفظ قایم مقام بنی امامت پر دلالت کرتا ہے

سورہ آل عمران فَاَمَّا الَّذِيْنَ فِيْ قُلُوْبِهِمْ زَيْغٌ فَيَتَّبِعُوْنَ مَا تَشَابَهَ مِنْهُ ابْتِغَاءَ الْفِتْنَةِ وَابْتِغَاءَ تَاْوِيْلِهِ وَمَا يَعْلَمُ تَاْوِيْلَهُ اِلَّا اللّٰهُ وَالرَّاسِخُوْنَ فِي الْعِلْمِ بیضاوی جلد ا صفحہ ۲۳۰ امدح لِلرَّاسِخِيْنَ بِجَوْدَةِ الذِّهْنِ وَحُسْنِ النَّظَرِ وَاِشَارَةٌ اِلٰي مَا اسْتَعَدُّوْا بِهِ لِلْاِهْتِدَاءِ اِلٰي تَاْوِيْلِهِ وَهُوَ تَجَرُّدُ الْعَقْلِ عَنْ غَوَاشِي الْحِسِّ وَاتِّصَالُ الْاٰيَةِ بِمَا قَبْلَهَا مِنْ حَيْثُ اَنَّهَا فِي التَّصْوِيْرِ الرُّوْحِ بِالْعِلْمِ وَتَزْيِيْنِهِ وَمَا قَبْلَهَا فِي التَّصْوِيْرِ الْجَسَدِ وَتَسْوِيَةِ اَوْ اَنَّهَا جَوَابٌ عَنْ تَشَبُّثِ النَّصَارٰي بِنَحْوِ قَوْلِهِ وَكَلِمَةٍ اَلْقَاهَا اِلٰي مَرْيَمَ وَرُوْحٌ مِّنْهُ تفسیر بغوی صفحہ ۱۴۶ تفسیر نیشاپوری صفحہ ۲۹۹ قَالُوْا كَالْبَيْضَاوِيِّ تاریخ الخلفاء صفحہ ۷ اَوَلْخَرَجَ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ قَالَ كَانَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ يَتَعَوَّذُ بِاللّٰهِ مِنَ الْمُعْضِلَةِ لَيْسَ لَهَا اَبُوْ حَسَنٍ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رض قَالَ قَالَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ عَلِيٌّ اَقْضَانَا ازالۃ الخفاء صفحہ ۲۶۸ واز انجملہ حدت ذہن و سرعت انتقال بماخذ حکم این معنی در فصل قضایا معروف شدہ فقل

ثبت عن النبی بوجوہ قال اقضاکم علیؑ وحدیث ثقلین وحدیث حبل اللہ الممدود
وحدیث تطہیر وحدیث میراث جدہ لابی بکرؓ ازالۃ الخفا صفحہ ۲۶۸ واخرج
ابو عمر عن سعید بن المسیب قال کان عمر یتعوذ باللہ من معضلۃ لیس لہا ابو الحسن وقال ابو عمر
قال فی المجنونۃ التی امر برجمہا وفی التی وضعت لستۃ اشہر فاراد عمر رجمہا
فقال علیؑ ان اللہ یقول وحملہ وفصالہ ثلثون شہرا الایۃ وقال ان اللہ رفع القلم عن
المجنون الحدیث فکان عمر یقول لولا علی لہلک عمر واخرج ابو عمر عن ابن مسعود کنا
نتحدث ان اقضی اہل المدینۃ علی بن ابیطالب واخرج ابو عمر عن سعید بن المسیب
قال ما کان احد من یقول سلونی غیر علی بن ابیطالب تفسیر اتقان صفحہ ۱۵۵ ولا احفظ عن
ابی بکرؓ فی التفسیر الا اثارا قلیلۃ جدا لا تکاد تجاوز العشرۃ واما علیؑ فروی
عنہ الکثیر مشکوۃ انا دار الحکمۃ وعلی بابہا وترمذی انا مدینۃ العلم وعلی
بابہا ترجمہ آیت نہیں جانتا ہی کوئی تاویل قران کی مگر خدا اور وہ لوگ جو سخت و استوار و مستحکم ہین علم دین
مین اور نزد اہل لغت و اہل تصوف ملکہ راسخہ ایک قوت قدسیہ ہی اب اہلسنت مراد اس آیت سی خلفاء ثلاثہ و علماء دین مراد لیتے ہین
اور شیعہ ائمہ اطہار اثنا عشری مراد لیوینگی اور معنی راسخ کی مفسر بیضاوی نے بطور صحیح نقل کیا ہی اب فریقین کو
غور کرنا چاہیی کہ فضیلت آیہ ہذا کا کون سزاوار ہی روایت ہی کہ حضرت عمر بوقت مسئلہ سخت کی پناہ مانگتی تھی اور کہتی تھی
کہ ای خدا ایسا وقت نہو کہ علی مشکل کشا نہوین کہ میری پناہ اونہی ہی اور جناب نبیؐ نی فرمایا کہ بہترین قاضی تم سب لوگون کا علیؑ
ہی اور تائید اسکی حدیث ثقلین و حدیث حبل اللہ و حدیث تطہیر ہی اور اتفاق کیا ہی صحابہ نی کہ حضرت امیرؑ سی کوئی چیز و انصار افضل نہ تھا
علوم دین مین اور حضرت ابی بکرؓ نی بروایت مشکوۃ و موطا ایک ضعیفہ جو سایل مسئلہ میراث جدہ آئی تھی فرمایا کہ تیرا کچھ حق
نہ قران مین ہی نہ حدیث رسول مین اگر سورہ نساء یاد ہوتا یا تفسیر نساء جانتی ہوتی یا مسئلہ سی آگاہ ہوتی کبھی انکار نکرتی
اور حضرت عمرؓ نی ایک مجنونہ حاملہ کو حکم سنگسار کر دیا اور جناب امیرؑ نی فرمایا کہ حد رجم بعد وضع حمل چاہیی اور مجنون پر کوئی تعزیر
نہین ہی اور کلمہ حق حضرت عمرؓ نی ارشاد کیا کہ اگر اسوقت حضرت امیرؑ نہوتی تب مین ہلاک ہو جاتا اور یہ روایت اسقدر مشہور ہی
کہ نحویین نی مثال مین ذکر کیا ہی اور حدیث مدینۃ العلم مشہور ہی اگر جناب شیخین مین قوت راسخہ ہوتی کبھی غلطی ادنی
مسایل مین نہ واقع ہوتے تب بدرجہ اولے حضرت امیرؑ و یازدہ ائمہ باقی و اولاد امام آپکے
مستحق اس آیت فائز البرکت کی ہوینگے

فقل تعالوا ندع أبناءنا وأبناءكم ونساءنا ونساءكم وأنفسنا وأنفسكم ثم
نبتهل فنجعل لعنة الله على الكاذبين **تفسير بيضاوي** وأي يدع كل منا ومنكم
نفسه وأعزة أهله وألصقهم بقلبه إلى المباهلة ويحمل عليها وإنما قدمهم على النفس
لأن الرجل يخاطر بنفسه لهم ويحارب دونه فأتوا رسول الله ص وقد غدا محتضنا
الحسين آخذا بيد الحسن وفاطمة تمشي خلفه وعلي خلفها وهو يقول إذا أنا دعوت
فأمنوا فقال أسقفهم يا معاشر النصارى إني لأرى وجوها لو سألوا الله أن يزيل جبلا
من مكانه لأزاله فلا تباهلوا فتهلكوا فأذعنوا لرسول الله وبذلوا له الجزية
تفسير معالم التنزيل بغوي أبناءنا وأبناءكم ونساءنا ونساءكم وأنفسنا وأنفسكم
قيل أبناءنا أراد الحسن والحسين ونساءنا فاطمة وأنفسنا عنى نفسه وعليا ع والعرب
تسمي ابن عم الرجل نفسه كما قال الله تعالى ولا تلمزوا أنفسكم يريد إخوانكم إلى قوله
فأتوا رسول الله وقد غدا رسول الله محتضنا الحسين آخذا بيد الحسن وفاطمة تمشي
خلفه وعلي خلفها وهو يقول لهم إذا أنا دعوت فأمنوا فقال أسقف نجران يا معشر
النصارى إني لأرى وجوها لو سألوا الله أن يزيل جبلا من مكانه لأزاله فلا تبتهلوا
فتهلكوا ولا يبقى على وجه الأرض نصراني إلى يوم القيمة **تفسير نيشابوري** وروي عن عائشة
أنه لما خرج في المرط الأسود جاء الحسن فأدخله ثم جاء الحسين فأدخله ثم فاطمة
ثم علي ثم قال إنما يريد الله ليذهب عنكم الرجس ويطهركم تطهيرا وهذه
الرواية كالمتفق عليه على صحتها بين أهل التفسير والحديث ندع أبناءنا وأبناءكم
أي يدع كل منا ومنكم أبناءه ونساءه ويأت هو بنفسه وبمن هو كنفسه
إلى المباهلة وإنما يعلم إتيانه بنفسه من قرينة ذكر النفس ومن إحضار من هو أعز
من النفس ويعلم إتيان من هو بمنزلة النفس من قرينة إن الإنسان لا يدعو
نفسه **تفسير جلالين** فانصرفوا فأتوه وقد خرج ومعه الحسن والحسين وفاطمة وعلي وقال
لهم إذا دعوت فأمنوا فأبوا أن يلاعنوا وصالحوه **جلد ثاني صحيح مسلم باب مناقب** علي
عن عامر بن سعيد بن أبي وقاص عن أبيه قال أمر معاوية بن أبي سفيان سعدا

ما منعك ان تسب ابا تراب فقال اما ما ذكرت ثلاثا قالهن له رسول الله
فلن اسبه لان تكون لي واحدة منهن احب الي من حمر النعم سمعت رسول
الله ؐ يقول له وقد خلفه في بعض مغازيه فقال له علي يا رسول الله ؐ خلفتني
مع النساء والصبيان فقال له رسول الله ؐ اما ترضي ان تكون مني بمنزلة هارون
من موسي الا انه لا نبوة بعدي وسمعته يقول يوم خيبر لاعطين الراية
رجلا يحب الله ورسوله ويحبه الله ورسوله قال فتطاولنا لها فقال ادعوا لي
عليا فاتي به ارمد فبصق في عينيه ودفع الراية اليه ففتح الله عليه ولما
نزلت هذه الاية ندع ابناءنا دعي رسول الله ؐ عليا وفاطمة وحسنا وحسينا
فقال اللهم هؤلاء اهلي مناقب سيدنا علی کرم اللہ وجہہ صفحہ ۷ قال ابن عبد الله
انفسنا محمد رسول الله وعلي وابناءنا الحسن والحسين ونساءنا فاطمة رضي الله
عنهم اجمعين هكذا رواه الحاكم في مستدركه عن علي بن عيسى
عن الشعبي مرسلا وروي عن ابن عباس وقال صحيح على شرط مسلم وروى
ابو داود الطيالسي عن شعبة عن الشعبي مرسلا جلد ثانی صحیح مسلم باب مناقب حسنین
صفحہ ۲۸۳ عن صفية بنت شيبة قالت قالت عائشة خرج النبي ذات غداة
وعليه مرط مرحل من شعر اسود فجاء الحسن بن علي فادخله ثم جاء الحسين
فدخل معه ثم جاءت فاطمة فادخلها ثم جاء علي فادخله ثم قال انما يريد
الله ليذهب عنكم الرجس اهل البيت ويطهركم تطهيرا وروي الترمذي
عن عامر بن سعد عن ابيه في كتاب التفسير صفحہ ۳۱ قال لما نزلت هذه
الاية ندع ابناءنا وابناءكم ونساءنا ونساءكم دعي رسول الله ؐ عليا
وفاطمة وحسنا وحسينا فقال اللهم هؤلاء اهلي تفسير کبیر رازی جلد ۲ صفحہ ۱۹۹
وكان رسول الله ؐ خرج وعليه مرط من شعر اسود وكان قد احتضن الحسين
واخذ بيد الحسن وفاطمة تمشي خلفه وعلي خلفها وهو يقول اذا دعوت
فامنوا المسئلة الرابعة هذه الاية دالة علي ان الحسن والحسين عليهما السلام

كان ابني رسول الله صلعم وعد ان يدعوا ابناءه فدعي الحسن والحسين فوجب ان يكونا
ابنيه ومما يوكد هذا قوله تعالى في سورة الانعام ومن ذريته داود وسليمان
الى قوله وزكريا ويحيى وعيسى عليهم السلام انما انتسب الى ابراهيم ع بالام
لا بالاب فثبت ان ابن البنت قد يسمي ابنا والله اعلم تفسير ملا ابو السعود ٢ جلد
صفحه ٦٩٨ ونساءنا ونساءكم وانفسنا وانفسكم اي ليدع كل
منا ومنكم نفسه واعزة اهله والصقهم بقلبه الى المباهلة ويحملهم عليها
وتقديمهم على النفس **ازالة الخفاء نحوه** ترجمه آيت كهه تو اى نبى كه بولاؤ تم اور بولادين هم اپنى
فرزندونكو اور اپنى عورتونكو اور اپنى نفسونكو بعد مباهله كرين ايك دوسرى پر اور ركهى كه جو كاذب هو دعوى مين اوسپر
خدا كى لعنت بروايت متواتره واجماع مفسرين كى نبى نى عباى عربى مين پنجتن پاك كو جمع كركى كهاكه هم دعا بدرگاه قاضى الحاجات
كرين اور تم سب آمين كهو اور يهه مباهله ساتهه نصارى نجران كى واقع هوا اور اونلوكون نى اٹهاكه نور رخسار مبارك
اون بزرگوار ونكا موافق پيشين گوئى توريت موسى كى هى اگر يهه حكم كرين كى كوهكو تو آب هو جائيگا لهذا جزيه دينا سر دلي
قبول كيا اور مباهله نكيا اور اس آيت مين چند فضيلت مخصوصه هين اول يهه كه اجابت دعوت مين اهلبيت كى نبى كو يقين كامل
تها اسوجهه سى شامل اپنى عباء مبارك مين ليا ورنه كوئى شخص معرض هلاكت مين اپنى عزيزو اولادكو داخل كرنيكا اراده نهين كرتا هى
نبى دعوت اسلام و تبليغ رسالت مين خدا و نبى نى شامل كيا يهه دليل هے اور نص امامت اهلبيت كى ثالث لفظ
انفسنا مين حضرت امير ع داخل هين اور جو نفس نبى هو وه بطريق اولى مستحق امامت هوگا رابع نفس نبى سے
فضيلت بجمع انبياء و مرسلين سلف باستثناء خاتم المرسلين لازم آئے **سورة النساء**
ام يحسدون الناس على ما اتاهم الله من فضله فقد اتينا ال ابراهيم الكتاب
والحكمة واتيناهم ملكا عظيما **مشكوة** انا دار الحكمة وعلي بابها
صفحه ٥ جلد ٢ عن عبد الله قال قال رسول الله صلعم لا تذهب الدنيا حتى يملك العرب
رجل من اهلبيتي يواطي اسمه اسمي ايضا عن ابي هريرة قال لو لم يبق من الدنيا
الا يوما لطول الله ذلك اليوم حتى يلي هذا ترمذي ٢ جلد صفحه ٢٣٦ عن علي قال لقد
عهد الى النبي صلعم الامي انه لا يحبك الا مومن ولا يبغضك الا منافق سنن ابو داود
٢٣٢ لا تذهب ولا تنقضي الدنيا حتى يملك العرب رجل من اهلبيتي يواطي اسمه

اِسمي الرضا عن علي عن النبي ؑ قال لو لم يبق من الدهر الا يوم يبعث الله رجلا من اهل بيتي
يملاءها عدلا كما ملئت جورا الرضا عن ام سلمة ؓ قالت سمعت رسول الله ؐ يقول
المهدي من عترتي من ولد فاطمة الرضا قال النبي ؐ يخرج رجل من وراء النهر يقال له الحارث
حراث على مقدمة رجل يقال له منصور يواطي او يمكن لآل محمد كما مكنت قريش
لرسول الله ؐ وجب على كل مؤمن نصره او قال اجابته الرضا قال علي ؑ ونظر الى ابنه
الحسن فقال ان ابني هذا سيد كما سماه النبي ؐ وسيخرج من صلبه رجل يسمى
باسم نبيكم يشبهه في الخلق الرضا عن ابي سعيد الخدري قال قال رسول الله
المهدي مني اجلى الجبهة اقنى الانف يملاء الارض قسطا وعدلا كما ملئت
ظلما وجورا الرضا عن ام سلمة ؓ عن النبي ؐ قال يكون اختلاف عند موت خليفة
فيخرج رجل من اهل المدينة هاربا الى مكة فياتيه ناس من اهل مكة فيخرجونه
وهو كاره فيبايعونه بين الركن والمقام ويبعث اليه بعث من الشام فيخسف
بهم بالبيداء بين مكة والمدينة فاذا راى الناس ذلك اتاه ابدال الشام
وعصائب اهل العراق فيبايعونه ثم ينشؤ رجل من قريش اخواله كلب
فيبعث اليهم بعثا فيظهرون عليهم وذلك بعث كلب والخيبة لمن لم يشهد
غنيمة كلب فيقسم المال ويعمل في الناس بسنة نبيهم صلعم ويلقي الاسلام
بجرانه الى الارض ترمذی جلد ۲ صفحہ ۴۳ عن ابي سعيد الخدري قال ان كنا لنعرف
المنافقين نحن معشر الانصار ببغضهم علي ابن ابيطالب ؑ ترجمہ آیت حسد کرتی ہین آدمی پر اوس
شی کی کہ دیا ہی اونکو اپنی فضل سی پر آینہ دیا ہمنی آل ابراہیم کو کتاب و حکمت اور دیا ہمنی اونکو ملک عظیم اس آیت مین چند
مذکور ہوئی ہین اول ہونا حسد ناس کا ثانی تخصیص با آل ابراہیم یعنی ذریت خاتم المرسلین سی ثالث وہ شخص معلوم
سمادی ہو رابع صاحب ملک عظیم ہو اور ملک عظیم اوس مقام پر استعمال ہوتا ہی کہ بمثل و بعدیل ہو اب یکھنا چاہی کہ
مذکور کسیپر صادق آتی ہین بروایت ترمذی و بیضاوی حسد و بغض کرنا منافقین کا ساتہہ حضرت امیر ؑ کی مذکور ہوا ہی
اور اگرچہ کل اولاد قریش کہ ہاشمي و ابن تيم و ابن عدي و بني امية و بني مروان و بني عباس ہین مگر جناب نبی نی صرف ذات مقدس
کو داخل آل ابراہیم کیا ہی پس شرافت مخصوصہ آیت با آل ابراہیم کہ مرکب اضافی ہی عترت سی متعلق ہوگی اور دیگر

خارج ہوونگی اور تصریح آل ابراهیم کی آیه اذ ابتلی ابراهیم وان الله اصطفی ادم وادنا منا
سکنا مین بروایت مصرحه بجای خود نقل ہوی ہی اور معلم کتب سماوی باب مدینه علم سے مافوق کون ہوسکتا ہے
اور ملک عظیم مثل سلطنت حضرت سلیمان ہوا اور غالبًا منشا در یہہ کہ سوای اونکی نشان سلطنت دیکر دیکھنی و
سننی مین نہ آوے اور حدیث سنن ابوداؤد مین ہی کہ تمامی روے زمین پر تسلط امام ثانی عشر از جانب
خدا ہوگا اگر خلفاء ثلاثه سے کوی مراد لیوے بسبب فقد ان شروط اربعه کے ہو نہین سکتا ہے
اگر کوے انبیاء و سلاطین بنی اسرائیل تک مراد لیوے تو معلم تاریخ ظاہر ہے که قبضه تمامی روی زمین پر
نہ تہا اور آل ابراهیم کا سلسلہ تا ذریت رسول ہی اسکے اسقاط و انقضائے کی کوئی وجہ نہین ہے اور
ذریت رسول کا زمرہ آل ابراهیم مین رہنا ایسا امور مواعید الیه سی ہی که جسکی تصریح بر قران ناطق ہی اور بجاے
دیگر تفصیل آویگی بیان اول آیات کا که جو بشان جناب امیر المومنین علی کرم الله وجهه کی نازل ہوی اور اسپر
اجماع اکثر مفسرین و محدثین و متکلمین کا ہی اور بعد ذکر سوال و جواب فریقین کی خلافت بلا فصل ثابت ہوتی ہے
اور نقل اقوال بحد تواتر منقول ہوتا ہی اور خبر متواتر و اجماع علماء حجت قطعیه شرعیه عند الاصولیین ہے
آیت سوره مایده اِنَّمَا وَلِيُّكُمُ اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوا يُقِيْمُوْنَ الصَّلٰوةَ وَ
يُؤْتُوْنَ الزَّكٰوةَ وَهُمْ رَاكِعُوْنَ تفسیر بیضاوی لَمَّا نَهٰى عَنْ مُوَالَاتِ الْكَفَرَةِ
ذَكَرَ عَقِيْبَهٗ مَنْ هُوَ حَقِيْقٌ بِهَا وَاِنَّمَا قَالَ وَلِيُّكُمْ وَلَمْ يَقُلْ اَوْلِيَاؤُكُمْ لِلتَّنْبِيْهِ
عَلٰى اَنَّ الْوِلَايَةَ لِلّٰهِ تَعَالٰى عَلَى الْاَصَالَةِ وَلِلرَّسُوْلِ وَلِلْمُؤْمِنِيْنَ عَلَى التَّبَعِ اَلَّذِيْنَ
يُقِيْمُوْنَ الصَّلٰوةَ وَيُؤْتُوْنَ الزَّكٰوةَ صِفَةٌ لِلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا فَاِنَّهٗ جَرٰى مَجْرَى الْاِسْمِ
اَوْ بَدَلٌ مِنْهُ وَيَجُوْزُ رَفْعُهٗ وَنَصْبُهٗ عَلَى الْمَدْحِ وَهُمْ رَاكِعُوْنَ مُتَخَشِّعُوْنَ فِيْ
صَلٰوتِهِمْ وَزَكٰوتِهِمْ وَقِيْلَ هُوَ حَالٌ مَخْصُوْصَةٌ بِيُؤْتُوْنَ اَيْ يُؤْتُوْنَ الزَّكٰوةَ فِيْ
حَالِ رُكُوْعِهِمْ فِيْ صَلٰوتِهِمْ حِرْصًا عَلَى الْاِحْسَانِ وَمُسَارَعَةً اِلَيْهِ وَاَنَّهَا نَزَلَتْ فِيْ عَلِيٍّ
حِيْنَ سَاَلَهٗ سَائِلٌ وَهُوَ رَاكِعٌ فِيْ صَلٰوتِهٖ فَطَرَحَ لَهٗ خَاتَمَهٗ وَاسْتَدَلَّ بِهَا الشِّيْعَةُ
عَلٰى اِمَامَتِهٖ زَاعِمِيْنَ اَنَّ الْمُرَادَ بِالْوَلِيِّ الْمُتَوَلِّيْ لِلْاُمُوْرِ وَالْمُسْتَحِقُّ لِلتَّصَرُّفِ فِيْهِمْ
وَالظَّاهِرُ مَا ذَكَرْنَاهُ مَعَ اَنَّ حَمْلَ الْجَمْعِ عَلَى الْوَاحِدِ اَيْضًا خِلَافُ الظَّاهِرِ وَاِنْ صَحَّ اَنَّهٗ
نَزَلَ فِيْهِ فَلَعَلَّهٗ جِيْءَ بِلَفْظِ الْجَمْعِ لِيُرَغِّبَ النَّاسَ فِيْ مِثْلِ فِعْلِهٖ فَيَنْدَرِجُوْا فِيْهِ

تفسیر معالم التنزیل بغوی وقاله ابن عباس وقال السدی قوله والذین امنوا الذین یقیمون الصلوٰة ویؤتون الزکوٰة وهم راکعون اراد به علی بن ابی طالب مر به سائل وهو راکع فی المسجد فاعطاه خاتمه وقال جویبر عن الضحاک فی قوله انما ولیکم الله ورسوله والذین امنوا قال هم المؤمنون بعضهم اولیاء بعض وقال ابو جعفر محمد بن علی الباقر انما ولیکم الله ورسوله والذین امنوا نزلت فی المؤمنین فقیل له ان اناسا یقولون انها نزلت فی علی فقال هو من المؤمنین

تفسیر نیشاپوری وروی عن ابی ذر انه قال صلیت مع رسول الله یوما صلوٰة الظهر فسائل سئل فی المسجد فلم یعطه احد فرفع السائل یده الی السماء فقال اللهم اشهد انی سئلت فی مسجد الرسول فما اعطانی احد شیئا وعلی کان راکعا فاومی الیه بخنصره الیمنی وکان فیها خاتم فاقبل السائل حتی اخذ الخاتم فرأه النبی فقال اللهم ان اخی موسی سئلک فقال رب اشرح لی صدری ویسر لی امری واجعل لی وزیرا من اهلی علیا اشدد به ازری قال ابوذر فوالله ما اتم رسول الله هذه الکلمة حتی نزل جبرئیل فقال یا محمد اقرأ انما ولیکم الله الایة

تفسیر محی الدین العربی انما ولیکم الله ورسوله انما تتولون الله ورسوله والذین امنوا انتم جمیع اولا فی اثبات ولایتهم خاضعون فی البقاء بالله بنسبة کمالاتهم وصفاتهم الی الله کامیر المؤمنین علیه السلام النازل فی حقه

تفسیر نیشاپوری ۲ جلد صفحه ۲۸ واجیب بالمنع من ان الولی ههنا هو المتصرف بل المراد به الناصر والمحب لان الولایة المنهی عنها فیما قبل هذه الایة وفیما بعدها هو بهذا المعنی فکذا الولایة المامور بها وایضا ان علیا لم یکن نافذ التصرف حال نزول الایة وانها یقتضی ظاهرا ان یکون الولایة حاصلة فی الحال وایضا اطلاق لفظ الجمع علی الواحد لاجل التعظیم مجاز والاصل فی الاطلاق الحقیقة فالمراد بالذین امنوا عامة المؤمنین وان بعضهم یجب ان یکون ناصر البعض کقوله والمؤمنون والمؤمنات بعضهم اولیاء بعض والضمان الایة

المتقدمة نزلت في ابي بكر كما مرّ من انه هو الذي حارب المرتدين فالمناسب ان يكون هذه الصفة فيه ثم ان علي بن ابيطالب كان اعرف بتفسير القران من هؤلاء الامامية فلو كانت الاية دالة على امامة علي لاحتج بها كما احتج بما يتلون عنه اية تمسك يوم الشورى بخبر الغدير وخبر المباهلة وجميع مناقبه وفضائله وهب انها دالة على امامته لكنه ما كان نافذ التصرف في حيوة رسول الله فلم يبق الا انه سيصير اماما ونحن نقول بموجبه ولكن بعد الشيوخ الثلثة ومن اين قلتم انها تدل على امامته بعد رسول الله من غير فصل **وايضا** انهم كانوا قاطعين بان المتصرف فيهم هو الله ورسوله فلا حاجة بهم الى ذكر ذلك فالمراد بقوله انما وليكم الله ورسوله ان من كان الله ورسوله ناصرا له فاي حاجة به الى طلب النصرة والمحبة عن غيره واذا كان الولي مستعملا بمعنى النصرة مرة امتنع ان يراد به معنى التصرف لانه لا يجوز استعمال اللفظ المشترك في كلا مفهوميه **شرح تجريد علامه قوشجي صفحه ٣٨٩** واجيب بمنع كون الولي بمعنى المتصرف في امر الدين والدنيا والاحق بذلك على ما هو خاصة الامام بل الناصر والمولى والمحب على ما يناسب ما قبل الاية وهو **قوله تعالى** يا ايها الذين امنوا لا تتخذوا اليهود والنصارى اولياء بعضهم اولياء بعض وولاية اليهود والنصارى المنهي عن اتخاذها ليست محمولة على التصرف والامامة بل النصرة والمحبة وما بعدها وهو قوله ومن يتول الله ورسوله والذين امنوا فان حزب الله هم الغالبون فان تولي ههنا بمعنى المحبة والنصرة دون امامة فيجب ان يحمل ما بينهما **ايضا** على النصرة ليلائم اجزاء الكلام على ان الحصر انما يكون نفيا لما وقع فيه تردد ونزاع ولا خفاء في ان ذلك عند نزول الاية لم يكن في امامة الائمة الثلاثة **وايضا** ظاهر الاية ثبوت الولاية بالفعل في الحال ولا شبهة في ان امامة علي انما كانت بعد النبي والقول بانه كانت له ولاية التصرف في امر المسلمين في حيوة النبي **ايضا** مكابرة فصرف الاية الى ما لا يكون في المال دون الحال لا يستقيم في حق الله تعالى ورسوله **تفسير كبير رازي ٣ جلد صفحه ٦١٩** وابطال الباطل فضل بن روزبهان **صفحه ١٣٧** الا مثل ما قالا الفاضلان المذكوران **تفسير كبير ٣ جلد صفحه ٦٢١** الحجة السادسة

بسبب انها دالة على امامته على انا لو وافقنا على انها عند نزولها ما دلت على حصول الامامة في الحال لان عليا ما كان نافذ التصرف في الامة حال حياة الرسول فلم يبق الا ان نحمل الاية على انها تدل على ان عليا سيصير اماما بعد ذلك ومتى قالوا ذلك فنحن نقول بموجبه ونحمله على امامته بعد ابي بكر وعمر وعثمان اذ ليس في الاية ما يدل على تعيين الوقت فان قالوا الامة في هذه الاية على قولين منهم من قال انها تدل على امامة علي وكل من قال بذلك قال انها تدل على امامته بعد الرسول من غير فصل فالقول بدلالة الاية على امامة علي الا على هذا الوجه قول ثالث وهو باطل لانا نجيب عنه فنقول ومن الذي اخبركم انه ما كان احد في الامة قال هذا القول فان من المحتمل بل من الظاهر انه منذ استدل مستدل بهذه الاية على امامة علي فان السائل يورد على ذلك الاستدلال هذا السؤال فكان ذكر هذا الاحتمال وهذا السؤال مقرونا بذكر هذا الاستدلال تفسير ملا ابو السعود ٣ جلد صفحہ ٤٠ وروي انها نزلت في علي رض حين سأله سائل وهو راكع فطرح اليه خاتمه كانه كان مرجا في خنصره غير محتاج في اخراجه الى كثير عمل آیت مذکور بروایت متواتر واجماع مفسرین بشان حضرت امیرؑ کے نازل ہوئی ہی اور اوسوقت حضرت امیرؑ نے انگشتری کو حالت رکوع مین سائل کو تصدق دیا میان فریقین صرف تکرار معنی مین لفظ ولی کی ہے اہل لغت نی بمعنی آقا حاکم کے لکھا ہی کہ تصریح اسکے حدیث من کنت مولاہ مین آویگے اور اس جا شارح قوشجی وامام رازی نے مذکور کو قبول کرتے ہین اب اسقدر تصفیہ طلب ہی کہ یہہ آیت نص خلافت بلافصل ہی یا نص بہ خلافت چہارم یہہ ظاہر ہے کہ خلافت خلفاء ثلاثہ کی اجماعی ہے و بلانصی تہی تب کیون تنزل بدرجہ چہارم ہوگا اور قوشجی کہتے ہین کہ نفاذ اس آیت کا حیات مین نبیؐ کے ہوا اور نفاذ خلافت کا بعد فوت نبیؐ ہے اور اگر بحیات نبی نفاذ خلافت حضرت امیرؑ قرار دیا جاوے تب مکابرہ لازم آویگا **الجواب** مکابرہ جب ہووے کہ خلیفہ مخالف نبی ہو اور جب خلیفہ تابع شریعت ہی پس اوامر و نواہی تابع و متبوع کا واحد متصور ہوگا جیسا کہ خلافت حضرت ہارون اور دعوت اسلام بشہرمین و ابلاغ احکام **سورہ برات** مین حضرت امیرؑ کا خلیفہ بحیات نبیؐ کے اور قوشجی کہتی ہین کہ ماقبل و مابعد آیہ خاتم قرائین ذکر یہود ہی لہذا معنے

محب وناصر اقرب بہ قراین سلیمہ ہی الجواب آیات قرانی کب نزیل ہاسین ہی بلکہ باجتہاد توقیفی ہی لہذا تقدیم و
تاخیر آیات مکی ومدنی مین بہت واقع ہوئی ہے کہ تصریح اسکی باب اجماع قران مین آوکی وبر تقدیر تسلیم معنے آقا و
حاکم کے ہوسکیگا یعنی بیہود کو آقا اپنا بجانو بلکہ آقا تمہارا خدا اور رسول وحضرت امیر ہین اور اگر معنے محب وناصر
کے ہوتی لفظ انما واسطی حضر کے ہی بیفایدہ ہوجائیگا اِنَّمَا اَنْتَ مُنْذِرٌ وَلِكُلِّ قَوْمٍ هَادٍ ازالة الخفا
صفحہ ۲۶۲ وَعَنْ عَلِيٍّ فِي قَوْلِهٖ اِنَّمَا اَنْتَ مُنْذِرٌ وَلِكُلِّ قَوْمٍ هَادٍ قَالَ عَلِيٌّ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلعم
الْمُنْذِرُ وَاَنَا الْهَادِيْ **مناقب سیدنا علی کرم اللہ وجہہ** وَقَدْ اَخْرَجَهُ الطَّبْرَانِيُّ عَنِ
ابْنِ عَبَّاسٍ رض قَالَ لَمَّا نَزَلَ **قوله تعالی** اِنَّمَا اَنْتَ مُنْذِرٌ وَلِكُلِّ قَوْمٍ هَادٍ قَالَ صلعم اَنَا الْمُنْذِرُ
وَعَلِيٌّ الْهَادِيْ وَبِكَ يَا عَلِيُّ يَهْتَدِي الْمُهْتَدُوْنَ فرمایا تفسیر مین اس آیت کی جناب سرور عالم نی کہ مین
ڈرانی والا قوم کا ہون اور تم ای علی ہادی اس امت کی ہو پس لفظ امت عام ہی کہ سب افراد امت یعنی جمیع مسلمین و مومنین
واصحاب ومہاجر وانصار اسمین داخل ہین لہذا حضرت امیر ہادی سب صحابہ کی ہوئی اور ذکر ہدایت بعد ذکر انذار
ہونا اشارہ بسوئی امامت ہی اسلئی کہ ہادی امت جمیع صحابہ وعلماء ومجتہدین ومفسرین کے ہین پس ذکر خصوصیت حضرت امیر
ولفظ کل کا آیت مین نفع خاص بخشنا چاہی ورنہ تحصیل حاصل لازم آویگی **سورہ الحاقہ**
وَتَعِيَهَا اُذُنٌ وَّاعِيَةٌ **ازالة الخفاء** وَاَخْرَجَ شَيْخُ الشُّيُوْخِ السُّهْرَوَرْدِيُّ فِي الْعَوَارِفِ عَنْ
عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْحَسَنِ قَالَ حِيْنَ نَزَلَتْ هٰذِهِ الْاٰيَةُ وَتَعِيَهَا اُذُنٌ وَّاعِيَةٌ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلعم
لِعَلِيٍّ سَاَلْتُ اللّٰهَ اَنْ يَّجْعَلَهَا اُذُنَكَ يَا عَلِيُّ قَالَ عَلِيٌّ فَمَا نَسِيْتُ شَيْئًا بَعْدَ ذٰلِكَ وَمَا
كَانَ لِيْ اَنْ اَنْسٰى **مناقب سیدنا علی کرم اللہ وجہہ** وَقَدْ اَخْرَجَهُ الطَّبْرَانِيُّ عَنْ
مَكْحُوْلٍ عَنْ عَلِيِّ بْنِ اَبِيْ طَالِبٍ فِيْ قَوْلِهٖ تَعَالٰى وَتَعِيَهَا اُذُنٌ وَّاعِيَةٌ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلعم
تَعَالٰى سَاَلْتُ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ اَنْ يَّجْعَلَهَا اُذُنَكَ يَا عَلِيُّ فَفَعَلَ فَكَانَ عَلِيٌّ يَقُوْلُ مَا سَمِعْتُ
مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ كَلَامًا اِلَّا وَعَيْتُهٗ وَحَفِظْتُهٗ وَلَمْ اَنْسَهٗ تفسیر اس آیت کی خود شہنشاہ ولایت
فرماتی ہین کہ جناب سرور کائنات نی فرمایا واسطی علی کی کہ مینی خدا سی سوال کیا کہ بنادی تیری گوش کو نہ فراموش
کرنیوالا کہا علی نی کہ ہرگز مینی اوس زمانہ سی جس شی کو سنا فراموش نکیا یہہ منزلت عظمی دال ہی کہ قوت سامعہ
بھی نبی کی لئی تھی کہ نبی نے اوس صفت کا ملحق ہونا ساتھہ ذات خاتم الولایت مناسب جانا اگر امامت نہ مقصود
تھی اسقدر قوت سامعہ کی قوی ہونیکی کیا ضرورت تھی اور دیگر اصحاب کی واسطی کیون نکیا سورہ اعراف پ ۹

ایہ

ایہ

وقال موسى لاخيه هارون اخلفني في قومي واصلح ولا تتبع سبيل المفسدين الیضا
فاتخذ قوم موسى من بعده من حليهم جسدا له خوار اعجلا الیضا قال ابن ام ان القوم
استضعفوني وكادوا يقتلونني فلا تشمت بي الاعداء ولا تجعلني مع القوم الظالمين
سورہ طٰہٰ پ۱۶ قال الله فانا قد فتنا قومك من بعدك واضلهم السامري الیضا افطال
عليكم العهد الیضا فاخلفتم موعدي قالوا ما اخلفنا موعدك بملكنا ولكنا حملنا
اوزارا من زينة القوم قال لهم هارون من قبل يا قوم انما فتنتم به وان ربكم الرحمن
فاتبعوني واطيعوا امري قالوا لن نبرح عليه عاكفين حتى يرجع الينا موسى الیضا وقال
هارون ما منعك اذ رايتهم ضلوا الا تتبعن الیضا وكذلك سولت لي نفسي قال
فاذهب فان لك في الحيوة وقال رسول الله ؐ يا علي انت مني بمنزلة هارون من موسى
الا انه لا نبي بعدي رواه الشيخان والترمذي والسيوطي بخاری ۱۰ جلد صفحہ ۲۶۷
عن ابي سعيد الخدري عن النبي ؐ قال لتتبعن سنن من كان قبلكم حتى لو
دخلوا جحر ضب تبعتموهم قلنا يا رسول الله ؐ اليهود والنصارى قال فمن بخاری ۲ ج
صفحہ ۳۶ عن ابي الخير ان النبي ؐ خرج يوما فصلى على اهل احد صلاته على الميت ثم
انصرف الى المنبر فقال اني فرط لكم وانا شهيد عليكم واني والله لانظر الى حوضي الآن
واني اعطيت مفاتيح خزائن الارض او مفاتيح الارض واني والله ما اخاف عليكم ان تشركوا بعدي ولكن
اخاف عليكم ان تنافسوا فيها **مشکوٰۃ باب الاعتصام فصل ثانی** عن عبد الله بن عمرو
قال قال رسول الله ؐ لياتين على امتي كما اتى على بني اسرائيل حذو النعل بالنعل حتى
ان كان منهم من اتى امه علانية لكان في امتي من يصنع ذلك **مشکوٰۃ باب مناقب**
العشرۃ فصل ثانی عن علي قال قيل يا رسول الله ؐ من نؤمر وابا بكر تجدوه امينا
زاهدا في الدنيا راغبا في الآخرة وان تؤمروا عمر تجدوه قويا امينا لا يخاف في الله
لومة لائم وان تؤمروا عليا ولا اراكم فاعلين تجدوه هاديا مهديا ياخذ
بكم الطريق المستقيم رواه احمد **مشکوٰۃ باب مناقب اہلبیت فصل ثانی** عن زيد بن ارقم
قال رسول الله ؐ اني تارك فيكم ما ان تمسكتم به لن تضلوا بعدي احدهما اعظم

من الاخر كتاب الله حبل ممدود من السماء الى الارض وعترتي اهلبيتي ولن يتفرقا حتي
يردا علي الحوض فانظروا كيف تخلفوني فيهما رواه الترمذي ازالة الخفاء صفحه ٢٧٥
لم يخرج النبي من الدنيا حتي بين لنا الامر بعده لابي بكر ثم لعمر ثم لعثمان ثم لي
فلا يجتمع علي **ايضا** اخرج ابو يعلى عن علي قال قلت يا رسول الله ما يبكيك قال ضغائن
في صدور اقوام لا يبدونها لك الا من بعدي **ايضا** واخرج الحاكم عن علي قال ان مما عهد
الي النبي ان الامة ستغدر بي بعده بخاری جلد ٦ صفحه ٣٧٩ فقال علي انا والله لئن سألناها
رسول الله فمنعنا لا يعطيها الناس بعده سوره احزاب پاره ٢٢ ان الله وملئكته يصلون على النبي
يا ايها الذين امنوا صلوا عليه وسلموا تسليما تفسیر معالم التنزیل بغوی صفحه ٢٢٧ حدثني عبد الله بن عيسي بن
عبد الرحمن بن ابي ليلى سمع عبد الرحمن بن ابي ليلي يقول لقيني كعب بن عجرة فقال الا اهدي
لك هدية سمعتها من النبي فقلت بلى فاهدها لي فقال سألنا رسول الله كيف الصلوة
عليكم اهل البيت فان الله قد علمنا كيف نسلم عليك قال قولوا اللهم صل على محمد وعلى
ال محمد كما صليت على ابراهيم وعلي ال ابراهيم انك حميد مجيد شفاء قاضی عیاض باب ٤
جلد صفحه ٤٢ وعن عمر بن الخطاب قال الدعاء والصلوة معلق بين السماء والارض ولا
يصعد الى الله منه شئ حتي يصلي على النبي بمعناه فقال وعلى ال محمد جامع ترمذی کتاب التفسیر
صفحه ١٧٠ عن ابي مسعود الانصاري انه قال اتانا رسول الله ونحن في مجلس سعد بن عبادة
فقال له بشير بن سعد امرنا الله ان يصلي عليك فكيف نصلي عليك قال فسكت رسول الله
حتي ظننا انه لم يسأله ثم قال رسول الله قولوا اللهم صل على محمد كما صليت على ال
ابراهيم وبارك على محمد وعلي ال محمد كما باركت علي ال ابراهيم في العالمين انك حميد مجيد
موطا صفحه ٨٥ عن ابي مسعود الانصاري انه قال اتانا رسول الله في مجلس سعد
بن عبادة فقال له بشير بن سعد امرنا الله ان نصلي عليك يا رسول الله فكيف نصلي عليك قال
فسكت رسول الله حتي تمنينا انه لم يسأله ثم قال قولوا اللهم صل على محمد وال محمد كما صليت
على ابراهيم وبارك على محمد وعلى ال محمد كما باركت وعلى ال ابراهيم في العالمين انك حميد مجيد
الراغبين صفحه ٦ او ذكر فخر الرازي ان اهلبيته صلعم ساووا في خمسة اشياء الصلوة عليه

وَعَلَيْهِمْ وَفِي التَّشَهُّدِ وَفِي السَّلَامِ يُقَالُ فِي التَّشَهُّدِ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ اَيُّهَا النَّبِيُّ وَقَالَ تَعَالٰى
عَلٰى اٰلِ يٰسِيْنَ وَفِي الطَّهَارَةِ قَالَ تَعَالٰى طٰهٰ اَيْ يَا طَاهِرُ وَقَالَ تَعَالٰى وَيُطَهِّرَكُمْ تَطْهِيْرًا وَفِي
الصَّدَقَةِ وَفِي الْمَحَبَّةِ قَالَ تَعَالٰى فَاتَّبِعُوْنِيْ يُحْبِبْكُمُ اللّٰهُ وَقَالَ تَعَالٰى قُلْ لَا اَسْئَلُكُمْ عَلَيْهِ اَجْرًا
اِلَّا الْمَوَدَّةَ فِي الْقُرْبٰى تفسیر کبیر رازی ۶ جلد صفحہ ۷۹۷ اَلْمَسْئَلَةُ الثَّالِثَةُ سُئِلَ النَّبِيُّ كَيْفَ نُصَلِّيْ
عَلَيْكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ فَقَالَ قُوْلُوْا اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَعَلٰى اٰلِ مُحَمَّدٍ كَمَا بَارَكْتَ عَلٰى اِبْرَاهِيْمَ وَعَلٰى اٰلِ اِبْرَاهِيْمَ
اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَجِيْدٌ تفسیر نیشاپوری ۳ جلد صفحہ ۲۱۵ سُئِلَ النَّبِيُّ كَيْفَ نُصَلِّيْ عَلَيْكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ
فَقَالَ قُوْلُوْا اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَاٰلِ مُحَمَّدٍ كَمَا صَلَّيْتَ عَلٰى اِبْرَاهِيْمَ وَعَلٰى اٰلِ اِبْرَاهِيْمَ وَبَارِكْ
عَلٰى مُحَمَّدٍ وَاٰلِ مُحَمَّدٍ كَمَا بَارَكْتَ عَلٰى اِبْرَاهِيْمَ وَاٰلِ اِبْرَاهِيْمَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَجِيْدٌ ترجمہ آیت ہر آئینہ
ملائکہ اوسکی درود بھیجتی ہیں نبی پر اے ایمان والے درود بھیجو نبی اور سلام جو حق ہے درود بھیجنی کا اور بتواتر روایات و
مفسرین اصحاب نے عرض کیا کہ کس طرح پر درود پڑھیں فرمایا کہ کہو اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَاٰلِ مُحَمَّدٍ پس معلوم
ہوا کہ خدا و ملائکہ محمد و آل محمد پر درود پڑھتی ہیں اور درود میں آپنی حرف آل محمد کو شریک کیا نہ دیگر اصحاب کو پس
آل کی دلالت کرتی ہی کہ بعد از محمد آل محمد امام ہیں سورہ نسا پارہ ۵ ہ فَاِنْ تَنَازَعْتُمْ فِيْ
شَيْءٍ فَرُدُّوْهُ اِلَى اللّٰهِ وَالرَّسُوْلِ وَاِلٰى اُولِي الْاَمْرِ مِنْهُمْ لَعَلِمَهُ الَّذِيْنَ يَسْتَنْبِطُوْنَهُ مِنْهُمْ
نیشاپوری ۱ جلد صفحہ ۷۴ لَوْ رَدُّوْا ذٰلِكَ الْخَبَرَ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ وَاِلٰى اُولِي الْاَمْرِ وَهُمْ كِبَارُ
الصَّحَابَةِ الْبُصَرَاءُ بِالْاُمُوْرِ وَالَّذِيْنَ كَانُوْا يُؤْمَرُوْنَ مِنْهُمْ بیضاوی ۱ جلد صفحہ ۴
اِلٰى رَاْيِهِ وَرَاْيِ كِبَارِ اَصْحَابِ الْبُصَرَاءِ بِالْاُمُوْرِ وَالْاُمَرَاءِ تاریخ الخلفاء
مَدِيْنَةُ الْعِلْمِ وَعَلِيٌّ بَابُهَا ازالۃ الخفا صفحہ ۲۶۸ وَقَدْ ثَبَتَ عَنِ النَّبِيِّ
بِوُجُوْهٍ قَالَ اَقْضَاكُمْ عَلِيٌّ وَاَخْرَجَ اَبُوْ عُمَرَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّهُ قَالَ اَقْضَانَا
عَلِيٌّ ترجمہ آیت اگر تم لوگوں میں نزاع کسے امر میں ہو پس حوالہ کرو اوسکو طرف خدا
رسول و صاحب حکم کے کہ وہ لوگ آگاہ ہیں احکام الٰہی سے اور نکال کر بتلا دیوینگے حکم اوس مسئلہ کا نیشاپوری
و بیضاوی نے علی الاطلاق لکھتے ہیں کہ کبار صحابہ مراد ہیں یعنے خلفاء راشدین تفسیر بغوی صفحہ ۱۴۱
يَسْتَخْرِجُوْنَهُ وَهُمُ الْعُلَمَاءُ وَمِنْهُ يُدْرَكُ بِالْاِسْتِنْبَاطِ وَهُوَ الْقِيَاسُ
عَلَى الْمَعَانِي الْمُوْدَعَةِ فِي النُّصُوْصِ ازالۃ الخفا صفحہ ۲۶۸ وَاَخْرَجَ اَبُوْ عُمَرَ بْنُ سَعِيْدٍ

بن المسیب قال کان عمر یتعوذ باللہ من معضلۃ لیس لہا ابو حسن قال و
قال فی المجنونۃ التی امر برجمہا وفی التی وضعت لستۃ اشہر فاراد عمر
رجمہا فقال لہ علیؑ ان اللہ یقول وحملہ وفصالہ ثلثون شہرا الآیۃ وقال
ان اللہ رافع القلم عن المجنون الحدیث فکان عمر یقول لولا علی لہلک عمر
شان حضرت امیرؑ حدیث مدینۃ العلم ودار الحکمۃ واقضا وارد ہے وبروایت ابن عباس افضل ترین قاضی ہم صحابہ کے علی ہین
وراس منزلت کی قابل و وفور علم کے کسی احد الخلفاء کے شان مین منقول نہین ہی بلکہ حد مجنونہ مین حضرت عمر
سے خطا واقع ہوے بنا بر مراد آیہ ہذا سے خاص حضرت امیرؑ و باقی گیارہ امام مراد ہونگی نہ شخص غیر سورہ بقر
لیس البر بان تاتوا البیوت من ظہورہا ولکن البر من اتقی واتوا البیوت
من ابوابہا انا مدینۃ العلم وعلی بابہا تفسیر محی الدین العربی صفحہ ۷۶
لیس البر بان تاتوا بیوت قلوبکم من ظہورہا من طرق حواسکم
ومعلوماتکم الماخوذۃ من المشاعر الدینیۃ فان ظہر القلب ہو الجہۃ
التی تلی البدن ولکن البر من اتقی شواغل الحواس وہواجس الخیال و
وساوس النفس واتوا البیوت من ابوابہا الباطنۃ التی تلی الروح والحق
فان باب القلب ہو الطریق الذی انفتح منہ الی الحق واتقوا اللہ فی الاشتغال
بما یشغلکم عنہ لعلکم تفلحون وقاتلوا فی سبیل اللہ الذین
یقاتلونکم من الشیطان وقوی النفس الامارۃ سورہ احزاب انما
یرید اللہ لیذہب عنکم الرجس اہل البیت ویطہرکم تطہیرا
ترجمہ ایت نہین ہی ابراریت اس امر مین کہ داخل ہوا کری گھرونمین پشت خانہ سی لیکن ابراریت وہ ہی کہ پرہیزگاری
اختیار کرے اور خانہ تقوی سی داخل ہوا مفسرین نی اس آیہ کو احکام حج مین داخل کیا ہے باین تصور کہ اسکے قریب مین آیات
حج ہین مگر نہ خیال کیا لفظ من اتقی کو جس بجہ سے کہ ابن العربی جیسی تفسیر کرتے ہین اور لفظ بیت کا چند معنے
مستعمل ہے بطور حقیقت ومجاز کے اول بمعنے خانہ دوم بمعنے بطن سوم بمعنے مقام مثل بیوت فرجاری
در زائچہ تنجیم وبیوت کواکب کہ ۲ ۷ منازل سے برج واحد مقصود ہے چہارم بیوت میراث و
اشعار عروض وزوایای مجسمہ ہے اور قرآن مین بیت سے مراد بیت نبوت ہے جیسا کہ آیہ تطہیر مین

وارد ہوا ہے پس آیہ اولے مین بیت تقویٰ منحیث نبوت و امامت مراد ہے پس تقویٰ و زہد حضرت امیرؑ کا اشہر و نگار ہے اور باب زہد مین مفصل مذکور ہوگا **سورہ بقر** قَالَ اِنِّیْ جَاعِلُكَ لِلنَّاسِ اِمَامًا **تفسیر معالم التنزیل صفحہ ۹۴** وَقَالَ السُّدِّیُّ نُبُوَّتِیْ وَقِیْلَ الْاِمَامَةُ قَالَ مُجَاهِدٌ لَیْسَ بِظَالِمٍ اَنْ یُطَاعَ فِیْ ظُلْمِهٖ وَمَعْنَی الْاٰیَةِ لَایُنَالُ مَا عَهِدْتُ اِلَیْكَ مِنَ النُّبُوَّةِ وَالْاِمَامَةِ **تفسیر بیضاوی اجلد** وَتَنْبِیْهٌ عَلٰی اَنَّهٗ قَدْ یَكُوْنُ مِنْ ذُرِّیَّتِهٖ ظَلَمَةٌ وَاَنَّهُمْ لَایَنَالُوْنَ الْاِمَامَةَ لِاَنَّهَا اَمَانَةٌ مِنَ اللّٰهِ وَعَهْدٌ وَالظَّالِمُ لَایَصْلُحُ لَهَا وَاِنَّمَا یَنَالُهَا الْبَرَرَةُ الْاَتْقِیَاءُ مِنْهُمْ وَفِیْهِ دَلِیْلٌ عَلٰی عِصْمَةِ الْاَنْبِیَاءِ مِنَ الْكَبَائِرِ قَبْلَ الْبِعْثَةِ وَاَنَّ الْفَاسِقَ لَایَصْلُحُ لِلْاِمَامَةِ **تفسیر نیشاپوری اجلد صفحہ ۱۴۷** وَمِنْ ذُرِّیَّتِیْ قَالَ لَایَنَالُ عَهْدِی الظّٰلِمِیْنَ وَالْمُرَادُ بِالْعَهْدِ هُوَ الْاِمَامَةُ الْمَطْلُوْبَةُ سُمِّیَتْ عَهْدًا لِاشْتِمَالِهَا عَلٰی كُلِّ عَهْدٍ عَهِدَ بِهِ اللّٰهُ تَعَالٰی بَنِیْ اٰدَمَ وَاِذْ لَا رِیَاسَةَ اَعْظَمُ مِنْ ذٰلِكَ كَقَوْلِهٖ وَلَقَدْ عَهِدْنَا اِلٰی اٰدَمَ مِنْ قَبْلُ وَاِذْ اَخَذْنَا مِنَ النَّبِیِّیْنَ مِیْثَاقَهُمْ وَاِذَا خَرَجَ الظَّالِمُ تَعَیَّنَ الصَّالِحُ لِلْاِمَامَةِ بِطَرِیْقِ بُرْهَانٍ وَذٰلِكَ لِاَنَّ دُعَاءَهٗ مُسْتَجَابٌ اَلْبَتَّةَ فَكُلُّ نَبِیٍّ مُجَابٌ وَلِاَنَّهٗ لَوْ لَمْ یَكُنِ الصَّالِحُ اِمَامًا لَمْ یَكُنْ لِاِخْرَاجِ الظَّالِمِ وَتَخْصِیْصِهٖ بِالذِّكْرِ مَعْنًی وَیَحْتَمِلُ اَنْ یُقَالَ اَنَّهٗ اَرَادَ الْاِمَامَةَ لِاَوْلَادِهِ الْمُؤْمِنِیْنَ لَامَحَالَةَ لِعِلْمِهٖ بِاَنَّ الْكَفَرَةَ وَالظَّلَمَةَ لَاتَصْلُحُ لِذٰلِكَ فَاُجِیْبَتْ بِمَا اُجِیْبَ اِسْعَافًا لِطَلِبَتِهٖ بِاَبْلَغِ مَعْنًی وَاَتَمِّهٖ كَمَا اِذَا قِیْلَ لِمَنْ اَشْرَفَ اَوْصِ لِاَبْنَائِكَ بِشَیْءٍ فَیَقُوْلُ لَایَرِثُ مِنِّیْ اَجْنَبِیٌّ اَیْ كُلُّ مَا یَبْقٰی بَنِیْ فَهُوَ لَابَنِیَّ فَكَیْفَ اُوْصِیْ لَهٗ بِشَیْءٍ وَلَایَرِدُ اَنَّ یُوْنُسَ نَالَ عَهْدَهٗ مَعَ اَنَّهٗ ظَالِمٌ سُبْحَانَكَ اِنِّیْ كُنْتُ مِنَ الظّٰلِمِیْنَ لِاَنَّ الظُّلْمَ فِیْهِ مَحْمُوْلٌ عَلٰی تَرْكِ الْاَوْلٰی كَمَا فِیْ حَقِّ اٰدَمَ رَبَّنَا ظَلَمْنَا اَنْفُسَنَا لَا عَلَی الْكُفْرِ وَالْفِسْقِ وَقَدْ یَسْتَدِلُّ الْاِمَامِیَّةُ عَلٰی اِبْطَالِ اِمَامَةِ غَیْرِ عَلِیٍّ قَالُوْا اِنَّهُمْ كَانُوْا مُشْرِكِیْنَ قَبْلَ الْاِسْلَامِ بِالْاِتِّفَاقِ وَكُلُّ مُشْرِكٍ ظَالِمٌ اِنَّ الشِّرْكَ لَظُلْمٌ عَظِیْمٌ وَكُلُّ ظَالِمٍ فَاِنَّهٗ لَایَنَالُ عَهْدَ الْاِمَامَةِ قَالُوْا لَایُقَالُ اِنَّهُمْ كَانُوْا ظَالِمِیْنَ قَالَ كُفْرُهُمْ فَبَعْدَ زَوَالِ الْكُفْرِ لَایَبْقٰی هٰذَا الْاِسْمُ لِاَنَّا نَقُوْلُ الظَّالِمُ مَنْ لَهُ الظُّلْمُ وَهٰذَا الْمَعْنٰی صَادِقٌ عَلَیْهِ دَائِمًا وَلِهٰذَا یُسَمَّی النَّائِمُ مُؤْمِنًا لِاَنَّهٗ ثَبَتَ لَهُ الْاِیْمَانُ وَاِنْ لَمْ یَكُنِ التَّصْدِیْقُ حَاصِلًا حَالَ النَّوْمِ وَاِنْضَافَ الْمُتَكَلِّمُ وَالْمَاشِیْ حَقِیْقَةً فِیْ مَفْهُوْمِهِمَا مَعَ اَنَّ اَجْزَاءَ التَّكَلُّمِ وَالْمَشْیِ

لا توجد دفعة فدل هذا على ان حصول المشتق منه ليس شرطاً لكون الاسم المشتق
حقيقة وعورض بانه لو حلف لا يسلم على كافر فسلم على انسان مومن في الحال الا
انه كان كافراً قبل بسنين متطاولة فانه لا يحنث وبان التائب عن المعصية لا يسمى عاصياً
فكذا التائب عن الكفر وان قيل لعل هذا المانع شرعي هو تعظيم الصحابة او المانع عرفي
فهذا القدر يكفينا على ان بينا ان المراد من الامامة في الاية النبوة فمن كفر بالله
طرفة فانه لا يصلح للنبوة وكذا الفاسق حال الفسق لا يجوز عقد الامامة له باتفاق
الجمهور من الفقهاء والمتكلمين فان كل عاصم ظالم والعبرة بالعدالة الظاهرة
نحن نحكم بالظ والله يتولى السرائر خلافاً للشيعة فانهم يقولون لوجوب العصمة
ظاهراً وباطناً ومما يدل على بطلان امامة الفاسق ان العهد في كتاب قد يستعمل
بمعنى الامر الم اعهد اليكم يا بني آدم ان لا تعبدوا الشيطان اى الم امر لكن المراد
في الاية لا يمكن ان يكون ذلك فان اوامره تعالى لازمة للظالمين كما للمطيعين
فثبت ان المراد كونهم غير مؤتمنين على اوامر الله وغير مقتدى بهم قال لا طاعة
لمخلوق في معصية الخالق فاسق لا ينبغي ان يكون حاكماً ولا ينفذ احكامه اذا
ولى الحكم ولا تقبل شهادته ولا خبره اذا اخبر عن النبي ولا فتياه اذا افتى ولا
تقدم للصلوة **تفسير كبير رازى اجلد صفحه ۱۱۷** فلهذه الاية لا يقال انهما كانا ظالمين
حال كفرهما فبعد زوال الكفر لا يبقى هذا الاسم لانا نقول الظالم من وجد منه
الظلم وقولنا وجد منه الظلم اعم من قولنا وجد منه الظلم في الماضي او في الحال
بدليل ان هذا المفهوم يمكن تقسيمه الى هذين القسمين ومورد التقسيم بالتقسيم
بالقسمين مشترك بين القسمين وما كان مشتركاً بين القسمين لا يلزم انتفاؤه لانتفاء احد
القسمين لا يلزم من نفي كونه ظالماً في الحال نفي كونه ظالماً والذي يدل عليه
نظراً الى الدلائل الشرعية ان النائم يسمى مؤمناً والايمان هو التصديق والتصديق
غير حاصل حال كونه نائماً فدل على انه يسمى مؤمناً لان الايمان كان حاصلاً
قبل واذا ثبت هذا وجب ان يكون ظالماً لظلم وجد من قبل **وايضاً** قال كلام عبارة

عن حروف متوالية والمشي عبارة عن حصولات متوالية في اخبار متعاقبة فمجموع تلك
الاشياء الدنية لا وجود لها فلو كان حصول المشتق منه شرطا في كون الاسم المشتق
حقيقة وجب ان لا يكون اسم المتكلم والماشي وامثالها حقيقة في شيء اصلا وانه باطل
قطعا فدل هذا ان حصول المشتق منه ليس شرطا لكون الاسم المشتق حقيقة والجواب
كل ما ذكرتموه معارض بما انه لو حلف لا يسلم على كافر فسلم على انسان مؤمن في
الحال الا انه كان كافرا قبل بسنين متطاولة فانه لا يحنث فدل على ما قلناه ولان
التائب عن الكفر لا يسمى كافرا والتائب عن المعصية لا يسمى عاصيا فكذا القول في
نظائره الا ترى الى قوله ولا تركنوا الى الذين ظلموا فانه نهي عن الركون
اليهم حال اقامتهم على الظلم وقوله ما على المحسنين من سبيل معناه ما اقاموا على
الاحسان على انا بينا ان المراد من الامامة في هذه الاية النبوة فمن كفر بالله طرفة
عين فانه لا يصلح للنبوة **تفسير مجمع البيان امين الطبرسي صفحه ٨٥** فالجواب ان
الظالم وان تاب فلا يخرج من ان تكون الاية قد تناله في حال كونه ظالما فاذا
نفي ان يناله فقد حكم عليه بانه لا يناله والاية مطلقة غير مقيدة بوقت دون
وقت فيجب ان تكون محمولة على الاوقات كلها فلا يناله الظالم وان تاب فيما بعد
تفسير معالم التنزيل بغوي صفحه ٤٩ وقال السدي يتولى وقيل الامامة قال مجاهد
ليس لظالم ان يطاع في ظلمه ومعنى الاية لا ينال ما عهدت اليك من النبوة والامامة
من كان ظالما من ولدك **شفاء قاضي عياض مالكي ا جلد صفحه ٤٧** عن واثلة بن الاسقع
قال قال رسول الله ان الله اصطفى من ولد ابراهيم اسمعيل واصطفى من ولد اسمعيل بني كنانة
واصطفى من بني كنانة قريشا واصطفى من قريش بني هاشم واصطفاني من بني هاشم
قال الترمذي وهذا حديث صحيح وفي حديث عن ابن عمر رواه الطبري انه قال ان الله
تعالى اختار خلقه فاختار منهم بني ادم ثم اختار بني ادم فاختار منهم العرب ثم اختار
منهم قريشا ثم اختار قريشا فاختار منهم بني هاشم ثم اختار بني هاشم فاختارني
فلم ازل خيارا من خيار پسند کیا خدا نے عرب کو بعدہ قریش کو بعدہ بنی ہاشم کو بعدہ مجھے **جامع الصغیر سیوطی**

باب الالف فصل النون ان اللہ تعالیٰ جعل ذریۃ کل نبی فی صلبہ وجعل ذریتی فی صلب علی
بن ابی طالب (ض) بنایا خدا نے ذریت ہر نبی کے اوسکے صلب مین اور بنایا میری ذریت صلب مین علی بن ابی طالب کے
مشکوۃ عن زید بن ارقم قال قال رسول اللہ انی تارک فیکم ما ان تمسکتم بہ لن تضلوا
بعدی احدہما اعظم من الآخر کتاب اللہ حبل ممدود من السماء الی الارض وعترتی اہل
بیتی ولن یتفرقا حتی یردا علی الحوض فانظروا کیف تخلفونی فیہما رواہ الترمذی اس حدیث
مین نبی نے اپنی عترت کو امت پر امام کیا سورہ آل عمران قل تعالوا ندع ابناءنا وابناءکم ونساءنا و
نساءکم وانفسنا وانفسکم ثم نبتہل فنجعل لعنۃ اللہ علی الکاذبین اس آیت مین خدا نے
ذریت رسول کو بفضیلت خاصہ ذکر کیا ہے سورہ احزاب انما یرید اللہ لیذہب عنکم الرجس
اہل البیت ویطہرکم تطہیرا اس آیت مین عصمت اہلبیت کا ذکر کیا ہے ترجمہ آیت اول فرمایا اللہ
نے کہ بنایا مین نے تمکو امام آدمیون کا کہا حضرت ابراہیم نے کہ میری ذریت سے بھی امام ہونگے وعدہ کیا کہ
ہان ہونگے مگر نہ گنہگاران بلکہ وہ جو معصوم ہونگے امام رازی کہتے ہین گرچہ گنہگار ہو مگر جب توبہ کرے اوسوقت
پاک و بیداغ ہے لہذا تمامی خلفاء داخل آیت ہونگے صاحب مجمع البیان کہتے ہین کہ عین معصیت وہ ظالم النفس تھا
اور اوسوقت اوس سے وعدہ الٰہی ہوچکا اور ایسی شخص کو معصوم نہ کہین گے اور بیضاوی کہتے ہین کہ یہ آیت عصمت
انبیا پر دلالت کرتی ہے اور غیر معصوم مستحق امامت نہین ہے سورہ مائدہ الیوم اکملت لکم دینکم
واتممت علیکم نعمتی ورضیت لکم الاسلام دینا تفسیر کبیر امام رازی ۳ جلد
صفحہ ۵۲۷ واعلم ان المفسرین لاجل الاحتراز عن ہذا الاشکال ذکروا وجوہا الاول
ان المراد من قولہ اکملت لکم دینکم ہو ازالۃ الخوف عنہم واظہار القدرۃ لہم
علی اعدائہم وہذا کما یقول الملک عند ما یستولی علی عدوہ ویقہرہ قہرا کلیا الیوم
کمل ملکنا وہذا الجواب ضعیف لان ملک ذلک الملک کان قبل قہر العدو
ناقصا الثانی ان المراد انی اکملت لکم ما تحتاجون الیہ فی تکالیفکم من العلم
الحلال والحرام وہذا ایضا ضعیف لانہ لو لم یکمل لہم قبل ہذا الیوم ما کانوا محتاجین
الیہ من الشرائع کان ذلک تاخیر البیان عن وقت الحاجۃ وانہ لا یجوز الثالث وہو الذی
ذکرہ القفال وہو المختار ان الدین ما کان ناقصا البتۃ بل کان ابدا کاملا یعنی

كانت الشرائع النازلة من عند الله في كل وقت كافية في ذلك الوقت الا انه تعالى كان
عالماً في اول وقت المبعث بان ما هو كامل في هذا اليوم ليس بكامل في الغد ولا صلاح
فيه فلاجرم كان ينسخ بعد الثبوت وكان يزيد بعد العدم واما في اخر زمان
المبعث فانزل الله شريعة كاملة وحكم ببقائها الى يوم القيامة فلاجل هذا
المعنى قال اليوم اكملت لكم دينكم **صفحه ٥٢٩** قال اصحاب الاثار انه لما نزلت
هذه الاية على النبي لم يعمر بعد نزولها الا احداً وثمانين يوماً او اثنين. وثمانين يوماً
ولم يحصل في الشريعة بعدها زيادة ولا نسخ ولا تبديل البتة وكان ذلك جارياً مجرى
اخبار النبي عن قرب وفاته **مسلم ٢ جلد صفحه ٤٢١** عن سعيد بن جبير قال اختلف اهل
الكوفة في هذه الاية فدخلت الى ابن عمر فسألته عنها فقال لقد انزلت اخر ما
انزل ثم ما نسخها شيئ **مسلم ٢ جلد صفحه ٤٢٠** عن طارق بن شهاب قال جاء رجل
من اليهود الى عمر فقال يا امير المؤمنين اية في كتابكم تقرؤنها لو علينا نزلت
معشر اليهود لاتخذنا ذلك اليوم عيداً قال واى اية قال اليوم اكملت لكم دينكم
واتممت عليكم نعمتي ورضيت لكم الاسلام ديناً فقال عمر اني لاعلم اليوم الذي
نزلت فيه والمكان الذي نزلت فيه نزلت على رسول الله بعرفات في يوم جمعة
تفسير جلالين اليوم اكملت لكم دينكم احكامه وفرائضه فلم ينزل
بعدها حلال وحرام **تفسير ابن عباس صفحه ٤٢** اليوم اكملت لكم دينكم بينت
لكم دينكم من الحلال والحرام والامر والنهي واتممت عليكم نعمتي ان لا يحج بعد
هذا اليوم مشرك بعرفات ومنى والطواف والسعي بين الصفا والمروة **بيضاوى صفحه ٢١٥**
اليوم اكملت لكم دينكم بالنصر والاظهار على الاديان كلها او بالتنصيص على قواعد
العقائد والتوقيف على اصول الشرائع وقوانين الاجتهاد واتممت عليكم نعمتي بالهداية
والتوفيق اى باكمال الدين. او بفتح مكة وهدم منار الجاهلية **اتقان سيوطى نوع ثامن صفحه ٣**
اخرج البخاري والدارمي عن ابن عباس قال اخر اية نزلت اية الربا وروى البيهقي عن
عمر مثله وعند احمد وابن ماجة وعند ابن مردويه وفي المستدرك عن ابي بن كعب قال

آخر آیة لقد جاءکم رسول من انفسکم واخرج مسلم عن ابن عباس قال آخر سورة نزلت
اذا جاء نصر الله والفتح امام رازی اور صاحب صحیح مسلم کہتے ہیں کہ بمقام عرفات کے یہہ آیت نازل ہوئی اور ۸۱ یوم
بعد نزول آیہ کے خاتم الانبیا زندہ رہے اور بروز عرفات آیہ نازل ہوا اور آخری آیہ ہے کہ بعد اسکے کوئی آیہ نازل نہوا اور
سیوطی وابن عباس وبیضاوی کہتے ہیں کہ احکام حلال وحرام وفرائض مراد ہے یا امتناع آمد ورفت کفار بمیان حج یا فتح مکہ
مراد ہے بروایت بخاری نزول آیہ آخری آیہ ربا ہے اور بروایت بیہقی وامام احمد ابن ماجہ وابن مردویہ وحاکم کی آیہ آخری
لقد جاءکم ہے وبروایت مسلم آیہ آخری اذا جاء ہے اور تاریخ وفات حضرت سید الانبیاء ۱۲ ربیع الاول ہے اور تاریخ
نزول آیہ ۱۰ ذی الحجہ ہوگی کہ روز عرفات ہے حساباً ۹۲ یا ۹۳ یوم آتا ہے اور کسی مفسر نے سبب تنزیل یا شان
نزول یا وجہ تخصیص الیوم یا وجہ اکملت کے مدلل ذکر نہیں کیا ہے اور شان نزول متذکرہ مفسرین مذکورین قیاسی ہے اور تاویل
بقیاس بغیر قول نبی کے درست نہیں ہے اور ہر ایک قول نقیض ومختلف ہیں **تفسیر اتقان نوع ثانی صفحہ ۲۷**
واخرج ابو عبیدة عن محمد بن کعب قال نزلت سورة المائدة فی حجة الوداع فیما بین مکة
والمدینة ومنها الیوم اکملت لکم دینکم واخرج ابن مردویه عن ابی سعید الخدری
انها نزلت یوم غدیر خم واخرج مثله من حدیث ابی هریرة وفیه انه الیوم الثامن عشر
من ذی الحجة مرجعه من حجة الوداع **سیرة المحمدیه صفحه ۳۹۶** واخرج ابن مردویه وابن
عساکر عن ابی سعید الخدری قال لما نصب رسول الله علیا یوم غدیر خم فنادی له
بالولایة هبط جبرئیل علیه بهذه الآیة الیوم اکملت لکم دینکم وکذا ذکر الجلال
السیوطی فی الدر المنثور مجمع البیان شواهد التنزیل ابو القاسم عبید الله الاسکافی عن ابی سعید
الخدری ان رسول الله لما نزلت هذه الآیة قال الله اکبر علی اکمال الدین واتمام
النعمة ورضاء الرب برسالتی وولایة علی بن ابی طالب من بعدی وقال من کنت مولاه
فعلی مولاه اللهم وال من والاه وعاد من عاداه وانصر من نصره واخذل من خذله
سیوطی وابو عبیدہ ومحمد بن کعب وابن مردویہ وابو سعید خدری وابن عساکر وابو القاسم حسکانی وصاحب سیرة المحمدیہ
کہتے ہیں کہ آیہ الیوم اکملت لکم دینکم بمقام خم غدیر بتاریخ ۱۸ ماہ ذالحجہ نازل ہوئی اور جناب رسالت مآب نے
سند ولایت پر حضرت امیر کو نصب فرمایا اور منادی سے ندا کرایا اور بعدہ حدیث من کنت مولاه فعلی مولاه
کو تلاوت فرمایا اور دعای خیر بحق محبان حضرت امیر کے ارشاد کیا اور اس حج کو حجة الوداع اسلئے کہتے ہیں کہ حج آخری

تھا بعد اس حج کے حیات نے جناب نبی سے وفا نکیا اور بعد ہجرت کے دس برس چند ماہ جناب رسول کو اتفاق قیام
شہر مدینہ منورہ کا ہوا مگر ہر سال و ہر ماہ میں پی درپی اتفاق جنگ کا رہا دست اعدا جفا کار سے فرصت ملی اور نہ رہا پاک
وصاف ہوئی بنا بر بیہ حج بعد فتح مکہ کے ہوا اور اسی سبب سے تمامی صحابہ وانصار ومہاجر وعزیز واقربہ وغلام وکنیز وازواج
وغیرہ بکثرت خلقت عرب کے ہمراہ رکاب نبی عربی کے تھے سورہ **مائدہ** یا ایھا الرسول بلغ ما انزل الیک من
ربک وان لم تفعل فما بلغت رسالتہ واللہ یعصمک من الناس ان اللہ لا یھدی القوم الکافرین
تفسیر کبیر رازی ٣ جلد صفحہ ٦٣٥ لقائل ان یقول ان قولہ وان لم تفعل فما بلغت رسالتہ معناہ
فان لم تبلغ رسالتہ فما بلغت رسالتہ فای فائدۃ فی ھذا الکلام اجاب جمہور المفسرین
بان المراد انک ان لم تبلغ واحدا منھا کنت کمن لم یبلغ شیئا وھذا الجواب عندی ضعیف
لان من اتی بالبعض وترک البعض لو قیل انہ ترک الکل لکان کذبا ولو قیل
ایضا ان مقدار الجرم فی ترک البعض مثل مقدار الجرم فی ترک الکل فھو ایضا
محال ممتنع فسقط ھذا الجواب والاصح عندی ان یقال ھذا خرج علی قانون — انتھی
لا یمکن ان یوصف ترک التبلیغ فکان ذلک تنبیھا علی غایۃ التھدید والوعید واللہ
اعلم وذکر المفسرون فی سبب نزول الایۃ وجوھا الاول انھا نزلت فی قصۃ الرجم والقصاص
علی ما تقدم فی قصۃ الیھود الثانی نزلت فی عیب الیھود واستھزائھم بالدین والنبی
سکت عنھم فنزلت ھذہ الایۃ الثالث لما نزلت ایۃ التخییر وھو قولہ یا ایھا النبی
قل لازواجک فلم یعرضھا علیھن خوفا من اختیارھن الدنیا فنزلت الرابع نزلت فی
امر زید وزینب بنت جحش قالت عائشۃ رض من زعم ان رسول اللہ کتم شیئا من الوحی
فقد اعظم الفریۃ علی اللہ واللہ تعالی یا ایھا الرسول بلغ ولو کتم شیئا من الوحی لکتم قولہ
وتخفی فی نفسک ما اللہ مبدیہ الخامس نزلت فی الجھاد فان المنافقین کانوا یکرھونہ
فکان یمسک احیانا عن حثھم علی الجھاد السادس لما نزل قولہ تعالی ولا تسبوا الذین
یدعون من دون اللہ فیسبوا اللہ عدوا بغیر علم سکت الرسول عن عیب الھتھم فنزلت
ھذہ الایۃ وقال بلغ یعنی معایب الھتھم ولا تخفھا عنھم واللہ یعصمک منھم السابع
نزلت فی حقوق المسلمین وذلک لانہ قال فی حجۃ الوداع لما بین الشرایع والمناسک ھل

بلغت قالوا نعم قال علیه السلام اللهم فاشهد الثامن روی انه صلعم نزل تحت شجرة فی بعض اسفاره وعلق سیفه علیها فاتاه اعرابی وهو قائم فاخذ سیفه واخترطه وقال یا محمد من یمنعک منی فقال الله فرعدت ید الاعرابی وسقط السیف من یده وضرب براسه الشجرة حتی انتشر دماغه فانزل الله هذه الایة وبین انه یعصمه من الناس التاسع کان یهاب قریشا والیهود والنصاری فازال الله عن قلبه تلک الهیبة بهذه الایة العاشر نزلت فی فضل علی بن ابیطالب علیه السلام ولما نزلت هذه الایة اخذ بیده وقال من کنت مولاه فعلی مولاه اللهم وال من والاه وعاد من عاداه فلقیه عمر فقال هنیئا لک یا ابن ابیطالب اصبحت مولای ومولی کل مومن ومومنة وهو قول ابن عباس والبراء بن عازب ومحمد بن علی واعلم ان هذه الروایات وان کثرت الا ان الاولی حمله علی انه تعالی امنه من مکر الیهود والنصاری وامره باظهار التبلیغ من غیر مبالات منه بهم وذلک لان ما قبل هذه الایة بکثیر لما کان کلاما مع الیهود والنصاری امتنع القاء هذه الایة الواحدة فی البین علی وجه یکون اجنبیة عما قبلها وما بعدها امام رازی کہتے ہین کہ تنزیل مین اس آیہ کی چند اقوال ہے اول رجم وقصاص یہود مین دوم عیب یہود مین سیوم تخییر ازواج مین چہارم قصہ زینب مین پنجم جہاد منافقین مین ششم امتناع سب اصنام مین یعنی تقیہ مین ہفتم مناسک حج حجۃ الوداع مین ہشتم درحق اعرابی نہم درباب رفع ہیبت از یہود ونصاری دہم درحق فضیلت حضرت امیر الجواب تفسیر معالم التنزیل اپنی تا اقوال ستہ ذکر کیا ہے اول اقوال از یک تا نہ اجماع مفسرین وپارادی نے حسب رای خود ذکر کیا ہے پس یہہ دونو حیثیت قابل قبول کے نہین ہے اور قوم دہم کو جمہور مفسرین ومحدثین ومورخین نے بروایات متواترہ نقل کیا ہے پس تواتر واجماع حجت ہے تفسیر نیشاپوری ۲ جلد یا ایها الرسول بلغ ما انزل الیک عن ابی سعید الخدری ان هذه الایة نزلت فی فضل علی بن ابیطالب کرم الله وجهه یوم غدیر خم فاخذ رسول الله بیده وقال من کنت مولاه فهذا علی مولاه اللهم وال من والاه وعاد من عاداه فلقیه عمر وقال هنیئا لک یا ابن ابیطالب اصبحت مولای ومولی کل مومن ومومنة وهو قول ابن عباس والبراء بن عازب مناقب سیدنا علی کرم الله وجهه صفحه ۲۸ روی الامام

ابو الحسن الواحدی فی کتابه المسمّی باسباب النزول یرفعه بسنده الی ابی سعید الخدری
قال نزلت هذه الآیة یا ایها الرسول بلّغ ما انزل الیک من ربک یوم غدیر خم هکذا
ذکر الشیخ محی الدین النووی (مجمع البیان) ابو اسحاق احمد بن ابراهیم الثعلبی مرفوعا
الی ابن عباس قال نزلت هذه الآیة فی علی امر النبی ان یبلغ فاخذ رسول الله بید
علی فقال من کنت مولاه فعلی مولاه اللّهم وال من والاه وعاد من عاداه وعن
الکلبی عن ابی صالح وجابر بن عبد الله قال امر الله محمدًا ان ینصب علیًا للناس فیخبر
هم بولایته فتخوف رسول الله فاوحی الله الیه الآیة فقام بولایته یوم غدیر خم ازالة الخفاء
صفحه ۹۰ اخرج الحاکم من طریق شریک بن عبد الله عن عثمان بن عمیر عن شقیق
بن مسلمة عن حذیفة قال قالوا یا رسول الله لو استخلفت علینا قال ان استخلف علیکم
خلیفة فتعصوه ینزل العذاب قالوا لو استخلفت علینا علیًا قال ان کم لا تفعلون وان
تفعلوا تجدوه هادیًا مهدیًا یسلک بکم الطریق المستقیم **ایضًا صفحه ۱۳** پاره از سیرت مرضیه
خلفاء اربعه که بنقل مستفیض المعنی ثابت شده در فصل آینده نقل خواهیم کرد **صفحه ۱۴** ازانجمله حدیث مرتضی و حذیفه
ان تؤمروا ابابکر تجدوه امینًا زاهدًا فی الدنیا راغبًا فی الآخرة وان تؤمروا عمر
تجدوه قویًا امینًا لا یخاف فی الله لومة لائم وان تؤمروا علیًا ولا اراکم فاعلین
تجدوه هادیًا مهدیًا یاخذ بکم الطریق المستقیم وقال من کنت مولاه فعلی مولاه
اخرجه جماعة **تاریخ حبیب السیر صفحه ۲۱۴** در کشف الغمه مسطور است که حضرت شفیع الامة بعد از وصول بغدیر خم
دران موضع که بسبب فقدان آب و علف قابلیت نزول نداشت فرود آمد و اهل اسلام لوازم متابعت بتقدیم رسانیدند و سبب
نزول دران منزل آن بود که قبل ازان حضرت مقدس نبوی که بموجب وحی سماوی مامور شده بود که جناب ولایت مآب مرتضوی را بخلافت
خویش نصب فرمایند و آنحضرت اظهار این صورت بجهت دریافت بعضی مهام در تاخیر انداخته بود و چون بمنزل غدیر خم رسید و
معلوم نمود که پس از تجاوز ازان مکان طوائف انسان از موکب همایون جدا شده بطرف منازل خود خواهند رفت و اراده ازلی
مقتضی آن بود که تمامی آن مردم از امامت شاه ولایت وقوف یابند این آیت نازل شد یا ایها الرسول بلّغ ما انزل
الیک من ربک یعنی فی استخلاف علی والنصب علیه بالامامة وان لم تفعل فما بلغت
رسالته والله یعصمک من الناس وچون بنابر مدلول کریمه مذکوره وجوب نصب امیر المومنین علی بخلافت بتحقیق انجامید

حضرت رسالت علیه السلام را دران موضع منزل گزید و فرمود که در سایه اشجار سبب بعضی آن حوالی را صفا دادند و پالانهای شتران را جمع ساخته برزبر یکدیگر نهادند و بلال باشارت آنحضرت ندا کرد که اَلصَّلٰوةُ جَامِعَةٌ و بروایتی آواز برآورد که حَیَّ عَلیٰ خَیْرِ الْعَمَلِ خلایق مجتمع گشته رسول بربالای آن پالانها برآمد و علی مرتضی نیز بفرموده آن حضرت بالا رفته بریمین سید المرسلین بایستاد آنسرور بعد از ادای حمد و ثنا باریتعالی از انتقال خویش بعالم دیگر مردم را آگاه گردانید و فرمود که من میان شما دو امر عظیم میگذارم اگردست دران زنید گمراه نشوید یکی ازان دو بزرگ تر ست از دیگری آن دو چیز قرآن و اہل بیت من ست و این ہر دو از دیگر جدا نشوند تا لب حوض کوثر بمن رسند پس فرمود که اَیُّهَا النَّاسُ آیا نیستم من اولی بشما از نفسهای شما از اطراف و جوانب آواز برآمد که بلی حضرت فرمود ہر کس که من اولی ام و باو از نفس او علی باو اولی ست از نفس او آنگاه دست شاه ولایت پناه را گرفته گفت مَنْ کُنْتُ مَوْلَاهُ فَعَلِیٌّ مَوْلَاهُ اَللّٰهُمَّ وَالِ مَنْ وَالَاهُ وَعَادِ مَنْ عَادَاهُ وَانْصُرْ مَنْ نَصَرَهُ وَاخْذُلْ مَنْ خَذَلَهُ وَاَدِرِ الْحَقَّ مَعَهُ حَیْثُ کَانَ آنگاه شاه ولایت پناه بموجب فرموده حضرت رسالت دستگاه بر در خیمه نشست تا طوائف خلایق بملازمتش رفته لوازم تهنیت بتقدیم رسانیده و از جمله اصحاب عمر بن الخطاب جناب ولایت مآب را بَخٍ بَخٍ یَا ابْنَ اَبِیْ طَالِبٍ اَصْبَحْتَ مَوْلَایَ وَمَوْلٰی کُلِّ مُؤْمِنٍ وَمُؤْمِنَةٍ یعنی خوشا حال تو ای پسر ابیطالب که بامداد کردی در وقتی که مولای و مولای ہر مومن و مومنه بودی بعد ازان امهات مومنین برحسب اشارت سید المرسلین بخیمه امام المسلمین رفته شرط تهنیت بجا می آوردند احادیث

غدیر ازالة الخفا صفحه ۲۹۳ اَخْرَجَ الْحَاکِمُ مِنْ طَرِیْقِ سُلَیْمَانَ الْاَعْمَشِ عَنْ حَبِیْبِ بْنِ اَبِیْ ثَابِتٍ عَنْ اَبِی الطُّفَیْلِ عَنْ زَیْدِ بْنِ اَرْقَمَ قَالَ لَمَّا رَجَعَ رَسُوْلُ اللّٰهِ مِنْ حَجَّةِ الْوَدَاعِ وَنَزَلَ غَدِیْرَ خُمٍّ اَمَرَ بِدَوْحَاتٍ فَقُمِمْنَ فَقَالَ کَاَنِّیْ قَدْ دُعِیْتُ فَاَجَبْتُ اِنِّیْ قَدْ تَرَکْتُ فِیْکُمُ الثَّقَلَیْنِ اَحَدُهُمَا اَکْبَرُ مِنَ الْاٰخَرِ کِتَابُ اللّٰهِ تَعَالیٰ وَعِتْرَتِیْ فَانْظُرُوْا کَیْفَ تَخْلُفُوْنِیْ فِیْهِمَا فَاِنَّهُمَا لَنْ یَتَفَرَّقَا حَتّٰی یَرِدَا عَلَیَّ الْحَوْضَ ثُمَّ قَالَ اِنَّ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ مَوْلَایَ وَاَنَا وَلِیُّ کُلِّ مُؤْمِنٍ ثُمَّ اَخَذَ بِیَدِ عَلِیٍّ فَقَالَ مَنْ کُنْتُ وَلِیَّهُ فَهٰذَا وَلِیُّهُ اَللّٰهُمَّ وَالِ مَنْ وَالَاهُ وَعَادِ مَنْ عَادَاهُ وَ ذَکَرَ الْحَدِیْثَ بِطُوْلِهِ وَاَخْرَجَهُ الْحَاکِمُ مِنْ طَرِیْقِ سَلَمَةَ بْنِ کُهَیْلٍ عَنْ اَبِیْهِ عَنْ اَبِی الطُّفَیْلِ اَنَّهُ سَمِعَ زَیْدَ بْنَ اَرْقَمَ یَقُوْلُ نَزَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ بَیْنَ مَکَّةَ وَالْمَدِیْنَةِ عِنْدَ سَمُرَاتٍ خَمْسٍ دَوْحَاتٍ عِظَامٍ فَکَنَسَ النَّاسُ مَا تَحْتَ السَّمُرَاتِ ثُمَّ رَاحَ رَسُوْلُ اللّٰهِ عَشِیَّةً فَصَلّٰی ثُمَّ قَامَ خَطِیْبًا فَحَمِدَ اللّٰهَ وَاَثْنیٰ عَلَیْهِ وَذَکَرَ وَوَعَظَ فَقَالَ مَا شَاءَ اللّٰهُ اَنْ یَقُوْلَ ثُمَّ قَالَ اَیُّهَا النَّاسُ

اِنِّی تَارِکٌ فِیکُم اَمرَینِ لَن تَضِلُّوا اِن تَبِعتُمُوهُمَا وَهُمَا کِتَابُ اللّٰہِ وَاَهلُ بَیتِی عِترَتِی
ثُمَّ قَالَ اَتَعلَمُونَ اِنِّی اَولٰی بِالمُؤمِنِینَ مِن اَنفُسِهِم ثَلٰثَ مَرَّاتٍ قَالُوا نَعَم فَقَالَ رَسُولُ اللّٰہِ مَن کُنتُ
مَولَاہُ فَعَلِیٌّ مَولَاہُ وَاَخرَجَ الحَاکِمُ عَن بُرَیدَةَ الاَسلَمِیِّ قَالَ غَزَوتُ مَعَ عَلِیٍّ اِلَی الیَمَنِ
فَرَاَیتُ مِنهُ جَفوَةً فَقَدِمتُ عَلٰی رَسُولِ اللّٰہِ فَذَکَرتُ عَلِیًّا فَتَنَقَّصتُهُ فَرَاَیتُ وَجهَ رَسُولِ اللّٰہِ
یَتَغَیَّرُ فَقَالَ یَا بُرَیدَةُ اَلَستُ اَولٰی بِالمُؤمِنِینَ مِن اَنفُسِهِم قُلتُ بَلٰی یَا رَسُولَ اللّٰہِ فَقَالَ
مَن کُنتُ مَولَاہُ فَعَلِیٌّ مَولَاہُ **مسلم ۲ جلد صفحہ ۲۷۹** حَدَّثَنِی یَزِیدُ بنُ حَیَّانَ قَامَ رَسُولُ
اللّٰہِ یَومًا فِینَا خَطِیبًا بِمَاءٍ یُدعٰی خُمًّا بَینَ مَکَّةَ وَالمَدِینَةِ فَاِنَّمَا اَنَا بَشَرٌ یُوشِکُ اَن
یَاتِیَ رَسُولُ رَبِّی فَاُجِیبَ وَاَنَا تَارِکٌ فِیکُم ثَقَلَینِ اَوَّلُهُمَا کِتَابٌ فِیهِ الهُدٰی وَالنُّورُ
فَخُذُوا بِکِتَابِ اللّٰہِ وَاستَمسِکُوا بِهِ فَحَثَّ عَلٰی کِتَابِ اللّٰہِ وَرَغَّبَ فِیهِ ثُمَّ قَالَ وَاَهلُ بَیتِی
اُذَکِّرُکُمُ اللّٰہَ فِی اَهلِ بَیتِی اُذَکِّرُکُمُ اللّٰہَ فِی اَهلِ بَیتِی **کتاب مناقب سیدنا علی کرم**
اللہ وجہہ صفحہ ۲۴ عَنِ الزُّهرِیِّ قَالَ لَمَّا حَجَّ رَسُولُ اللّٰہِ حَجَّةَ الوَدَاعِ وَعَادَ قَاصِدًا المَدِینَةَ
قَامَ بِغَدِیرِ خُمٍّ وَهُوَ مَا بَینَ مَکَّةَ وَالمَدِینَةِ وَذٰلِکَ فِی الیَومِ الثَّامِنَ عَشَرَ مِن ذِی الحِجَّةِ
وَقتَ الهَاجِرَةِ فَقَالَ اَیُّهَا النَّاسُ اِنِّی مَسئُولٌ وَاَنتُم مَسئُولُونَ بَلَّغتُ قَالُوا نَشهَدُ اَنَّکَ
قَد بَلَّغتَ وَنَصَحتَ قَالَ وَاَنَا اَشهَدُ اَنِّی قَد بَلَّغتُ وَنَصَحتُ ثُمَّ قَالَ یَا اَیُّهَا النَّاسُ اَلَیسَ
تَشهَدُونَ اَن لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰہُ وَاَنَّکَ رَسُولُ اللّٰہِ قَالَ وَاَنَا اَشهَدُ مِثلَ مَا شَهِدتُم ثُمَّ قَالَ
یَا اَیُّهَا النَّاسُ قَد خَلَّفتُ فِیکُم مَا اِن تَمَسَّکتُم بِهِ لَن تَضِلُّوا بَعدِی کِتَابُ اللّٰہِ وَ
اَهلُ بَیتِی اَلَا وَاِنَّ اللَّطِیفَ الخَبِیرَ اَخبَرَنِی اَنَّهُمَا لَم یَفتَرِقَا حَتّٰی یَرِدَ عَلَیَّ الحَوضَ حَوضِی مَا بَینَ
بُصرٰی وَصَنعَاءَ عَدَدِ النُّجُومِ اِنَّ اللّٰہَ سَائِلُکُم کَیفَ خَلَفتُمُونِی فِی کِتَابِهِ وَاَهلِ بَیتِی
قَالُوا اللّٰہُ وَرَسُولُهُ اَولٰی بِالمُؤمِنِینَ یَقُولُ ذٰلِکَ ثَلٰثَ مَرَّاتٍ ثُمَّ قَالَ فِی الرَّابِعَةِ
وَاَخَذَ بِیَدِ عَلِیٍّ اَللّٰهُمَّ مَن کُنتُ مَولَاہُ فَعَلِیٌّ مَولَاہُ اَللّٰهُمَّ وَالِ مَن وَالَاہُ وَعَادِ مَن
عَادَاہُ یَقُولُهَا ثَلٰثَ مَرَّاتٍ اَلَا فَلیُبَلِّغِ الشَّاهِدُ مِنکُمُ الغَائِبَ **سیرۃ المحمدیہ صفحہ ۳۹۵**
اَخرَجَ الطَّبرَانِیُّ فِی الکَبِیرِ عَن جَرِیرٍ قَالَ شَهِدنَا المَوسِمَ فِی حَجَّةٍ مَعَ رَسُولِ اللّٰہِ اَی حَجَّةِ
الوَدَاعِ فَبَلَغنَا مَکَانًا یُقَالُ لَهُ غَدِیرُ خُمٍّ فَنَادَی الصَّلٰوةُ جَامِعَةٌ فَاجتَمَعنَا المُهَاجِرُونَ

والانصار فقام رسول الله فقال ايها الناس تشهدون ان لا اله الا الله قال ثم مه
قالوا وان محمدا عبده ورسوله قال فمن وليكم قالوا الله ورسوله مولانا قال فمن
وليكم ثم ضرب بيده الى عضد علي فاقامه فنزع عضده فاخذ بذراعيه فقال
من يكن الله ورسوله مولاه فان هذا مولاه اللهم وال من والاه وعاد من عاداه
اللهم من احبه من الناس فكن له حبيبا ومن ابغضه فكن له بغيضا اللهم اني
لا اجد احدا استودعه في الارض بعد العبدين الصالحين غيرك فاقض فيه بالحسنى
واخرج ابن جرير عن زيد بن ارقم عن ابي الطفيل عامر بن واثلة قال لما رجع رسول الله
من حجة الوداع فنزل غدير خم امر بدوحات فقممن ثم قام فقال اني تركت
فيكم الثقلين احدهما اكبر من الاخر كتاب الله حبل ممدود من السماء الى
الارض وعترتي اهل بيتي فانظروني كيف تخلفوني فيهما فانهما لن يتفرقا حتى
يردا علي الحوض ثم قال ان الله مولاي وانا ولي كل مؤمن ثم اخذ بيد علي
فقال من كنت وليه فعلي وليه اللهم وال من والاه وعاد من عاداه واخرج ايضا
عن ميمون عن ابي عبد الله قال كنت عند زيد بن ارقم فجاءه رجل يسأل عن علي
فقال كنا مع رسول الله في سفر بين مكة والمدينة فنزلنا مكانا يقال له غدير خم
فاذن بالصلوة جامعة فاجتمع الناس فحمد الله واثنى عليه ثم قال يا ايها الناس الست اولى
بكل مؤمن من نفسه قلنا بلى يا رسول الله نحن نشهد انك اولى بكل مؤمن من نفسه
قال فاني من كنت مولاه فهذا مولاه فاخذ بيد علي ولا اعلمه الا قال اللهم وال
من والاه وعاد من عاداه واخرج ايضا عن عطية العوفي عن زيد بن ارقم ان
رسول الله اخذ بعضد علي يوم غدير خم بارض الجحفة ثم قال ايها الناس الستم
تعلمون اني اولى بالمؤمنين من انفسهم قالوا بلى يا رسول الله قال من كنت مولاه
فعلي مولاه واخرج ابن جرير ايضا عن حذيفة بن اسيد الغفاري قال لما صدر رسول
الله من حجة الوداع نهى اصحابه عن شجرات بالبطحاء متقاربات ان ينزلوا تحتهن
ثم بعث اليهن فقام ما تحتهن من الشوك وشذبن عن رؤوس القوم ثم عمد

البعض فصلّى تحتهنّ ثمّ قام فقال ايها الناس انّه قد نبأني اللطيف الخبير انّه لم يعمّر
نبيّ الا مثل نصف عمر النبيّ الذي كان من قبله واني لاظن اني يوشك ان ادعى
فاجيب واني مسئول وانكم مسئولون فماذا انتم قائلون قالوا نشهد انك قد
بلّغت ونصحت فجزاك الله خيرا قال الستم تشهدون ان لا اله الا الله وانّ محمدا عبده
ورسوله وانّ جنّته حقّ وناره حقّ وانّ الموت حقّ وانّ الساعة اتية لا ريب فيها و
انّ الله يبعث من في القبور قالوا نشهد بذلك قال اللهمّ اشهد ثمّ قال ايها الناس
انّ الله مولاي وانا مولى المؤمنين من انفسهم فمن كنت مولاه فعليّ مولاه وعاد من
عاداه ثمّ قال ايها الناس انّي فرطكم وانتم واردون على الحوض حوض عرضه
ما بين بصرى وصنعاء عدد انية عدد النجوم قدحان من فضة واني سائلكم
حين تردون عليّ عن الثقلين فانظروا كيف تخلفوني الثقل الاكبر الله سبب طرفه
بيد الله وطرفه بايديكم فتمسّكوا لا تضلوا ولا تبدّلوا وعترتي اهل بيتي
وانّه قد نبأني اللطيف الخبير انهما لن يتفرّقا حتّى يردا عليّ الحوض واخرج ابن النجار
في مسنده اسمعيل بن يحيى عن ابن عمر رض قال سمعت رسول الله في حجّة الوداع وهو على
ناقته فضرب على منكب عليّ وهو يقول اللهمّ اشهد اللهمّ قد بلغت هذا اخي
وابن عمّي وصهري وابو ولدي اللهمّ كبّ من عاداه في النار وروى ابن ابي
شيبة عن البراء كنّا مع رسول الله في سفر فنزلنا بغدير خمّ فنودي الصلوة جامعة
وكسح لرسول الله تحت شجرة فصلّى الظهر فاخذ بيد عليّ رض فقال اللهمّ من كنت مولاه
فعليّ مولاه اللهمّ وال من والاه وعاد من عاداه فلقيه عمر بعد ذلك فقال
هنيئا لك يا ابن ابي طالب اصبحت وامسيت مولى كلّ مؤمن ومؤمنة قيل سبب
ورود هذا الحديث كما نقله الحافظ شمس الدين عن ابن اسحاق انّ عليّا رض تكلّم
فيه بعض كان معه باليمن فلمّا قضى النبيّ صلعم حجّة خطب بها تنبيها على قدره
وردّ على من تكلّم فيه كبريدة رض كما في البخاري والحاصل انّ هذا حديث
صحيح لا مرية فيه بل عدّه بعض الحفاظ متواترا اذ في رواية لاحمد انّه سمعه من

ثلثون صحابيا وشهدوا به لعلي لما نوزع في ايام خلافته وفي السيرة الشامية الموسومة
بسبيل الهدى والرشاد في سيرة خير العباد للعلامة عبد الله محمد بن يوسف بن علي بن
يوسف الدمشقي الصالحي رحمه الله تعالى في ذكر امير المؤمنين ابي الحسن علي بن
ابي طالب رضي الله تعالى عنه روى الامام احمد والحاكم عن ابن عباس وابن ابي شيبة
والامام احمد عن ابن عباس عن بريدة والامام احمد وابن ماجة عن البراء والطبراني
في الكبير عن جرير وابو نعيم عن جندع الانصاري وابن قانع عن حبشي بن جنادة و
الترمذي وقال حسن غريب والنسائي والطبراني في الكبير وابن ابي شيبة وايضا عن
ابي الطفيل عن زيد بن ارقم والضياء عن سعد بن ابي وقاص والشيرازي في الالقاب
عن عمر والطبراني في الكبير عن مالك بن الحويرث وابو نعيم في فضائل الصحابة عن
يحيى بن جعدة عن زيد بن ارقم وابن عقدة في كتاب الموالات عن حبيب بن بديل
بن ورقاء وقيس بن ثابت وزر بن شراحيل الانصاري والامام احمد عن علي وثلثة عشر
من الصحابة وابن ابي شيبة عن جابر والحاكم وابن عساكر عن علي وطلحة والامام
احمد والطبراني والضياء عن علي وزيد بن ارقم وثلثين رجلا من الصحابة وابن سعد
والخطيب عن انس والطبراني في الكبير عن عمرو بن مرة وزيد بن معاوية و
حبشي بن جنادة وابن ابي شيبة والامام احمد والنسائي عن سعيد بن وهب عن عمرو
بن مرة وعبد الله بن الامام احمد القواريري من طرقه صحيح عن ابي الطفيل وزيد بن ارقم
وعن ابن عباس وعائشة بنت سعد وعن البراء واسيد البجلي وسعد ان رسول الله ﷺ
دعى بعلي فقال اللهم من كنت مولاه وفي لفظ وليه فعلي لفظ فهذا وفي لفظ قال
هذا مولاه وفي لفظ فهذا وليه وفي لفظ ان الله ولي المؤمنين ومن كنت وليه فهو
ولي وفي لفظ ان الله مولاه وانا ولي كل مؤمن من كنت مولاه فهذا وليه وفي لفظ
اني وليكم وهذا ولي وان الله موالي من والاه ومعادي من عاداه وفي لفظ اللهم
اللهم وال من والاه وعاد من عاداه واحب من احبه وابغض من ابغضه وفي لفظ
واخذل من خذله واعن من اعانه وروى الطبراني في الكبير قال قال رسول الله

اللهم انصر من نصر علياً اللهم اكرم من اكرم علياً وفي لفظ اللهم اعنه واعن به
وارحمه وارحم به وانصره وانصر به وذكر في الفصول المهمة في مناقب الائمة المنسوبة الى
ابن الشافعية عن علي بن ابيطالب قال عممني رسول الله يوم غدير خم بعمامة فدل
طرفها على منكبي وقال ان الله امدني يوم بدر وحنين بملائكة معتمين بهذه
العمامة **ازالة الخفا صفحه ٩** اخرج الحاكم من طريق شريك بن عبد الله عن عثمان بن
عمير عن شقيق بن مسلمة عن حذيفة قال قالوا يا رسول الله لو استخلفت علينا قال ان
استخلف عليكم خليفة فتعصوه ينزل العذاب قالوا لو استخلفت علينا علياً قال انكم
لا تفعلون تفعلوه تجدوه هادياً مهدياً يسلك بكم الطريق المستقيم **سيرة المحمدية**
صفحه ٢٥ وروى الحافظ ابو بكر احمد بن الحسين البيهقي رحمه الله تعالى مرفوعاً الى
البراء بن عازب وروى الحافظ ابو الفتوح اسعد بن ابي الفضائل بن خلف في كتابه الموجز
في فضائل الخلفاء الاربعة رضي الله تعالى عنهم يرفعه بسنده الى حذيفة بن اسيد
الغفاري وعامر بن ابي ليلى بن ضمرة قال لما صدر رسول الله من حجة الوداع ولم يحج
غيرها اقبل حتى كان بالجحفة نهى عن سمرات متقاربات بالبطحاء ان لا ينزل تحتهن
احد حتى اذا اخذ القوم منازلهم ارسل فقام ما تحتهن وذلك يوم غدير خم ثم
بعد فراغه من الصلوة قال ايها الناس اني قد نبأني اللطيف الخبير انه لن يعمر نبي
الا نصف عمر النبي الذي كان قبله واني لاظن بان ادعى فاجيب واني مسئول
وانتم مسئولون هل بلغت فما انتم قائلون قالوا نقول بلغت وجهدت ونصحت
فجزاك الله خيراً قال تشهدون ان لا اله الا الله وان محمداً رسول الله وعبده وان جنته
حق وان ناره حق والبعث بعد الموت حق قالوا بلى نشهد قال اللهم اشهد ثم قال
يا ايها الناس الا تسمعون الا فان الله مولاي وانا اولى بكم من انفسكم الا ومن كنت
مولاه فعلي مولاه واخذ بيد علي فرفعها حتى نظرها القوم ثم قال اللهم وال من والاه
وعاد من عاداه **سيرة الحلبيه ٣ جلد صفحه ٢٧٦** لما وصل صلعم الى محل بين مكة والمدينة
يقال له غدير خم بقرب رابغ جمع الصحابة وخطبهم خطبة بين فيها فضل علي وبراءة

عرضه مما تكلم فيه بعض من كان معه بارض اليمن بسبب ما كان صدر منه اليهم
من المعدلة التي ظنها بعضهم جورا وبخلا والصواب كان معه كرم الله وجهه في ذلك فقال
صلعم ايها الناس انما انا بشر يوشك ان ياتيني رسول ربي فاجيب اى وفي لفظ في الطبراني
فقال يا ايها الناس انه قد نبأني اللطيف الخبير انه لم يعمر نبي الا نصف عمر الذي يليه من قبله
واني لاظن ان يوشك ان ادعى فاجيب واني مسئول وانكم مسئولون فما انتم قائلون قالوا
نشهد انك قد بلغت وجهدت ونصحت فجزاك الله خيرا فقال صلعم اليس تشهدون ان لا اله
الا الله وان محمدا عبده ورسوله وان جنته حق وناره حق وان الموت حق وان البعث حق
بعد الموت وان الساعة اتية لا ريب فيها وان الله يبعث من في القبور قالوا بلى نشهد
بذلك قال اللهم اشهد الحديث ثم حض على التمسك بكتاب الله ووصى باهل بيته
اي فقال اني تارك فيكم الثقلين كتاب الله وعترتي اهل بيتي ولن يتفرقا حتى يردا
على الحوض وقال في حق علي كرم الله وجهه لما كرر عليهم الست اولى بكم من انفسكم
ثلاثا وهم يجيبون صلعم بالتصديق والاعتراف ورفع صلعم يد علي كرم الله وجهه وقال
من كنت مولاه فعلي مولاه اللهم وال من والاه وعاد من عاداه واحب من احبه
وابغض من بغضه وانصر من نصره واعن من اعانه واخذل من خذله وادر الحق معه حيث
دار وهذا حديث صحيح ورد باسانيد صحاح وحسان ولا التفات لمن قدح في صحته
كابي داود وابي حاتم الرازي وقول بعضهم ان زيادة اللهم وال من والاه الى اخره
موضوعة مردود فقد ورد ذلك من طرق صحح الذهبي كثيرا منها وقد جاء ان عليا
قام خطيبا فحمد الله واثنى عليه ثم قال انشد الله من ينشد يوم غدير خم الا قام ولا يقوم
رجل يقول انبئت او بلغني الا رجل سمعت اذناه ووعى قلبه فقام سبعة عشر صحابيا وفي
رواية ثلثون صحابيا وفي المعجم الكبير ستة عشر وفي رواية اثنا عشر فقال هاتوا
ما سمعتم فذكروا الحديث ومن جملته من كنت مولاه فعلي مولاه وفي رواية فهذا
مولاه وعن زيد بن ارقم وكنت ممن كتم فذهب الله ببصري وكان علي كرم الله
وجهه دعى على من كتم قال بعضهم ولما شاع قوله صلعم من كنت مولاه فعلي مولاه

فی سائر الامصار وطار فی جمیع الاقطار بلغ الحرث بن النعمان الفهری الخ شواهد النبوت ملا عبد الرحمن جامی صفحه ۲۰۸ وازانجمله آنست که روزی برحاضران مجلس سوگند داد که هرکه از رسول الله شنیده است که گفته است مَنْ کُنْتُ مَوْلَاهُ فَعَلِیٌّ مَوْلَاهُ گواهی دهد دوازده تن از انصار حاضر بودند گواهی دادند یکی دیگر که آنرا از رسول الله شنیده بود حاضر بود اما گواهی نداد حضرت امیر کرم الله وجهه فرمود که ای فلان تو چرا گواهی ندادی با آنکه تو هم شنیده گفت من پیر شده ام وفراموش کرده ام امیر گفت که خداوندا اگر این شخص دروغ میگوید سفیدی بشره وی ظاهر گردان که عمامه آنرا نه پوشد راوی گوید والله من آن شخص را دیدم که سفیدی برمیان دو چشم وی پیدا امده بود در ازانجمله آنست که زید بن ارقم گفته است که من در همان مجلس یا مثل آن حاضر بودم ومن نیز ازانجمله بودم که شنیده بودم اما گواهی ندادم وآنرا پنهان داشتم خدایتعالی روشنائی چشم مرا ببرد وگویند که همیشه بر فوت آن شهادت اظهار ندامت میکرد واز خدایتعالی آمرزش میخواست ❊

دیوان علی کرم الله وجهه

وَاَوْجَبَ طَاعَتِیْ فَرْضًا بِعَزْمٍ
لِذَالِکَ اَقَامَنِیْ لَهُمْ اِمَامًا
لِجَاهِدِ طَاعَتِیْ وَمُرِیْدِ هَضْمِیْ

کَمَا هَارُوْنُ مِنْ مُوْسٰی اَخُوْهُ
وَاَخْبَرَهُمْ بِهٖ بِغَدِیْرِ خُمٍّ
وَوَیْلٌ لِلَّذِیْ یَشْقٰی سَفَاهًا

وَفِی الْقُرْاٰنِ اَلْزَمَهُمْ وَلَائِیْ
کَذَالِکَ اَنَا اَخُوْهُ وَذَاکَ اِسْمِیْ
وَوَیْلٌ ثُمَّ وَیْلٌ ثُمَّ وَیْلٌ
یُرِیْدُ عَدَاوَتِیْ مِنْ غَیْرِ جُرْمِیْ
سَبَقْتُکُمْ اِلَی الْاِسْلَامِ طُرًّا
رَسُوْلُ اللّٰهِ یَوْمَ غَدِیْرِ خُمٍّ
اَلَا مَنْ شَاءَ فَلْیُؤْمِنْ بِهٰذَا

وایضا فیه وابو الفداء وسیرة المحمدیه میں یہ اشعار موجود ہے

غُلَامًا مَا بَلَغْتُ اَوَانَ حُلْمِیْ
وَاَوْصَانِی النَّبِیُّ عَلَی اخْتِیَارٍ
وَاِلَّا فَلْیَمُتْ کَمِدًا نَعَمٍّ

وَاَوْجَبَ لِیْ وِلَایَتَهٗ عَلَیْکُمْ
لِاُمَّتِهٖ رِضًی مِنْکُمْ بِحُکْمِیْ

مشکوة صفحه ۵۵۶ وَعَنْ زَیْدِ بْنِ اَرْقَمَ اَنَّ النَّبِیَّ صلعم قَالَ مَنْ کُنْتُ مَوْلَاهُ فَعَلِیٌّ مَوْلَاهُ رَوَاهُ اَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِیُّ مشکوة صفحه ۵۵۷ وَعَنْ بَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ وَزَیْدِ بْنِ اَرْقَمَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صلعم لَمَّا نَزَلَ بِغَدِیْرِ خُمٍّ اَخَذَ بِیَدِ عَلِیٍّ فَقَالَ اَلَسْتُمْ تَعْلَمُوْنَ اَنِّیْ اَوْلٰی بِالْمُؤْمِنِیْنَ مِنْ اَنْفُسِهِمْ قَالُوْا بَلٰی قَالَ اَلَسْتُمْ تَعْلَمُوْنَ بِکُلِّ مُؤْمِنٍ مِنْ نَفْسِهٖ قَالُوْا بَلٰی فَقَالَ اَللّٰهُمَّ مَنْ کُنْتُ مَوْلَاهُ فَعَلِیٌّ مَوْلَاهُ اَللّٰهُمَّ وَالِ مَنْ وَالَاهُ وَعَادِ مَنْ عَادَاهُ فَلَقِیَهٗ عُمَرُ بَعْدَ ذٰلِکَ فَقَالَ لَهٗ هَنِیْئًا لَکَ یَا ابْنَ اَبِیْ طَالِبٍ اَصْبَحْتَ وَاَمْسَیْتَ مَوْلَایَ وَمَوْلٰی کُلِّ مُؤْمِنٍ وَمُؤْمِنَةٍ رَوَاهُ اَحْمَدُ کتاب مناقب سیدنا علی کرم الله وجهه تَنْبِیْهٌ عَلٰی مَعَانِیْ کَلِمَاتٍ مِنْ هٰذَا الْفَصْلِ مِنْهَا قَوْلُهٗ صلعم مَنْ کُنْتُ مَوْلَاهُ فَعَلِیٌّ مَوْلَاهُ

قال العلماء لفظة المولی مستعملة بازاء معان متعددة وقد ورد القرآن العظیم بها فتارة
بمعنی اولی قال تعالی فی حق المنافقین مأواکم النار هی مولاکم معناه اولی بکم
وتارة بمعنی الناصر قال تعالی ذلک بانّ مولی الذین آمنوا وانّ الکافرین لا مولی لهم
معناه انّ الله ناصر الذین آمنوا وانّ الکافرین لا ناصر لهم وتارة بمعنی الوارث قال الله
تعالی ولکلّ جعلنا موالی مما ترک الوالدان والاقربون معناه وارثاً وتارة بمعنی العصبة
قال الله تعالی وانّی خفت الموالی من ورائی معناه عصبتی وتارة بمعنی الصدیق قال الله تعالی
یوم لا یغنی مولی عن مولی شیئاً معناه حمیم عن حمیم ای صدیق عن صدیق وتارة
بمعنی السید والمعتق وهو ظاهر واذا کانت واردة لهذه المعانی فیکون من کنت
ناصره او حمیمه او صدیقه فانّ علیاً منه کذلک شرح مشکوة از شاه عبد الحق دهلوی
سوم جلد صفحه ۱۶۰ بدانکه این اقوی چیزیست که تمسک کرده اند شیعه در ادعای ایشان نص تفصیلی بخلافت علی مرتضی
ومیگویند که مولی اینجا بمعنی امامت است بدلیل قول آنحضرت صلعم الست اولی بکم نه ناصر ومحبوب والا احتیاج
بجمع کردن صحابه وخطاب کردن بایشان واین مبالغه نمودن ودعا کردن مر وی را رض نبود زیرا که میدانست ومی شناخت
آنرا هر یکی از صحابه ومثل این دعا نمی باشد مگر امام معصوم مفروض الطاعة را پس باشد مر علی را رضی الله عنه از ولا آنچه مر آنحضرت راست
از ولاء امت پس این نص صریح است بر خلافت وی رض واین حدیث صحیح است بیشک روایت کرده اند آنرا جماعتی مانند
ترمذی ونسائی واحمد وطرق وی کثیر است روایت کرده اند آنرا شانزده صحابی ودر روایتی مر احمد را آمده که شنیده اند آنرا از
حضرت پیغمبر سی صحابی وگواهی داده اند بدان مر علی را وقتیکه نزاع در خلافت کرده شد با وی در امامت وخلافت وی وبسیار
از اسانید صحاح وحسان است والتفات نیست بقول کسیکه سخن کرده است در صحت وی ونه بقول بعضی گفته اند که زیادت اللهم
وال من والاه موضوع است زیرا که وارد شده است از طرق متعدده که تصحیح کرده است اکثر آنرا ذهبی کذا قال
الشیخ ابن حجر فی الصواعق وگفته ولیکن ما میگوئیم بشیعه بطریق الزام که ایشان اتفاق کرده اند باعتبار تواتر دلیل امامت
وگفته اند که تا حد تواتر نباشد بدان استدلال بر صحت امامت نتوان کرد ویقین است که این حدیث متواتر نیست با وجود اختلاف
دران اگرچه خلاف مردود است بلکه طعن کنند در ان بعضی از ائمه حدیث وعدول ایشانند که رجوع است بایشان درین امر مثل
ابی داود سجستانی وابی حاتم رازی وغیر ایشان وروایت نکرده اند آنرا از اهل حفظ واتقان که در طلب حدیث طواف بلاد
اعصار کردند مثل بخاری ومسلم وواقدی وجز ایشان از اکابر اهل حدیث واین اگرچه مخل نیست بصحت حدیث لیکن دعوی تواتر در

مثل این از اعجب عجائب است وایشان شرط کرده اند تواتر را در حدیث امامت فتدبّر واهل سنّت وجماعت رد کرده اند بر شیعه و
کلام ایشان در اینجا طویل است که در صواعق محرقه ذکر کرده و با چیزی ازان بطریق اختصار آورده ایم گفته است لا نسلّم که مولی در اینجا
بمعنی حاکم واولی است بلکه بمعنی محبوب وناصر است زیرا که مولی مشترک است میان چند معنی معتق وعتیق ومتصرف در امر وناصر ومحبوب
وتعیین بعضی معانی مشترک بے دلیل اعتبار ندارند وما وایشان متفق بر صحت ارادت محبوب وناصر وعلی رض سید ما وحبیب ما وناصر ما وسیاق
حدیث نیز ناظر در اینمعنی است وبودن مولی بمعنی امام معهود ومعلوم نیست در لغت ونه در شرع وهیچ یکی از ائمه لغت ذکر نکرده است
ومفعل بمعنی افعل میآید ومیگویند که این چیز اولی است از فلان چیز ومیگویند که مولی ازوی پس غرض از تنصیص بر موالات
تنبیه است بر اجتناب از بعض وی زیرا که تنصیص بران وافی تر وموکد تر است مزید شرف او را رض واز ینجهت تصدیر کرد بقول خود
أَلَسْتُ بِالْمُؤْمِنِينَ مِنْ أَنْفُسِهِمْ ودعا نیز از همین جهت است ودر بعضی طرق ذکر اهل بیت نبوت عموماً وذکر علی رض
خصوصاً آمده چنانچه نزد طبرانی وجز وی بسند صحیح آمده واین دلالت دارد که مراد حثّ وترغیب وتاکید بر محبت ایشان است
ونیز میگویند که سبب این آنست که بعضی صحابه با علی رض در یمن بوده وشکایتی ازوی رض در بعضی امور وانکاری بروی نموده بود
چنانکه بریده اسلمی در صحیح بخاری آورده وذهبی تصحیح آن نموده پس روی مبارک آنحضرت متغیر گشت وفرمود یا بریده
أَلَسْتُ أَوْلَى بِالْمُؤْمِنِينَ مِنْ أَنْفُسِهِمْ الحدیث وصحابه را نیز جمع کرد وتاکید در این نمود وگفت شیخ ابن حجر سلّمنا که مولی
بمعنی اولی است ولیکن از کجا لازم آید که اولی بامامت مراد است بلکه بقرب واتباع چنانکه در قرآن مجید میفرماید أَوْلَى النَّاسِ بِإِبْرَاهِيمَ
لَلَّذِينَ اتَّبَعُوهُ ودلیل قاطع بلکه ظاهر نفی این احتمال نداریم سلّمنا مراد اولی بامامت است اما دلیل نیست بر امامت فی الحال
بلکه در مآل ودر وقت عقد بیعت مراد او را وتقدیم ائمه ثلثه باجماع است وعلی رض نیز دران اجماع داخل است وبقرینه چیزهای دیگر که
مصرّح است بخلافت ابی بکر رض بعد ازوی صلعم چگونه نص بر امامت باشد حالانکه حجت نیاورد بدان علی رض وعباس رض ونه غیر ایشان
وقت حاجت بدان بلکه احتجاج آورد بدان علی رض در وقت خلافت خود پس سکوت وی از احتجاج تا ایام خلافت دلیل است بر آنکه
دانسته که نصی نیست در وی بر خلافت وی عقیب وفات پیغمبر باوجود آنکه علی رض خود تصریح کرده است که نصی نیست از آنحضرت بر خلافت وی
ونه خلافت غیر وی چنانکه در اخبار صحیحه آمده است ودر صحیح بخاری وغیر وی آمده است که علی رض وعباس رض از نزد آنحضرت صلعم در مرض موت
برآمدند وعباس رض بعلی رض گفت بطلب این امر اگر در ما باشد بدانیم آنرا از آنحضرت صلعم وعلی رض فرمود نمی طلبم الحدیث واگر این حدیث نص میبود
در امامت وی آنچه حاجت می بود بمراجعت بحضرت وپرسیدن ازوی وگفتن عباس که اگر این امر در ما باشد بدانیم آنرا با
قرب عهد بیوم غدیر خسم مانند دو ماه وتجویز نسیان تمامه بصحابه جز یوم غدیر را وپوشیدن ایشان آنرا باوجود علم بدان
ازان قبیل است که عقل تجویز نمیکند آنرا پس ایشان در حالت بیعت با بی بکر یاد داشتند آنرا وعالم بودند بدان وآنحضرت صلعم

بعد از روز غدیر خطبه خوانده و آشکارا کرد حق ابی بکر و عمر رض را و گفت که امیر نشود بر شما هیچ یکی چنانچه در اخبار آمده است و تحقیق ثابت شده است
که آنحضرت حث کرده و ترغیب نموده است بر مودت اهل بیت خود و محبت و اتباع ایشان و فرق است میان محبت و خلافت و
شیعه میگویند که دانستند صحابه این نص را ولیکن اتباع نکردند آنرا و انقیاد ننمودند بدان بظلم و عناد و مکابره و امیر المومنین علی رض که ترک
طلب و احتجاج کردند از جهت تقیه بود و این کذب و افتری است زیرا که وی رض قوت تمام داشت و کثرت بی اندازه شجاعت و یرا خود
چه گویند و با وجود آن از آنحضرت پیغمبر نص شنیده باشد و احتجاج بدان نیارد و عمل بدان نکند از محالات است و چون ابو بکر رض احتجاج کرد
بحدیث الْأَئِمَّةُ مِنْ قُرَيْشٍ چرا نگفتند که نصی بر خصوص علی رض واقع است احتجاج باین عموم چرا میکنی و بیهقی از امام ابو حنیفه
آورده است که گفت اصل عقیده شیعه تضلیل صحابه است و روافض قائل اند به تکفیر ایشان و میگویند همه غیر ازین چند تن کافر رفتند
و قاضی ابوبکر باقلانی گفته که در انچه رفته اند روافض بدان ابطال دین اسلام است بتمام زیرا که چون کتمان نصوص ظلم و افترا
و کذب ایشان در اول احکام اسلام بغرض نفسانی از ایشان واقع شده دیگر هر چه از هر چه احادیث و اخبار ایشان مروی شده
زور و باطل باشد بلکه این منقصت راجع بحضرت رسول الله صلعم میگردد که در صحبت وی اینچنین برآمدند و بعلی مرتضی نیز که تهاون و
تقصیر در طلب حق و تائید آن کرد و این کلام شیخ ابن حجر است در صواعق محرقه **شرح تجرید علامه قوشجی صفحه ۳۶۸**

وَأُجِيبَ بِأَنَّهُ غَيْرُ مُتَوَاتِرٍ بَلْ هُوَ خَبَرٌ وَاحِدٌ فِي مُقَابَلَةِ الْإِجْمَاعِ كَيْفَ وَقَدْ قَدَحَ فِي صِحَّتِهِ
كَثِيرٌ مِنْ أَهْلِ الْحَدِيثِ وَلَمْ يَنْقُلْهُ الْمُحَقِّقُونَ مِنْهُمْ كَالْبُخَارِيِّ وَمُسْلِمٍ وَالْوَاقِدِيِّ وَأَكْثَرُ
مَنْ رَوَاهُ لَمْ يَرْوِ الْمُقَدِّمَةَ الَّتِي جُعِلَتْ دَلِيلًا عَلَى أَنَّ الْمُرَادَ بِالْمَوْلَى الْأَوْلَى بِالتَّصَرُّفِ وَبَعْدَ
صِحَّةِ الرِّوَايَةِ فَمُؤَخَّرُ الْخَبَرِ أَعْنِي قَوْلَهُ اللَّهُمَّ وَالِ مَنْ وَالَاهُ يُشْعِرُ بِأَنَّ الْمُرَادَ بِالْمَوْلَى هُوَ النَّاصِرُ وَالْمُحِبُّ
بَلْ مُجَرَّدُ احْتِمَالِ ذَلِكَ كَافٍ فِي دَفْعِ الِاسْتِدْلَالِ وَمَا ذُكِرَ مِنْ أَنَّ ذَلِكَ مَعْلُومٌ ظَاهِرٌ مِنْ قَوْلِهِ تَعَالَى
وَالْمُؤْمِنُونَ وَالْمُؤْمِنَاتُ بَعْضُهُمْ أَوْلِيَاءُ بَعْضٍ لَا يَدْفَعُ الِاحْتِمَالَ لِجَوَازِ أَنْ يَكُونَ الْغَرَضُ التَّنْصِيصَ
عَلَى مُوَالَاتِهِ وَنُصْرَتِهِ لِيَكُونَ أَبْعَدَ عَنِ التَّخْصِيصِ الَّذِي يَحْتَمِلُهُ أَكْثَرُ الْعُمُومَاتِ وَلِيَكُونَ
أَوْفَى بِإِفَادَةِ الشَّرَفِ حَيْثُ قُرِنَ بِمُوَالَاةِ النَّبِيِّ وَلَوْ سُلِّمَ أَنَّ الْمُرَادَ بِالْمَوْلَى هُوَ الْأَوْلَى فَأَيْنَ الدَّلِيلُ
عَلَى أَنَّ الْمُرَادَ هُوَ الْأَوْلَى بِالتَّصَرُّفِ وَالتَّدْبِيرِ بَلْ يَجُوزُ أَنْ يُرَادَ الْأَوْلَى فِي الِاخْتِصَاصِ وَالْقُرْبِ
مِنْهُ كَمَا قَالَ اللَّهُ إِنَّ أَوْلَى النَّاسِ بِإِبْرَاهِيمَ لَلَّذِينَ اتَّبَعُوهُ وَكَمَا تَقُولُ التَّلَامِذَةُ
نَحْنُ أَوْلَى بِأُسْتَاذِنَا وَالْأَتْبَاعُ أَوْلَى بِسُلْطَانِنَا وَلَا يُرِيدُونَ الْأَوْلَوِيَّةَ فِي التَّدْبِيرِ وَالتَّصَرُّفِ
وَحِ لَا يَدُلُّ الْحَدِيثُ عَلَى إِمَامَتِهِ وَلَوْ سُلِّمَ فَغَايَةُ الدَّلَالَةِ عَلَى اسْتِحْقَاقِ الْإِمَامَةِ وَثُبُوتِهَا

في الحال لكن من ابى بكر نفى امامة الائمة الثلثة **شرح مواقف صفحه ٦١١** الجواب منع
صحة الحديث ودعوى الضرورة بصحته لكونه متواترا مكابرة كيف ولم ينقله اكثر
اصحاب الحديث كالبخاري ومسلم واضرابهما وقد طعن بعضهم فيه كابى داؤد السجستانى
وابى حاتم الرازى وغيرهما من ائمة الحديث وان عليا لم يكن يوم الغدير مع النبي
فانه كان باليمن ورد هذا بان غيبته لا ينافى صحة الحديث الا ان يروى هكذا اخذ
بيد علي او استحضره وقال وان سلم ان هذا الحديث صحيح فرواته اى اكثرهم
لم يرووا مقدمة الحديث وهى الست اولى بكم من انفسكم فلا يمكن ان يتمسك بها
في ان المولى بمعنى الاولى والمراد بالمولى هو الناصر بدليل اخر الحديث وهو قوله وال من
والاه الخ ولان مفعل بمعنى افعل لم يذكره احد من ائمة عربية وقوله تعالى ماواكم
النار هى مولاكم اى مقركم وما اليه مالكم وعاقبتكم ولهذا قال الله تعالى
وبئس المصير وقد قيل المراد ههنا الناصر فيكون مبالغة في نفى النصرة على طريقة قولهم
الجوع زاد من لا زاد له والاستعمال ايضا يدل على ان المولى ليس بمعنى الاولى لجواز ان
يقال هو اولى الرجلين او الرجال دون مولى الرجلين او الرجال وان سلم ان المولى بمعنى
الاولى فاين الدليل على ان المراد الاولى بالتصرف والتدبير بل يجوز ان يراد الاولى
في امر من الامور كما قال الله تعالى ان اولى الناس بابراهيم للذين اتبعوه واراد
الاولوية في الاتباع والاختصاص به والقرب منه لا في التصرف فيه وتقول التلامذة
نحن اولى باستادنا ويقول الاتباع نحن اولى بسلطاننا ولا يريدون الاولوية في
التصرف والتدبير في امرنا ولصحة الاستفسار اذ يجوز ان يقال في اى شئ هو اولى
أفي نصرته او محبته او التصرف فيه ولصحة التقسيم بل يقال كون فلان
اولى بزيد اما في نصرته واما في ضبط امواله واما في تدبيره والتصرف فيه
وح لا يدل الحديث على امامته **سورة الحديد** ماواكم النار وهى مولكم
بيضاوى هى اولى بكم كقول لبيد افغدت كلا الفرجين تحسب انه مولى
المخافة خلفها وامامها وحقيقته محراكم اى مكانكم الذى يقال فيه هو اولى

بکم کذالک هو مستنة لکرم ای مکان قول القایل انه لکریم او مکانکم عمّا قریب من الولی وهو الاقرب تفسیر ابن عباس وجلالین والبغوی هی اولی بکم التفسیر نیشاپوری هی مولیٰکم وقیل المراد انها المتولی امورکم کما تولیتم فی الدنیا اعمال اهل النار وقیل اراد هی اولی بکم قال جابر الله حقیقة هی محرّاکم ای مکانکم الذی یقال فیه هو اولی بکم کما قیل هو هنیئة الکرم ای مکان یقول القائل انه لکریم قال فی التفسیر الکبیر هذا معنی ولیس بتفسیر اللفظ من حیث اللغة وغرضه ان الشریف المرتضی لما تمسک فی امامة علیؑ بقوله من کنت مولاه فهذا علی مولاه احتج بقول الائمة فی تفسیر الایة ان المولی واذا ثبت ان اللفظ محتمل وجب حمله علیه لان ما عداه بین الثبوت ککونه ابن العم والناصر وبین الانتفاء کالمعتق والمعتق فیکون علی التقدیر الاول عبثاً وعلی التقدیر الثانی کذباً قال واذا کان قول هؤلاء معنی لا تفسیراً بحسب اللغة سقط الاستدلال قلت فی هذا الاسقاط بحث لا یخفی وجوزوا ان یراد فی الایة نفی الناصر لانه اذا قال هی ناصرکم علی سبیل ولیس لها نصرة لزم نفی الناصر راساً تفسیر بغوی صفحه ۲۷ مولاکم صاحبکم واولی بکم لما اسلفتم

آن علیؑ والیِ ملکِ نبیؐ
تا نیاید در نگاه اولیا

مثنوی مولوی روم دفتر ششم

ابن عم من علیؑ مولای اوست
مومنان را ز انبیا آزادیست
اگر نه ذات نبیؐ و ولی بُدی مقصود
امام جنّ والنسی علیؑ بود که علیؑ
علیؑ زبعد محمدؐ زهر چه هست به است
که نیست دین هدیٰ را بقول پاک رسولؐ

مثنوی شاه بوعلی قلندر قدس سره صفحه ۴

آن وصیّ مصطفیٰ است شیرِ خدا
مثنوی معنوی مولوی روم
زین سبب پیغمبر با اجتهاد
کیست مولا آنکه آزادت کند
ای گروه مومنان شادی کنید
جهان بگیتم عدم رفتی همچو اول بار
ز کلّ خلق فزونست از صغار و کبار
اگر تو مومن پاکی نظر دریغ مدار
امام غیر علیؑ بعد احمدِ مختار

آن علیؑ زوجِ بتولِ پارسا
او خدو انداخت بر روی علیؑ
نام خود وان علیؑ مولیٰ نهاد
بند رقیت ز پایت بر کند
همچو سرو و سوسن آزادی کنید
نوشته بر درِ فردوس کاتبانِ قضا
ز نام اوست معلق سما و کرسی و عرش
بحق دین محمدؐ بخون پاک حسینؑ
ز بعد او حسنؑ است حسینؑ محبت او

بهر دین دل کند از دنیا علیؑ
زال دنیا را از آن زد پشتِ پا
افتخار هر نبیؐ و هر ولی
گفت هر کس را منم مولا و دوست
چون بآزادی نبوت هادیست

خواجه حافظ شیرازی صفحه ۳۹۲

نبی رسول ولی عهد حیدر کرّار
ز ذات اوست بمطلق زمین بدین هنجار
بحق حر دم نیکِ مهاجر و انصار
مجوی جهل بر این کار مومنِ دیندار

نجات خویش طلب بجان بهشت وچهار	بدشمنان منشین حافظا تولا کن	تمام گشت بیکروز جمع این اشعار	بگاه هفتصد وهفتاد بُد که در شیراز

من تفسير الثعلبي في تفسير قوله تعالى يا ايها الرسول بلغ ما انزل اليك من ربك قال قال ابو جعفر محمد بن علي عليهما السلام معناه بلغ ما انزل اليك في فضل علي بن ابيطالب صلى الله عليه وفي نسخة اخرى انه قال يا ايها الرسول بلغ ما انزل اليك في علي وقال هكذا انزلت رواه جعفر بن محمد فلما نزلت هذه الآية اخذ رسول الله بيد علي وقال من كنت مولاه فعلي مولاه (ايضا فيه) قال اخبرني ابو محمد عبد الله بن محمد القاضي حدثنا ابو الحسين محمد بن عثمان النصيبي حدثنا ابو بكر محمد بن الحسين عن حسان عن الكلبي عن ابي صالح عن ابن عباس في قوله تعالى يا ايها الرسول بلغ ما انزل اليك من ربك الآية نزلت في علي بن ابيطالب امر النبي بان تبلغ فيه فاخذ رسول الله بيد علي عليه السلام فقال من كنت مولاه فعلي مولاه اللهم وال من والاه وعاد من عاداه (قرائد السمطين جوينى) عن سيد الحفاظ وابو المؤيد الموفق بن احمد المكي الخوارزمي وابو منصور بن شهردار بن شيرويه بن شهردار الديلمي قال اخبرني الحسن الحداد المقري الحافظ قال نبأنا احمد بن عبد الله بن احمد قال نبأنا محمد بن احمد بن علي قال نبأنا محمد بن عثمان بن ابي شيبة قال نبأنا يحيى الحماني قال حدثنا قيس بن الربيع عن ابي هارون العبدي عن ابي سعيد الخدري ان رسول الله ص دعى الناس الى علي عليه السلام في غدير خم وامر بما تحت الشجرة من الشوك فقم وذلك يوم الخميس فدعى عليا فاخذ بضبعيه فرفعهما حتى نظر الناس الى بياض ابطي رسول الله ثم لم يتفرقوا حتى نزلت هذه الآية اليوم اكملت لكم دينكم واتممت عليكم نعمتي ورضيت لكم الاسلام دينا فقال رسول الله ص الله اكبر على اكمال الدين واتمام النعمة ورضاء الرب برسالتي والولاية بعلي من بعدي قال من كنت مولاه فعلي مولاه اللهم وال من والاه وعاد من عاداه وانصر من نصره واخذل من خذله فقال حسان بن ثابت ائذن لي يا رسول الله فاقول في علي ابياتا تسمعها فقال قل على بركة الله فقام حسان بن ثابت فقال يا معشر مشيخة قريش اسمعوا قولي بشهادة من رسول الله في الولاية

الثابتۃ فقال **نظم**

بانی مولاکم نعم ولیکم
ولا تجدن فی الخلق للامر عاصیا

یناديهم يوم الغدير نبيهم ۔ بخم واسمع بالرسول مناديا
وقالوا ولم يبدوا هناك التعاميا ۔ الٰهك مولانا وانت ولينا
فقال له قم يا علی فاننی ۔ رضيتك من بعدی اماما وهاديا

روایات مذکورہ سے معلوم ہوا کہ آیہ اَلْیَوْمَ اَکْمَلْتُ و آیہ یا اَیُّہَا الرَّسُوْلُ بَلِّغْ بمقام غدیر درباب نصب خلافت حضرت امیرؑ کے نازل ہوا اور نبیؐ نے بحکم رب خلیفہ اپنا کیا اور اشعار سے حضرت حسان بن ثابت صحابی کے صاف واضح ہے کہ معنی مولا کے حدیث غدیر میں امام مراد ہے **نہایہ ابن اثیر باب الواو فصل اللام** المولى في الحديث وهو اسم يقع على جماعة كثيرة فهو الرب والمالك والسيد والمنعم وكل من ولی امرا او قام به فهو مولاه ووليه ومنه الحديث من كنت مولاه فعلی مولاه وقال الشافعی يعنی بذلك ولاء الاسلام كقوله تعالى ذلك بان الله مولى الذين امنوا وان الكافرين لا مولى لهم وقول عمر رض لعلی اصبحت مولى كل مؤمن ای ولی كل مؤمن وقيل سبب ذلك ان اسامة قال لعلی لست مولای انما مولای رسول الله فقال من كنت مولاه فعلی مولاه ومنه الحديث انما امرأة نكحت بغير اذن مولاها فنكاحها باطل وفی رواية وليها ای متولی امرها **صراح باب اليا فصل الواو** ولاية بالكسر تصرف کردن و دست یافتن عع ف الک ۲ يقال ولی الوالی البلد وولی الرجل البيع وفلان ولی وولی عليه وولايت بالكسر بادشاہی راندن و یاری کردن وقال سيبويه هو بالفتح المصدر و بالكسر الاسم كالامارة و دوست و متصرف بر کسی وكل من ولی امرا واحدا فهو وليه مولى **شرح تجرید علامہ قوشجی** قوله الست اولى بكم من كنت مولاه الخ وهذا الحديث اورده علی يوم الشورى عند ما حاول ذكر فضائله ولفظ المولى قد يراد المعتق والحليف والجار وابن العم والناصر والاولى بالتصرف قال الله تع وماوٰكم النار هی مولاكم ای اولى بكم ذكره ابو عبيدة وقال النبی ايما امرأة نكحت بغير اذن مولاها ای الاولى بها والمالك لتدبيرها ومثله فی الشعر وبالجملة استعمال المولى بمعنى المتولی والمالك للامر والاولى بالتصرف شائع فی كلام العرب منقول عن ائمة اللغة والمراد انه اسم لهذا المعنى لا صفة بمنزلة الاولى ليتعرض بانه ليس من صيغة اسم التفضيل ولانه

لا یستعمل استعماله وینبغی ان یکون المراد به فی الحدیث هو هذا الذی لیطابق صدر الحدیث اعنی قوله الست اولی بکم من انفسکم ولانه لا وجه للخمسة الاول **تفسیر نیشاپوری ج ۲ تفسیر سوره مائده** ذیل تفسیر آیه انما ولیکم الله آه تمسک یوم الشوری بخبر الغدیر وخبر المباهلة وجمیع مناقبه وفضائله وهب انها دالة علی امامته **نہایہ وصراح وقاموس وشرح تجرید قوشجی وتفسیر کبیر** انما ولیکم الله مین ولی بمعنی آقا و حاکم کے لکھا ہے اور صاف وواضح امر یہہ ہے کہ نزد صرفیین ولغویین میان مصدر وافعال کے بقا معنی حدثی کا ضرور ہے مثل اینکہ الضرب زدن پس زد تمامی افعال مین باقی رہیگا جیسے یضرب واضرب ولاتضرب اور ممکن نہین کہ صیغہ فاعل ضارب مین معنی قاتل وفاتح وناصر کے پیدا کرے اور ہر زبان کا دستور ہے کہ بعض لغت کثیر المعنی ہوتے ہین جیسے صلوٰۃ وصوم وکتاب وسجع ونوم وروح وغیرہ کے مگر متکلم ساتھہ مخاطب کے معنی مشہور پر قصد کر کے بولتا ہے تاکہ تفہیم مدعا مین سامعین کو سہولت ہو اور ولی کا فاعل والی ہے اور والی مصر ووالی شام ووالی مکہ وزید والی الکوفة عمر پس بمعنی دوست وناصر کے نہین ہو سکتے ہین اور اولیاء نابالغ وثلاثی مزید اسکا متولی مسجد ومتولی کاروان سرای ومتولی ماتم سرائے ومتولی خانقاہ وغیرہ کو کوئی عربی دان ان مقامات مین بمعنی دوست وناصر کے نہین کہیگا **قاموس ۲ جلد صفحہ ۹۰** الولی القرب والدنو المطر بعد المطر وولیت الارض بالضم والولی الاسم منه والمحب والصدیق والنصیر وولی الشیء وعلیه ولایة اذهی المصدر وبالکسر الخطة والامارة والسلطان واولیته الامر ولیته ایاه والولاء الملک والمولی المالک والعبد والمعتق والصاحب والقریب کابن العم ونحوه والجار والحلیف والابن العم والنزیل والشریک وابن الاخت والولی الرب والناصر والمنعم والمنعم علیه والمحب والتابع والصهر وفیه مولویة ای یشبه الموالی ونهو یتمولی یتشبه بالسادة وتولاه اتخذه ولیا **سوره قصص** وربک یخلق ما یشاء ویختار **بیضاوی ۱ جلد صفحہ ۱۴۱** لا موجب علیه ولا مانع له تعالی ما کان لهم الخیرة وقیل ما موصول مفعول یختار والراجع الیه محذوف والمعنی یختار الذی کان لهم فیه الخیرة ای الخیر والصلاح **تفسیر معالم التنزیل بغوی صفحہ ۶۸۰** ای یختار ما هو الاصلح والخیر وقیل هو للنفی ای لیس الیهم الاختیار او لیس لهم ان یختاروا علی الله کما قال الله تعالی

وماکان لمومن ولا مومنة اذا قضی الله ورسوله امراً ان یکون لهم الخیرة والخیرة اسم
من الاختیار یقام مقام المصدر وهی اسم للمختار ایضاً **تفسیر نیشاپوری ۳ جلد صفحه ۵۹۱**
قال ابو القاسم الانصاری من هذا متعلق المعتزلة فی ایجاب الصلاح والاصلح
علیه وای صلاح فی تکلیف من علم انه لایومن ولو لم یکلف لاستحق
الجنة والنعیم فضل من الله فان قیل انما کلفه لیستوجب علی الله ماهو الافضل لان
المستحق افضل من المتفضل به قلنا اذا علم ان ذلک الافضل لایحصل فتوریطه
للعقاب الابدی لایکون رعایة للمصلحة ثم قولهم المستحق خیر من المتفضل
به من ممنوع لان ذلک التفاوت انما یحصل فی حق من یستنکف من تفضله قلت
لقائل ان یقول مجرد الاستبعاد لایصلح للمنع علی ان لذة الاجر یستحیل ان یحصل
بدون الاجر ثم نزه نفسه **تفسیر کبیر ۶ جلد صفحه ۶۲۴** مثله **ترجمه آیت** خدا تمهارا پیدا کرتا ہے
جو چاهتا ہے اور پسند اور اختیار کرتا ہے واسطے اپنے بندون کے وه چیز جو نیک و بهتر ہے مفسرین بیضاوی و بغوی
و نیشاپوری و رازی و سیوطی و ابن عباس و ملا ابو السعود بالاتفاق لکهتے ہین که بنده کو اس باب مین اصلا اختیار نہین ہے
بلکه اصلح و فضل تعلق بخدا ہے ای برادر تعین خلافت از جانب خدا و رسول مثل هارون و یوشع و سلیمان و یحیی و حواریین
حضرت مسیح ہوئے واسطے امت مرحومه کی خیر ہے یا شر پس یه قضیه موجبه کلیه ہے و تعاکس اسکا یه ہوگا و ربک
مالا یشاء و مالا یختار ماکان لهم الخیرة الا الشر بتقدیر اول ضرور ہوا که خدا خلیفه نبی کا خود مقرر
کرے ورنه خلاف اس آیت کے ہوگا و والله لایخلف المیعاد اور بتقدیر ثانی تعین خلافت بغیر تعین من الله بل
ہو من عند الامة از قسم شر و قبیح کے ہوگا روی الحافظ محمد بن مومن الشیرازی فی کتابه المستخرج
من تفاسیر الاثنی عشر فی تفسیر قوله تعالی وربک یخلق مایشاء ویختار ماکان لهم
الخیرة یرفعه الی انس بن مالک قال سألت رسول الله عن هذه الایة فقال ان
الله خلق آدم من الطین کیف یشاء ویختار وان الله تعالی اختارنی واهل بیتی علی
جمیع الخلق فانتجبنا فجعلنی الرسول وجعل علی بن ابی طالب الوصی ثم قال ماکان لهم
الخیرة یعنی ما جعلت للعباد ان یختاروا ولکنی اختار من اشاء فانا واهل بیتی صفوته
وخیرته من خلقه ثم قال سبحان الله یعنی تنزیها لله ولاهل بیتک **سوره قیامة**

أَيَحْسَبُ الْإِنسَانُ أَن يُتْرَكَ سُدًى بیضاوی برج صفحہ ۱۰۴۸ مُهْمَلًا لَا يُكَلَّفُ وَلَا يُجَازَى وَهُوَ يَتَضَمَّنُ تَكْرِيرَ إِنكَارِهِ لِلْحَشْرِ وَالدَّلَالَةَ عَلَيْهِ مِنْ حَيْثُ إِنَّ الْحِكْمَةَ يَقْتَضِي الْأَمْرَ بِالْمَحَاسِنِ وَالنَّهْيَ عَنِ الْقَبَائِحِ وَالتَّكْلِيفِ وَلَا يَتَحَقَّقُ إِلَّا بِمُجَازَاتِهِ وَهِيَ قَدْ لَا تَكُونُ فِي الدُّنْيَا فَتَكُونُ فِي الْآخِرَةِ تفسیر معالم التنزیل بغوی صفحہ ۹۴۸ مُهْمَلًا لَا يُؤْمَرُ وَلَا يُنْهَى وَالسُّدَى مَعْنَاهُ الْمُهْمَلُ تفسیر کبیر ۸ جلد صفحہ ۳۸۴ أَيْ مُهْمَلًا لَا يُؤْمَرُ وَلَا يُنْهَى وَلَا يُكَلَّفُ فِي الدُّنْيَا وَلَا يُحَاسَبُ بِعَمَلِهِ فِي الْآخِرَةِ وَالسُّدَى فِي اللُّغَةِ الْمُهْمَلُ يُقَالُ أَسْدَيْتَ بِلَى أَسْدَاهُ أَهْمَلْتَهَا وَاعْلَمْ أَنَّهُ تَعَالَى لَمَّا ذَكَرَ فِي أَوَّلِ السُّورَةِ قَوْلَهُ أَيَحْسَبُ الْإِنسَانُ أَن لَّن نَّجْمَعَ عِظَامَهُ أَعَادَ فِي آخِرِ السُّورَةِ ذَٰلِكَ وَذَكَرَ فِي صِحَّةِ الْبَعْثِ وَالْقِيَامَةِ دَلِيلَيْنِ الْأَوَّلُ قَوْلُهُ أَيَحْسَبُ الْإِنسَانُ أَن يُتْرَكَ سُدًى وَنَظِيرُهُ قَوْلُهُ إِنَّ السَّاعَةَ آتِيَةٌ أَكَادُ أُخْفِيهَا لِتُجْزَىٰ كُلُّ نَفْسٍ بِمَا تَسْعَىٰ وَقَوْلُهُ أَمْ نَجْعَلُ الَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ كَالْمُفْسِدِينَ فِي الْأَرْضِ أَمْ نَجْعَلُ الْمُتَّقِينَ كَالْفُجَّارِ وَتَقْرِيرُهُ أَنَّ إِعْطَاءَ الْقُدْرَةِ وَالْآلَةِ وَالْعَقْلِ بِدُونِ التَّكْلِيفِ الْأَمْرِ بِالطَّاعَةِ وَالنَّهْيِ عَنِ الْمَفَاسِدِ يَقْتَضِي كَوْنَهُ تَعَالَىٰ رَاضِيًا بِقَبَائِحِ الْأَفْعَالِ وَذَٰلِكَ لَا يَلِيقُ بِحِكْمَتِهِ فَإِذًا لَا بُدَّ مِنَ التَّكْلِيفِ وَالتَّكْلِيفُ لَا يَحْسُنُ وَلَا يَلِيقُ بِالْكَرِيمِ الرَّحِيمِ إِلَّا إِذَا كَانَ هُنَاكَ دَارُ الثَّوَابِ وَالْبَعْثِ وَالْقِيَامَةِ تفسیر نیشاپوری ۲ جلد صفحہ ۴۷۱ أَيْ مُهْمَلًا لَا يُكَلَّفُ وَلَا يُحَاسَبُ بِعَمَلِهِ وَهٰذَا خِلَافُ الْحِكْمَةِ تفسیر جلالین و تفسیر ابن عباس و تفسیر ملا ابو السعود مثلہ ترجمہ آیت ایا انسان سمجھتا ہے کہ خدا مہمل چھوڑتا ہے — بیضاوی و بغوی و رازی و نیشاپوری و سیوطی و ابن عباس و ملا ابو السعود بالاتفاق کہتے ہین کہ انسان کو خدا نے مکلف بامور عبادت دینی کیا پس مقتضی حکمت یہہ ہے کہ امر بامور نیک کرے اور قبائح سے نہی کرے اور امام رازی اسقدر زیادہ کہتے ہین کہ امر بطاعت و نہی از مفاسد اگر نہو تا پس لازم آتا کہ افعال قبیحہ سے خدا راضی ہے اور یہہ امر اقتضای حکمت سے بعید ہے + ای برادر علامہ تفتازانی شرح عقائد نسفی مین و نوادی شرح صحیح مسلم مین و قاضی عضد الدین مواقف مین و علامہ سید شریف شرح مواقف مین و ملا علی قاری شرح فقہ اکبر مین و قسطلانی شرح ارشاد الساری مین و علامہ قوشجی شرح تجرید مین کہتے ہین کہ جناب رسولخدا ص نے وفات کیا اور تعین خلیفہ نکیا بلکہ بدست امت چھوڑا اور سیوطی تاریخ خلفا مین مولوی ولی اللہ ازالۃ الخفا مین و ابو عبد اللہ محمد اسمعیل بخاری

وسلم بن حجاج القشیری وابو داود سجستانی وولی اللہ تبریزی مشکوۃ میں واکابر صحابہ مثل عبداللہ بن عمرؓ وابی بکرۃ وسہیل
بن سعد وسعد بن ابی وقاص وطلحہ وزبیر وام المومنین عائشہ متفق ہیں کہ صرف خلفاء ثلاثہ رض کو تعین فرمایا مگر معمول بہ و
مشہور قول اول ہے پس مہمل چھوڑ جانا یعنی ترک کرنا تعین خلافت میں خلاف اس آیت کے ہوتا ہے پس ضرور ہوا
کہ واسطے تقرر خلافت کے آیت قرآن میں ہو اور نبیؐ کو حکم دیوے واسطے تعیین خلافت کے تاکہ اعلان وشہرت عام ہو
یہہ امر کسی کیواسطے نہوا باتفاق علماء متقدمین ومتاخرین مگر بروز غدیر خم مخصوص واسطے جناب امیرؑ کے آخر سورہ
انفال ۱۰ پارہ اِنَّ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَهَاجَرُوْا وَجَاهَدُوْا بِاَمْوَالِهِمْ وَاَنْفُسِهِمْ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ وَالَّذِیْنَ
اٰوَوْا وَّنَصَرُوْا اُولٰٓئِكَ بَعْضُهُمْ اَوْلِیَآءُ بَعْضٍ وَالَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَلَمْ یُهَاجِرُوْا مَا لَكُمْ مِّنْ
وَّلَایَتِهِمْ مِّنْ شَیْءٍ حَتّٰی یُهَاجِرُوْا وَالَّذِیْنَ اٰوَوْا وَّنَصَرُوْا اُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُؤْمِنُوْنَ حَقًّا لَهُمْ
مَّغْفِرَةٌ وَّرِزْقٌ كَرِیْمٌ وَالَّذِیْنَ اٰمَنُوْا مِنْ بَعْدُ وَهَاجَرُوْا وَجَاهَدُوْا مَعَكُمْ فَاُولٰٓئِكَ
مِنْكُمْ وَاُولُوا الْاَرْحَامِ بَعْضُهُمْ اَوْلٰی بِبَعْضٍ فِیْ كِتَابِ اللّٰهِ اِنَّ اللّٰهَ بِكُلِّ شَیْءٍ عَلِیْمٌ تفسیر
بیضاوی اَیْ مِنْ تَوَلِّیْهِمْ فِی الْمِیْرَاثِ وَقُرِءَ اَخِیْرَۃً بِالْكَسْرِ تَشْبِیْهًا لَهَا بِالْعَمَلِ وَالصِّنَاعَةِ
كَالْكِتَابَةِ وَالْاِمَارَةِ كَاَنَّهٗ بِتَوَلِّیَّةِ صَاحِبِهٖ یُزَاوِلُ عَمَلًا اِلٰی قَوْلِهٖ اَیُّهَا الْمُهَاجِرُوْنَ
وَالْاَنْصَارُ فِی التَّوَارُثِ مِنَ الْاَجَانِبِ تفسیر ابن عباس وَاُولُوا الْاَرْحَامِ ذُو الْقَرَابَةِ فِی
النَّسَبِ الْاَوَّلِ بَعْضُهُمْ اَوْلٰی بِبَعْضٍ فِی الْمِیْرَاثِ تفسیر بغوی وَقَالَ ابْنُ اِسْحَاقَ جَعَلَ اللّٰهُ
الْمُهَاجِرِیْنَ وَالْاَنْصَارَ اَهْلَ وَلَایَةٍ فِی الدِّیْنِ دُوْنَ مَنْ سِوَاهُمْ وَجَعَلَ الْكَافِرِیْنَ
بَعْضُهُمْ اَوْلِیَاءُ بَعْضٍ ثُمَّ قَالَ اَلَّا تَفْعَلُوْهُ وَاَنْ یَّتَوَلَّی الْمُؤْمِنُ فَالْمُرَادُ مِنَ الْاٰیَةِ الْاُوْلٰی
الْهِجْرَةُ الْاُوْلٰی وَمِنَ الثَّانِیَةِ وَاُولُوا الْاَرْحَامِ بَعْضُهُمْ اَوْلٰی بِبَعْضٍ فَهٰذَا نَسْخُ التَّوَارُثِ
بِالْهِجْرَةِ وَرَدَّ الْمِیْرَاثَ اِلٰی دُوْنِ الْاَرْحَامِ وتفسیر جلالین وَاُولُوا الْاَرْحَامِ بَعْضُهُمْ اَوْلٰی
بِبَعْضٍ فِی الْاِرْثِ مِنَ التَّوَارُثِ بِالْاِیْمَانِ وَالْهِجْرَةِ الْمَذْكُوْرَةِ فِی الْاٰیَةِ السَّابِقَةِ
تفسیر نیشاپوری جَعَلَ اللّٰهُ تَعَالٰی اَحْكَمَ هٰؤُلَاءِ الْمُؤْمِنِیْنَ مُتَوَسِّطًا بَیْنَ الْاَوَّلِیْنَ
وَبَیْنَ الْكَفَرَةِ مِنْ حَیْثُ اَنَّهٗ نَفٰی عَنْهُمُ الْوَلَایَةَ قَبْلَ اَنْ یُّهَاجِرُوْا وَاَثْبَتَ لَهُمُ
الْاِسْتِنْصَارَ تفسیر کبیر رازی ۳ جلد صفحہ ۵۰۰ تَمَسَّكَ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْحَسَنِ
بْنِ عَلِیٍّ بْنِ اَبِیْ طَالِبٍ فِیْ كِتَابِهٖ اِلٰی اَبِیْ جَعْفَرِ الْمَنْصُوْرِ بِهٰذِهِ الْاٰیَةِ فِیْ اَنَّ الْاِمَامَ

رسول اللہ ہو علی بن ابیطالب فقال قوله تعالی واولو الارحام بعضهم اولی ببعض یدل
علی ثبوت الولایة شیء معین فی ثبوت هذه الاولویة فوجب حمله علی الکل الا
ما خصه الدلیل وحینئذ یندرج فیه الامامة ولا یجوز ان یقال ان ابابکر کان
من اولی الارحام لما نقل انه علیه السلام اعطاه سورة براءة لیبلغها الی القوم ثم
بعث علیا خلفه وامر بان یکون المبلغ هو علی وقال لا یؤدیها الا رجل منی و
ذلک یدل ان ابابکر ما کان منه فهذا وجه الاستدلال بهذه الایة
والجواب ان صحت هذه الدلالة کان العباس اولی بالامامة لانه کان اقرب
الی رسول اللہ من علی وبهذا الوجه اجاب ابوجعفر المنصور عنه **سیرة المحمدیه صفحه**
۲۲۰ واخرج ابن شیبة عن ابراهیم وکان العباس قد اسلم قدیما ولکنه یکتم
الاسلام وقیل انه اسلم یوم بدر وقیل اسلم یوم فتح خیبر وقیل کان یکتم
اسلامه واظهره یوم فتح مکة وکان یحب القدوم علی رسول اللہ فکتب الیه
علیه الصلوة والسلام ان مقامک بمکة خیر لک وقیل سبب اسلامه اخبار
الرسول علیه الصلوة والسلام بالذهب الذی دفعه الی ام الفضل مخرجه الی بدر
من مکة فقال العباس وما یدریک فقال اخبرنی ربی فقال اشهد انک
صادق فان هذا لم یطلع علیه الا الله وانی اشهد ان لا اله الا الله وانک عبده
ورسوله **تاریخ ابو الفدا ۱ جلد صفحه ۱۳۶** وکان من جملة الاسری العباس عم النبی
وابنا اخویه عقیل بن ابیطالب ونوفل بن الحارث ابن عبد المطلب **کتاب المغازی**
للواقدی صفحه ۷۴ قال من اسری بنی المطلب بن عبد مناف رجلان السائب بن عبید
وعبید بن عمرو بن علقمة اسرهما سلمة بن اسلم ابن حریش الاشهلی **ایضا فیه**
صفحه ۵۲ تسمیة من شهد من قریش والانصار من بنی هاشم محمد رسول اللہ و
حمزة بن عبد المطلب وعلی بن ابیطالب و زید بن حارث **ترجمہ آیت** جو لوگ ایمان لائے
و ہجرت کیا و جہاد کیا مال و جان سے راہ خدا میں اور نصرت کیا نبی کی وہی لوگ ولی بعض کی بعض ہیں اور جو لوگ
کہ ایمان لائے و ہجرت نکیا انکو حق ولایت میں نہیں ہے تا زمانیکہ ہجرت نکریں اور جن لوگوں نے نصرت کیا وہی

ومن ہین اور صاحب متصرف اور جو لوگ ایمان لائے بعد ازین وہجرت کیا وجہاد کیا ہمتہارے شامل وہ لوگ
ے ہین اور اُولُوالاَرحَامِ بعضے اونہین سے اولے ہین ساتھہ بعض کے کتاب خدا مین اس آیت سے حق عباس و
ثلاثہ و جناب امیرؑ کا پیدا ہوسکتا ہے الاعباس سے نے ہجرت نکیا اور خلفاء ثلاثہ اُولُوالاَرحَامِ مین داخل نہین ہین اور
ضرت امیر مومن و مہاجر و مجاہد و اولوالارحام بجمیع صفات و شروط مندرجہ آیت ہین اور اس آیت سے حضرت امیر نے
خطبہ البلاغت مین نص امامت پر استدلال کیا ہے اور بقول بغوی ہجرت سے اُولیٰ و ثانیہ یعنی ہجرت شعب
طالب و جانب حبشہ حضرات ثلاثہ رض داخل نہین ہین کیونکہ اوسوقت تک مشرف باسلام نہوے تھے اور اُولُوالاَرحَام
ے کہ قرابت نسبی رکہتا ہو جیسے حضرت عبداللہ و ابوطالبؑ حقیقی بہائی تھے بس ادن دونوکی اولاد
والارحام ہوے اور مذہب مفسرین یہہ ہے کہ آیہ ثانیہ آیہ ثالثہ سے منسوخ ہوئی ہے بس مطلب یہہ ہوا کہ
ت ہے دین و ولایت مال مین شخص متصف بجمیع صفات ہر سہ آیات ہو حق اوسکا ہے چنانچہ بغوی و رازی
ناره اسپر کرتے ہین منسوخ اسقدر ہے کہ مجرد ہجرت استحقاق ولایت مین کافی نہین ہے **سورہ احزاب**
پارہ ۲۱ **بیضاوی** النبی اولی بالمؤمنین من انفسہم وروی انہ صلعم اراد غزوۃ
تبوک فامر الناس بالخروج فقال ناس نستاذن اباءنا وامہاتنا فنزلت وہو اب
لہم ای فی الدین وازواجہ امہاتہم واولوا الارحام بعضہم اولی ببعض فی التوارث
وہو نسخ لما کان فی صدر الاسلام من التوارث بالہجرۃ والموالات فی الدین
من المؤمنین والمہاجرین بیان لاولی الارحام او صلۃ لاولی ای اولوا الارحام بحق
القرابۃ اولی بالمیراث من المؤمنین بحق الدین والمہاجرین بحق الہجرت الا ان تفعلوا
الی اولیائکم معروفا ای التوصیۃ **تفسیر نیشاپوری سورہ احزاب** ادعوہم لاباۂہم
ہو اقسط عند اللہ فان لم تعلموا اباءہم فاخوانکم فی الدین وموالیکم فقولوا ہذا
اخی او مولای یعنی الولایۃ فی الدین النبی اولی بالمؤمنین من انفسہم والمعقول فیہ
انہ راس الناس ورئیسہم فدفع حاجتہ والاعتناء بشانہ انہم کما ان رعایتہ العضو
الرئیس وحفظ صحتہ کقولہ ع ما من مومن الا انا اولی فی الدنیا والاخرۃ قال المفسرون
کان المسلمون فی صدر الاسلام یتوارثون بالولایۃ فی الدین وبالہجرۃ ولا بالقرابۃ
نسخ اللہ بقولہ واولوا الارحام وفعل التوارث بحق القرابت **تفسیر بغوی** النبی اولی بالمؤمنین

من انفسهم اى من بعضهم ببعض فى نفوذ حكمه فيهم و وجوب طاعته عليهم وقال ابن عباس
وعطاء يعنى اذا دعاهم النبى ص ودعتهم انفسهم الى شئ كانت طاعة النبى اولى بهم
من طاعتهم انفسهم وقال ابن زيد النبى اولى بالمؤمنين من انفسهم فيما قضى فيهم كما
انت اولى بعبدك فيما قضيت عليه وقيل هو اولى بهم فى حمل على الجهاد وبذل
النفس دونه وقيل كان النبى ص يخرج الى الجهاد فتقول قوم نذهب ونستاذن من
ابائنا وامهاتنا فنزلت الاية وعن ابى هريرة ان النبى ص قال ما من مؤمن الا انا
اولى به فى الدنيا والاخرة تفسير جلالين مواليكم بنو عمكم واولوا الارحام بعضهم
اولى ببعض اى من الارث بالايمان والهجرت الذى كان اول الاسلام فنسخ الا لكن
بوصيته فجائز كان ذالك اى نسخ الارث بالايمان والهجرة بارث ذوى الارحام
تفسير ابن عباس كان ذالك الميراث للقرابة والوصية للاولياء تفسير محى الدين ابن
العربى النبى اولى بالمؤمنين من انفسهم لانه مبداء وجوداتهم الحقيقة ومبدأ كما
ومنشاء الفيضين الاقدس الاستعدادى اولا والمقدس الكمالى ثانيا فهو الاب
الحقيقى لهم ولذالك كانت ازواجهم امهاتهم فى التحريم واولوا الارحام بعضهم
اولى ببعض فى كتاب الله من المؤمنين والمهاجرين بعضهم اولى ببعض من غيرهم
للاتصال الروحانى والجسمانى ولاخوة الدينية والقرابة الصورية ولا تخلو
القرابة من تناسب ما فى الحقيقة لاتصال الفيض الروحانى سوره احزاب واذا اخذنا
من النبيين ميثاقهم ومنك ومن نوح وابراهيم وموسى وعيسى بن مريم واخذنا
منهم ميثاقا غليظا ليسئل الصادقين عن صدقهم تفسير مجمع البيان النزول قال
الكلبى اخى رسول الله بين الناس فكان يواخى بين الرجلين فاذا مات
احدهما ورثه الثانى منهما دون اهله فمكثوا بذالك ما شاء الله حتى
نزلت واولوا الارحام بعضهم اولى ببعض فنسخت هذه الاية المواخاة والهجرة
وقال قتادة كان المسلمون يتوارثون بالهجرة تفسير كبير رازى ۶ جلد صفحه ۲۷۲

تقریر الصحیۃ ماصدر منہ علیہ الصلوٰۃ والسلام من التزوج بزینب وکان ھذا جواب
عن سوال ابتدای اسلام مین اجرای صیغہ مواخات وہجرت سے وارث ایک دوسرے میت کا ہوتا تہا اور بعد نزول
آیہ ثالث خاتمہ سورہ انفال وآیہ ثانیہ احزاب توارث مواخات وہجرت منسوخ ہوا اور توارث اولوالارحام ناسخ ہوا او توارث
اسلام من وجہ بحیثیت ولا وقت فقدان وارثت مشروعہ جایز ہے وہان نسبت عموم وخصوص من وجہ ہے یعنی
وقت ہوت کے اسلام وہجرت واولوالارحام جمعا بین الامور تہا اور اب اسلام وقرابت رحمی ہے اور معنی اولی المومنین
کے بقول نیشاپوری وبغوی اولویت از نفوس دیگران در نفاذ احکام ووجوب اطاعت نبی ؐ مین وارد ہوا ہے اور آیہ
انفال مین بہی لفظ اولی کا مضاف بسوی اولوالارحام کے واقع ہوا ہے اور اضافت بعضہم سے دیگر اولوالارحام
اولویت سے خارج ہوئی پس برین تقدیر کہ حکم نبی ؐ نفاذ مین اقوی ہے دیگر اقران نسبی ورحمی سے ویسا ہی حضرت امیر
آیہ انفال مین اولی بالتصرف فی نفاذ الاوامر والنوا ہے اولی ہن بعض اولی الارحام ہین امام رازی کہتے ہین
آیہ احزاب متعلق بقصہ زینب بنت جحش زوج النبی لفظ اولی کے وارد ہوئی ہے البتہ یہہ قول صحیح ہے بادر سیح
توارث مواخات ہجرت بہی متفق علیہ فریقین ہے اور قصہ زینب یہہ ہے کہ جمال حضرت زینب کا سرور عالم کو پسند آیا
اور قریشی وہاشمیہ اقران سے تہین اور برادر زینب کو یہہ تزویج ناگوار تہی لہذا خدا تردیدا فرماتا ہے النبی اولی
بالمومنین اور تفصیل اس قصہ کی آیہ وما کان لمومن مین مشروحا آوے گی **شرح مواقف صفحہ**
۱۲ واولوا الارحام بعضہم اولی ببعض فی کتاب اللہ والآیۃ عامۃ فی الامور کلہا
لصحۃ الاستثناء اذ یجوز ان یقال اولی الا فی کذا ومنہا ای ومن الامور التی
تعمہا الآیۃ الامامۃ والخلافۃ وعلی من اولی الارحام دون ابی بکر والجواب
منع العموم وصحۃ الاستثناء معارض لصحۃ التقسیم اذ یجوز ان یقال ھذہ الاولویۃ
اما من جہۃ الخلافۃ او الارث او العطف والشفقۃ الی غیر ذلک من المحتملات
فلا تکون عامۃ لان العام یتناول جمیع جزئیاتہ لا احدہا فقط وتحریرہ انہا
مطلقۃ فاذا استثنی کان تقدیر الکلام اولی من کل الوجوہ والا کانت
باقیۃ علی اطلاقہا جواب قید الا کی کرنے سے میان عام ومستثنی کے تناقض پیدا کیا جاتا ہے اور قرآن مین
الا نہین ہے اور نہ حاجت دخول حرف استثنا کی ہے پس اس حیثیت سے مفہوم آیہ کا عام ہے یعنی بعض اولوالارحام
اولی بالتصرف بہ نسبت بعض کے جمیع اقسام الہیت مین حسبا ونسبا وعلما وقربا ووصلا وکمالا وجہا وعجازا

شجاعة واستجابة وقرابة وحلماً وصبراً وصفاراً وزهداً وورعاً وانفاقاً وشرفاً واهلاً **سورة المعارج** سائل بعذاب واقع
سيرة المحمدية صفحه ٢٩٦ ذكر الحلبي ههنا حديثاً وهو انه لما شاع هذا الخبر بلغ الحارث
بن النعمان القهري فجاء عند النبي ثم قال يا محمد انك امرتنا كذا وكذا الى
اخر الحديث ثم لم نرض لهذا حتى ارفعت بضبعي بن عمك ففضلته وقلت من كنت
مولاه فعلي مولاه فهذا شيء من الله او منك فاحمرت عينا رسول الله وقال الله الذي
لا اله الا هو انه من الله وليس مني قالها ثلاثاً فقام الحارث وهو يقول اللهم ان كان
هذا هو الحق من عندك فارسل علينا حجارة من السماء فوالله ما بلغ باب المسجد حتى
رماه الله بحجر من السماء فوقع على رأسه فخرج من دبره فمات فانزل الله تعالى سأل
سائل بعذاب واقع الى اخره وكان ذلك اليوم الثامن عشر من ذي الحجة
مناقب سيدنا علي كرم الله وجهه صفحه ٢٧ ونقل الامام ابو اسحاق الثعلبي رحمه الله في
تفسيره ان سفيان بن عيينة رحمه الله سئل عن قول الله عز وجل سأل سائل بعذاب
واقع فيمن نزلت فقال للسائل لقد سألتني عن مسئلة ما سألني احد عنها قبلك حدثني
ابي عن جعفر بن محمد عن ابائه عليهم السلام ان رسول الله لما كان بغدير خم
نادى الناس فاجتمعوا فاخذ بيد علي وقال من كنت مولاه فعلي مولاه فشاع
ذلك فطار في البلاد وبلغ ذلك الحارث بن النعمان القهري فاتى رسول الله
على ناقة له فاناخ راحلته ونزل عنها وقال يا محمد امرتنا عن الله عز وجل ان نشهد
ان لا اله الا الله وانك رسول الله فقبلناه منك وامرتنا ان نصلي خمساً فقبلناه
منك وامرتنا بالزكوٰة فقبلنا منك وامرتنا ان نصوم فقبلناه وامرتنا بالحج
فقبلناه ثم لم ترض بهذا حتى رفعت بضبعي بن عمك تفضلته علينا فقلت من كنت
مولاه فعلي مولاه فهذا شيء منك ام من عند الله عز وجل فقال النبي والذي لا اله الا
هو ان هذا من عند الله عز وجل فولى الحارث بن النعمان يريد راحلته وهو يقول
اللهم ان كان ما يقول محمد حقاً فامطر علينا حجارة من السماء او ائتنا بعذاب اليم
فما وصل الى راحلته حتى رماه الله عز وجل بحجر سقط على هامة فخرج من دبره

فقتله فانزل الله عز وجل سأل سائل بعذاب واقع للكافرين ليس له دافع من الله
ذي المعارج **مجمع البيان صفحه ٣٤٤** عن ابن زيد واخبرنا السيد ابو الحمد قال حدثنا الحاكم
ابو القاسم الحسكاني قال حدثنا ابو عبد الله الشيرازي قال حدثنا ابو بكر
الجرجاني قال حدثنا ابو احمد البصري قال حدثنا محمد بن سهيل قال حدثنا زيد بن
اسمعيل مولى الانصار قال حدثنا محمد بن ايوب الواسطي قال حدثنا سفيان بن
عيينة عن جعفر بن محمد الصادق عن ابائه قال لما نصب رسول الله عليا يوم غدير خم
وقال من كنت مولاه فعلي مولاه طار ذلك في البلاد فقدم على النبي النعمان بن الحرث
الفهري فقال امرتنا عن الله ان نشهد ان لا اله الا الله وانك رسول الله وامرتنا بالجهاد
والحج والصوم والصلوة والزكوة فقبلناه ثم لم ترض حتى نصبت هذا الغلام فقلت
من كنت مولاه فهذا شيء منك او امر من عند الله فقال والله الذي لا اله الا هو ان
هذا من الله فولى النعمان بن الحرث وهو يقول اللهم ان كان هذا هو الحق من
عندك فامطر علينا حجارة من السماء فرماه الله بحجر على راسه فقتله وانزل الله
تعالى سأل سائل بعذاب واقع وقوله ليس له دافع من الله ذي المعارج **تفسير كبير امام رازي**
جلد صفحه ٢٩٢ الاول ان النضر بن الحرث لما قال اللهم ان كان هذا هو الحق من
عندك فامطر علينا حجارة من السماء او ائتنا بعذاب اليم فانزل الله تعالى هذه الاية
ومعنى قوله سأل سائل اي دعى داع بعذاب واقع دعى بكذا اذا استدعاه وطلبه
تفسير ملا ابو السعود ٨ جلد صفحه ٢٩٢ وقيل هو الحرث بن النعمان الفهري وذلك
انه لما بلغه قول رسول الله في علي من كنت مولاه فعلي مولاه اللهم
ان كان ما يقول محمد حقا فامطر علينا حجارة من السماء فما لبث حتى رماه الله
تعالى بحجر فوقع على دماغه فخرج من اسفله فهلك من ساعته بتواتر روايات وباجماع
مفسرين يه آيه حق مين حارث بن نعمان فهري کے مقام غدير خم مين نازل هوئي اور حارث نے سوال کيا که يا رسول الله
آپ نے واسطے نماز وحج وجهاد کے فرمايا هم لوگون نے سب قبول کيا اس پر بهي جی نه بهرا که آپ نے بهائی کو جانشين اور وليعهد کيا
يه فعل آپ نے بحکم وحی کيا هے يا اپنی طرف سے جناب ختمی پناه نے ارشاد کيا که بحکم خدا کيا تب اوسنے کها که اگر آپ راست گو هين

تب خدا اوس شخص پر سنگریزہ نازل کرے راوی کہتا ہے کہ قسم بخدا کہ حارث تا باب مسجد نہ پہونچا تہا کہ با نکار ولایت غدیر
کے سنگریزہ عذاب آسمان سے اوسکے دماغ پر گرا اور براہ مبرز خارج ہوگیا اور وہ ہلاک ہوگیا بعدہ یہہ آیت نازل ہوئی کہ ایک
سائل نے سوال نبی سے کیا عذاب نازل ہونیکا **سورہ آل عمران ۳ سپارہ ۱۶ ع** اِنَّ اَوْلَی النَّاسِ بِاِبْرَاهِیْمَ
لَلَّذِیْنَ اتَّبَعُوْهُ وَهٰذَا النَّبِیُّ وَالَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَاللّٰهُ وَلِیُّ الْمُؤْمِنِیْنَ **تفسیر نیشاپوری** وَمَعْنٰی اَوْلَی
النَّاسِ اَخَصُّهُمْ بِهٖ وَاَقْرَبُهُمْ مِنْهُ مِنَ الْوَلْیِ وَطَرِیْقُ الْبُخَارِیِّ مِثْلُهٗ **تاریخ ابو الفداء**
صفحہ ۱۳ وَخَرَجَ اِبْرَاهِیْمُ مِنَ النَّارِ بَعْدَ اَیَّامٍ فَثُمَّ اٰمَنَ بِهٖ رِجَالٌ مِنْ قَوْمِهٖ عَلٰی خَوْفٍ
مِنْ نَمْرُوْدَ وَاٰمَنَتْ زَوْجَتُهٗ سَارَةُ **تفسیر کشاف ۲ جلد صفحہ ۱۲۰ سورہ احزاب** اَلنَّبِیُّ
اَوْلٰی بِالْمُؤْمِنِیْنَ فِیْ کُلِّ شَیْءٍ مِنْ اُمُوْرِ الدِّیْنِ وَالدُّنْیَا وَفِیْ قِرَاءَةِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ اَلنَّبِیُّ اَوْلٰی
بِالْمُؤْمِنِیْنَ مِنْ اَنْفُسِهِمْ وَهُوَ اَبٌ لَهُمْ وَحُکْمُهٗ اَنْفَذُ عَلَیْهِمْ مِنْ حُکْمِهَا **سورہ احزاب**
اَلنَّبِیُّ اَوْلٰی بِالْمُؤْمِنِیْنَ وَاُولُو الْاَرْحَامِ بَعْضُهُمْ اَوْلٰی بِبَعْضٍ فِیْ کِتَابِ اللّٰهِ مِنَ الْمُؤْمِنِیْنَ وَ
الْمُهَاجِرِیْنَ اِلَّا اَنْ تَفْعَلُوْا اِلٰی اَوْلِیَآئِکُمْ مَعْرُوْفًا کَانَ ذٰلِکَ فِی الْکِتَابِ مَسْطُوْرًا وَاِذْ
اَخَذْنَا مِنَ النَّبِیِّیْنَ مِیْثَاقَهُمْ وَمِنْکَ وَمِنْ نُوْحٍ وَاِبْرَاهِیْمَ وَمُوْسٰی وَعِیْسَی ابْنِ مَرْیَمَ
وَاَخَذْنَا مِیْثَاقًا غَلِیْظًا لِیَسْئَلَ الصَّادِقِیْنَ عَنْ صِدْقِهِمْ وَاَعَدَّ لِلْکَافِرِیْنَ عَذَابًا اَلِیْمًا
تاریخ ابو الفداء اجلد صفحہ ۱۳ وَخَرَجَ اِبْرَاهِیْمُ مِنَ النَّارِ بَعْدَ اَیَّامٍ ثُمَّ اٰمَنَ بِهٖ رِجَالٌ مِنْ
قَوْمِهٖ عَلٰی خَوْفٍ مِنْ نَمْرُوْدَ وَاٰمَنَتْ بِهٖ زَوْجَتُهٗ ثُمَّ اِنَّ اِبْرَاهِیْمَ وَمَنْ اٰمَنَ مَعَهٗ
وَاَبَاهُ عَلٰی کُفْرِهٖ فَارَقُوْا قَوْمَهُمْ وَهَاجَرُوْا اِلٰی حَرَّانَ وَاَقَامُوْا بِهَا حَرَةً **تاریخ عرایس**
التیجان ابو اسحاق ثعلبی صفحہ ۱۲۴ کَمَا نَجَّی اللّٰهُ تَعَالٰی مِنْ نَارِ نَمْرُوْدَ اٰمَنَ لَهٗ لُوْطٌ عَلَیْهِ
السَّلَامُ وَمَنْ اٰمَنَ مَعَهٗ اَجْمَعُ وَمُتَابِعُوْهُ عَلٰی هِجْرَتِ قَوْمِهِمْ وَاِظْهَارِ الْبَرَاءَةِ مِنْهُمْ
قَالَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ اَخْبَارًا عَنْهُمْ اِذْ قَالُوْا لِقَوْمِهِمْ اِنَّا بُرَآءُ مِنْکُمْ وَمِمَّا تَعْبُدُوْنَ ثُمَّ
خَرَجَ اِبْرَاهِیْمُ مُهَاجِرًا اِلٰی رَبِّهٖ وَمَعَهٗ لُوْطٌ وَتَزَوَّجَ اِبْرَاهِیْمُ بِسَارَةَ وَخَرَجَ بِهَا یُرِیْدُ
الْفِرَارَ بِدِیْنِهٖ وَالْاَمَانَ عَلٰی عِبَادَةِ رَبِّهٖ حَتّٰی نَزَلَ حَرَّانَ **تاریخ ابو الفداء صفحہ ۱۴** اَمَّا
لُوْطٌ فَهُوَ ابْنُ اَخِیْ اِبْرَاهِیْمَ وَکَانَ لُوْطٌ مِمَّنْ اٰمَنَ بِعَمِّهٖ اِبْرَاهِیْمَ وَهَاجَرَ مَعَهٗ مِصْرَ
ترجمہ آیت اولی آدمیون سے ساتہہ حضرت ابراہیم کے وہ لوگ ہین جنہون نے اطاعت اون کی کیا

یہی حال اس نبی کا ہے یعنی اوّلی آدمیوں میں وہ لوگ ہیں جو ایمان لائے اس نبی سے اور خدا آقا و دوست و ناصر
مومنین کا ہے دعوت اسلام ابراہیمؑ میں پہلی حضرت سارا زوجہ ابراہیمؑ ایمان لائیں اور بعدہٗ حضرت لوط برادر زادہ ابراہیم
ایمان لائے اور بسبب شر نمرود کے ہجرت اختیار کیا جانب مصر کے اور ایسا ہی حال مشابہ ہے حضرت خدیجہ کبریٰ و علیؑ
بن ابیطالبؑ کا سورہ ممتحنہ وَقَدْ كَانَتْ لَكُمْ أُسْوَةٌ حَسَنَةٌ فِي إِبْرَاهِيمَ وَالَّذِينَ مَعَهُ
لَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِيهِمْ أُسْوَةٌ حَسَنَةٌ **بیضاوی ۲ جلد صفحہ ۳۶۱** أُسْوَةٌ قُدْوَةٌ اِسْمٌ لِمَا
يُتَأَسَّى بِهِ **تفسیر کبیر رازی ۸ جلد صفحہ ۸۷** فَالْأُسْوَةُ اِسْمٌ لِكُلِّ مَا يَقْتَدِي بِهِ يُقَالُ
هُوَ أُسْوَتُكَ أَيْ أَنْتَ مِثْلُهُ قَالَ الْمُفَسِّرُونَ أَخْبَرَ اللهُ تَعَالَى أَنَّ إِبْرَاهِيمَ وَأَصْحَابَهُ
تَبَرَّءُوا مِنْ قَوْمِهِمْ وَعَادُوهُمْ وَقَالُوا لَهُمْ أَنَا بُرَاءُ مِنْكُمْ وَأَمَرَ رَسُولُ اللهِ يَأْتَسُوا
بِهِمْ **تاریخ ابوالفداء ۱ جلد صفحہ ۱۰** لَا خِلَافَ فِي أَنَّ خَدِيجَةَ أَوَّلُ مَنْ أَسْلَمَ فَذَكَرَ صَاحِبُ
السِّيرَةِ وَكَثِيرٌ مِنْ أَهْلِ الْعِلْمِ أَنَّ أَوَّلَ النَّاسِ إِسْلَامًا بَعْدَهَا عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ وَأَنَّ
الَّذِي أَسْلَمَ بَعْدَ عَلِيٍّ زَيْدُ بْنُ حَارِثَةَ مَوْلَى رَسُولِ اللهِ ثُمَّ أَسْلَمَ بَعْدَ زَيْدٍ أَبُو بَكْرٍ
الصِّدِّيقُ ثُمَّ أَسْلَمَ بَعْدَ أَبِي بَكْرٍ عُثْمَانُ وَعَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ عَوْفٍ وَسَعْدُ بْنُ أَبِي وَقَّاصٍ
وَالزُّبَيْرُ بْنُ الْعَوَّامِ وَطَلْحَةُ بْنُ عُبَيْدِ اللهِ فَهٰؤُلَاءِ أَوَّلُ النَّاسِ إِيمَانًا ثُمَّ أَسْلَمَ أَبُو عُبَيْدَةَ
بْنُ الْجَرَّاحِ وَعُبَيْدَةُ بْنُ الْحَارِثِ وَسَعِيدُ بْنُ زَيْدٍ وَعَبْدُ اللهِ بْنُ مَسْعُودٍ وَعَمَّارُ بْنُ يَاسِرٍ
وَكَانَتْ دَعْوَةُ رَسُولِ اللهِ صلعم إِلَى الْإِسْلَامِ سِرًّا ثَلٰثَ سِنِينَ ثُمَّ بَعْدَهَا أَمَرَ اللهُ رَسُولَهُ
بِإِظْهَارِ الدَّعْوَةِ **سیرۃ المحمدیہ صفحہ ۸۳** مِثْلُهُ **و صفحہ ۸۷** وَقَالَ أَبُو عُبَيْدَةَ بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ
مَسْعُودٍ مَا زَالَ النَّبِيُّ مُسْتَخْفِيًا حَتَّى أُنْزِلَتْ فَاصْدَعْ بِمَا تُؤْمَرُ فَجَهَرَ بِالْإِسْلَامِ وَاجْتَمَعُوا
بِخِلَافِهِ وَعَدَاوَتِهِ إِلَّا مَنْ عَصَمَ اللهُ مِنْهُمْ بِالْإِسْلَامِ وَهُمْ قَلِيلٌ مُسْتَخْفُونَ فِي دَارِ
الْأَرْقَمِ وَرُوِيَ لَمَّا نَزَلَتْ وَأَنْذِرْ عَشِيرَتَكَ الْأَقْرَبِينَ وَقَامَ عَلِيٌّ ثَلٰثًا فَقَالَ
اِجْلِسْ أَنْتَ أَخِي وَوَزِيرِي وَوَصِيِّي وَخَلِيفَتِي مِنْ بَعْدِي **ترجمہ آیت** ہر آئینہ تمہارے واسطے
...انی و آثار ابراہیمی اشبہ علامت ہے یعنی حضرت خدیجہ کبریٰ و علی بن ابیطالب سابق الاسلام ہیں اور حضرت اسحاق
و اسمٰعیل ذریت ابراہیم خلیفہ و جانشین نبوت و امامت کے ہوئے اور بطریق اجماع امت و بیعت کے اور غیر ذریت
ابراہیم کے امت ابراہیم میں کوئی خلیفہ نہ ہوا پس خلافت حضرت امیرؑ موافق ان آیات کے ہے اور خلافت خلفائے ثلاثہ رضی

خلاف ان آیات کی ہے سورہ ق اَلْقِیَا فِیْ جَہَنَّمَ کُلَّ کَفَّارٍ عَنِیْدٍ وَرَوَی اَبُو الْقَاسِمِ
الْحَسْکَانِیُّ بِالْاِسْنَادِ عَنِ الْاَعْمَشِ اَنَّہٗ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُو الْمُتَوَکِّلِ النَّاجِیُّ عَنْ
اَبِیْ سَعِیْدِنِ الْخُدْرِیِّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ اِذَا کَانَ یَوْمُ الْقِیَامَۃِ یَقُوْلُ اللّٰہُ تَعَالٰی
لِیْ وَلِعَلِیٍّ اَلْقِیَا فِی النَّارِ مَنْ اَبْغَضَکُمَا وَاَدْخِلَا الْجَنَّۃَ مَنْ اَحَبَّکُمَا کُنُوْزُ
الْحَقَائِقِ لِلْاِمَامِ الْمُنَاوِیْ حَرْفُ الْعَیْنِ. عَلِیٌّ قَسِیْمُ النَّارِ **ترجمہ آیت** ڈالدو تم دونو جہنم مین
ہر ایک کافر و دشمن کو فرمایا جناب رسول ص نے کہ بروز قیامت خدا فرماویگا واسطے میرے اور علی ع کے کہ تم دونو
ڈالدو نار مین جس نے تم سے بغض کیا اور داخل کرو جنت مین جسنے تم دونوسے محبت کیا ہے اور اکثر مفسرین تفسیر مین
فاعل اَلْقِیَا کا ملائکہ قرار دیا ہے پس توفیق بَیْنَ الْاَمْرَیْن اسطرح پر صحیح ہوگا کہ دخول نار و جنت بعد طی مراحل حساب
میزان و صراط و شفاعت پس ملائکہ بطور مجاز ہین اور نبی و ولی بطور حقیقت ہین **سورۃ القلم ۲۹ پارہ** اِنَّ رَبَّکَ
ھُوَ اَعْلَمُ بِمَنْ ضَلَّ عَنْ سَبِیْلِہٖ وَھُوَ اَعْلَمُ بِالْمُھْتَدِیْنَ اَخْبَرَنَا السَّیِّدُ اَبُو الْحَمْدِ مَھْدِیُّ بْنُ
نِزَارِ الْحَسَنِیُّ الْقَائِنِیُّ رَحِمَہُ اللّٰہُ قَالَ حَدَّثَنَا الْحَاکِمُ اَبُو الْقَاسِمِ بْنُ عُبَیْدِ اللّٰہِ بْنِ
عَبْدِ اللّٰہِ الْحَسْکَانِیُّ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوْ عَبْدِ اللّٰہِ الشِّیْرَازِیُّ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوْ بَکْرِ الْجُرْجَانِیُّ
قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوْ اَحْمَدَ الْبَصْرِیُّ قَالَ حَدَّثَنِیْ عَمْرُو بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ تُرْکِیٍّ قَالَ حَدَّثَنَا
مُحَمَّدُ بْنُ الْفَضْلِ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ شُعَیْبٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ شِمْرٍ عَنْ دُلَھِیْمِ بْنِ صَالِحٍ
عَنِ الضَّحَّاکِ بْنِ مُزَاحِمٍ قَالَ لَمَّا رَأَتْ قُرَیْشٌ تَقْدِیْمَ النَّبِیِّ عَلِیًّا وَاِعْظَامَہٗ لَہٗ نَالُوْا
مِنْ عَلِیٍّ وَقَالُوْا قَدِ افْتَتَنَ بِہٖ مُحَمَّدٌ فَاَنْزَلَ اللّٰہُ تَعَالٰی نٓ وَالْقَلَمِ وَمَا یَسْطُرُوْنَ
قَسَمٌ اَقْسَمَ اللّٰہُ بِہٖ مَا اَنْتَ یَا مُحَمَّدُ بِنِعْمَۃِ رَبِّکَ بِمَجْنُوْنٍ وَاِنَّکَ لَعَلٰی خُلُقٍ
عَظِیْمٍ یَعْنِی الْقُرْاٰنَ اِلٰی قَوْلِہٖ بِمَنْ ضَلَّ عَنْ سَبِیْلِہٖ وَھُمُ النَّفَرُ الَّذِیْنَ قَالُوْا مَا قَالُوْا وَھُوَ
اَعْلَمُ بِالْمُھْتَدِیْنَ عَلِیُّ بْنُ اَبِیْطَالِبٍ **ترجمہ آیت** ہر آئینہ رب تمہارا بہترین دانا ہے اوس شخص
سے جو گمراہ ہو راہ حق سے اور خدا دانا تر ہے ہدایت کرنے والون کے اور حدیث مین
وارد ہوا ہے کہ مہتدین سے غرض حضرت امیر ع ہین مَنْ جَآءَ بِالْحَسَنَۃِ فَلَہٗ خَیْرٌ مِّنْھَا وَمَنْ جَآءَ
بِالسَّیِّئَۃِ فَکُبَّتْ وُجُوْھُھُمْ فِی النَّارِ شواہد التنزیل **ابو القاسم الحسکانی**
عَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ص یَا عَلِیُّ لَوْ اَنَّ اُمَّتِیْ صَامُوْا حَتّٰی صَارُوْا کَالْاَوْتَادِ

وَصَلَّوْا حَتّٰى صَارُوْا كَالْحَنَايَا ثُمَّ اَبْغَضُوْكَ لَاَكَبَّهُمُ اللّٰهُ عَلٰى مَنَاخِرِهِمْ
فِى النَّارِ اَيْضًا رَوَاهُ فِىْ تَفْسِيْرِهٖ قَالَ حَدَّثَنِىْ مُحَمَّدُ بْنُ زَيْدِ بْنِ عَلِيٍّ عَنْ اَبِيْهِ
قَالَ سَمِعْتُ اَبَا جَعْفَرٍ يَقُوْلُ دَخَلَ اَبُوْ عَبْدِ اللّٰهِ الْجَدَلِىُّ عَلٰى اَمِيْرِ الْمُؤْمِنِيْنَ فَقَالَ لَهٗ يَا اَبَا
عَبْدِ اللّٰهِ اَلَا اُخْبِرُكَ يَقُوْلُ اللّٰهُ تَعَالٰى مَنْ جَاءَ بِالْحَسَنَةِ اِلٰى قَوْلِهٖ يَعْلَمُوْنَ قَالَ بَلٰى
جُعِلْتُ فِدَاكَ قَالَ الْحَسَنَةُ حُبُّنَا اَهْلَ الْبَيْتِ وَالسَّيِّئَةُ بُغْضُنَا **كنوز الحقايق
للمناوى حرف الحاء مع اليا** حُبُّ عَلِيٍّ حَسَنَةٌ لَا يَضُرُّ مَعَهَا سَيِّئَةٌ **ترجمہ
آيت** جو شخص عمل حسنہ کرے پس اوسکو بہتر ہے اور جو شخص عمل سیئہ کرے ڈھکیلا جاوے کا اوندہے
مونہہ جہنم مین جناب رسول خدا صلعم نے فرمایا کہ حسنہ سے مراد حُبِّ علیؑ و سیئہ سے مراد بغض اہل بیت ہے
ایہ **سورہ زمر ۲۳ پارہ ع** وَرَجُلًا سَلَمًا لِرَجُلٍ رَوَى الْحَاكِمُ وَاَبُو الْقَاسِمِ الْحَسْكَانِىُّ
بِالْاِسْنَادِ عَنْ عَلِيٍّ اِنَّهٗ قَالَ السَّلَمُ الرَّجُلُ حَقًّا عَلِيٌّ وَشِيْعَتُهٗ **ديوان علىؓ**
سَبَقْتُكُمْ اِلَى الْاِسْلَامِ طُرًّا ❖ غُلَامًا مَا بَلَغْتُ اَوَانَ حِلْمِىْ ❖ **ترجمہ آيت** ایک مرد
اسلام لایا سا تہہ ایک مرد مسلم کے تفسیر بالحدیث مین وارد ہوا ہے کہ اسیجا رَجُلًا سے مراد حضرت امیرؑ ہین
اور سَلَمًا سے مراد شیعان ہین کہ جو آپ کی پیروی کرتے ہین نہ کہ نام کے شیعہ نہ عقائد سے واقف اور نہ مسایل
ایہ فقہ سے آگاہ وہ ضعفاء و مستضعفین زبان شرع پر جاری ہوا ہے **سورہ عم يتساءلون** لَا يَتَكَلَّمُوْنَ
اِلَّا مَنْ اَذِنَ لَهُ الرَّحْمٰنُ قَسِيْمُ النَّارِ وَالْجَنَّةِ فِىْ كُنُوْزِ الْحَقَائِقِ لِلْمُنَاوِىْ **ترجمہ آيت**
کوئی شخص بات نکرے گا مگر جسکو اجازت ملیگی از جانب خدا **نور العين ابو اسحاق اسفرائنى**
نَادٰى مُنَادٍ عَنْ بُطْنَانِ الْعَرْشِ يَا فَاطِمَةُ اِشْفَعِىْ اَنْ تَشْفَعِىْ **شرح
فقه اكبر** فَقَدْ وَرَدَ مَرْفُوْعًا اِنَّمَا سُمِّيَتْ فَاطِمَةُ لِاَنَّ اللّٰهَ قَدْ فَطَمَهَا وَذُرِّيَّتَهَا
عَنِ النَّارِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ اَخْرَجَهُ الْحَافِظُ الدِّمَشْقِىُّ وَرَوَى الْغَسَّانِىُّ مَرْفُوْعًا
اِنَّمَا سُمِّيَتْ لِاَنَّ اللّٰهَ تَعَالٰى فَطَمَهَا وَمُحِبِّيْهَا عَنِ النَّارِ آیت مین بقرینہ قویہ وقت تکلم
مقام محشر ہے اسلیے کہ اور کسی وقت مین بلا اذان تکلم ہر انسان کرتا ہے اور متکلم بہی عام ہر فرد انسان نہین
مراد ہو سکتا ہے اسلیے کہ جو منجیث تقرب و حسن مراتب ہو مجاز مکالمہ باری تعالیٰ ہین روایت اسفرائنی و حافظ
دمشقی و غسانی طالب شفاعت ہونا جناب خاتون محشر سیدہ کبرےٰ کا بطریق تواتر و صحیح کے منقول ہوا ہے

سورہ رعد ۱۳ پارہ الَّذِینَ آمَنُوا وَتَطْمَئِنُّ قُلُوبُهُم بِذِكْرِ اللّٰهِ أَلَا بِذِكْرِ اللّٰهِ
تَطْمَئِنُّ الْقُلُوبُ الَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ طُوبَىٰ لَهُمْ وَحُسْنُ مَآبٍ
مَا رَوَاهُ الثَّعْلَبِيُّ بِإِسْنَادِهِ عَنِ الْكَلْبِيِّ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ طُوبَىٰ
شَجَرَةٌ أَصْلُهَا فِي دَارِ عَلِيٍّ فِي الْجَنَّةِ وَفِي دَارِ كُلِّ مُؤْمِنٍ مِنْهَا غُصْنٌ وَرَوَى
الْحَاكِمُ أَبُو الْقَاسِمِ الْحَسْكَانِيُّ بِإِسْنَادِهِ عَنْ مُوسَى بْنِ جَعْفَرٍ عَنْ أَبِيهِ
عَنْ آبَائِهِ قَالَ سُئِلَ رَسُولُ اللّٰهِ عَنْ طُوبَىٰ قَالَ شَجَرَةٌ أَصْلُهَا فِي دَارِي
وَفَرْعُهَا عَلَىٰ أَهْلِ الْجَنَّةِ ثُمَّ سُئِلَ عَنْهَا مَرَّةً أُخْرَىٰ فَقَالَ فِي دَارِ عَلِيٍّ
فَقِيلَ لَهُ فِي ذٰلِكَ فَقَالَ إِنَّ دَارِي وَدَارَ عَلِيٍّ فِي الْجَنَّةِ بِمَكَانٍ وَاحِدٍ
ترجمہ آیت جو لوگ کہ ایمان لائے اور مطمئن ہے قلب اونکا ذکر الٰہی سے اور خدا یاد کرتا ہے
اور دلجمعی دیتا ہے اون کے ذاکرین کے قلوب کو اور وہ ایمان لائے عمل صالح رکھتے ہیں خوشا نصیب
اون کی اور بہتر رجوع اون کی فرمایا جناب ختمی مآب نے کہ طوبیٰ ایک درخت ہے اور بیخ اوسکی ہمارے
گھر میں اور شاخ اسکی خانہ علیؑ میں وغالباً سے اہل جنت ہیں اور خانہ میرا و علیؑ کا جنت میں ایک
مکان میں ہے آخر سورہ رعد ۱۳ پارہ مَنْ عِنْدَهُ عِلْمُ الْكِتَابِ مَا رَوَى
عَنِ الشَّعْبِيِّ أَنَّهُ قَالَ مَا أَحَدٌ أَعْلَمُ بِكِتَابِ اللّٰهِ بَعْدَ النَّبِيِّ مِنْ عَلِيِّ بْنِ
أَبِي طَالِبٍ وَمِنَ الصَّالِحِينَ مِنْ أَوْلَادِهِ وَرَوَى عَاصِمُ بْنُ أَبِي النَّجُودِ عَنْ أَبِي
عَبْدِ الرَّحْمٰنِ السُّلَمِيِّ قَالَ مَا رَأَيْتُ أَحَدًا أَقْرَأَ مِنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ
وَرَوَى أَبُو عُبَيْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُودٍ قَالَ لَوْ كُنْتُ أَعْلَمُ أَنَّ
أَحَدًا أَعْلَمُ بِكِتَابِ اللّٰهِ مِنِّي لَأَتَيْتُهُ قَالَ فَقُلْتُ لَهُ فَعَلِيٌّ قَالَ أَوَلَمْ آتِهِ
رَوَاهُ الثَّعْلَبِيُّ وَالسُّيُوطِيُّ فِي الْإِتْقَانِ وَالْبَغَوِيُّ وَالنَّيْشَابُورِيُّ
ترجمہ آیت وہ شخص کہ اوس کے پاس علم کتاب خدا کا ہے اور علم الکتاب تفسیر بالحدیث میں
حضرت امیرؑ مراد ہیں جامع الصغیر عَلِيٌّ مَعَ الْقُرْآنِ وَالْقُرْآنُ مَعَ عَلِيٍّ فرمایا رسولخداؐ
نے کہ علی ساتھ قرآن کے ہے اور قرآن ساتھ علی کے ہے سورہ ابراہیم ۱۳ پارہ
ضَرَبَ اللّٰهُ مَثَلًا كَشَجَرَةٍ طَيِّبَةٍ أَصْلُهَا ثَابِتٌ وَفَرْعُهَا فِي السَّمَاءِ تُؤْتِي أُكُلَهَا

كُلَّ حِينٍ بِإِذْنِ رَبِّهَا رَوَى ابْنُ عُقْدَةَ عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ إِنَّ الشَّجَرَةَ رَسُولُ
اللهِ وَفَرْعُهَا عَلِيٌّ وَعُنْصُرُ الشَّجَرَةِ فَاطِمَةُ وَثَمَرَتُهَا أَوْلَادُهَا وَأَغْصَانُهَا وَأَوْرَاقُهَا
شِيعَتُنَا ثُمَّ قَالَ إِنَّ الرَّجُلَ مِنْ شِيعَتِنَا لَيَمُوتُ فَيَسْقُطُ مِنَ الشَّجَرَةِ وَرَقَةٌ وَ
إِنَّ الْمَوْلُودَ مِنْ شِيعَتِنَا لَيُولَدُ فَيُورِقُ مَكَانَ تِلْكَ الْوَرَقَةِ وَرَقَةٌ رَوَى
عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ جِبْرَئِيلُ لِلنَّبِيِّ صلعم أَنْتَ الشَّجَرَةُ وَعَلِيٌّ غُصْنُهَا وَفَاطِمَةُ
وَرَقُهَا وَالْحَسَنُ وَالْحُسَيْنُ ثِمَارُهَا **تاریخ الخلفاء صفحہ ۷ فی الاوسط الطبرانی**
عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صلعم النَّاسُ مِنْ شَجَرَةٍ شَتَّى وَأَنَا وَعَلِيٌّ
مِنْ شَجَرَةٍ وَاحِدَةٍ **کنوز الحقایق للمناوی حرف الالف** أَنَا وَعَلِيٌّ مِنْ شَجَرَةٍ
وَاحِدَةٍ وَالنَّاسُ مِنْ أَشْجَارٍ شَتَّى **ترجمہ آیت** مثل دی ہے خدا نے مثل درخت پاکیزہ
کے کہ بیخ اوسکی ثابت ہے اور شاخ اوسکی آسمان پر اور حضرت جبرئیل نے فرمایا کہ اے
رسول صلعم آپ شجر ہین اور علیؑ ڈال اوسکے ہین اور فاطمہ برگ اوس درخت کے اور پہل اوسکے
حسنین علیہم السلام ہین عَمَّ يَتَسَاءَلُونَ عَنِ النَّبَإِ الَّذِي هُمْ فِيهِ مُخْتَلِفُونَ **تفسیر
شیخ الاکبر محی الدین ابن العربی صفحہ ۳۶۸** اَلْقِيَامَةُ الْكُبْرَىٰ وَلِذٰلِكَ
قِيلَ فِي أَمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ عَلِيٍّ عَلَيْهِ السَّلَامُ هُوَ النَّبَأُ الْعَظِيمُ وَفُلْكُ نُوحٍ
ترجمہ آیت بروز قیام قیامت کبری از طرف خدا سوال کیا جاوے گا اوس خبر سے جسمین لوگ
دار دنیا مین اختلاف کرتے ہین شیخ ابن العربی اپنے تفسیر مین کہتے ہین کہ نبا بمعنی خبر ہے اور وہ خبر
ولایت امیر المومنین علیہ السلام ہے کہ لوگون نے اختلاف ڈال رکہا تہا قیامت مین اسکا سوال ہوگا
سورہ انسان وَيُطْعِمُونَ الطَّعَامَ عَلَىٰ حُبِّهِ مِسْكِينًا وَيَتِيمًا وَأَسِيرًا **تفسیر
معالم التنزیل صفحہ ۹۴۹** وَرُوِيَ عَنْ مُجَاهِدٍ وَعَطَاءٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ
أَنَّهَا نَزَلَتْ فِي عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ **تفسیر نیشاپوری ۳ جلد صفحہ ۳۷۴** يُرْوَى
عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ إِنَّ الْحَسَنَ وَالْحُسَيْنَ مَرِضَا فَعَادَهُمَا رَسُولُ اللهِ فِي نَاسٍ
مَعَهُ فَقَالَ يَا أَبَا الْحَسَنِ لَوْ نَذَرْتَ عَلَىٰ وَلَدِكَ فَنَذَرَ عَلِيٌّ وَفَاطِمَةُ وَفِضَّةُ
جَارِيَةٌ لَهُمَا إِنْ أَبْرَءَا مِمَّا بِهِمَا أَنْ يَصُومُوا ثَلٰثَةَ أَيَّامٍ فَشُفِيَا وَمَا مَعَهُمْ شَيْءٌ

فاستقرض علي من شمعون الخيبري اليهودي ثلث اصوع من شعير فطحنت
فاطمة عنها صاعا واختبزت خمسة اقراص على عددهم فوضعوها بين
ايديهم ليفطروا فوقف عليهم سائل فقال السلام عليكم يا اهل بيت
محمد انا مسكين من مساكين المسلمين اطعموني اطعمكم الله من
موائد الجنة فاثروه وباتوا لم يذوقوا الا الماء واصبحوا صياما فلما امسوا
ووضعوا الطعام بين ايديهم وقف عليهم يتيم فاثروه ووقف عليهم
في الثالثة اسير ففعلوا مثل ذلك فلما اصبحوا اخذ علي بيد الحسن والحسين
الى رسول الله فلما ابصرهم وهم يرتعشون كالفراخ من شدة الجوع
قال ما اشد ما يسوءني ما ارى بكم فقام وانطلق معهم فرأى فاطمة
في محرابها قد لصق ظهرها ببطنها وغارت عيناها فساءه ذلك فنزل
جبرئيل وقال خذها يا محمد هناك الله في اهل بيتك فاقرأ السورة
تفسير كشاف ٢ جلد صفحه ٣٠٤ فنزل جبرئيل بهذه السورة وقال خذها يا محمد
هناك الله في اهل بيتك **تفسير محي الدين ابن العربي صفحه ٣٦١** ويطعمون
الطعام على حبه اي يتجردون عن المنافع المالية ويزكون انفسهم عن
الرذائل خصوصا عن الشح لكون محبة المال اكثف الحجب فيتصفون
بفضيلة الايثار ويطعمون الطعام في حالة احتياجهم اليهم اسد خلة
الجوع من يستحقه ويؤثرون به غيرهم على انفسهم كما هو المشهور
من قصة علي واهل بيته عليهم الصلوة والسلام في شان نزول الاية من
الايثار بالفطور على المستحقين الثلاثة والصبر على الجوع والصوم ثلاثة
ايام او يزكون انفسهم عن رذيلة الجهل فيطعمون الطعام الروحاني من
الحكم والشرائع مع كونه محبوبا في نفسه على حب الله المسكين الدائم السكون
الى تراب البدن واليتيم المنقطع عن تربية ابيه الحقيقي الذي هو روح القدس
والاسير المحبوس في اسر الطبيعة وقيود صفات النفس وفي تفسير كبير الرازي

مِسْکِیْنًا وَّیَتِیْمًا وَّاَسِیْرًا … مَانَقَلَ النِّیْشَاپُوْرِیُّ بِلَفْظِہٖ ترجمہ وہ لوگ جو کہانا کہلاتے ہین محبت خدا مین مسکین و یتیم
و اسیر کو بروایت متواترہ و باجماع مفسرین یون ہے کہ حسنینؑ بیمار ہوئے تہے کہ جناب سرورِ عالمیان بخانہ
زہراؑ واسطے عیادت کے تشریف لائے اور کسی اصحاب نے کہا کہ تم نذر مانو خدا سے اے ابوالحسن کہ اگر
صحت ہو جاوین صوم نذر کی رکہون گا چنانچہ بعد از صحت حضرت شاہ ولایت و جناب بتول و حضرت فضہ
جاریہ علیہم السلام نے روزہ نذر کی رکہی اور گہر مین کچہہ سامان غذا نہ تہا حضرت امیرؑ نے شمعون یہودی
ساکن خیبر سے تین صاع جو قرض لیا اور فاطمہؑ نے چکی مین پیسا ایک صاع کو اور روٹیان پکائین اور پانچ
روٹی بنائین موافق حساب آدمیون کے اور وقت افطار کے سامنے سبہون کے لاکر رکہدیا کہ ناگاہ ایک
سائل نے دروازے پر سے آواز دی کہ سلام تم پر اے اہل بیت محمدؐ کچہہ کہلاؤ مجہہ مسکین کو کہ بعوض اسکے
خدا انکو مائدہ جنت سے کہلاویگا پس یہہ سنکر اوٹہا دیا اور بجز آب کے کچہہ نہ چکہا اور پہر دوسرا روزہ رکہا اور
بدستور غذا سامنے آئی و بوقت افطار کے ایک یتیم نے سوال کیا افطاری دیدیا صرف پانی سے
افطار کیا اور پہر تیسرا روزہ رکہا اور بوقت افطار کے ایک سائل پکارا کہ مین قیدی و گرسنہ ہون غذا
دیدیا اور صبح کو اوسکے حضرت امیرؑ دست حسنینؑ پکڑ کر حضور مین سرور کائناتؐ کے آئے اور حضرتؐ نے
ملاحظہ کیا کہ شدت گرسنگی سے اعضاء مین رعشہ ہے اور جناب رسولؐ مع علیؑ و حسنینؑ بخانہ زہراؑ تشریف
لائے تو دیکہا کہ پشت جناب سیدہ کی محراب سے چسپان و خمیدہ ہے اور آنکہون مین حلقہ و گڑہے پڑگئے ہین
نازل ہوئے حضرت جبرئیلؑ اور کہا کہ اے محمدؐ مبارک ہو تمہارے اہل بیت مین لو اور پڑہا سورہ ہل اتیٰ کو
پس تمام سورہ شان مین خمسہ اہل کساء کے باتفاق مفسرین نازل ہوا ہے سورہ زلزلت صفحہ ۹۸۸
فَمَنْ یَّعْمَلْ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ خَیْرًا یَّرَہٗ وَمَنْ یَّعْمَلْ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ شَرًّا یَّرَہٗ تفسیر معالم
التنزیل صفحہ ۹۸۹ قَالَ مُقَاتِلُ نَزَلَتْ هٰذِهِ الْاٰیَةُ فِیْ رَجُلَیْنِ وَذٰلِکَ اِنَّہٗ لَمَّا
نَزَلَ وَیُطْعِمُوْنَ الطَّعَامَ عَلٰی حُبِّہٖ کَانَ اَحَدُھُمَا یَاْتِہِ السَّائِلُ تفسیر نیشاپوری
صفحہ ۵۳۰ بِلَفْظِہٖ مِثْلُہٗ ترجمہ آیت جو شخص کہ خیر کرے نفع اوسکا نیک پاویگا اور جو شر کرے مبادلہ
اوسکا بد پاویگا بغوی کہتے ہین کہ مراد اس آیۃ مین خمسہ آل عبا ہین سورہ وَالْعٰدِیٰتِ ضَبْحًا تفسیر معالم
التنزیل صفحہ ۹۸۹ وَقَالَ عَلِیٌّ هِیَ الْاِبِلُ فِی الْحَجِّ تَعْدُوْ مِنْ عَرَفَةَ اِلَی الْمُزْدَلِفَةِ وَمِنَ
الْمُزْدَلِفَةِ اِلٰی مِنٰی وَقَالَ کَانَتْ اَوَّلُ غَزْوَةٍ فِی الْاِسْلَامِ بَدْرٌ تفسیر نیشاپوری صفحہ ۵۳۱

اِنَّ العَادِیَاتِ ھِیَ الاِبِلُ یَروِی عَنِ ابنِ عَبَّاسٍ اَنَّہٗ بَینَا اَنَا جَالِسٌ فِی الحِجرِ اِذ جَآءَ
رَجُلٌ فَسَأَلَنِی عَنِ العَادِیَاتِ ضَبحًا فَفَسَّرتُھَا بِالخَیلِ فَذَھَبَ اِلیٰ عَلِیٍّ وَھُوَ بِجَنبِ سِقَایَۃِ
زَمزَمَ فَسَئَلَہٗ وَذَکَرَ لَہٗ مَا قُلتُ فَقَالَ ادعُہُ لِی فَلَمَّا وَقَفتُ عَلیٰ رَاْسِہٖ قَالَ تُفتِی النَّاسَ
بِمَا لَا عِلمَ لَکَ بِہٖ وَاللّٰہِ اِن کَانَت لَاَوَّلِ غَزوَۃٍ فِی الاِسلَامِ یَعنِی بَدرًا تفسیر کبیر جلد
صفحہ ٦٥٧ مَا رَوِیَ عَن عَلِیٍّ عَلَیہِ السَّلَامُ وَابنِ مَسعُودٍ اِنَّھَا الاِبِلُ وَھُوَ قَولُ اِبرَاھِیمَ
وَالقُرطُبِیُّ رَوَی سَعِیدُ بنُ جُبَیرٍ عَنِ ابنِ عَبَّاسٍ قَالَ بَینَا اَنَا جَالِسٌ فِی الحِجرِ اِذ اَتَانِی
رَجُلٌ فَسَأَلَنِی عَنِ العَادِیَاتِ ضَبحًا فَفَسَّرتُھَا بِالخَیلِ فَذَھَبَ اِلیٰ عَلِیٍّ عَلَیہِ السَّلَامُ وَ
ھُوَ تَحتَ سِقَایَۃِ زَمزَمَ فَسَأَلَہٗ وَذَکَرَ لَہٗ مَا قُلتُ فَقَالَ ادعُہُ لِی فَلَمَّا وَقَفتُ عَلیٰ رَاْسِہٖ
قَالَ تُفتِی النَّاسَ بِمَا لَا عِلمَ لَکَ بِہٖ وَاللّٰہِ اِن کَانَت لَاَوَّلِ غَزوَۃٍ فِی الاِسلَامِ بَدرٌ
وَمَا کَانَ مَعَنَا اِلَّا فَرَسَانِ فَرَسٌ لِلزُّبَیرِ وَفَرَسٌ لِلمِقدَادِ وَالعَادِیَاتِ ضَبحًا الاِبِلُ
مِن عَرَفَۃَ اِلیٰ مُزدَلِفَۃَ اِلیٰ مِنیٰ یَعنِی اِبِلَ الحَاجِّ قَالَ ابنُ عَبَّاسٍ فَرَجَعتُ عَن قَولِی اِلیٰ

قَولِ عَلِیٍّ عَلَیہِ السَّلَامُ سورہ والعادیات متعلق بغزوہ بدر وحج وسقایہ زمزم ہو کر بشان حضرت امیرؑ ہے ازالۃ
الخفا صفحہ ٢٦٤ وَاَخرَجَ الحَاکِمُ مُسَلسَلًا بِالسَّادَۃِ الاَشرَافِ حَدَّثَنَا اَبُو مُحَمَّدٍ الحَسَنُ بنُ
مُحَمَّدِ بنِ یَحیٰ بنِ اَخِی طَاھِرٍ العَقِیقِیُّ الحَسَنِیُّ حَدَّثَنَا اِسمٰعِیلُ بنُ مُحَمَّدِ بنِ اِسحٰقَ بنِ جَعفَرِ بنِ مُحَمَّدِ بنِ
عَلِیِّ بنِ الحُسَینِ بنِ زَیدٍ عَن عُمَرَ بنِ عَلِیٍّ عَن اَبِیہِ عَلِیِّ بنِ الحُسَینِ قَالَ خَطَبَ الحَسَنُ بنُ عَلِیٍّ عَلَی النَّاسِ
حِینَ قُتِلَ عَلِیٌّ فَحَمِدَ اللّٰہَ وَاَثنٰی عَلَیہِ ثُمَّ قَالَ لَقَد قُبِضَ فِی ھٰذِہِ اللَّیلَۃِ رَجُلٌ لَا یَسبِقُہُ الاَوَّلُونَ بِعَمَلٍ
وَلَا یُدرِکُہُ الاٰخِرُونَ وَقَد کَانَ رَسُولُ اللّٰہِ یُعطِیہِ رَایَتَہٗ فَیُقَاتِلُ وَجِبرَئِیلُ عَن یَمِینِہٖ وَمِیکَائِیلُ
عَن یَسَارِہٖ فَمَا یَرجِعُ حَتّٰی یَفتَحَ اللّٰہُ عَلَیہِ وَمَا تَرَکَ عَلَی الاَرضِ صَفرَاءَ وَلَا بَیضَاءَ اِلَّا سَبعَمِائَۃِ
دِرھَمٍ فَضَلَت مِن عَطَایَاہُ اَرَادَ اَن یَبتَاعَ بِھَا خَادِمًا لِاَھلِہٖ ثُمَّ قَالَ اَیُّھَا النَّاسُ مَن عَرَفَنِی فَقَد
عَرَفَنِی وَمَن لَم یَعرِفنِی فَاَنَا الحَسَنُ بنُ عَلِیٍّ وَاَنَا ابنُ النَّبِیِّ وَاَنَا ابنُ الوَصِیِّ وَاَنَا ابنُ البَشِیرِ وَاَنَا ابنُ
النَّذِیرِ وَاَنَا ابنُ الدَّاعِی اِلَی اللّٰہِ بِاِذنِہٖ وَاَنَا ابنُ السِّرَاجِ المُنِیرِ وَاَنَا مِن اَھلِ البَیتِ الَّذِی کَانَ جِبرَئِیلُ
یَنزِلُ اِلَینَا وَیَصعَدُ مِن عِندِنَا وَاَنَا مِن اَھلِ البَیتِ الَّذِی اَذھَبَ اللّٰہُ عَنھُمُ الرِّجسَ وَطَھَّرَھُم
تَطھِیرًا وَاَنَا مِن اَھلِ البَیتِ الَّذِی افتَرَضَ اللّٰہُ مَوَدَّتَھُم عَلیٰ کُلِّ مُسلِمٍ فَقَالَ تَبَارَکَ وَتَعَالیٰ

مَن یقترف حسنة نزد له فیها حسنا فاقتراف الحسنة مودتنا اهل البیت واخرج النسائی
ھذا الحدیث من طریق اخر الی قوله خادما لاهله فقط **مناقب سیدنا علی کرم اللہ وجہہ**
صفحہ ۹ وروی السدی عن ابی مالک عن ابن عباس رضی فی قوله تعالی ومن یقترف
حسنة نزد له فیها حسنا قال المودة لال محمد نهولاء هم اهلبیت المرتقعون بتطهیرهم
الی ذروة اوج الکمال المستحقون لتوقیرهم مراتب الاعظام والاجلال بروایت حاکم نیشاپوری
جناب حسن مجتبی نے خطبہ پڑہا بعد شہادت پدر بزرگوار خود اور بعد حمد ونعت کے فرمایا کہ ہر آئینہ فوت کیا آجکی شب مین
اوس شخص نے کہ کسی نے سبقت نہ کی کسی عمل مین اونپر اولین وآخرین نے اور ہر آئینہ جناب رسولخدا ص عطا فرماتے تھے
اونکو اپنا علم اور وہ کفار سے قتال کرتے تھے اور جبرئیل جانب راست ومیکائیل چپ رہتے تھے اور اپنی جگہ سے
نہ ہٹتے تھے جب تک اونکی ہاتھ پر فتح عنایت کرتا تھا اور زمین پر نہ چھوڑا الا ساتھ سو درہم جو بچ گیا تھا لوگون کے
بخشش دینے سے اور چاہتے تھے کہ اوس سے کنیز اور غلام خرید کرین واسطے اہل اپنے کے بعدہ فرمایا کہ جس نے
پہچانا ہر آئینہ پہچانا مجھے اور جس نے نہ پہچانا نہ پہچانا مجھے اور مین حسن پسر علی کا ہون اور فرزند نبی اور مین فرزند وصی
ہون اور مین پسر بشیر ونذیر اور پسر دعوت کنندہ بسوی خدا کا اور مین اوس اہلبیت سے ہون کہ جبرئیل نازل ہوتے تھے
ہملوگون کے پاس اور اوپر اوڑ جاتے تھے ہملوگون کے پاس سے اور مین وہ اہلبیت ہون کہ گناہان کو دور کرکے معصوم بنایا اوس
مین اوس اہلبیت سے ہون کہ فرض کیا اللہ نے دوستی ہملوگون کی ہر اہل اسلام پر اور فرمایا خدا نے کہ جو شخص حسنہ کرے مین
زیادہ کردونگا اوسکے لئے نیکیان پس حسنہ مراد اس آیت مین محبت مجھ اہلبیت کی مراد ہے **سورہ بقرہ ۲ پارہ** والموفون
بعهدهم اذا عاهدوا والصابرین فی الباساء والضراء وحین البأس **تفسیر معالم التنزیل صفحہ**
۶۶ ای القتال والحرب عن ابی اسحاق عن حارثة بن مضرب عن علی بن ابیطالب قال
کنا اذا احمر البأس ولقی القوم القوم اتقینا برسول اللہ فما یکون احد اقرب الی العدو
منه یعنی اذا اشتدت الحرب **شفای قاضی عیاض صفحہ ۹۲** وقال علی رضی انا کنا اذا حمی
الباس ویروی اشتد الباس واحمرت الحدق واتقینا برسول اللہ فما یکون احد اقرب
الی العدو منه ولقد رأیتنی یوم بدر ونحن نلوذ بالنبی وهو اقرب الی العدو وکان من
اشد الناس یومئذ باسا وقیل کان الشجاع هو الذی یقترب منه صلعم **ازالة الخفا صفحہ**
۲۵۴ قال ابن اسحاق فلما قتل مصعب بن عمیر اعطی رسول اللہ اللواء لعلی بن ابیطالب

ایہ

وقال ابن ھشام لما اشتد القتال یوم احد جلس رسول اللہ تحت رایۃ الانصار وارسل الی علی بن ابیطالب ان قدم الرایۃ فتقدم علی **صفحہ ٢٥٥** ایضا منہ فقال لہ علی واللہ ما ان اقتلک فحمی عمرو عند ذلک فاقتحم عن فرسہ فعقرہ وضرب فی وجہہ ثم اقبل علی الامام علی بن ابیطالب فتنازلا وتجاولا فقتلہ علی وخرجت خیلھم منھزمۃ حتی اقتحمت من الخندق ھاربۃ **ترجمہ آیت** پورا کرنیوالے ہین اپنی عہد کو جب کیا اقرار اون لوگون نے اور صبر کرنیوالے ہین وقت خوف وحزن باتفاق مفسرین وبطریق متواترہ کہ یہ آیت غزوہ بدر واحد مین لشان مولانا امیر المومنین کے نازل ہوئی ہے سورہ بقر **٣ پارہ** الذین ینفقون اموالھم باللیل والنھار سرا وعلانیۃ **تفسیر معالم التنزیل صفحہ ٣٥** روی عن مجاھد عن ابن عباس قال نزلت ھذہ الایۃ فی علی بن ابیطالب کانت عندہ اربعۃ دراھم لایملک غیرھا فتصدق بدرھم لیلا وبدرھم سرا وبدرھم علانیۃ **تفسیر بیضاوی ١ جلد صفحہ ١٢٥** وقیل فی علی لم یملک الا اربعۃ دراھم فتصدق بدرھم لیلا ودرھم نھارا ودرھم سرا ودرھم علانیۃ **تفسیر نیشاپوری صفحہ ٢٧٠** وعن ابن عباس ما کان علی یملک الا اربعۃ دراھم فتصدق بدرھم نھارا وبدرھم لیلا وبدرھم سرا وبدرھم علانیۃ فقال لہ النبی ما حملک علی ھذا فقال ان استوجب ما وعدنی ربی فقال لک ذلک ونزلت الایۃ **مناقب سیدنا علی کرم اللہ وجہہ صفحہ ١٣٨** ونقل الواحدی فی تفسیرہ رفعہ بسندہ الی ابن عباس قال کان مع علی بن ابیطالب اربعۃ دراھم لایملک غیرھا فتصدق بدرھم لیلا وبدرھم نھارا وبدرھم سرا وبدرھم جھرا فانزل اللہ تعالی الذین ینفقون اموالھم باللیل والنھار **تفسیر کبیر رازی ٢ جلد صفحہ ٥٢٨** قال ابن عباس ان علیا علیہ السلام ما کان یملک غیر اربعۃ دراھم فتصدق بدرھم لیلا وبدرھم نھارا وبدرھم سرا وبدرھم علانیۃ فقال صلعم ما حملک علی ھذا فقال ان استوجب ما وعدنی ربی فقال لک ذلک فانزل اللہ تعالی ھذہ الایۃ وقد اخرجہ الواحدی فی تفسیرہ عن ابن عباس **ترجمہ آیت** جو لوگ نفقہ دیتی ہین اپنی مال سے شبکو اور دن کو ظاہر و پوشیدہ بتواتر روایات وباجماع مفسرین یون ہے کہ ایکدرہم شبکو تصدق کیا اور ایکدرہم تصدق دیا روزکو اور ایک درہم تصدق دیا پوشیدہ اور ایک درہم تصدق دیا علانیہ حضرت امیر نے کہ یہ آیت نازل ہوئی **سورہ ہود** فمن کان علی بینۃ

من ربه ویتلوه شاهد منه تفسیر معالم التنزیل بغوی صفحه ۳۴۴ قیل هو علی ابن ابی طالب
قال علی ما من رجل من قریش الا وقد نزلت فیه آیة من القرآن فقال له رجل وانت
ای شئ نزل فیک قال ویتلوه شاهد منه تفسیر نیشاپوری ۲ جلد صفحه ۳۱۷ او شاهد هو
بعض محمد یعنی علی ابن ابی طالب تفسیر کبیر رازی ۵ جلد صفحه ۶۸ والثالث ان المراد هو علی
ابن ابی طالب والمعنی انه یتلو تلک البینة وقوله منه ای هذا الشاهد من محمد وبعض
منه والمراد منه تشریف هذا الشاهد بانه بعض من محمد علیه السلام وایضا رواه
ثعلبی وابن جریر الطبری والحافظ ابو نعیم والمجاهد۔ ایا پس وہ شخص کہ اوپر دلیل کے ہے طرف سے
اپنے رب کے اور شامل ہے اوسکی ایک گواہ۔ بتواتر روایات واجماع مفسرین شاہد اس آیہ مین جناب امیر
مقصود ہین اور شہید وشاہد بمعنی فاعل کے ہے اور شہید صیغہ صفت مشبہہ کا ہے اور شاہد باین حیثیت و اکمل امامت
ہے چنانچہ خدا خود بجای اسکے توضیح کے لیے خبر دیتا ہے سورۃ البقر ابتدای سیقول وکذالک جعلناکم
امة وسطا لتکونوا شهداء علی الناس ویکون الرسول علیکم شهیدا اور ایسا ہی
بنایا ہم نے تمکو امت وسط یعنی نہ کم کرنیوالے و نہ زیادہ کرنے والے تاکہ ہو تم شاہد اوپر آدمیون کے اور رسول
تمہارے لوگون پر شاہد ہے سورہ محمد ولتعرفنهم فی لحن القول روی الحافظ ابو بکر بن موسی فی
المناقب وفی کشف الغمة نزلت فی علی وعن ابی سعید الخدری قال ببغضهم علیا
اور البتہ پہچانتے ہو تم بولیون کو بروایت ابی سعید خدری بشان مولانا امیر المومنین نازل ہوئی ہے
سورہ حجر ۱۴ پارہ ولقد ارسلنا من قبلک فی شیع الاولین وفی حدیث عن ام
سلمة عن النبی شیعة علی هم الفائزون یوم القیامة ان من شیعته لابراهیم شفا
قاضی عیاض مالکی ان الهاء عائدة علی محمد ای علی دینه ومنهاجه وکنوز
الحقایق للمناوی علی وشیعته هم الفائزون یوم القیامة سورہ قصص
ودخل المدینة علی حین غفلة من اهلها فوجد فیها رجلین یقتتلان هذا من
شیعته وهذا من عدوه فاستغاثه الذی من شیعته علی الذی من عدوه
فوکزه موسی البیضاوی واحدهما ممن شایعه علی دینه وهم بنو اسرائیل
والآخر من مخالفیه وهم القبط والاشارة علی الحکایة وقال المحشی الحکایة

لِرَسُوْلِ اللّٰہِ مطالب رشیدی شاہ تراب علی کاکوری صفحہ ۲۵۷ ای برادر قاضی ثناء اللہ پانی پتی
درکتاب سیف المسلول مینولیسند کہ بعضی اولیاء امت را بکشف صریح کہ یکی از اسباب علم ہست ظاہر
گشتہ کہ فیوض وبرکات کہ از جناب الٰہی بر اولیاء اللہ بے توسط او فیض نمے رسد وکسی از مردان خدا
بوسیلہ او درجہ ولایت نمے یابد اقطاب جزئی واوتاد جزئی واوتاد وابدال ونجباء ونقباء وجمیع اقسام
اولیائے خدا بوے محتاج میباشند صاحب این منصب عالی را امام گویند وقطب الارشاد بالاصالۃ نیز خوانند
واین منصب عالی از وقت ظہور آدم علیہ السلام بروح پاک حضرت مرتضیٰ علی کرم اللہ وجہہ مقرر بود کہ بیش
نشاء عنصری آنحضرت ہم در امم سابقہ ہر کرا درجہ ولایت میرسید بتوسط روح پاک آنحضرت وبعد وجود عنصری
تا وقت رحلت او از اصحابہ وتابعین ہمہ را این دولت بتوسط او رسیدہ وبعد رحلت او این منصب عالی
بحسن مجتبیٰؑ وبعد از وے بحسینؑ شہید دشت کربلا پستر بامام زین العابدین پستر بمحمد باقر وبعد از او
بجعفر صادق پستر بموسے کاظم پستر بعلی رضا پستر بمحمد تقی پستر بعلی نقی پستر بحسن عسکری علیہم السلام
این منصب بعلی مفوض گشتہ وبعد وفات عسکری تا ظہور محمد مہدی این منصب متعلق باشد قَالُوْا حَسْبُنَا
اللّٰہُ وَنِعْمَ الْوَکِیْلُ رَوَی ابْنُ مَرْدَوَیْہِ قَالَ اَبُوْ رَافِعٍ وَجَّہَ النَّبِیُّ عَلِیًّا فِیْ طَلَبِ اَبِیْ
سُفْیَانَ فَلَقِیَہُمْ اَعْرَابِیٌّ مِنْ خُزَاعَۃَ فَقَالَ اِنَّ الْقَوْمَ قَدْ جَمَعُوْا لَکُمْ فَاخْشَوْہُمْ
فَزَادَہُمْ اِیْمَانًا فَقَالُوْا حَسْبُنَا اللّٰہُ وَنِعْمَ الْوَکِیْلُ فَنَزَلَتْ سورہ نحل
عَلَامَاتٍ وَبِالنَّجْمِ ہُمْ یَہْتَدُوْنَ مجمع البیان قَالَ اَبُوْ عَبْدِ اللّٰہِ نَحْنُ الْعَلَامَاتُ وَالنَّجْمُ
رَسُوْلُ اللّٰہِ وَقَالَ اِنَّ اللّٰہَ جَعَلَ النُّجُوْمَ اَمَانًا لِاَہْلِ السَّمَاءِ وَجَعَلَ اَہْلَبَیْتِیْ اَمَانًا لِاَہْلِ
الْاَرْضِ جامع الصغیر سیوطی ۱جلد صفحہ ۴۱۶ حرف الالف اَلنُّجُوْمُ اَمَانٌ لِاَہْلِ
السَّمَاءِ وَاَہْلُ بَیْتِیْ اَمَانٌ لِاُمَّتِیْ ترجمہ آیت اور نشانیاں اور ستارے ہیں کہ لوگ اوس سے
ہدایت پاتے ہیں بعضی مفسرین نے کہا ہے کہ اظہار قدرت الٰہی ہے کہ شب محاق میں نور کواکب میں قافلہ مسافروں کا
چلتا ہے مگر یہ امر منتج بقیاس ہے اور حدیث وارد ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلعم نے کہ نجوم امان ہیں واسطے
اہل آسمان کے اور اہل بیت ہمارے باعث امن وامنیت ہے واسطے اہل زمین کے سورہ آل عمران
وَاعْتَصِمُوْا بِحَبْلِ اللّٰہِ جَمِیْعًا سیرۃ المحمدیہ وَاَخْرَجَ ابْنُ جَرِیْرٍ عَنْ زَیْدِ بْنِ اَبِیْ طُفَیْلٍ
عَامِرِ بْنِ وَاثِلَۃَ قَالَ لَمَّا رَجَعَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صلعم مِنْ حَجَّۃِ الْوَدَاعِ فَنَزَلَ غَدِیْرَ خُمٍّ

ارابذ وحات نقمن ثم قام فقال انی ترکت فیکم الثقلین احدهما اکبر من الآخر
کتاب الله حبل ممدود من السماء الی الارض وعترتی اهلبیتی فانظروا کیف تخلفونی
فیهما فانهما لن یتفرقا حتی یردا علی الحوض ثم قال ان الله مولای وانا ولی کل مومن
ثم اخذ بید علی فقال من کنت ولیه فعلی ولیه اللهم وال من والاه وعاد من عاداه
ترمذی ۲ جلد صفحہ ۲۴۱ عن زید بن ارقم قال قال رسول الله ص انی تارک فیکم ما ان
تمسکتم به لن تضلوا بعدی احدهما اعظم من الآخر کتاب الله حبل ممدود من السماء
الی الارض وعترتی واهلبیتی ولن یتفرقا حتی یردا علی الحوض فانظروا کیف تخلفونی فیهما
تفسیر کشاف ۱ جلد قال النبی الفاطمة مهجة قلبی وبعلها نور بصری وابناها ثمرة فوادی
والائمة من ولدها امناء ربی حبل ممدود من السماء الی الارض فمن اعتصم بهم نجی ومن
تخلف عنهم فقد هوی اسعاف الراغبین صفحہ ۱۰ واخرج الثعلبی فی تفسیر قوله تعالی واعتصموا
بحبل الله جمیعا عن جعفر الصادق ع انه قال نحن حبل الله تفسیر نیشاپوری ۱ جلد صفحہ ۳۴۹
عن ابی سعید الخدری عن النبی ص انی تارک فیکم الثقلین کتاب الله حبل
ممدود من السماء الی الارض وعترتی اهلبیتی اشعة اللمعات ۴ جلد صفحہ ۶۷۷
محبت وتعظیم ایشان ورعایت حقوق وآداب ایشان اقدم واهم واتم ست وظاهر اچنان مینماید که این اشارت باخذ
سنت ست چنانکه اول عمل بکتاب است وباین معنی تمامه مومنان مطیع اهلبیت نبی اول ویند دراست اهلبیت کما ان القرآن
حبل الله الممدود من السماء فکذلک اهل هذا البیت المقدس صلوة الله مشکوة باب مناقب
اهلبیت عن زید بن ارقم ترجمہ آیت پکڑو رسن خدا کو سب لوگ اور تفسیر مین اسکی جناب رسولخدا نے فرمایا
زمین چھوڑنا ہون تمہارے درمیان مین دو شے عظیم ترکہ پکڑے رہو اوسکو تب ہرگز تم گمراہ نہوگے بعد
میرے ایک قران ہے اور دوسرے اہلبیت میرے اور یہہ دونو رسن الہی ہین اور آپسمین یہہ دونو جدا
نہونگے تاوقتیکہ پہونچین میرے پاس حوض کوثر پر اور یہہ روایت متواتر واجماعی ہے سورۃ النساء اطیعوا الله ورسوله و
اولی الامر منکم فان تنازعتم فی شیء فردوه الی الله والرسول اطاعت کرو تم خدا اور رسول
کی اور صاحبان حکم کی پس اگر جھگڑو کسی شی مین تو پھیرو اوسکو طرف خدا اور رسول کی تفسیر بغوی صفحہ ۲۳۶ قال عکرمہ
اراد باولی الامر ابا بکر رض وعمر رض بیضاوی ۱ جلد صفحہ ۱۸۸ یرید بهم امراء المسلمین

في عهد الرسول ﷺ وبعده ويندرج فيهم الخلفاء والقضاة وأمراء السرية أمر الناس
بطاعتهم بعدما أمرهم بالعدل تنبيها على أن وجوب طاعتهم لازم ما داموا على الحق
وقيل علماء الشرع لقوله ولو ردوه إلى الرسول ﷺ وإلى أولي الأمر منهم لعلمه الذين
يستنبطونه منهم فإن تنازعتم أنتم وأولو الأمر منكم في شيء من أمور الدين وهو
يؤيد الوجه الأول إذ ليس للمقلد أن ينازع المجتهد في حكمه بخلاف المرؤس إلا
أن يقال الخطاب لأولي الأمر على طريقة الالتفات فردوه فراجعوا فيه إلى الله في
كتابه والرسول بالسؤال عنه في زمانه والمراجعة إلى سنته بعده واستدل به منكرو
القياس وقالوا إنه تعالى أوجب رد المختلف إلى الكتاب والسنة دون القياس وأجيب
بأن رد المختلف إلى المنصوص عليه إنما يكون بالتمثيل والبناء عليه وهو القياس
ويؤيد ذلك الأمر بعد الأمر بطاعة الله تعالى وطاعة الرسول فإنه يدل على أن الأحكام
ثلاثة مثبت بالكتاب ومثبت بالسنة ومثبت بالرد إليهما على وجه القياس تفسير
نيشابوري جلد صفحه ٣٣٩ قال فخر الدين الرازي في تفسيره الكبير وأولي الأمر لأنه تعالى
وأمر بطاعتهم على سبيل الجزم وجب أن يكون معصوما لأنه لو احتمل إقدامه على
الخطأ والخطأ منهي عنه لزم اعتبار اجتماع الأمر والنهي في الفعل الواحد وإنه
محال ثم ذلك المعصوم إما مجموع الأمة أو بعضها على ما يقولها الشيعة من أن
المراد هم الأئمة المعصومون أو على ما زعم بعضهم أنهم الخلفاء الراشدون أو
على ما روي عن سعيد بن جبير وابن عباس أنهم أمراء السرايا كعبد الله حذافة
أو كخالد بن الوليد إذ بعثه رسول الله في سرية وكان معه عمار بن ياسر فوقع بينهم
خلاف فنزلت الآية أو على ما روي عن ابن عباس والحسن ومجاهد والضحاك أنهم
العلماء الذين يفتون بالأحكام الشرعية ويعلمون الناس دينهم لكنه لا سبيل
إلى الثاني وأما ما زعمه الشيعة فلأنا نعلم بالضرورة أنا في زماننا هذا عاجزون عن
معرفة الإمام المعصوم والاستفادة منه فلو وجب علينا طاعته على الإطلاق لزم تكليف
ما لا يطاق ولو وجب علينا طاعته إذا صرنا عارفين به وبمذهبه صار هذا الإيجاب

مشروطًا وظاهر الاية يقتضي الاطلاق على ان طاعة الله وطاعة رسوله مطلقة فلو كا
هذه الطاعة مشروطة لزم ان يكون اللفظة الواحدة مطلقة ومشروطة معًا وهو
باطل وايضًا ان الامام المعصوم عندهم في كل زمان واحد ولفظ اولي الامر جمع وايضًا
انه قال فان تنازعتم في شيء فردوه الى الله والرسول وعلى هذا ينبغي ان يقال فردوه
الى الامام واما سائر الاقوال فلا نزاع في وجوب طاعتهم لكنه اذا علم بالدليل ان طاعتهم
حق وصواب وذلك الدليل ليس الا الكتاب والسنة فلا يكون هذا قسمًا منفصلًا
كما ان وجوب طاعة الزوجة للزوج والتلميذ للاستاد داخل في طاعة الله وطاعة
الرسول اما اذا حملناه على اجماع اهل الحل والعقد لم يكن هذا داخلًا فيما تقدم اذا
الاجماع قد يدل على حكم لا يوجد في الكتاب والسنة وايضًا قوله فان تنازعتم
في شيء مشعر باجماع تقدم يخالف حكمه حكم التنازع وايضًا طاعة الامراء والخلفاء
مشروطة بما اذا كانوا على الحق وظاهر الاية يقتضي الاطلاق واذا ثبت ان حمل الاية
على هذه الوجوه غير مناسب تعين ان يكون ذلك المعصوم كل الامة اي اهل
الحل والعقد واصحاب الاعتقاد والامراء فالمراد بقوله اولي الامر ما اجتمعت الامة
عليه وهو المدعى واما القياس فلذلك قوله فان تنازعتم في شيء فردوه الى الله
والرسول ردوه الى الكتاب والسنة والاجماع والا كان تكرارًا لما تقدم ولا تفويض
الى الله ورسوله والسكوت عنه لان الواقعة ربما كانت لا يحتمل الاهمال و
تنتهي الى قطع مادة التشعب والخصومة فيها بنفي او اثبات ولا الاحالة على البراءة
الاصلية بانها معلومة بحكم العقل فالرد اليها لا يكون ردًا الى الله والرسول فالمراد
رد الى الاحكام المنصوصة في الوقائع المشابهة لها وهذا معنى القياس فحاصل الاية
امر لجميع المكلفين بطاعة الله ثم لمن عدا الرسول بطاعة الرسول ثم لما سوى
اهل الحل والعقد بطاعتهم ثم امر اهل استنباط الاحكام من مداركها ان وقع
خلاف واشتباه بين الناس في حكم واقعة ما ان ليستخرجوا لها وجهًا من نظائرها
واشباهها فما احسن هذا الترتيب ثم في اطلاق الاية دلالة على ان الكتاب

ى لسنة منقدمان على القياس مطـ سواء كان القياس جليا او خفيا وانه لا يجوز
النص ولا تخصيصه بالقياس وقد اعتبر هذا الترتيب ايضاً في قصة معاذ واستحسنه رسو
الله ص وكيف لا والقرآن مقطوع في متنه والقياس مظنون والقرآن كلام لا يأتيه ا
من بين يديه ولا من خلفه والقياس نتيجة عقل الانسان الذي هو عرضة الخطا
والنسيان وقد اجمع العلماء على ان ابليس خصص عموم الخطاب في قوله واذ قلنا للملائ
اسجدوا بقياس هو قوله خلقتني من نار وخلقته من طين فاستحق اللعن الى يوم ا
والسر فيه ان تخصيص النص بالقياس تقديم القياس على النص وفيه ما فيه **تفسير كبير رازی** ...
صفحہ ٥٧٣ **مشکوٰۃ مسلم ٢ جلد صفحہ ١١٩ الکتاب الامارۃ** قال حدثني ابو زب
انه سمع جابر بن عبد الله يقول قال النبي ص الناس تبع لقريش في الخير والشر (٢) قال عبد الله
قال رسول الله ص لا يزال هذا الامر في قريش ما بقي من الناس اثنان (٣) عن جابر بن سمـ
قال دخلت مع ابي على النبي ص فسمعته يقول ان هذا الامر لا ينقضي حتى يمضي فيهم
عشر خليفة قال ثم تكلم بكلام خفي علي قال فقلت لابي ما قال قال كلهم
من قريش (٤) عن جابر بن سمرة قال سمعت النبي ص يقول لا يزال امر الناس ماضيا
ما وليهم اثنا عشر رجلا ثم تكلم النبي ص بكلمة خفية علي فسالت ابي ماذا قال رسـ
الله قال فقال كلهم من قريش عن جابر بن سمرة يقول سمعت رسول الله ص يقول لا يز
الاسلام عزيزا الى اثنا عشر خليفة ثم قال كلمة لم افهمها فقلت لابي ماذا قال
قال فقال كلهم من قريش (٦) عن جابر بن سمرة قال قال النبي ص لا يزال هذا الا
عزيزا الى اثني عشر خليفة ثم قال تكلم بشيء لم افهمه فقلت لابي ما قال
فقال كلهم قريش (٧) عن جابر بن سمرة قال انطلقت الى رسول الله ومعي ابي فسـ
يقول لا يزال هذا الدين عزيزا منيعا الى اثني عشر خليفة فقال كلمة صمتنيها
الناس فقلت لابي ما قال قال كلهم من قريش **شرح نووی ٢ جلد صفحہ ١١٩** قال القاضي
قد توجه هنا سؤالان احدهما انه قد جاء في الحديث الاخر الخلافة بعدي ثلثون
سنة ثم يكون ملكا وهذا مخالف لحديث اثني عشر خليفة فانه لم يكن في ثلثين

سنة الا الخلفاء الراشدون الاربعة والاشهر الذي بويع فيها الحسن بن علي قال والجواب عن
هذا ان المراد في حديث الخلافة ثلثون سنة خلافة النبوة وقد جاء مفسرا في بعض الروايات خلافة
النبوة بعدي ثلثون سنة ثم يكون ملكا ولم يشترط في هذا في الاثني عشر السؤال الثاني
انه قد ولي اكثر من هذا العدد قال وهذا اعتراض باطل لانه صلعم لم يقل لا يلي
الا اثنا عشر خليفة وانما قال يلي وقد ولي هذا العدد ولا يضر كونه وجد بعدهم
غيرهم هذا ان جعل المراد باللفظ كل وال ويحتمل ان يكون المراد مستحق الخلافة العادلين
وقد مضي منهم من علم ولا بد من تمام هذا العدد قبل قيام الساعة قال وقيل ان معناه
انهم يكونون في عصر واحد يتبع كل واحد منهم طائفة قال القاضي ولا يبعد
ان يكون هذا قد وجد اذا تتبعت التواريخ فقد كان بالاندلس وحدها منهم في عصر
واحد بعد اربعمائة وثلثين سنة ثلثة كلهم يدعيها ويلقب بها وكان حينئذ في مصر اخر
وكان خليفة الجماعة العباسي ببغداد سوي من كان يدعي ذلك في ذلك الوقت في الاقطار
الارض قال ويعضد هذا التاويل قوله في كتاب مسلم بعد هذا ستكون خلفاء
فيكثرون قالوا فما تامرنا قال فوا ببيعة الاول فالاول قال ويحتمل ان المراد من يعز
الاسلام في زمنه ويجتمع المسلمون عليه كما جاء في سنن ابي داود كلهم تجتمع
عليه الامة وهذا قد وجد قبل اضطراب امر بني امية واختلافهم في زمن يزيد بن
الوليد وخرج اليهم بنو العباس مسلم ۲ جلد صفحه ۱۱۹ عن جابر بن سمرة مع غلامي نافع ان
اخبرني بشيء سمعته من رسول الله قال فكتب الي سمعت رسول الله يوم جمعة
عشية رجم الاسلمي فقال لا يزال الدين قائما حتى تقوم الساعة او يكون عليكم
اثنا عشر خليفة كلهم من قريش قال وسمعته يقول عصبة من المسلمين يفتحون
البيت الابيض بيت كسرى او آل كسرى وسمعته يقول من بين يدي الساعة كذابين
فاحذروهم وسمعته يقول اذا اعطي الله احدكم خيرا فليبدء بنفسه واهل بيته
وسمعته يقول انا الفرط على الحوض تاريخ الخلفاء صفحه ۹ وعند احمد قال رسول الله اثنا
عشر خليفة كعدة نقباء بني اسرائيل الصواعق صفحه ۹ قال القاضي عياض لعل المراد

بالاثني عشر في هذه الأحاديث وما شابهها أنهم يكونون في مدة عزة الخلافة وقوة
الإسلام واستقامة أموره والاجتماع على من يقوم بالخلافة وقد وجد هذا فيمن اجتمع
عليه الناس إلى أن اضطرب أمر بني أمية ووقعت بينهم الفتنة زمن وليد بن يزيد
فاتصلت بينهم إلى أن قامت الدولة العباسية فاستأصلوا بنيهم قال شيخ الإسلام
ابن حجر في شرح البخاري" كلام القاضي عياض أحسن ما قيل في الحديث وأرجحه لتأييده
بقوله في بعض طرق الحديث الصحيحة كلهم يجتمع عليه الناس وإيضاح ذلك أن المراد
بالاجتماع انقيادهم لبيعته والذي وقع أن الناس اجتمعوا على أبي بكر ثم عمر ثم عثمان
ثم علي إلى أن وقع أمر الحكمين في صفين فتسمى معاوية يومئذ بالخلافة ثم اجتمع الناس
على معاوية عند صلح الحسن ثم اجتمعوا على ولده يزيد ولم ينتظم للحسين أمر بل قتل
قبل ذلك ثم لما مات يزيد وقع الاختلاف إلى أن اجتمعوا على عبد الملك بن مروان بعد
قتل ابن الزبير ثم اجتمعوا على أولاده الأربعة الوليد ثم سليمان ثم يزيد ثم هشام
وتخلل بين سليمان ويزيد عمر بن عبد العزيز فهؤلاء سبعة بعد الخلفاء الراشدين
والثاني عشر هو الوليد بن يزيد بن عبد الملك اجتمع الناس عليه لما مات عمه
هشام فولي نحو أربع سنين ثم قاموا عليه فقتلوه وانتشرت الفتن وتغيرت الأحوال
من يومئذ ولم يتفق أن يجتمع الناس على خليفة بعد ذلك لأن يزيد بن الوليد الذي
قام على ابن عمه الوليد بن يزيد لم تطل مدته بل ثار عليه قبل أن يموت ابن
عم أبيه مروان بن محمد بن مروان ولما مات يزيد ولي أخوه إبراهيم فقتله
مروان ثم ثار على مروان بنو العباس إلى أن قتل ثم كان أول خلفاء بني العباس
السفاح ولم تطل مدته مع كثرة من ثار عليه ثم ولي أخوه المنصور فطالت
مدته لكن خرج عنهم المغرب الأقصى باستيلاء المروانيين على الأندلس
واستمرت في أيديهم متغلبين علينا إلى أن تسموا بالخلافة بعد ذلك وانفرط الأمر
إلى أن لم يبق من الخلافة إلا الاسم في البلاد بعد أن كانت في أيام بني عبد الملك
بن مروان يخطب للخليفة في جميع الأقطار من الأرض شرقا وغربا يمينا وشمالا مما

ب عليه المسلمون ولا يتولى احد في بلد من البلاد كلها الامارة على شيء منها الا
م الخليفة ومن انفرط الامر انه كان في المائة الخامسة بالاندلس وحدها ستة
نفس كلهم يتسمى بالخلافة ومعهم صاحب مصر العبيدي والعباسي ببغداد خارجا
من كان يدعي الخلافة في اقطار الارض من العلوية والخوارج قال فعلى هذا التاويل
يكون المراد بقوله ثم يكون الهرج يعني القتل الفاشي عن الفتن وقوعا فاشيا ويستمر
ويزداد وكذا كان وقيل ان المراد وجود اثني عشر خليفة في جميع مدة الاسلام الى
يوم القيمة يعملون بالحق وان لم توال ايامهم ويويد هذا ما اخرجه مسدد في مسنده
الكبير عن ابي الخلد انه قال لا تهلك هذه الامة حتى يكون منها اثنى عشر خليفة
كلهم يعمل بالهدى ودين الحق منهم رجلان من اهل بيت محمد صلعم وعلى هذا
المراد بقوله ثم يكون الهرج اي الفتن الموذية بقيام الساعة من خروج الدجال
وما بعده انتهى قلت وعلى هذا فقد وجد من الاثني عشر الخلفاء الاربعة والحسن
ومعاوية وابن الزبير وعمر بن عبد العزيز هولاء ثمانية ويحتمل ان يضم اليهم
المهدي من العباسيين لانه فيهم كعمر بن عبد العزيز في بني امية
وكذلك الطاهر لما اوتيته من العدل وبقي الاثنان المنتظران احدهما المهدي
لانه من ال بيت محمد صلعم **اشعة اللمعات شاه عبد الحق دهلوی ۴ جلد صفحه ۶۱۴**

اشکال کرده اند درین حدیث که ظاهر ازوی آنست که دوازده خلیفه بعد از انحضرت باشند در پی یکدیگر متصل که مستقیم شود
شان امر دین و عزیز گردد بوجود ایشان از عرای جور و فساد از بنی مروان که ممدوح نیست طریقه و محمود نیست سیرت انها و نیز در حدیث
آمده که الخلافة بعدي ثلثون سنة ثم تصير ملكا عضوضا و اتفاق کرده اند علما بر انکه
درین سال خلف نیستند بلکه ملوک و امرا اند و اختلاف کرده اند در توجیه این اشکال بر اقوال اول آنکه مراد دوازده نفس که قایم شدند بعد ازان
در سلطنت و امارت و انتظام پذیر رفت بایشان ملک و سلطنت بی نزاع و اختلاف در ظاهر مسلمین و رعایا اگرچه بعضی از ایشان جابر و خارج
از عدل و احسان بودند و واقع شد اختلال در زمان ولید بن یزید بن عبد الملک بن مروان که دوازدهم ست و اجتماع آوردند بر وی
وقتیکه مرد عم وی هشام نزدیک بچهار سال بعد ازان ایستادند بروی و کشتند او را پس منتشر شد فتن و متغیر گشت از ان
احوال همچنین گفته ست قاضی عیاض مالکی و استحسان کرده ست شیخ ابن حجر عسقلانی و گفته ست که ظاهر ترین اقوال درین حدیث

ودر اقرب ترین توجیهات در وی این قول ہست وگفتہ است کہ مؤید اینست انچہ در بعضی طرق صحیح این حدیث واقع شدہ ست کہ کلہم
تجتمع علیہ امر الناس ومراد باجتماع انقیاد واطاعت واتفاق ست بر بیعت آنہا اگرچہ بکراہت ہم باشد وحدیث وارد ومدح وثنای
ایشان نیست بدین وعدالت وحقانیت مگر ازین جہت کہ انتظام واجتماع واتحاد کلمہ ست وخلافت یکہ حکم کردہ است حدیث بانتہای آن تا سی سال
خلافت کبری ست کہ خلافت نبوت ست واین خلافت امارت مستمر وشایع ست قول بتسمیہ امرا بعد از خلفا راشدین خلفا را چنانچہ
خلفای عباسیہ میگفتند اگرچہ بمجاز ست انتہی پوشیدہ نماند کہ این قول خالی نیست از عدم ملایمت بسیاق حدیث کہ فرمودہ ست لا
یزال الاسلام عزیزا ولا یزال الدین قائما اگرچہ ملایم است بروایت دیگر کہ لا یزال امر الناس ماضیا
وحدیث صریح ست در مدح ایشان بصلاح دین وظہور حق وقوت اسلام در زمان ایشان بعدالت ایشان واللہ اعلم **ثانی** آنکہ مراد خلفاء عادل
وامرای صالح اند کہ مستحق اسم خلافت اند بحقیقت ولیکن لازم نیست کہ بعد از ان حضرت درپی ہم متصل باشند کہ این عدد تمام شود تا زمانے
اگرچہ تا قریب قیام ساعت ست باشد توربشتی گفتہ کہ راہ راست در این حدیث وہرچہ در اینمعنی ورود یافتہ ہمین ست **ثالث** آنکہ مراد وجود ایشان
ست بعد از موت مہدی واین خبر ست از مخبر صادق رضا از ان حال ودر حدیث دیگر آمدہ ست کہ چون بمیرد مہدی مالک میشود امر را پنج مرد از
اولاد سبط اکبر یعنی امام حسن مجتبی پس تر مالک میشوند پنج مرد از اولاد سبط اصغر یعنی امام حسین شہید پس تر وصیت میکند آخر ایشان مردی را از اولاد
حسن پس تر مالک میشود بعد از وے ولد وے وتمام میگردد بآن عدد دوازدہ مرد ہرکدام از ایشان امام عادل ہادی مہدی ست واین توجیہی ...
ست اگر حدیث دارد دروے صحیح باشد روایت کردہ شدہ ست از ابن عباس در وصف مہدی کہ گفت کشادہ میگرداند حق تعالی بوجود وے
غم واندوہ وبرمیگرداند بعدل وی ہر جور وفساد بعد از ان والی امر میشود بعد از وی دوازدہ کس در صد وپنجاہ سال پس تر منتہی میشود زمانہ
رابع آنکہ مراد وجود این عدد ست در عصر واحد کہ اتباع واطاعت میکند ہر یکی را طایفہ ومؤید اینست انچہ واقع شدہ ست نزدیک ست کہ تا
بعد از من خلفا وبسیار شوند مقصود انحضرت اخبار ست باعاجیب فتن کہ بعد از وی ظاہر خواہد شد تا آنکہ در یک زمان دوازدہ خلیفہ باشند
مراد آنست کہ امر دین منتظم خواہد بود واسلام عزیز تا این زمان ودر این زمان اختلال خواہد پدید رفت ودر توجیہات سابق معنی آن میباشد کہ در
زمان دولت این دوازدہ منتظم باشند وبعد از وی مختل اینست انچہ ذکر کردہ اند شرح این حدیث واللہ اعلم بمراد رسولہ **سیرۃ المحمدیہ**
صفحہ ۲۵۸ واخرج ابو نعیم عن حذیفۃ رض قال لیکونن بعد عثمان اثنا عشر ملکا
من بنی امیۃ قیل لہ الخلفاء قال بل ملوک ووجد کما اخبر صلعم لان اول
ملوک بنی امیۃ بعد خلع سیدنا ابی محمد الحسن المجتبی فی سنۃ احدی واربعین
من الھجرت معویۃ بن ابی سفیان وکان یقول انا اول الملوک کذا فی الاستیعاب فی
ترجمتہ ثم یزید الخبیث الشقی ثم معویۃ بن یزید الذی خلع الولایۃ عن نفسہ

اربعين يوماً وكانه ليس من الملوك ثم مروان ثم ابنه عبد الملك ثم هشام
بن عبد الملك ثم وليد بن يزيد بن عبد الملك ثم يزيد بن وليد بن عبد الملك ثم ابراهيم
بن وليد وكانه لم يكن ولم يقم له السلطنة ثم مروان الحمار واذا اخرجنا معوية بن يزيد
ويزيد بن الوليد يبقى اثنا عشر ملوكاً فاخبر بمدة خلافتهم روى الترمذي عن يوسف
بن سعد قال النبي ؐ ارى بني امية على منبره فساء ذلك فنزلت انا اعطيناك الكوثر
ونزلت انا انزلناه في ليلة القدر ليلة القدر خير من الف شهر يملكها بعدك
بنو امية يا محمد قال القاسم فعددنا فاذا هو الف شهر لا يزيد يوما ولا ينقص وكذا
رواه ابن جرير والحاكم عن الحسن ؏ قال ابو عمر وبن عبد البر بايع الناس معوية فاجتمعوا
في نصف جمادي الاولى سنة اثنين واربعين وفي الاستيعاب سنة احدي واربعين
قال ابو عمر وهذا اصح ما قيل في تاريخ علم الجماعة وعليه اكثر هذه الصناعة من اهل السير
والعلم ومات امير المومنين ابو محمد الحسن ؏ في ربيع الاول سنة خمسين بعد
ما مضى من خلافة معاوية عشر سنين كذا في الاستيعاب وكان لمعاوية قد خلصت الخلافة
بعد الخلع عشرين سنة ثم لتسلطن يزيد وكذا الى ان انتهت خلافة بني امية على
مروان الحمار قال في الخميس ان جميع خلفائهم من معوية الى مروان اربع عشر خليفة
وكان مدة خلافتهم ينقاد ثمانين سنة يعني اثنين وثمانين سنة وستة
اشهر وهي الف شهر ومدة خلافتهم منذ خاص الامر لمعوية الى ان قتل مروان الحمار
احدي وتسعون سنة وتسعة اشهر وخمسة ايام منها فتنة ابن الزبير لتسع
سنين واثنان وعشرون يوما تفرقوا في البلاد وفي جامع الاصول ان بدو ولاية بني
امية كانت على راس ثلثين سنة من وفات النبي ؐ وهو في سنة اربعين من الهجرة
وكان انقضاء دولتهم على يد ابي مسلم الخراساني في سنة اثنين وثلثين ومائة
فيكون ذلك اثنين وتسعين سنة ليسقط منها مدة خلافة بن الزبير رض وهي
ثمان سنين وثمانية يبقى ثلث وثمان سنة واربع شهر وهي الف شهر سنن ابو داود صفحه
٢٣ عن علي عن النبي ؐ قال لو لم يبق من الدهر الا يوم ليبعث الله رجلا من اهل بيتي

يں لاهما عد لاكر اصليت جو را شرح فقه اكبر صفحه ٩٠١ لا يشكل بان اهل الحل والعقد م
لامة قد كانوا متفقين على خلافة الخلفاء العباسية وبعض المروانية كعمر بن
عبد العزيز فان المراد بالخلافة المذكورة في الحديث الخلافة الكاملة التي لا يشو
لشيء من المخالفة وميل عن المتابعة يكون ثلثين وبعدها قد يكون وقد لا يكون اذا
ورد في حق المهدي انه خليفة رسول الله ص والاظهر ان اطلاق الخليفة على الخلفاء العبا
كان على المعنى اللغوي المجازية العرفية دون الحقيقة الشرعية شرح عقايد
صفحه ٩٥ والخلافة ثلثون سنة بعدها ملك وامارة لقوله عم الخلافة بعدي ثلثو
سنة ثم يصير بعدها ملكا عضوضا وقد استشهد علي على راس ثلثين سنة
من وفات رسول الله فمعاوية ومن بعده لا يكونون خلفاء بل ملوكا وامرا وهذا
لان اهل الحل والعقد من الامة قد كانوا متفقين على الخلفاء العباسية وبعض المرو
كعمر بن عبد العزيز مثلا ولعل المراد ان الخلافة الكاملة التي لا يشوبها شي
من المخالفة وميل عن المتابعة يكون ثلثين سنة وبعدها قد يكون وقد لا يكون صفحه
ولا ينعزل الامام بالفسق اي الخروج عن طاعة الله تعالى والجور اي الظلم على عبا
الله تعالى لانه ظهر الفسق وانتشر الجور من الائمة والامراء بعد الخلفاء الراشدين
والسلف كانوا ينقادون لهم ويقيمون الجمع والاعياد باذنهم ولا يرون الخروج عليهم صفحه
ما وقع بينهم من المنازعات والمحاربات فلم يحاملة تاويلات فسبهم والطعن فيهم
ان كان مما يخالف الادلة القطعية لكفر شرح فقه اكبر صفحه ٨٣ وكان الامر كما قال
النبي فالاثنا عشر هم الخلفاء الراشدون الاربعة ومعوية وابنه يزيد وعبد الملك
بن مروان واولاده اربعة اي يزيد وسليمان وهشام ووليد وبينهم عمر بن عبد العزيز
سيرة المحمديه صفحه ٦٦ م اخرج نعيم بن حماد في الفتن عن ابي الدرداء قال اذا قتل الخليفة
الشاب من بني امية بين الشام والعراق مظلوما لم يزل طاعة مستخف بها ودم مسفو
على وجه الارض بغير حق يعني الوليد بن يزيد اخرج ابو داود لا يزال هذا الدين قائما
حتى يكون عليكم اثني عشر خليفة كلهم تجتمع عليه الامة وعن ابن مسعود بسند

...بن سمرة سئل كم يملك هذه الامة من خليفة فقال سألنا عنها رسول الله تعالى اثني
عشر بعدد نقباء بني اسرائيل قال القاضي عياض لعل المراد بالاثني عشر في هذه الاحاديث
وما شابهها انهم يكونون في عزة الخلافة وقوة الاسلام واستقامة اموره والاجتماع على
من يقوم بالخلافة وقد وجد هذا فيمن اجتمع عليه الناس الى ان اضطرب امر بني امية
ووقعت بينهم الفتن زمن الوليد بن يزيد فاتصلت تلك الفتنة بينهم الى ان قامت
الدولة العباسية فاستأصلوا امرهم قال شيخ الاسلام في فتح الباري كلام القاضي هذا
احسن تأويل في هذا الحديث وارجحه لتأييده بقوله في بعض طرقه الصحيحة كلهم
يجتمع عليه الناس والمراد باجتماعهم انقيادهم لبيعته والذي اجتمعوا عليه الخلفاء
الثلاثة ثم علي ثم اجتمعوا على معاوية في صلح الحسن ثم على ولده يزيد ولم ينتظم
للحسين امر بل قتل قبل ذلك لما مات يزيد اختلفوا الى ان اجتمعوا على عبد الملك بعد قتل
ابن الزبير ثم على اولاده الاربعة الوليد فسليمان فيزيد فهشام وتخلل بين سليمان
ويزيد عمر بن عبد العزيز فهؤلاء سبعة بعد الخلفاء الراشدين والثاني عشر الوليد
بن يزيد بن عبد الملك اجتمعوا عليه لما مات هشام عمه فتولى اربع سنين ثم قاموا عليه
فقتلوه وانتشرت الفتن وتغيرت الاحوال من يومئذ ولم يتفق ان يجتمع الناس على
خليفة بعد ذلك لوقوع الفتن بين من بقي من بني امية ولخروج المغرب الاقصى عن
العباسيين بخاري ١٠ جلد صفحه ٢٢١ عن عبد الملك قال سمعت جابر بن سمرة قال سمعت النبي يقول اثنا
عشر اميرا فقال كلمة لم اسمعها فقال ابي انه قال كلهم من قريش قال القسطلاني صفحه ٢٢ ١٠ جلد
وفي رواية سفيان فسألت ابي ماذا قال رسول الله تعالى كلهم من قريش وعند ابي داود من
طريق الشعبي عن جابر بن سمرة لا يزال هذا الدين عزيزا الى اثني عشر خليفة قال فكبر الناس
وضجوا فلعل هذا هو سبب خفاء الكلمة المذكورة على جابر وفيه ذكر الصفة التي
تختص بولايتهم وهي كون الاسلام عزيزا وعند ابي داود ايضا من طريق اسمعيل بن
ابي خالد عن ابيه عن جابر بن سمرة لا يزال هذا الدين قائما حتى يكون عليكم
اثنا عشر خليفة كلهم يجتمع الامة فيحتمل ان يكون المراد ان يكون الاثنا عشر في

مدة عزة الخلافة وقوة الاسلام واستقامة اموره والاجتماع على من يقوم بالخلافة
كما في ابوداؤد وكلهم يجتمع عليه الامة هذا قد وجد فيمن اجتمع عليه الناس الى ان اضطرب
امر بني امية ووقعت بينهم الفتنة من وليد بن يزيد فاتصلت بينهم الى ان قامت الدولة العباسية
فاستاصلوا امرهم وتغيرت الاحوال عما كانت عليه تغير بينا وهذا العدد موجود صحيح
اذا اعتبر وقيل يكونون في زمن واحد كلهم يدعي الامارة تفترق الناس عليهم وقد
وقع في المائة الخامسة في الاندلس وحدها ستة كلهم تسمى بالخلافة ومعهم صاحب
مصر والعباسي ببغداد الى من كان يدعي الخلافة في اقطار الارض من العلوية والخوارج
ويحتمل ان يكون الاثنا عشر خليفة بعد الزمن النبوي فان جميع من ولي الخلافة من الصديق
الى عمر بن عبد العزيز اربعة عشر نفسا منهم اثنان لم تصح ولايتهما ولم تطل مدتهما
وهما معاوية بن يزيد ومروان بن الحكم والباقون اثنا عشر نفسا على الولاء كما
اخبر صلعم وكانت وفاة عمر بن عبد العزيز سنة احدى ومائة وتغيرت الاحوال
بعده وانقضى القرن الاول الذي هو خير القرون ولا يقدح في ذلك قوله الحديث الا
يجتمع عليهم الناس لانه يحتمل على الاكثر الاغلب لان هذه الصفة لم
تفقد منهم الا في الحسن بن علي وعبد الله الزبير مع صحة ولايتهما والحكم بان
من خالفهما لم يثبت استحقاقه الا بعد لتسليم الحسن وقتل ابن الزبير وكانت الامور
في غالب ازمنة هؤلاء الاثني عشر منتظمة وان وجد في بعض مدتهم خلاف ذلك
فهو بالنسبة الى الاستقامة نادر سوره احزاب ٢١ پاره انما يريد الله ليذهب عنكم
الرجس اهل البيت يطهركم تطهيرا ترمذي كتاب التفسير صفحه ٦٩ جلد ٢ وايضا اخرجه في فضائل اهل
بيت ٢ جلد عن ابن ابي سلمة ربيب النبي ؐ قال لما نزلت هذه الاية على النبي انما
يريد الله ليذهب عنكم الرجس اهل البيت يطهركم في بيت ام سلمة فدعى فاطمة
وحسنا وحسينا فجللهم بكساء وعلي خلف ظهره فجلله بكساء ثم قال اللهم
هؤلاء اهلبيتي فاذهب عنهم الرجس ويطهرهم تطهيرا قالت ام سلمة وانا معهم
يا نبي الله قال انت على مكانك وانت على خير وروى مسلم في مناقب علي

عن عامر بن سعد وايضا اخرجه في باب مناقب حسنين عن صفية بنت شيبة وقد
اخرجه الترمذي ايضا في باب مناقب اهلبيت في ازالة الخفاء عن ابن عباس **مثله تفسير بيضاوي**
انما يريد الله ليذهب عنكم الرجس الذنب المدنس لعرضكم وهو تعليل لامرهن و
نهيهن على الاستيناف ولذلك عمم الحكم اهل البيت نصب على النداء والمدح ويطهركم
من المعاصي تطهيرا واستعارة الرجس للمعصية والترشيح بالتطهير للتنفير عنها و
تخصيص الشيعة اهلبيت لفاطمة وعلي وابنيهما رض لما روي انه ع خرج ذات غدوة وعليه
مرط مرحل من شعر اسود فجلس فاتت فاطمة فادخلها فيه ثم جاء علي فادخله
فيه ثم جاء الحسن والحسين ع فادخلهما فيه ثم قال انما يريد الله ليذهب عنكم
الرجس اهل البيت والاحتجاج بذلك على عصمتهم وكون اجماعهم حجة ضعيف لان
التخصيص بهم لا يناسب ما قبل الاية وما بعدها والحديث يقتضي انهم اهل البيت
لانه ليس غيرهم **تفسير معالم التنزيل البغوي** اراد بالرجس الاثم الذي نهى الله النساء عنه
قاله مقاتل وقال ابن عباس يعني عمل الشيطان وما ليس الله فيه رضى وقال قتادة
يعني السوء وقال مجاهد الرجس الشك واراد باهل البيت نساء النبي ع لانهن في
بيته وهو رواية سعيد بن جبير عن ابن عباس وتلا قوله واذكرن ما يتلى
في بيوتكن من ايات الله وهو قول عكرمة ومقاتل وذهب ابو سعيد الخدري
وجماعة من التابعين منهم مجاهد وقتادة وغيرهما الى انهم علي وفاطمة والحسن
والحسين رض عن صفية بنت شيبة الحجبية عن عائشة ام المؤمنين قالت خرج رسول
الله ذات غدوة وعليه مرط مرحل من شعر اسود فجلس فاتت فاطمة فادخلها فيه
ثم جاء علي فادخله فيه ثم جاء حسن فادخله ثم جاء حسين فادخله فيه ثم
قال انما يريد الله ليذهب عنكم الرجس اهل البيت ويطهركم تطهيرا وعن ام سلمة قالت في بيتي نزلت
انما يريد الله ليذهب عنكم الرجس اهل البيت قالت فارسل رسول الله الى فاطمة وعلي والحسن و
الحسين فقال هؤلاء اهل بيتي قالت فقلت يا رسول الله اما انا من اهل البيت قال نعم ان شاء الله تعالى
قال زيد بن ارقم اهل بيته من حرم الصدقة عليه بعده آل علي وآل عقيل وآل جعفر وآل عباس رض

أن شعف العمر روى البيهقي في كتاب دلائل النبوة بإسناد ابن عباس قال قال رسول الله إن الله خلق
الخلائق قسمين فجعلني خيرهما قسماً وذلك قوله تعالى وأصحاب اليمين ما أصحاب اليمين ثم جعل
القسمين ثلثاً فجعلني في خيرها ثلثاً وذلك قوله تعالى وأصحاب الميمنة ما أصحاب الميمنة وذلك قوله تعالى
ثم جعلكم شعوباً وقبائل فأنا أتقى ولد آدم وأكرمهم عند الله ولا فخر ثم القبائل بيوتاً فجعلني خيرها بيتاً وذلك قوله
إنما يريد الله ليذهب عنكم الرجس أهل البيت ويطهركم تطهيراً **إسعاف الراغبين صفحه ١٠٦**
وروى أحمد والطبراني عن أبي سعيد الخدري قال قال رسول الله ص أنزلت هذه الآية
في خمسة فيّ وفي علي وحسن والحسين وفاطمة وروى ابن أبي شيبة وأحمد والترمذي وابن
جرير وابن المنذر والطبراني والحاكم وصححه عن أنس إن رسول الله كان يمر ببيت
فاطمة إذا خرج إلى صلوة الفجر يقول الصلوة أهل البيت إنما يريد الله ليذهب عنكم الرجس
أهل البيت ويطهركم تطهيراً **تفسير نيشاپوری ٣ جلد صفحه ٢٠٨** فاستعار للذنوب الرجس و
للتقوى الطهر وإنما أكد إزالة الرجس فلا يزول ولم يطهر المحل بعد وأهل البيت نصب على
النداء أو على المدح وقد مر في آية المباهلة أنهم أهل العباء النبي ص لأنه أصل وفاطمة
لأنها فرع والحسن والحسين بالاتفاق والصحيح إن علياً ع منهم لمعاشرته بنت النبي ص وملازمته
إياه وورود الآية في شأن أزواج النبي يغلب على الظن دخولهن فيهن والتذكير للتغليب
فإن الرجل وهم النبي وعلي وابناهم غلبوا على فاطمة وحدها أو مع أمهات المؤمنين ثم
كنه التكاليف المذكورة بأن بيوتهن مهابط الوحي ومنازل الحكم والشرائع الصادرة من
مشرع النبوة ومعدن الرسالة **تفسير كبير رازی ٦ جلد صفحه ٧٨٣** واختلف الأقوال في أهل البيت
والأولى أن يقال هم أولاده وأزواجه والحسن والحسين منهم وعلي منهم لأنه من أهل بيته
لسبب معاشرته بنت النبي عليه السلام وملازمة النبي **ترمذی ٢ جلد صفحه ٣٩** باب
ما جاء في الخلفاء عن زياد بن كسيب العدوي قال كنت مع أبي بكرة تحت منبر ابن عامر وهو
يخطب وعليه ثياب رقاق فقال أبو بلال انظروا إلى أميرنا يلبس ثياب الفساق فقال أبو بكرة
اسكت سمعت رسول الله يقول من أهان سلطان الله في الأرض أهانه الله **مسلم ٢ جلد**
صفحه ٢٨٠ عن يزيد بن حيان عن زيد بن أرقم قال دخلنا عليه فقلنا له لقد رأيت خيراً

قد صاحبت رسول الله وصليت خلفه وساق الحديث بنحو حديث ابي حيان غير انه قال
الا واني تارك فيكم الثقلين احدهما كتاب الله هو حبل الله من اتبعه كان على الهدى
ومن تركه كان على الضلالة وفيه فقلنا من اهل بيته نساؤه قال لا ايم الله ان
المرأة تكون مع الرجل العصر من الدهر ثم يطلقها فترجع الى ابيها وقومها اهل بيته اصله
وعصبته الذين حرموا الصدقة بعده شرح نووى ٢ جلد صفحه ٢٨٠ و معظم الروايات في غير مسلم
انه قال نساؤه ليس من اهلبيته ترمذى جلد ٢ صفحه ١٧٠ عن انس بن مالك ان رسول الله
كان يمر بباب فاطمة ستة اشهر اذا خرج لصلوة الفجر يقول الصلوة يا اهل البيت انما يريد الله
ليذهب عنكم الرجس اهل البيت ويطهركم تطهيرا دراسات اللبيب صفحه ٢٠٦ وهذه الا
الرواية عن زيد بن ارقم في مسلم فقيل لزيد من اهل بيته اليس نساؤه من اهل بيته قال
ان نساءه من اهلبيته ولكن اهلبيته من حرم عليهم الصدقة فيه نفي ان يعني قوله
ان نساءه من اهلبيته ان نساءه من اهلبيت سكناه لا من اهلبيت نسبه المراد منهم
في اية التطهير مع نصوص كثيرة من الاحاديث الصحاح المنادية على ان المراد منهم
الخمسة الطاهرة رضوان الله تعالى اجمعين الصافي صفحه ٢٠٨ والاية من غير مناسبة وهم
الائمة الاثني عشر اهل البيت سيدة نساء العالمين بضعة رسول الله تفسير كبير
جلد صفحه ٧٨٣ اي يزيل عنكم الذنوب ويطهركم اي يلبسكم خلع الكرامة ثم
ان الله تعالى ترك خطاب المؤمنات وخاطب بخطاب المذكرين بقوله ليذهب عنكم
الرجس ليدخل فيه نساء اهلبيته ورجالهم واختلف الاقوال في اهلبيت والاولى ان
يقال هم اولاده وازواجه والحسن والحسين منهم وعلي منهم لانه كان من اهل بيته
بسبب معاشرته ببنت النبي وملازمته النبي تاويل البيت هو بيت النبوة
والرسالة واهل البيت اي اهل ولائق للعصمة من ذرية بيت النبوة هو النبي
ولفظ اهل ولفظ ال في مقام واحد شيء واحد بدليل تصغيره اهيل فمعناه
اهل بيت اي ال النبي ومعلوم انه الآل لايراد الاشخاص الا الذرية الطاهرة ثم يختص
الذرية بائمة الهدى ويسقطون منهم من الازواج واقربائه من العباس والعقيل

وَالدَّلِيلُ عَلَيْهِ هٰذَا اِنَّ لَفْظَ بَيْتٍ اِسْمُ جِنْسٍ يُطْلَقُ عَلٰى كَثِيْرِيْنَ قَدْ خَلَتْ الْاَلِفُ وَاللَّا
لِيَتَمَايَزَ وَلِيَنْفَصِلَ عَنْ نَوْعٍ كُلِّيٍّ عَلٰى نَوْعٍ اِضَافِيٍّ اَوْ جُزْئِيٍّ شَخْصِيٍّ **ترجمہ آیت** جزاین نیست کہ ارادہ کرتا
اللہ کہ دور کرے تمسی ناپاکے کو اور طاہر کرے تمکو اے اہل بیت نبوت و رسالت محمدی بطہارت تامہ جمہور مفسر
فی رجس معنی نجاست اور استعارۃً اوس سی معصیت مراد لیا ہے اور مفسرین نی احادیث صحیحہ ومتواترہ نقل کیا
جناب ام سلمہ رضہ سی کہ جب یہہ آیت نازل ہوے عبا سیاہ پشمی اوڑہایا اور داخل کیا جناب سیدہ وحضرت امیر و حسنین کو او
کہ خدایا یہہ میرے اہل بیت ہین دور کر انسی گناہونکو اور معصوم کر انکو حضرت ام سلمہ رضہ نے کہا کہ یا رسول اللہ ہم ا
مین داخل ہو وین ارشاد کیا کہ عاقبت تمہاری بخیر ہے جمیع محدثین ومفسرین قبول کرتی ہین کہ مراد اسجا عصمت ہی اور سوا
پانچ شخص کے ششم اوس عبا مین داخل ہوا اب اس آیہ مین میان فریقین تکرار اسقدر ہے کہ اہلسنت آل جعفر و آ
عقیل و آل عباس و ازواج و آل علی سبکو اہلبیت مین داخل کرتے ہین اور شیعہ صرف خمسہ اہل کسا کو اہلبیت مین داخل کرتی
نسبت ازواج کی یہہ دلیل پیش کرتے ہین کہ ماقبل ومابعد اس آیہ کا متعلق بازواج نبی ہے اور ملایکہ نے کہا بشان حض
سارہ زوجہ ابراہیم کی اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ يَا اَهْلَ الْبَيْتِ اور ترجمہ لفظی اہل بیت بمعنی اہل خانہ کہ عبارت ازوا
ہی اور روایت زید بن ارقم کی دلالت کرتی ہے کہ افراد مقدم الذکر داخل اہلبیت ہین **الجواب** ترتیب قران موافق تنزیل
نہین ہی بلکہ توقیفی و اجتہادی ہے اور اگر بشان ازواج ہوتا ضمیر تانیث کُنَّ وهُنَّ آیت مین ہوتے اور یہہ
ضمیر مذکر کُم ہے اور اِنَّمَا واسطے انحصار کے مستعمل ہوتا ہے تعمیم مرا قران رسول
نفع حصر کا ساقط ہوتا ہے اور روایت مین زید بن ارقم کے جو تعمیم مذکور ہوئی اولاً زید بن ارقم وہ شخص ہین کہ بط
نفس وبپاس خاطر معویہ مقام رحبہ مین شہادت حدیث غدیر سے انکار کیا اور بد دعا سے جناب امیر کے مرض
کا پیدا ہوا ثانیاً صحیح مسلم مین زید بن ارقم سی روایت ہی کہ زوجہ بعد طلاق یا بعد فوت زوج کی اپنی ہم نسبو منہ
مل جاتی ہے اور بروایت ترمذی کے حضرت ام سلمہ جب داخل ہونی سے عبا کے ممنوع ہوئیں
ازواج کو کب استحقاق بستے رہا اور بالفرض اگر ام المومنین عایشہ وحفصہ بذریعہ اس آیت کی معصوم ہو
تب جنگ جمل مین بمقام بصرہ لشکرکشی نام خط کا رومنین لکھواتین اور زید بن ارقم دوسرے روا
مین بیت کی معنے بتلا کر تصریح کرتے ہین کہ ایک بیت سکونت ہوتا ہے اوس سی زوجہ مراد ہے اور ایک بیت نس
ہوتا ہے بمعنے بطن وخاندان پس آنکی اہلبیت مراد ہے اور آل بمعنے اولاد و بمعنے اہل کے بدلیل تصغیر
کی ہے اور آل بمعنے تابع کے بہی ہے جیسا کہ آل فرعون اور استعمال اسکا شرافت دنیوی و دینی

ے اور بیت سی مراد نبی ھھسین ہیں بقدر عبارت کی یون ہوگے آل النبی ؐ اور امام احمد وطبرانی وحاکم وابن
شیبہ نے روایت کیاست کہ مخصوص پانچ شخصون کے شانمین نازل ہوئی ہے اور احادیث مسلم اور ترمذی سے
ظاہر ہوتا ہے کہ زبان رسول ص پر لفظ اہل بیت کا اہل عبا پر مستعمل ہوا ہی سورہ توبہ
ان مِنَ اللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ اِلَى النَّاسِ يَوْمَ الْحَجِّ الْاَكْبَرِ **تفسير معالم التنزيل صفحه ۳۹۲** فبعث رسول الله
بكر ؓ تلك السنة اميرا على الموسم ليقيم للناس الحج وبعث معه باربعين اية من
براءة ليقرأها على اهل الموسم ثم بعث بعده عليا كرم الله وجهه على ناقته العضباء
ها على الناس صدر براءة وامره ان يؤذن بمكة ومنى وعرفة فان قال قائل كيف
رسول الله ابابكر ؓ ثم عزله وبعث عليا ؑ قلنا ذكر العلماء ان رسول الله ؐ لم
ل ابابكر ؓ وكان امير وانما بعث عليا ؑ لينادي هذه الايات وكان السبب فيه
العرب تعارفوا فيما بينهم في عقد العهود ونقضها ان لا يتولى ذلك الا سيدهم
رجل من رهطه فبعث عليا **تاريخ اسمعيل ابو الفدا جلد ۱ صفحه ۵۸** وبعث النبي ابابكر ؓ
الصديق في سنة تسع ليحج بالناس ومعه عشرون بدنة لرسول الله ومعه ثلثمائة
ل فلما كان بذي الحليفة ارسل النبي ؐ في اثره علي بن ابيطالب وامره بقراءة ايات
اول سورة براءة على الناس وان ينادي ان لا يطوف بالبيت بعد السنة عريان
لا يحج مشرك فعاد ابو بكر وقال يا رسول الله انزل في شيء قال لا ولكن لا يبلغ
الا انا او رجل مني **تفسير نيشاپوری جلد ۱ صفحه ۲** ولما نزلت هذه السورة سنة لتسع وكان قد
بعثها ابابكر على الموسم فلما نزلت السورة اتبعه عليا راكب العضباء (نام ناقہ رسول ؐ) ليقرأها على اهل الموسم
قيل له لو بعثت بها الى ابي بكر فقال لا يؤدي عني الا رجل مني فلما دنا علي سمع
ابو بكر الرغاء فوقف وقال هذا رغاء ناقة رسول الله ؐ فلما لحقه قال امير او مامور قال
مامور وروا ان ابابكر لما كان ببعض الطريق هبط جبرئيل وقال يا محمد لا يبلغن رسالتك
رجل منك فارسل عليا فرجع ابو بكر الى رسول الله فقال يا رسول الله شيء نزل من
السماء قال نعم فسر وانت على الموسم وعلي ينادي بالاي فلما كان قبل التروية خطب
ابو بكر وحدثهم عن مناسككم وقال علي يوم النحر عند جمرة العقبة فقال يا ايها الناس

اِنّی رسولُ رسولِ اللهِ ﷺ الیکم فقالوا بماذا فقرأ علیهم ثلثین او اربعین آیة استدلت الا
بهذه القصة علی تفضیل علی کرم الله وجهه وعلی تقدیمه واجاب اهل السنة بان
ابابکر علی الموسم وبعث علیا خلفه لتبلیغ هذه الرسالة حتی یصلی علی خلف ابی بکر
ویکون ذلک جاریا مجری التنبیه علی امامة ابی بکر واما قوله لا یبلغ عنی الا رجل
فذلک لان المتعارف بین العرب انه اذا عقد السید الکبیر منهم لقوم حلفا او عا
عهدا لم یحل ذلک العهد الا هو او رجل من ذوی قرابته کاخ او عم فلو تولاه ابو
لجاز ان یقولوا هذا خلاف ما یعرف فینا فی نقض العهد فازیلت علتهم بتولیة ذلک الی
علیا وقیل لما خص ابابکر لتولیة امر الموسم خص علیا لهذا التبلیغ تطییبا للقلوب ورعایة
للجوانب تفسیر بیضاوی جلد صفحه ۳۲۶ لما روی انها نزلت ارسل رسول الله ﷺ
راکب العضباء لیقرأها علی اهل الموسم وکان قد بعث ابابکر امیرا علی الموسم فقیل لو
بعثت بها الی ابی بکر فقال صلعم لا یؤدی عنی الا رجل منی فلما دنی علی سمع
ابوبکر الرغاء فوقف وقال هذا رغاء ناقة رسول الله فلما لحقه قال امیر او مامور قال
مامور فلما کان قبل الترویة خطب ابوبکر وحدثهم عن مناسکهم وقام علی یوم النحر
عند جمرة العقبة فقال یا ایها الناس انی رسول رسول الله الیکم فقالوا بما
ذا فقرأ علیهم ثلثین او اربعین آیة ولعل قوله صلعم لا یؤدی عنی الا رجل
لیس علی العموم فانه صلعم بعث لان یؤدی عنه کثیرا لم یکونوا من عشیرته
بل هو مخصوص بالعهود فان عادة العرب ان لا یتولی العهد ونقضه علی القبیلة
الا رجل منها ویدل علیه انه فی بعض الروایات لا ینبغی لاحد ان یبلغ هذا
الا رجل من اهلی سیرة المحمدیه صفحه ۳۸۶ واخرج عبد الله بن احمد بن حنبل فی زوائد
المسند وابو الشیخ وابن مردویه عن علی ع قال لما نزلت عشر آیات من براءة
علی النبی دعا ابابکر لیقرأها علی اهل مکة ثم دعانی فقال لی ادرک ابابکر
فحیث ما لقیته فخذ الکتاب منه فاقرأ علی اهل مکة فلحقته فاخذت الکتاب
منه ورجع ابوبکر فقال یا رسول الله نزل فی شیء قال لا ولکن جبرئیل جائنی فقال

فقال لن يؤدي عنك الا انت او رجل منك واخرج ابن حبان وابن مردويه عن
ابي سعيد الخدري قال بعث رسول الله صلعم ابا بكر يؤدي عنه براءة فلما ارسله بعث
الى علي فقال يا علي انه لا يؤدي عني الا انا وانت فحمله على ناقة العضباء فسار
حتى لحق ابا بكر رض فاخذ منه براءة فاتى ابو بكر النبي صلعم وقد دخله من ذلك مخافة
ان يكون قد نزل فيه شيء فلما اتاه قال ما لي يا رسول الله صلعم قال خير انت اخي وصاحبي
في الغار وروى النسائي عن جابر رض لما رجع من عمرة الجعرانة بعث ابا بكر على
الحج فاقبلنا معه حتى اذا كنا بالعرج ثوب بالصبح فلما استوى بالتكبير سمع الرغوة
خلف ظهره فوقف عن التكبير فقال هذه رغوة ناقة رسول الله صلعم لقد بدا لرسول الله في الحج فلعله
ان يكون رسول الله صلعم فنصلي معه فاذا علي عليهما فقال له ابو بكر امير ام رسول قال بل
رسول ارسلني رسول الله ببراءة اقرأها على الناس في مواقف الحج فقدمنا مكة
فلما كان قبل التروية بيوم قال ابو بكر فخطب الناس فحدثهم عن مناسكهم حتى
اذا فرغ قام علي فقرأ على الناس براءة حتى ختمها ترمذي كتاب التفسير صفحه ١٥٢ عن ابن
عباس قال بعث النبي صلعم ابا بكر وامره ان ينادي بهؤلاء الكلمات ثم اتبعه عليا فبينا
ابو بكر في بعض الطريق اذ سمع رغاء ناقة رسول الله صلعم القصوى فخرج ابو بكر فزعا
فظن انه رسول الله صلعم فاذا علي فدفع اليه كتاب رسول الله صلعم وامر عليا ان ينادي بـ
هؤلاء الكلمات فانطلقا فحجا فقام علي ايام التشريق فنادى ذمة الله ورسوله بريئة
فكان علي ينادي فاذا عيي قام ابو بكر فنادى بها ازالة الخفاء صفحه ٢٥ قال محمد بن اسحاق
حدثني حكيم بن حكيم بن عباد بن حنيف انه قال انزلت براءة على رسول الله صلعم
وقد كان بعث ابا بكر ليقيم للناس الحج فقيل له يا رسول الله صلعم لو بعثت بها الى ابي بكر
فقال لا يؤدي عني الا اهلبيتي ثم دعا علي بن ابي طالب فقال اخرج بهذه القصة
من صدر براءة واذن في الناس يوم الحج الاكبر اذا اجتمعوا بمنى انه لا يدخل الجنة
كافر ولا يحج بعد العام مشرك ولا يطوف بالبيت عريان ومن كان له عند رسول
الله عهد فهو الى مدته فخرج علي بن ابي طالب على ناقة رسول الله صلعم العضباء حتى ادرك

اَبَا بَكْرٍ بِالطَّرِيقِ فَلَمَّا رَاٰهُ قَالَ اَمِيرٌ اَمْ مَامُورٌ قَالَ بَلْ مَامُورٌ ثُمَّ مَضَيَا فَاَقَامَ اَبُو بَكْرٍ لِلنَّاسِ
وَالْعَرَبُ اِذْ ذَاكَ فِي تِلْكَ السَّنَةِ عَلَى مَنَازِلِهِمْ مِنَ الْحَجِّ الَّتِي كَانُوا عَلَيْهَا فِي الْجَاهِلِيَّةِ حَتّٰى
اِذَا كَانَ يَوْمُ النَّحْرِ قَامَ عَلِيُّ بْنُ اَبِي طَالِبٍ فَاَذَّنَ فِي النَّاسِ بِالَّذِي اَمَرَهُ بِهِ رَسُولُ اللّٰهِ ص فَقَالَ يَا
اَيُّهَا النَّاسُ اِنَّهُ لَا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ كَافِرٌ وَلَا يَحُجُّ بَعْدَ الْيَوْمِ مُشْرِكٌ وَلَا يَطُوفُ بِالْبَيْتِ
عُرْيَانٌ وَمَنْ كَانَ لَهُ عِنْدَ رَسُولِ اللّٰهِ عَهْدٌ فَهُوَ لَهُ اِلٰى مُدَّتِهِ ثُمَّ قَدِمَا عَلٰى رَسُولِ اللّٰهِ
تفسیر کبیر جلد صفحه ٣ ٨ ٥ رُوِيَ اَنَّ فَتْحَ مَكَّةَ كَانَ سَنَةَ ثَمَانٍ وَكَانَ الْاَمِيرُ فِيهَا
عَتَّابُ بْنُ اَسِيدٍ وَنُزُولُ هٰذِهِ السُّورَةِ سَنَةَ تِسْعٍ وَاَمَرَ رَسُولُ اللّٰهِ ص اَبَا بَكْرٍ سَنَةَ
تِسْعٍ اَنْ يَكُونَ عَلَى الْمَوْسِمِ فَلَمَّا نَزَلَتْ هٰذِهِ السُّورَةُ اَمَرَ عَلِيًّا اَنْ يَذْهَبَ اِلٰى اَهْلِ الْمَوْسِمِ لِيَ
عَلَيْهِمْ فَقِيلَ لَهُ لَوْ بَعَثْتَ بِهَا اِلٰى اَبِي بَكْرٍ فَقَالَ لَا يُؤَدِّي عَنِّي اِلَّا رَجُلٌ مِنِّي فَلَمَّا دَنَا عَ
سَمِعَ اَبُو بَكْرٍ الرُّغَاءَ فَوَقَفَ وَقَالَ هٰذَا رُغَاءُ نَاقَةِ رَسُولِ اللّٰهِ ص فَلَمَّا لَحِقَهُ قَالَ اَمِيرٌ اَوْ مَامُو
قَالَ مَامُورٌ ثُمَّ سَارُوا فَلَمَّا كَانَ قَبْلَ التَّرْوِيَةِ خَطَبَ اَبُو بَكْرٍ وَحَدَّثَهُمْ عَنْ مَنَاسِكِهِمْ
وَقَامَ عَلِيٌّ يَوْمَ النَّحْرِ عِنْدَ جَمْرَةِ الْعَقَبَةِ فَقَالَ يَا اَيُّهَا النَّاسُ اِنِّي رَسُولُ رَسُولِ اللّٰهِ ص اِلَيْكُ
فَقَالُوا بِمَاذَا فَقَرَاَ عَلَيْهِمْ ثَلَاثِينَ اَوْ اَرْبَعِينَ اٰيَةً وَاخْتَلَفُوا فِي السَّبَبِ الَّذِي لِاَجْلِهِ
اَمَرَ عَلِيًّا بِقِرَاَةِ هٰذِهِ السُّورَةِ عَلَيْهِمْ وَتَبْلِيغِ هٰذِهِ الرِّسَالَةِ اِلَيْهِمْ فَقَالُوا السَّبَبُ فِيهِ
اِنَّ عَادَةَ الْعَرَبِ اَنْ لَا يَتَوَلّٰى تَقْرِيرَ الْعَهْدِ وَنَقْضَهُ اِلَّا رَجُلٌ مِنَ الْاَقَارِبِ فَلَوْ تَوَلَّاهُ
اَبُو بَكْرٍ لَجَازَ اَنْ يَقُولُوا هٰذَا خِلَافُ مَا نَعْرِفُ فِينَا مِنْ نَقْضِ الْعُهُودِ فَرُبَّمَا لَمْ يَقْبَلُوا فَاُزِيحَ
عِلَّتُهُمْ بِتَوْلِيَةِ ذٰلِكَ عَلِيًّا وَقِيلَ لَمَّا خَصَّ اَبَا بَكْرٍ بِتَوْلِيَةِ اَمِيرِ الْمَوْسِمِ خَصَّ عَلِيًّا بِهٰذَا
التَّبْلِيغِ تَطْيِيبًا لِلْقُلُوبِ وَرِعَايَةً لِلْجَوَانِبِ وَقِيلَ قَرَّرَ اَبَا بَكْرٍ عَلَى الْمَوْسِمِ وَبَعَثَ عَلِيًّا
خَلْفَهُ لِتَبْلِيغِ هٰذِهِ الرِّسَالَةِ حَتّٰى يُصَلِّيَ عَلِيٌّ خَلْفَ اَبِي بَكْرٍ وَيَكُونَ ذٰلِكَ جَارِيًا
مَجْرَى التَّنْبِيهِ عَلٰى اِمَامَةِ اَبِي بَكْرٍ ص وَاللّٰهُ اَعْلَمُ مشكوٰة باب الطواف عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ بَعَثَنِي
اَبُو بَكْرٍ ص فِي الْحَجَّةِ الَّتِي اَمَّرَهُ النَّبِيُّ عَلَيْهَا قَبْلَ حَجَّةِ الْوَدَاعِ يَوْمَ النَّحْرِ فِي رَهْطٍ اَمَرَهُ اَنْ
يُؤَذِّنَ فِي النَّاسِ اَلَا لَا يَحُجُّ بَعْدَ الْعَامِ وَلَا يَطُوفَنَّ بِالْبَيْتِ عُرْيَانٌ ... علیہ سورہ
چند آیتیں ہیں جن میں احکام حج کے مذکور ہیں جناب ختمی مآب نے اول حضرت ابوبکر کو حکم دیا کہ حاجیوں کو تعلیم کریں

روانہ فرمایا بعدہ حضرت جبرئیل نازل ہوئے کہ اے رسول یہہ تبلیغ رسالت ہی چاہئے کہ تم یا کہ جو تم مین سی ہو اس کام کو بجا لاوے
تب حضرت نبی صلعم نے جناب امیرؑ کو روانہ فرمایا اور آواز شتر رسول سنکر حضرت صدیق رضہ سمجھے کہ کسی سبب سی شاید حضرت بذات
شریف لاتے ہین شامل ہوئے جب زبانی معلوم ہوا ساکت رہے اور حضرت امیرؑ نے تعلیم مناسک کیا اور حضرت صدیق رضہ
بھی چلے آئے اور ایک روایت مین ہے کہ حضرت ابوبکر رضہ امیر موسم رہے اور حضرت امیرؑ تبلیغ احکام و تعلیم مسایل
پر رہے اور ایک روایت مین ہے کہ حضرت ابی بکر رضہ واپس آکر جناب نبی صلعم سے سوال کیا کہ کیا کچھہ آپکی پاس حکم خدا نازل ہوا
یا کہ ہان مین حکم خدا سی کیا کرون اور دوبارہ روانہ کرنا کسے روایت مین مذکور نہین ہوا ہے یا یہہ کہ جب علی جا وین
نہین رہنا اور یا امیر موسم رہنا بلکہ مامور بہ تبلیغ آیات براۃ ہوئے تھے وہ کام جناب امیرؑ کو تفویض ہوا شیعہ
کہتے ہین کہ حضرت صدیق اپنی خدمت سی معزول ہوئے اور اہلسنت کہتی ہین کہ دونو صاحب جدا جدا عہدہ و سپر مامور ہوی
اور یہہ امر بعد فتح مکہ سنہ ۹ ہجری مین واقع ہوا اور جناب امیرؑ کی روانگی مین سبب یہہ بیان کرتے ہین کہ جناب نبی صلعم سی اور اہل قریش سی
معاہدہ تھا اور ایفاء وعدہ خود کرتی یا وہ شخص جو اقارب سی ہو اور دستور قوم عرب مین شایع و مروج ہے × اقول جناب نبی
صلعم دستورات قوم سی خوب بیشتر سی آگاہ تھے پس خلاف دستور جسکا نتیجہ خلاف ہوگا کیون حضرت صدیق رضہ کو روانہ کیا اور اگر یہہ
رسم تھا غزوہ تبوک سی حضرت ذی النورین رضہ کو واسطے ایفاء عہود کی نزد قریش مکہ کیون روانہ کیا اس دستور کے عرب کیون
نہ ہوئی اور حضرت صدیق رضہ غیر کسیطرح نہ تھے بلکہ خسر تھے اور اقربان نسبی آپکی اولاد عقیل و جعفر و عباس و آل
عباس موجود تھے اگر مجرد قرابت نسبی منحیث دستور عرب ہوتا اس مقام مین اہل بیتی کیون فرماتے کیا یہہ بھی دستور
تھا کہ آل عبا سی جب آوے تب اوسکے اوپر اعتماد کرین اور بعضی روایت مین حضرت صدیق رضہ کا وہان پر
رہنا پایا نہین جاتا ہے بلکہ مجرد جناب امیرؑ کا رہنا مذکور ہے اور طرفہ سب سی یہہ ہے کہ بروایت
جناب ابوہریرہ کہتی ہین کہ مین بحکم حضرت ابی بکر رضہ یوم النحر امیر موسم تھا پس باین اختلافات کثیرہ کس روایت پر اعتماد
ہے اور در باب امامت مرتضوی احد الروایات اصلا نقیض و مختلف نہین ہے یہہ آیت و حدیث

برامامت و خلافت حضرت امیرؑ کے ہے سورہ آل عمران ہم پارہ ۴ ع ۳۳

ولقد نصرکم اللہ ببدر وانتم اذلۃ ... اذ تقول للمؤمنین ... یمددکم ربکم بخمسۃ الاف من الملئکۃ مسومین ۱۲ اہ

تجرید علامہ قوشجی صفحہ ۳۸۷ غزوۃ بدر وھی اول حرب امتحن بہا المؤمنون لقلتہم
وکثرۃ المشرکین فقتل علی الولید بن عتبۃ ثم ربیعۃ ثم شیبۃ ثم ربیعۃ ثم العاص
... ثم سعد بن العاص ثم حنظلۃ بن ابی سفیان ثم علقمۃ بن عدی ثم نوفل بن

حُنَيْنٍ وَلَمْ يَزَلْ يُقَاتِلُ حَتّٰى قَتَلَ نِصْفَ الْمُشْرِكِيْنَ وَالْبَاقِيْ مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ وَثَلَاثَةُ آلَافٍ مِنَ
الْمَلٰئِكَةِ الْمُسَوِّمِيْنَ قَتَلُوا النِّصْفَ الْاٰخَرَ وَمَعَ ذٰلِكَ كَانَتْ رَايَةٌ فِيْ يَدِ عَلِيٍّ وَ
سیرۃ المحمدیہ وتاریخ ابی الفداء وتاریخ واقدی و ازالۃ الخفاء شملہ ترجمہ ہے آیہ نصرت دیے تمکو خدا نے
خوب بدر مین درحالیکہ تم ضعیف وکمزور تھے وعدہ کیا مین نے تمہارے پانچ ہزار ملائکہ نشاندار سے باتفاق اہل سیر وارد
تاریخ فتح بدر حضرت امیر سے ہے بموجب شان نزول خطاب کم نسوی جناب امیر کی عاید ہوگا سورۂ احزاب ۲۲ پارہ

وَمَا كَانَ لِمُؤْمِنٍ وَّلَا مُؤْمِنَةٍ اِذَا قَضَى اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ اَمْرًا اَنْ يَّكُوْنَ لَهُمُ الْخِيَرَةُ مِنْ اَمْرِهِمْ
تفسیر معالم التنزیل بغوی صفحہ ۷۱ نَزَلَتْ فِيْ زَيْنَبَ بِنْتِ جَحْشٍ الْاَسَدِيَّةِ وَاَخِيْهَا عَبْدِ اللّٰهِ
ابْنِ جَحْشٍ وَاُمِّهِمَا اُمَيْمَةَ بِنْتِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ عَمَّةِ النَّبِيِّ خَطَبَ رَسُوْلُ اللّٰهِ زَيْنَبَ لِمَوْلَاهُ
زَيْدِ بْنِ حَارِثَةَ وَكَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ اِشْتَرٰى زَيْدًا فِي الْجَاهِلِيَّةِ بِعُكَاظٍ فَاَعْتَقَهٗ وَتَبَنَّاهُ
فَلَمَّا خَطَبَ رَسُوْلُ اللّٰهِ زَيْنَبَ رَضِيَتْ فَظَنَّتْ اِنَّهٗ يَخْطُبُهَا لِنَفْسِهٖ فَلَمَّا عَلِمَتْ اَنَّهٗ يَخْطُبُهَا
لِزَيْدٍ اَبَتْ وَقَالَتْ اَنَا ابْنَةُ عَمِّكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ فَلَا اَرْضَاهُ لِنَفْسِيْ وَكَانَتْ بَيْضَاءَ جَمِيْلَةً
فِيْهَا حِدَّةٌ وَكَذٰلِكَ كَرِهَ اَخُوْهَا ذٰلِكَ فَاَنْزَلَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ وَمَا كَانَ لِمُؤْمِنٍ يَعْنِيْ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ
جَحْشٍ وَّلَا مُؤْمِنَةٍ يَعْنِيْ اُخْتَهٗ زَيْنَبَ اِذَا قَضَى اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ اَمْرًا اَيْ اِذَا اَرَادَ اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ
اَمْرًا وَهُوَ نِكَاحُ زَيْدٍ لِزَيْنَبَ اَنْ يَّكُوْنَ لَهُمُ الْخِيَرَةُ مِنْ اَمْرِهِمْ تفسیر بیضاوی ۲ جلد
صفحہ ۱۸۱ اَيْ قَضٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ وَذِكْرُ اللّٰهِ لِتَعْظِيْمِ اَمْرِهٖ وَالْاِشْعَارِ بِاَنَّ قَضَاءَهٗ قَضَاءُ اللّٰهِ تَعَالٰى
لِاَنَّهٗ نَزَلَتْ فِيْ زَيْنَبَ بِنْتِ جَحْشٍ عَمَّتُهٗ اُمَيْمَةُ بِنْتُ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ خَطَبَهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ لِزَيْدِ بْنِ
حَارِثَةَ فَاَبَتْ هِيَ وَاَخُوْهَا عَبْدُ اللّٰهِ وَقِيْلَ فِيْ اُمِّ كُلْثُوْمٍ بِنْتِ عُقْبَةَ وَهَبَتْ نَفْسَهَا لِلنَّبِيِّ
فَزَوَّجَهَا مِنْ زَيْدٍ اَمْرًا اَنْ يَّكُوْنَ لَهُمُ الْخِيَرَةُ مِنْ اَمْرِهِمْ اَنْ يَّخْتَارُوْا مِنْ اَمْرِهِمْ شَيْئًا
بَلْ يَجِبُ عَلَيْهِمْ اَنْ يَّجْعَلُوْا اخْتِيَارَهُمْ تَبَعًا لِاخْتِيَارِ اللّٰهِ تَعَالٰى وَرَسُوْلِهٖ وَالْخِيَرَةُ بِمَعْنَى التَّخَيُّرِ
تفسیر کبیر رازی بِلَفْظِهٖ مِثْلُهٗ اگرچہ یہ آیت تعلق بزینب بنت جحش ہے مگر آیت مین کسی جا موضوع لہ عام اور
خاص اور کہین موضوع لہ خاص اور مرجع عام ہوتا ہے لہذا اصول فقہ مین بحث عام وخاص کے مقرر ہوئے اور سیوطی
نے تفسیر اتقان مین آیات کثیر انتخاب کرکے جمع کیا ہے اور اس کتاب مین جابجا بقدر ضرورت نقل ہوا ہے از انجملہ سورۂ طلاق
مین يٰٓاَيُّهَا النَّبِيُّ اِذَا طَلَّقْتُمُ النِّسَآءَ واستغفر بس آیہ احزاب مین تنبیہ عبد اللہ ابن جحش خواہر زینب مقصود تھا مگر فرمایا

يكون لهم الخيرة من امرهم تعميم بسوی جميع حسنه واصلاح ناس كی ارشاد فرمايا ہے كہ جميع خير مين بحكم
مقرر ومعين كيا جاويگا اور يہہ بہتر ہی اوس سی جو تم اپنی طرفسی حكم پيدا كرو اور آگہی ہے ذم رائی وقيس وا سو خود اختيار
وابسندگی [illegible] ذم كوئی امر خير كا حكم الہی سے خالی نہونا پس امر خلافت وامامت كہ امور خير سے ہے واسطی امت
كے بجمع امت نہونا چاہیے بلكہ بحكم خدائے قادر متعال سوره آل عمران ۴
۱۷ع لقد من الله على المؤمنين اذ بعث فيهم رسولا من انفسهم يتلوا عليهم
آياته ويزكيهم ويعلمهم الكتاب والحكمة وان كانوا من قبل لفي ضلال
مبين آخر سوره توبه لقد جاءكم رسول من انفسكم عزيز عليه ما عنتم حريص
عليكم بالمؤمنين رؤف رحيم سوره آل عمران فقل تعالوا ندع ابناءنا وابناءكم
ونساءنا ونساءكم وانفسنا وانفسكم ثم نبتهل فنجعل لعنة الله على الكاذبين
نزلت في علي باتفاق المفسرين سوره تحريم فان الله مولاه وجبريل وصالح المؤمنين
قال اكثر المفسرين نزلت في علي تفسير كبير رازی ۳ جلد صفحه ۱۳ ان بعثة
الرسول احسان الى كل العالمين وذلك لان وجه الاحسان في بعثته كونه
مثالهم قوله من انفسهم انه عليه السلام ولد في بلدهم ونشاء فيما بينهم
صفحه ۱۳۱ وفيه وجه آخر من المنة وذلك لانه صار شرفا للعرب وفخرا لهم
كما قال وانه لذكر لك ولقومك فلما بعث الله محمدا وانزل القرآن صار شرفا
بذلك زائد على شرف جميع الامم قوله يزكيهم اشارة الى تكميل
القوة النظرية بحصول المعارف الالهية والكتاب اشارة الى معرفة التاويل
وبعبارة اخرى الكتاب اشارة الى ظواهر الشريعة والحكمة اشارة الى
محاسن الشريعة واسرارها وعللها ومنافعها تاريخ الخلفا صفحه ۱۶۵ واخو رسول الله بالمواخاة
وصهره على فاطمة سيدة نساء العالمين واحد السابقين الى الاسلام واحد
العلماء الربانيين والشجعان المشهورين والزهاد المذكورين والخطباء
المعروفين واحد من جمع القرآن وعرضه على رسول الله حيوة الحيوان
صفحه ۶۸ وابا تراب كناه رسول الله وكان احب الناس اليه اسماه

وهو ابن سبع وشهد المشاهد كلها الا تبوك فانه خلفه في اهله وكان عمر بن العلي
ولما هاجر رسول الله اقام بعده ثلاث ليال وايامها حتى ادى عن رسول الله الودائع و
من صلى وزوجه ابنته فاطمة رض وبعث معها خميلة ووسادة من ادم حشوها ليف وقربة
وسقاء وجرتين ومناقبه كثيرة جدا يكفي منها قوله صلعم انا مدينة العلم وعلي
بابها ترجمه آیت ہر آینہ احسان کیا خدا نے مومنین پر کہ مبعوث کیا اونکی زمین و اونکی قوم مین رسول کو تاکہ تلاوت کرے
آیات کو اونپر اور تزکیہ کرے اونکی نفوس کو اور تعلیم کرے کتاب خدا کو اور سکہاوے حکمت گرچہ قبل اسکے صاف گمراہی پر
لوگ تہے اس آیہ مین لفظ مومنین کا آیا ہے اور ابتدای بعثت مین حضرت خدیجہ کبریٰ و حضرت امیر مومنین مین تہے اور مومنین پر
الف و لام تعریف کا داخل ہے کہ مومنین مخصوصین مراد ہو وین **سورہ آل عمران ۳ پارہ** ان الله اصطفى
ادم ونوحا وال ابراهيم وال عمران على العالمين **تفسیر ضیاے واجلد صفحہ ۱۳** اي بالرسالة والخصائص الروحانية
والجسمانية ولذلك قووا على ما لم يقو عليه غيرهم لما اوجب طاعة الرسل وبين
انها جالبة لمحبة الله عقب ذلك بيان مناقبهم تحريضا عليها وبه استدل ان فضلهم
على الملائكة وال ابراهيم اسمعيل واسحاق واولادهما وقد دخل فيهم الرسول **شفا**
عیاض ا جلد صفحہ ۶۷ عن واثلة بن الاسقع قال قال رسول الله ان الله اصطفى من ولد ابراهيم
اسمعيل واصطفى من ولد اسمعيل بني كنانة واصطفى من بني كنانة قريشا واصطفى
من قريش بني هاشم واصطفاني من بني هاشم قال الترمذي هذا حديث صحيح وفي حديث
عن ابن عمر رواه الطبري انه قال ان الله تعالى اختار خلقه فاختار منهم بني
ادم ثم اختار منهم العرب فاختار منهم قريشا فاختار منهم بني هاشم فاختارني فـ
انا خيار من خيار **جامع الصغیر سیوطی ا جلد صفحہ ۷۲** ان الله جعل ذرية كل نبي في صلبه
وجعل ذريتي في صلب علي بن ابيطالب **تفسیر نیشاپوری ۳ جلد صفحہ ۱۳۱** اصطفى اي جعلهم صفوة
خلقه والمختارين من بينهم تمثيلا بما يشاهد من الشيء الذي يصفى وينقى
من الكدورة وذلك بانتخلاصهم من الصفات الذميمة وتحليتهم بالخصال الحميدة
فالمراد بال ابراهيم اولاده وهو المطلوب ومن ذريتي بعد قوله اني جاعلك
للناس اماما وجعلناها وابنها اية للعالمين **صفحہ ۱۳۷** كلما دخل عليها زكريا

المحراب وجد عندها رزقا قال یا مریم انی لک هذا قالت هو من عند الله تفسیر
نیشاپوری اجلد صفحه ۱۷۳ روی عن النبی ع انه جاع فی زمن قحط فاهدت له فاطمة
رغیفین وبضعة لحم آثرته بها الیها وقال هلمی یا بنیة فکشفت عن الطبق
فاذا هو مملوء خبزا ولحما فبهتت وعلمت انها نزلت من عند الله فقال النبی لها
انی لک هذا فقالت هو من عند الله ان الله یرزق من یشاء بغیر حساب الحمد لله
الذی جعلک شبیهة سیدة نساء بنی اسرائیل ثم جمع رسول الله علی بن ابیطالب والحسن
والحسین وجمیع اهل بیته حتی شبعوا وبقی الطعام کما هو الظرف فاوسعت فاطمة ع علی جیرانها
روی فی السیرة المحمدیة عن ابی یعلی الموصلی صفحه ۲۲۴ مثله تفسیر کبیر ۲ جلد صفحه ۶۵۲
ان یکون المعنی ان الله اصطفاهم من الصفات الذمیمة وزینهم بالخصال الحمیدة
وهذا القول اولی صفحه ۶۵۳ ثم من ابراهیم شعبتان اسمعیل واسحاق فجعل اسمعیل
مبدءا لظهور الروح القدسیة لمحمد وجعل اسحاق مبدءا الشعبتین یعقوب وعیص
فوضع النبوة فی نسل یعقوب ووضع الملک فی نسل عیص واستمر ذلک الی زمان محمد
فلما ظهر محمد نقل نور النبوة ونور الملک الیه وبقی الدین والملک لاتباعه الی یوم القیامة والصحیح ان المراد بهم الاولاد وهم المراد
بقوله تعالی انی جاعلک للناس اماما ومن ذریتی قال لا ینال عهدی الظالمین
ترجمہ آیت ہر آئینہ برگزیدہ کیا خدا نے آدم و نوح و آل عمران کو تمام عالم پر۔ اس آیت مین چند امر ہین اول یہہ ایک لفظ اصطفی
کا ہی قران مین متعلق نبوت مین استعمال ہوا ہی دوم یہہ کہ آل ابراہیم مین جناب رسول ص اور اہلبیت اطہار ذریت اونکی مین
سیوم یہہ کہ فرمایا جناب رسول ص نے کہ پسند کیا خدا نے قریش کو بعدہ بنی ہاشم کو بعدہ مجھی اور ہمیشہ اصلاب طاہرہ
مین ہا اور فرمایا جناب نبوی نے کہ بنایا ذریت ہر نبی کی اونکی صلب مین اور امام رازی کہتی ہین کہ بنایا خدا نے حضرت
اسحق کی دو شعبہ یعقوب و عیص پس نبوت اولاد یعقوب مین رہی اور سلطنت نسل عیص مین اور مستمر دو وام
تا زمان بعثت خاتم المرسلین ص اور فرمایا جناب نبوی نے مشکوۃ باب الاعتصام لیاتین علی
امتی کما اتی علی بنی اسرائیل اور ولی اللہ دہلوی نے ازالۃ الخفا فی امامت و خلافت مین فرق جلی لکھا ہی پس امامت
ہونا ذریت رسول مین یکی از مواعید الہی و معجزہ قران ہی سورہ واقعہ اخوانا علی سرر متقابلین
مسند حنبل انہا نزلت فی علی ترجمہ ایت بہائی ہین اوپر تختہای جنت کے جامع الصغیر سیوطی

يا علي انت اخي في الدنيا والآخرة ومثله روى المناوي في كنوز الحقائق

جناب نبوی نی کہ اے علی تم میری بھائی ہو دنیا و قیامت میں اور امام احمد کہتی ہین کہ آیت مذکور شان حضرت امیر کے نازل ہوئی ہے

بشر الذين امنوا ان لهم قدم صدق روى ابن مردويه عن جابر بن عبد الله نزلت
في علي شرح تجريد قوشجي صفحه ٣٨٩ و يروى انه قال علي على المنبر بمشهد من الصحابة انا الصديق
الاكبر امنت قبل ايمان ابي بكر جامع الصغير سيوطي الصديقون ثلاثة حزقيل مومن
آل فرعون و حبيب النجار صاحب آل ياسين و علي ابن ابيطالب تفسير كبير مثله بلفظه

ترجمہ آیت بشارت دی تو ای محمد اونلوگونکو جو ایمان لائے ہین ہر آئینہ وہ لوگ سابق الاسلام و صدق اکبر ہین و بروایت ابن مردویہ یہ آیت
بشان حضرت امیر کی نازل ہوئی ہی اور قوشجی نی روایت کی ہی کہ حضرت علی منبر پر مجمع صحابہ مین کہتی تھی کہ مین صدیق اکبر ہون اور
ایمان لایا ہین قبل ایمان ابی بکر رضہ کے اور سیوطی روایت کرتے ہین کہ صدیق تین ہین حزقیل مومن آل فرعون و حبیب نجار صاحب آل
یسین و علی بن ابیطالب رضہ و امام رازی بھی تفسیر کبیر میں اس روایت کو نقل کرتے ہین سورہ والصافات

٢٣ پارہ سلام على آل ياسين بيضاوى ٢ جلد صفحه ٢٢٥
وقرأ نافع وابن عامر و يعقوب على اضافة آل الى ياسين لانهما في المصحف منفصلان فيكون
ياسين وقيل محمد او القرآن تفسير نيشاپوری ای سلام على اهل ياسين وقيل آل ياسين آل
محمد وقيل ياسين اسم القرآن تفسير كبير ٧ جلد صفحه ١٦٢ وقرأ نافع وابن عامر و يعقوب
آل ياسين على اضافة لفظ آل الى لفظ ياسين تفسير معالم التنزيل بغوى مثله ترجمہ آیت

درود و رحمت ہو جیو آل یسین پر قرآن مین سلام على الياسين ہی کہ حضرت الیاس سی مراد لیا ہے بیضاوی و امام رازی
و علامہ نیشاپوری بقرات نافع و ابن عامر و یعقوب کی کہتی ہین کہ آل یسین باضافت ہی آل یسین یعنی آل محمد یاسین اسمار متبرکہ رسولخدا
سے ہے پس سورہ والصافات تمامی انبیاء بنی اسرائیل پر خدا نے سلام اپنا بھیجا ہے بعد
اوسے زمرہ مین سلام آل محمد کو یاد کیا کہ کمال عظمت پر انکی دلیل اور کنایہ امامت پر کہ بعد نبوت کے رتبہ امامت کا ہے

اذا دعاكم لما يحييكم دعاكم الى ولاية علي ابن ابيطالب رواه ابن مردويه
في المناقب سوره زخرف لما ضرب ابن مريم مثلا اذا قومك منه يصدون قال النبي
لعلي ان فيك مثلا من عيسى احبه قوم فهلكوا فيه وابغضه قوم فهلكوا
فيه رواه احمد بن حنبل في مسنده وابن المغازلي الشافعي في المناقب و محمد بن

الاسدي في جزء الثالث من جواهر الكلام وابن عبد ربه في كتاب العقد التفسير الكبير
للرازي نحوه ترجمه آيت جسوقت كه مثال بيا خدانے ساتهه فرزند مريم كے كه اوس سى امت اوسكى نافرمانى و سركشى كرتے هين
مشكوة صفحه ٥٥٧ عن علي قال قال رسول الله ﷺ فيك مثل عيسى ابغضته اليهود
حتى بهتوا امه واحبته النصارى حتى انزلوه بالمنزلة التي ليست له ثم قال
يهلك فيّ رجلان محب مفرط يقرظني بما ليس فيّ ومبغض يحمله شنآني على ان يبهتني
فرمايا جناب رسول خدا نے كه اے علي تمهارى شان مين تشبيه و تمثيل ساتهه عيسى كى بغض كيا يهود نے حتى كه حضرت مريم پر اتهام زنا كيا اور محبت
كيا نصارى نے اسقدر كه جس مرتبه مين حضرت عيسى نه تهى يعنے خدا كها ايسا هى دونو قوم هلاك هوگئے اس امت سى ايك بغض كننده
سى هے اور ايك دوست كرنيوالے افراط سے كه دونو خارجى و نصيرى هين سوره اعراف
وممن خلقنا امة يهدون بالحق وبه يعدلون روى ابن مردويه قال يفترق
هذه الامة على ثلاث وسبعين اثنان وسبعون في النار وواحدة في الجنة وهم الذين
قال الله تعالى وهم وانا وشيعتي تفسير بغوي صفحه ٣٦٧ قال عطاء عن ابن عباس يريد امة
محمد ﷺ وهم المهاجرون والانصار والتابعون لهم باحسان وقال قتادة بلغنا ان
النبي ﷺ اذا قرأ هذه الآية قال هذه لكم وقد اعطى القوم بين ايديكم
مثلها ومن قوم موسى امة يهدون بالحق وبه يعدلون حدثني عمير بن
هانئ انه سمع معاوية يقول سمعت رسول الله ﷺ يقول لا يزال من امتي امة
قائمة بامر الله لا يضرهم من خذلهم ولا من خالفهم حتى ياتي امر الله
ترجمه آيت اون لوگون سى ايك امت هى كه هدايت كرتى هے بحق اور لوگ انصاف كو اوسكى وسيله سے
كرتے هين ابن مردويه روايت كرتى هين كه امت سى مراد جماعت شيعه هين اور شيعه فهمين على الاطلاق هے مگر
دوسرے نسخات مندرجه احاديث كى كثرت اسقدر هے نه يهان باب هين سوره انبياء ١٧ پاراع
ان الارض يرثها عبادي الصالحون روى ابوبكر احمد بن البيهقي و
الترمذي عن انس وابن عباس وابو داود عن عاصم المقري عن النبي ﷺ قال
لو لم يبق من الدنيا الا يوم واحد لطول الله ذلك اليوم حتى يبعث فيه رجلا
مني ومن اهل بيتي يواطئ اسمه اسمي يملأ الارض قسطا وعدلا كما ملئت

ظلما وجوراً وعن سعيد بن المسيب عن ام سلمة ؓ قال سمعت رسول الله ؐ يقول المهدي ؑ
من عترتي من ولد فاطمة سورة سجدہ ؑ افمن كان مؤمناً كمن كان فاسقاً لا يستوون
قال فضل بن روزبهان في ابطال الباطل جاء في تفسير اهل السنة ان الآية نازلة في علي
ليسقي بماء روى الحافظ ابن مردويه قال جابر الانصاري سمعت رسول الله ؐ
يقول الناس من شجرة شتى وانا وانت يا علي من شجرة واحدة سورة والنجم
والنجم اذا هوى عن ابن عباس قال صلينا العشاء الآخرة ذات ليلة مع رسول الله ؐ
لما سلم اقبل علينا بوجهه ثم قال انه سينقض كوكب من السماء مع طلوع
الفجر فيسقط في دار احدكم فمن سقط ذلك الكوكب في داره فهو وصيي وخليفتي
والامام بعدي فلما كان قرب الفجر جلس كل واحد منا في داره ينتظر سقوط
الكوكب في داره وكان اطمع القوم في ذلك العباس بن عبد المطلب فلما طلع الفجر
انقض الكوكب من الهواء فسقط في دار علي بن ابي طالب فقال رسول الله لعلي يا علي
والذي بعثني بالنبوة لقد وجب لك الوصية والخلافة والامامة بعدي فقال المنافقون
عبد الله بن ابي واصحابه لقد ضل محمد في محبة ابن عمه وغوى وما ينطق في شانه الا
بالهوى فانزل الله تعالى ما ضل صاحبكم وما ينطق عن الهوى ان هو الا وحي يوحى روى
ابو حامد الشافعي في كتاب المناقب وابن المغازلي الشافعي في المناقب ترجمہ
قسم ہی ستارہ کی کہ جب گرا ابن عباس کہتی ہین کہ نماز عشا آخری ہمراہ جناب رسول ؐ کے ہمنے پڑہا اور بس اسلام
کے میری طرف متوجہ ہوکر ارشاد کیا کہ ایک ستارہ آسمانسی قریب طلوع فجر جسکے گہر مین گریگا وہ میرا وصی
و خلیفہ و امام ہے بعد میری بس قریب زمانہ فجر کی ہر شخص منتظر اپنی گہر و نشین بیٹہی اور ہر کسی کو اسیکے
تمنا تہے بس ناگاہ ایک ستارہ آکر گرا بخانہ علی بن ابیطالب کی اور فرمایا رسول اللہ نے ای علی قسم ہی خدا کے کہ
واجب کیا ہی خدانی واسطی تمہاری وصیت وخلافت کو بعد میری کہ عبد اللہ ابن ابی اور اوسکے اصحاب نی کہا کہ محمد ؐ حب علی
مین گمراہ ہوگئی ہین وكفى الله المؤمنين القتال ونقل السيوطي في الاتقان في تقسيم القرآن
الى المتواتر والاحاد ففي قراءة ابن مسعود بعلي ابن ابيطالب قاتل المشركين علی ؑ واسطی جنگ
رسول ؐ کی مومنین موجود کافی ہین اور اکثر غزوات عظیمہ سو لخدا مین فتح جناب امیر ؑ سے ہوا ہی ازالۃ الخفاء صفحہ

۲۵۵ قَالَ ابْنُ هِشَامٍ لَمَّا اشْتَدَّ الْقِتَالُ يَوْمَ اُحُدٍ جَلَسَ رَسُوْلُ اللّٰهِ تَحْتَ
رَايَةِ الْاَنْصَارِ وَاَرْسَلَ اِلٰى عَلِيِّ ابْنِ اَبِيْطَالِبٍ اَنْ قَدِّمِ الرَّايَةَ فَتَقَدَّمَ عَلِيٌّ وَنَادٰى
مُنَادٍ يَوْمَ اُحُدٍ لَا سَيْفَ اِلَّا ذُوالْفِقَارِ وَلَا فَتٰى اِلَّا عَلِيٌّ پس مستحق اس آیت کے
درجہ اوسے حضرت امیر علیہ السلام ہونگے سورہ شعراء وَاجْعَلْ لِّيْ لِسَانَ صِدْقٍ
فِي الْاٰخِرِيْنَ رَوَى ابْنُ مَرْدَوَيْهِ وَالنَّيْشَابُوْرِيُّ حَمَلَ لِسَانَ الصِّدْقِ عَلٰى عَلِيٍّ
شرح تجرید قوشجی صفحہ ۳۸۹ وَرُوِيَ اَنَّهٗ قَالَ عَلِيٌّ عَلَى الْمِنْبَرِ لِمَشْهَدٍ
مِّنَ الصَّحَابَةِ اَنَا الصِّدِّيْقُ الْاَكْبَرُ اٰمَنْتُ قَبْلَ اِيْمَانِ اَبِيْ بَكْرٍ وَفِيْ جَامِعِ الصَّغِيْرِ
الصِّدِّيْقُوْنَ ثَلَاثَةٌ حِزْقِيْلُ مُؤْمِنُ اٰلِ فِرْعَوْنَ وَحَبِيْبُ النَّجَّارِ صَاحِبُ اٰلِ يٰسِيْنَ
وَعَلِيُّ بْنُ اَبِيْ طَالِبٍ ترجمہ کہ انبیاء بنی اسرائیل نے کہ اسیے خدا بنا دیے زبان سچے
بیچ لوگ صادق زمانہ آخر مین ہونگے اور بروایت متواترہ صدیق امت محمدیہ مین حضرت
علیہ السلام ہیں سورہ رحمن مَرَجَ الْبَحْرَيْنِ يَلْتَقِيٰنِ بَيْنَهُمَا بَرْزَخٌ
لَّا يَبْغِيٰنِ يَخْرُجُ مِنْهُمَا اللُّؤْلُؤُ وَالْمَرْجَانُ مناقب سیدنا علی
کرم اللہ وجہہ وَعَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ فِيْ قَوْلِهٖ تَعَالٰى مَرَجَ الْبَحْرَيْنِ يَلْتَقِيٰنِ
قَالَ عَلِيٌّ وَفَاطِمَةُ يَخْرُجُ مِنْهُمَا اللُّؤْلُؤُ وَالْمَرْجَانُ قَالَ الْحَسَنُ وَالْحُسَيْنُ رَوَاهُ
صَاحِبُ الدُّرِّ الْمَنْثُوْرِ وَاَيْضًا رَوَى شَارِحُ الْفُصُوْصِ وَابْنُ مَرْدَوَيْهِ عَنْ
اَنَسٍ وَصَاحِبُ كَشْفِ الْغُمَّةِ ترجمہ جاری ہین دو دریا اور آپسمین ملجاتی ہین اور
انکے درمیان مین برزخ ہے اور پیدا ہوتے ہین اونسمین مروارید و مرجان بروایت
صحیحہ مرویہ ہے کہ دو دریا مراد اونسے علی و فاطمہ ہین اور مروارید و مرجان
حسنین علیہما السلام ہین اِنَّ الَّذِيْنَ سَبَقَتْ لَهُمْ مِّنَّا الْحُسْنٰى قَالَ فَضْلُ بْنُ رُوْزْبِهَانَ هٰذَا
مُسَلَّمٌ مِّنْهُمْ عَلِيٌّ لَا نِزَاعَ فِيْهِ ترجمہ وہ لوگ کہ جنکی نیکیان پہلی ظاہر ہوئین دیوان
مرتضی سَبَقْتُكُمْ اِلَى الْاِسْلَامِ طُرًّا * غُلَامًا مَا بَلَغْتُ اَوَانَ حُلْمِيْ * فضل بن روز
بہان کہتے ہین کہ یہہ آیت بشان حضرت امیر کی نازل ہوی ہے اور دیوان مین حضرت امیر فرماتے ہین کہ سابق الاسلام مین
ہون اور اوسوقت اسلام لایا کہ مین بچہ صغیر وطفل تہا اور حد بلوغ کو نہ پہونچا تہا سورہ اعراف فَاَذَّنَ مُؤَذِّنٌ

بینهم هو علیؑ رواه ابن مردویه فی المناقب اول سوره برائة اذان من الله ورسوله الی
الناس یوم الحج الاکبر نزلت فی علیؑ باجماع المفسرین ترجمه اذان
الٰہی مؤذن ہے درمیان اونکے بروایت ابن مردویه مؤذن سی مراد حضرت امیرؑ ہین اور سورہ برائت مین مؤذن
سے مراد حضرت امیر علیہ السلام باجماع مفسرین والطریق متواترہ ہے پس دو آیت
مین مؤذن واحد مقصود ہونگے اور مؤذن سے تبلیغ احکام اوسکے ہین بہ نیابت رسالت پناہ ہے
دلیل قوی امامت پر حضرت امیرؑ کو ہی آخر سورہ توبہ ان الله اشتری من المؤمنین انفسهم
ترجمہ ہر اینہ خرید کیا خدا نے مومنین سے نفوس کو اونکے اور آیہ من یشتری نفسه الخ باجماع مفسرین ومن
یشتری ابتغاء مرضات الله نزلت فی علیؑ باتفاق المفسرین شان حضرت امیرؑ مین نازل ہوئی ہے
جسمین دونو آیہ متفق الالفاظ ہین بنا بر تنزیل بہی موافق و متحد ہوا جاتی ہے کہ قرینہ دالہ خونی ہی سورہ روم ۲۱ پارہ ع ۴
ان الله یبسط الرزق لمن یشاء ویقدر فآت ذا القربی حقه والمسکین
وابن السبیل ذلک خیر للذین یریدون وجه الله واولئک هم المفلحون تفسیر
۳ جلد صفحہ ۱۶۰ واحتج به الحنفیة علی وجوب النفقة للمحارم والخطاب للنبی
تفسیر ملا ابو السعود ۴ جلد صفحہ ۱۷۱ فآت ذا القربی حقه من الصلة والصدقة
وسائر المبرات والمسکین وابن السبیل ما یستحقانه والخطاب للنبی علیه
السلام او لمن بسط کما یؤذن به تفسیر اتقان نوع اول صفحہ ۱۳ والروم
ولقمان سوی ثلث آیات والضحیٰ صفحہ ۲ قال البیهقی فی الدلائل فی بعض السور
التی نزلت بمکة آیات نزلت بالمدینة فالحقت بها فکذا قال ابن
الحصار مجمع البیان صفحہ ۲۲ عن مجاهد والسدی وروی ابو سعید الخدری و
غیره انه لما نزلت هذه الآیة علی النبی اعطی فاطمة فدک وسلمها الیها وهو المروی
عن ابی جعفر وابی عبد الله وفی شرح ابن ابی الحدید نحوه ترجمہ آیت دے تو قرابتی [illegible]
حق اونکا [illegible] پورے کہتے ہین کہ مکہ مین یہ آیت نازل ہوئی ہے اور بیضاوی کہتے ہین کہ آیت وجوب نفقہ محارم پر دلالت کرتی ہے
اور مخاطب اسکے نبی ہین اور ملا ابو السعود کہتے ہین کہ صلہ وصدقات وزکوٰۃ خیرات ومبرات سے متعلق ہے مجاہد
وسدی کہتے ہین کہ بروایت ابو سعید خدری وغیرہ کہ جب یہ آیت نازل ہوئی عطا کیا نبیؐ نے حضرت فاطمہ کو

فدک تسلیم کیا **سوال** یہ آیت سورہ روم مین ہے اور سورہ روم مکی ہے اور فدک متعلق مدینہ کے ہے اور مکہ مین نبی
پاس فدک کب آیا تہا **جواب** اکثر آیات احکام فقہ کے مدنی ہین اور وہ سورہ ہاے مکیہ کے شامل جمع کی گئے
ہین اور حکم ہبہ وصدقہ وزکوٰۃ ونفقہ محارم وخیرات مدینہ مین اجماعاً نفاذ پایا ہے اور سیوطی کہتے ہین کہ سورہ روم مین
تین آیتین مدنی ہین اور بیہقی کہتے ہین کہ شامل سورہاے مکہ کے آیات مدنی بھی داخل ہوئی ہین **سورہ انفال**
۱۰ پارہ فَاَنَّ لِلّٰهِ خُمُسَهُ وَلِلرَّسُوْلِ وَلِذِی الْقُرْبٰی وَالْیَتٰمٰی وَالْمَسٰکِیْنِ وَابْنِ السَّبِیْلِ
تفسیر نیشاپوری ۲ جلد صفحہ ۲۱۵ وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّهُ كَانَ يُقَسِّمُ عَلٰی سِتَّةٍ لِلّٰهِ
وَلِلرَّسُوْلِ سَهْمَانِ وَسَهْمٌ لِاَقَارِبِهٖ حَتّٰی قُبِضَ فَاَجْرٰی وَاَجْرٰی اَبُوْبَكْرٍ الْخُمُسَ
عَلٰی ثَلٰثَةٍ وَهُمُ الْيَتَامٰی وَالْمَسَاكِيْنُ وَابْنُ السَّبِيْلِ وَكَذٰلِكَ رُوِیَ عَنْ عُمَرَ وَ
مَنْ بَعْدَهٗ مِنَ الْخُلَفَاءِ وَرُوِیَ اَنَّ اَبَابَكْرٍ مَنَعَ اَبْنَاءَ هَاشِمٍ الْخُمُسَ وَقَالَ اِنَّمَا
لَكُمْ يُعْطٰی فَقِيْرُكُمْ وَيُزَوَّجُ اَيِّمُكُمْ وَيُخْدَمُ مَنْ لَا خَادِمَ لَهٗ مِنْكُمْ فَاَمَّا
الْغَنِیُّ مِنْكُمْ فَهُوَ بِمَنْزِلَةِ ابْنِ سَبِيْلٍ غَنِیٍّ لَا يُعْطٰی هُوَ وَلَا يَتِيْمٌ مُوْسِرٌ مِنَ الصَّدَقَةِ
شَيْئًا وَرُوِیَ عَنْ زَيْدِ بْنِ عَلِیٍّ اَنَّهُ قَالَ لَيْسَ لَنَا اَنْ نَبْنِیَ مِنْهُ قُصُوْرًا وَلَا اَنْ
نَرْكَبَ مِنْهُ الْبَرَاذِيْنَ وَقِيْلَ الْخُمُسُ كُلُّهٗ لِلْقَرَابَةِ لِمَا رُوِیَ عَنْ عَلِیٍّ اَنَّهُ
قِيْلَ لَهٗ اِنَّ اللّٰهَ تَعَالٰی قَالَ وَالْيَتٰمٰی وَالْمَسٰكِيْنِ فَقَالَ يَتَامٰنَا وَمَسَاكِيْنُنَا
وَرَوَی اَبُوْدَاؤُدَ فِیْ سُنَنِهٖ بِسَنَدٍ صَحِيْحٍ مِنْ طَرِيْقٍ كَثِيْرٍ فِیْ بَابِ الْخُمُسِ **ترجمہ**
حقہ خمس مالکا واسطے خدا ورسول وذوی القربیٰ ویتیم ومساکین ومسافر کے ہے ابن عباس کہتے ہین کہ آنحضرت
ایک سہم راہ خدا مین اور ایک سہم اپنے لئے اور ایک سہم واسطے اقارب کے اپنے تاحیات خود تقسیم کرتے تھے
اور شیخین یتیم ومسکین وابن سبیل کو دیتے تھے اور حضرت ابوبکر نے خمس کا دینا بنی ہاشم کو منع کیا اور کہا کہ جو
محتاج وفقیر ہو اور باکرہ سے نکاح کرے اور خدمتگذاری کی اجرت دیوے اور اغنیاء بنی ہاشم کا حق نہین ہے
اور زید پسر امام زین العابدین سے روایت ہے کہ فرمایا حضرت امیر نے کہ یتیم ومساکین اس آیہ مین تیم ومساکین
اہلبیت مراد ہین **سورہ نساء** فَضَّلَ اللّٰهُ الْمُجٰهِدِيْنَ عَلَی الْقٰعِدِيْنَ بِاَمْوَالِهِمْ وَاَنْفُسِهِمْ
عَلَی الْقٰعِدِيْنَ اَجْرًا عَظِيْمًا **تفسیر ابن عباس صفحہ ۵۷** ثُمَّ نَزَلَ فِیْ شَانِ النَّفَرِ الَّذِيْنَ قَتَلُوْا
يَوْمَ بَدْرٍ وَكَانُوْا خَمْسِيْنَ رَجُلًا اَرْتَدُّوْا وَاَعَزَّ الْاِسْلَامَ فَقُتِلَ عَامَّتُهُمْ **تفسیر نیشاپوری**

اجلد صفحہ ۳۵۶ و تفسیر کبیر ۳ جلد صفحہ ۳۳۷ مثلہ تاریخ الخلفا صفحہ ۱۶۷ قال الامام
احمد بن حنبل ما ورد لاحد من اصحاب رسول اللہ من الفضائل ما ورد لعلی رض
وصفحہ ۱۷۱ و اخرج ابن عساکر عن ابن عباس قال ما نزل فی احد من کتاب اللہ
تعالی ما نزل فی علی و اخرج ابن عساکر عن ابن عباس قال نزلت فی علی ثلث مائة
اية تاریخ الخلفا صفحہ ۱۷۱ و اخرج ابو یعلی عن ابی ہریرة قال قال عمر بن الخطاب
لقد اعطی علی ثلث خصال لان یکون لی خصلة منها احب الی من ان اعطی حمر
النعم فسئل و ما ھی قال تزوجه ابنته فاطمة و سکناه المسجد لا یحل لی
فیه ما یحل له و الرایة یوم خیبر و روی احمد بسند صحیح عن ابن عمر نحوه سورہ بقر
۳ پارہ قال ان اللہ اصطفاه علیکم و زاده بسطة فی العلم و الجسم تفسیر کبیر ۲ جلد
صفحہ ۳۵۴ قال بعضهم المراد بالبسطة فی الجسم طول القامة و کان یفوق
الناس براسه و منکبیه و انما سمی طالوت لطوله و قیل المراد من البسطة فی
الجسم الجمال و کان اجمل بنی اسرائیل و قیل المراد القوة و هذا القول عندنا
اصح لان المنتفع به فی دفع الاعداء هو القوة و الشدة لا الطول و الجمال المسئلة
الثالثة انه تعالی قدم البسطة فی العلم علی البسطة فی الجسم و هذا منه تعالی
تنبیه علی ان الفضائل النفسانیة اعلی و اشرف و اکمل من الفضائل الجسمانیة
کنوز الحقائق علی خیر البشر من ابی فقد کفر ترجمہ فضیلت دی ہے خدا نے جہاد کنندگان کو اوپر
جو بیٹھ رہنے والے ہین ابن عباس و نیشاپوری و امام رازی کہتے ہین کہ یہہ آیہ ان لوگون کے شان مین نازل ہوئی ہے
جن لوگون نے قتال کیا غزوہ بدر مین اور مجاہدین بدر سے حضرت امیرؑ ہین اور قاعدین غزوات رسول مین حضرات ثلاثہ رض
ہین چنانچہ امام رازی بھی ایجاب کرتے ہین پس اس آیت سے حضرت امیرؑ افضل خلفاء ثلاثہ رض سے ثابت ہوئے
اور امام احمد بن حنبل و ابو ذر و ابن عساکر و ابن عباس و سیوطی و حاکم و طبرانی و ابن مردویہ و ابو سعید خدری
کہتے ہین کہ حضرت امیر جمیع صحابہ رسول سے افضل ہین اور طرفہ یہہ ہے کہ حضرت فاروق رض خود اپنے اوپر جناب امیرؑ کو
افضل کہتے ہین اور قوم بنی اسرائیل مین طالوت افضل تھے اور بنی اسرائیل نے اجماع اس بات پر کیا کہ ہمارے اقربا ہی ہمیشہ
خلیفہ و حاکم ہو خدا نے مفضول کی خلافت و حکومت کو قبیح و ناپسند کیا اور بحکم خدا اجماع امت نادرست ہوا پس خلافت حضرت امیر

کہ افضل صحابہ مین جایز ہونا چاہئے اور خلافت اجماع امت کی باین دلیل غیر صحیح ہوگی سورہ احزاب وَالَّذِينَ
يُؤْذُونَ الْمُؤْمِنِينَ وَالْمُؤْمِنَاتِ بِغَيْرِ مَا اكْتَسَبُوا **تفسیر معالم التنزیل بغوی صفحہ ۷۲۴** وَ
قَالَ مُقَاتِلُ نَزَلَتْ فِي عَلِيِّ بْنِ اَبِي طَالِبٍ كَانُوا يُؤْذُونَهُ يَشْتِمُونَهُ وَقِيلَ فِي عَائِشَةَ
تفسیر بیضاوی ۲ جلد صفحہ ۱۸۶ قِيلَ رُوِيَ اِنَّهَا نَزَلَتْ فِي الْمُنَافِقِينَ يُؤْذُونَ عَلِيًّا وَقِيلَ
فِي اَهْلِ الْاِفْكِ **ازالۃ الخفا صفحہ ۲۶۲** وَعَنْ اَبِي بَكْرِ بْنِ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِي مُلَيْكَةَ عَنْ
اَبِيهِ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ مِنْ اَهْلِ الشَّامِ فَسَبَّ عَلِيًّا عِنْدَ ابْنِ عَبَّاسٍ فَحَصَبَهُ ابْنُ عَبَّاسٍ فَقَالَ
عَدُوَّ اللّٰهِ اٰذَيْتَ رَسُولَ اللّٰهِ اِنَّ الَّذِينَ يُؤْذُونَ وَرَسُولَهُ لَعَنَهُمُ اللّٰهُ فِي الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ
وَاَعَدَّ لَهُمْ عَذَابًا مُهِينًا لَوْ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ لَاٰذَيْتَهُ **تفسیر نیشاپوری ۳ جلد صفحہ ۲۱۵**
قِيلَ نَزَلَتْ فِي نَاسٍ مِنَ الْمُنَافِقِينَ كَانُوا يُؤْذُونَ عَلِيًّا **ترجمہ** جو لوگ کہ ایذا دیتے ہین مومن
و مومنہ کو بغیر کسی تقصیر کے اونپر لعنت خدا کی ہے بغوی و بیضاوی و نیشاپوری و مولوی ولی اللہ دہلوی کہتے ہین کہ
یہ بشان حضرت امیرؑ کی نازل ہوئی ہے **سورہ زمر** وَالَّذِي جَاءَ بِالصِّدْقِ وَصَدَّقَ بِهِ الْمُتَّقُونَ
تفسیر کبیر رازی صفحہ ۲۶۲ وَاَمَّا عَلِيٌّ وَحَمْلُ هٰذَا اللَّفْظِ عَلٰى اَبِي بَكْرٍ اَوْلٰى لِاَنَّ عَلِيًّا
عَلَيْهِ السَّلَامُ كَانَ وَقْتَ الْبِعْثَةِ صَغِيرًا فَكَانَ كَالْوَلَدِ الصَّغِيرِ الَّذِي يَكُونُ فِي
الْبَيْتِ وَمَعْلُومٌ اَنَّ اِقْدَامَهُ عَلَى التَّصْدِيقِ لَا يُفِيدُ مَزِيدَ قُوَّةٍ وَشَوْكَةٍ وَاَمَّا اَبُو بَكْرٍ
فَاِنَّهُ كَانَ رَجُلًا كَبِيرًا فِي السِّنِّ كَبِيرًا فِي الْمَنْصَبِ فَاِقْدَامُهُ عَلَى التَّصْدِيقِ يُفِيدُ قُوَّةً
وَشَوْكَةً فِي الْاِسْلَامِ **شفاء قاضی عیاض** وَاَكْثَرُ الْمُفَسِّرِينَ عَلٰى اَنَّ الَّذِينَ جَاءَ
بِالصِّدْقِ هُوَ مُحَمَّدٌ قَالَ بَعْضُهُمْ وَهُوَ الَّذِي صَدَّقَ بِهِ قِيلَ عَلِيٌّ **جامع الصغیر سیوطی**
صفحہ ۵۶ اَلصِّدِّيقُونَ ثَلَاثَةٌ حِزْقِيلُ مُؤْمِنُ اٰلِ فِرْعَوْنَ وَحَبِيبُ النَّجَّارِ صَاحِبُ اٰلِ
يٰسِينَ وَعَلِيُّ ابْنُ اَبِي طَالِبٍ **شرح تجرید قوشجی صفحہ ۳۸۹** وَرُوِيَ اَنَّهُ قَالَ عَلَى الْمِنْبَرِ بِمَشْهَدٍ
مِنَ الصَّحَابَةِ اَنَا الصِّدِّيقُ الْاَكْبَرُ اٰمَنْتُ قَبْلَ اِيمَانِ اَبِي بَكْرٍ **ترجمہ** وہ شخص کہ جو راستگو ہے
اور تصدیق کی ہے اوسکی متقین نے اکثر قول مفسرین و متکلمین مین صدق سے مراد حضرت امیرؑ ہین **سورہ طٰہٰ ۱۶ پارہ**
ع ۱ قَالَ رَبِّ اشْرَحْ لِي صَدْرِي وَيَسِّرْ لِي اَمْرِي وَاحْلُلْ عُقْدَةً مِنْ لِسَانِي يَفْقَهُوا قَوْلِي
وَاجْعَلْ لِي وَزِيرًا مِنْ اَهْلِي هَارُونَ اَخِي اشْدُدْ بِهِ اَزْرِي وَاَشْرِكْهُ فِي اَمْرِي **فی مسند احمد**

بن حنبل قال رسول اللہ اللہم انی اقول کما قال اخی موسی اجعل لی وزیرا من
اہلی علیا اخی اشدد بہ ازری واشرک فی امری **تفسیر نیشاپوری ۲ جلد** عن
ابی ذر مثلہ **تفسیر کبیر ۳ جلد صفحہ ۶۱۸** وروی عن ابی ذر ان النبی ص قال اللہم ان
اخی موسی سألک فقال رب اشرح لی صدری الی قولہ واشرکہ فی امری فانزلت
قرانا ناطقا سنشد عضدک باخیک ونجعل لکما سلطانا اللہم وانا محمد
نبیک وصفیک فاشرح لی صدری ویسر لی امری واجعل لی وزیرا من اہلی علیا
اشدد بہ ظہری ترجمہ کہا حضرت موسی نے کہ ای رب کہول دے میرے سینہ کو اور آسان کر میرے کام کو اور
صاف کردے عقدہ لسان کو تاکہ لوگ صاف بات میری سمجہین اور وزیر میرا بنادے میرے بہائی ہارونکو کہ ہلکا ہو
میرے پشت کا بار اور شریک کراوسکو میرے امور مین بروایت امام احمد و امام رازی کے حضرت ابی ذر غفاری
کہتے ہین کہ فرمایا جناب سرور انبیاء ص نے کہ خدایا بہائی موسی نے درخواست کیا تجہسے واسطے وزارت ہارون کے اور
تونے قبول کیا بار خدایا مین محمد نبی اور صفی تیرا ہون بنادے ہمارا وزیر میرے اہلبیت سے میرے بہائی علی کو کہ آسان ہو
میرا کام اور ہلکا ہو بار میرا یہہ حدیث صاف دلیل امامت کی ہے **سورہ انفال ۱۰ پارہ** یا ایہا النبی حسبک
اللہ ومن اتبعک من المؤمنین قال صاحب کشف الغمۃ عن کتاب عز الدین بن عبد الرزاق
المحدث الحنبلی نزلت فی علی رض قولہ تعالی فضل اللہ المجاہدین علی القاعدین
قولہ تعالی وکفی اللہ المؤمنین القتال **ازالۃ الخفا صفحہ ۲۵۳** قال محمد بن اسحاق
فلما امسی رسول اللہ ص بعث علی بن ابیطالب رض اے نبی تجہی کافی ہین جو اسوقت تیرے
تابعداری مین مومنین حاضر ہین واسطے آغاز جہاد کے پس باخبار متواترہ ثابت ہے کہ افضل مجاہدین غزوات نبوی کے
حضرت امیر ہین بنا بر یہہ آیت بشان حضرت امیر کے نازل ہوئی ہے فاما نذہبن بک فانا منہم
منتقمون روی ابن مردویہ قال ابن عباس بعلی **سنن ابوداود** باب فی المہدی
عن علی عن النبی لو لم یبق من الدہر الا یوم لبعث اللہ رجلا من اہلبیتی یملاہا
عدلا کما ملئت جورا مین راہ وطن پر چلاون گا تیری اور مین اون سے انتقام لون گا زمانہ انتقام
لینے کا خدا نے رجعت صغرا مقرر کیا ہے اور انتقام مظلومین کا ظالمین سے بذریعہ حضرت امام مہدی کے مقرر کیا ہے کہ
اس بات مین بکثرت روایت صحیح ترمذی و سنن ابوداود مین موجود ہے والذین اصابتہم مصیبۃ قالوا

انّا لله وانّا اليه راجعون رو الثعلبي والنقاش نزلت في عليٍّ لمّا وصل اليه قتل حمزة روضة
الشہدا ملا حسین واعظ کاشفی ترجمہ وہ لوگ کہ جس وقت کہ کوئی مصیبت اونپر عاید ہو و رجوع ہوکے کہتے ہیں
انّا لله وانّا اليه راجعون کتب سیر سے بخوبی ظاہر ہے کہ سخت ترین مصیبت ائمہ اطہار علیہم السلام پر واقع ہوئی
ثعلبی اور نقاش کہتے ہیں کہ مراد اہل مصیبت سے حضرت امیر ہیں سورہ انفال هُوَ الَّذِي أَيَّدَكَ بِنَصْرِهِ
وبالمؤمنين عن ابي هريرة قال مكتوبٌ على العرش لا اله الّا الله وحده لا شريك له
محمّد عبدي ورسولي ايّدته بعليّ بن ابيطالب حيوة الحيوان دميري عليٌّ يعسوب
المؤمنين ترجمہ وہ شخص کہ جسنے مدد کی تیری اور مومنین کی ہنگام حاجت کے اپنی نصرت سے بروایت صحیح
مراد اسکا حضرت امیر ہیں سورہ والذين آمنوا بالله ورسوله اولئك هم الصّدّيقون روی
احمد بن حنبل انّها نزلت في عليٍّ رض شرح تجرید صفحہ ۳۸۹ وروي انّه قال على المنبر
بمشهدٍ من الصّحابة انا الصّدّيق الاكبر آمنت قبل ايمان ابي بكر رض جامع
الصغیر سیوطی صفحہ ۵۶ الصّدّيقون ثلاثة حزقيل مؤمن آل فرعون وحبيب
النجار صاحب آل ياسين وعليّ بن ابيطالب تفسیر کبیر بلفظہ مثلہٗ وہ لوگ جو ایمان لائے
خدا اور رسول پر وہی لوگ ہیں صدیقین سے بروایت کثیرہ صحیحہ مروی ہے کہ صدیق سے مراد جناب امیر ہیں
انّ الّذين آمنوا وعملوا الصّالحات هم خير البريّة روى الثعلبي عن ابن عبّاس قال لمّا
نزلت هذه الاية قال رسول الله هم انت يا عليّ وشيعتك يوم القيامة راضين
مرضيّين ويأتي اعداءك غضبًا مقمحين تاریخ الخلفاء صفحہ ۱۷۰ واخرج الطّبراني
وابن ابي حاتم عن ابن عبّاس قال ما انزل الله يا ايّها الّذين آمنوا الّا وعليٌّ اميرها
وشريفها ترجمہ جو لوگ کہ ایماندار ہیں وایمان اور عمل صالح رکھتے ہیں وہ لوگ بہترین ابرار سے ہیں بروایت ثعلبی
فرمایا رسول اللہ صلعم نے کہ ای علی تم اور شیعہ تمہارے مراد ہیں اور سیوطی بروایت محدثین معتبرین کے کہتے ہیں کہ جو آیت
کہ اسکا شروع یا ايّها الّذين آمنوا ہے حضرت امیر امیر و شریف اوس آیت کے ہیں سورۃ الفرقان هو
الّذي خلق من الماء بشرًا فجعله نسبًا وصهرًا مناقب سیدنا علی کرم اللہ وجہہ وعن
محمّد بن سيرين في قوله تعالى وهو الّذي خلق من الماء بشرًا فجعله نسبًا وصهرًا
قال نزلت في النّبيّ صلعم وعليّ بن ابيطالب وهو ابن عمّ رسول الله وزوج ابنته فاطمة فكان

نسبًا وصهرًا جامع الصغیر سیوطی صفحہ ۷۰ ان اللہ امرنی ان ازوج فاطمۃ من علی شر
فقہ اکبر وکان تزویجھا بامر اللہ دوحیہ وہ شخص کہ جو پیدا ہوا آب طاہر سے اور بنایا خدا نے اوسکا نسـ
اور سلسلہ دامادی اوسکی لئے بروایت متواترہ مراد دامادی سے اس آیہ مین تزویج حضرت امیرؑ سے مراد ہے سورہ تو
کونوا مع الصادقین ساتھ ہولو اور پیروی مین رہو مع الصادقین کے شرح تجرید صفحہ ۳۸۹ روی
انہ قال علیؑ علی المنبر بمشہد من الصحابۃ انا الصدیق الاکبر امنت قبل ایما
ابی بکر جامع الصغیر سیوطی صفحہ ۱۵۶ الصدیقون ثلاثۃ حزقیل ھو من آل فرعون وحبـ
النجار صاحب آل یاسین وعلی بن ابیطالبؑ شفاء قاضی مالکی فی تفسیر من جاء بالصـ
وصدق قیل ھو علیؑ ومعناہ کونوا مع الصادقین ای اطیعوا مع علیؑ او عکسہ
تطیعوا بغیر علیؑ بروایت متواترہ صدیق امت حضرت امیرؑ ہین اس آیت مین اشارہ واسطے امامت حضرت امیرؑ کے ــ
سورۃ الصافات وبارکنا علیہ ابراہیم وعلی اسحاق ومن ذریتھما محسن وظالـ
لنفسہ مبین تفسیر کبیر رازی ۷ جلد صفحہ ۱۶۰ ودخل تحت قولہ محسن الانبیاء والمو
وتحت قولہ ظالم الکافر والفاسق برکت دی مینے ابراہیم واسحاق کو اور دونو کے ذریت سے محسن
پیدا ہونگے سورہ فاطر ثم اورثنا الکتاب الذین اصطفینا من عبادنا فمنھم ظالم لنفـ
ومنھم سابق بالخیرات باذن اللہ تفسیر کبیر رازی ۷ جلد صفحہ ۶۴ والسابق المعـ
والمقتصد اصحاب المیمنۃ والسابق السابقون المقربون مشکوٰۃ باب مناقب
اہلبیت صفحہ ۵۶۱ عن زید بن ارقم قال قال رسول اللہ انی تارک فیکـ
ما ان تمسکتم بہ لن تضلوا بعدی احدھما اعظم من الاخر کتاب اللـ
حبل ممدود من السماء الی الارض وعترتی اھل بیتی ولن یتفرقا حتی یردا عـ
الحوض فانظروا کیف تخلفونی فیھما رواہ الترمذی لفظ بارکنا سے نبوت مراد
بس ائمہ اطہار کہ آل ابراہیم ہین سلسلہ امامت منقطع نہونا چاہیے کیونکہ خلاف وعدہ الٰہی کے ہوگا اللّٰھم صل علی
محمد وبارک علی محمد وال محمد کما صلیت وبارکت وترحمت علی ابرا
وال ابراہیم انک حمید مجید جامع الصغیر سیوطی صفحہ ۷۲ ان اللہ تعالیٰ جعل ذریـ
کل نبی فی صلبہ وجعل ذریتی فی صلب علی بن ابیطالبؑ سورہ عنکبوت ومدید

ارسلنا نوحا وابراهیم وجعلنا فی ذریتهما النبوة والکتاب **تفسیر کبیر رازی جلد**
صفحه ۴۴ افبین ان الله تعالی شرف نوحا وابراهیم علیهما السلام بالرسالة ثم جعل
فی ذریتهما النبوة والکتاب نما جاء بعدهما احد بالنبوة الا وکان من اولادهما
فمنهم مهتد وکثیر منهم فاسقون فمنهم مهتد ای فمن الذریة او من المرسل الیهم
وقد دل علیهم ذکر الارسال والمرسلین **مشکوة باب مناقب اہلبیت** عن زید
بن ارقم قال رسول الله انی تارک فیکم ما ان تمسکتم به لن تضلوا بعدی
احدهما اعظم من الاخر کتاب الله حبل ممدود من السماء الی الارض وعترتی
اهل بیتی ولن یتفرقا حتی یردا علی الحوض فانظروا کیف تخلفونی فیهما رواه
الترمذی **جامع الصغیر باب الالف فصل النون** ان الله تعالی
جعل ذریة کل نبی فی صلبه وجعل ذریتی فی صلب
علی بن ابی طالب ۳ (ص) **ترجمہ آیت** ہدایت رسالت دیا ہمنے نوح وابراہیم کو اور
مقرر کیا ہمنے ان دونو کے اولاد مین نبوت ونزول کتاب اس آیت مین وعدہ ہے کہ ہمیشہ نبوت آل براہیم مین ہوگی
پس طلب ہونا امامت کا ذریت رسول سے اور امامت کا ہونا غیر ذریت رسول مین خلاف حکم خدا کے ہے اور جناب
ختمی مآب نے فرمایا کہ ذریت ہر نبی کی اوسکے صلب مین خدا نے دیا اور میری ذریت صلب علیؑ مین پیدا کیا **ایضا فیہ**
ان الله تعالی اصطفی من ولد ابراهیم اسمعیل واصطفی من ولد اسمعیل بنی کنانة
قریشا واصطفی من القریش بنی هاشم واصطفانی من بنی هاشم (ت) عن واثلة
تاریخ الخلفا صفحه ۱۹۲ قال ابن عبد البر روینا من وجوه انه لما احتضر الحسن
قال لاخیه یا اخی ان اباک استشرف لهذا الامر فصرفه الله عنه ووليها ابوبکر
ثم استشرف لها وصرفت عنه الی عمر ثم لا یشک وقت الشوری انها لا تعدوه
فصرفت عنه الی عثمان فلما قتل عثمان بویع علی ثم نوزع حتی جرد السیف
فما صفت له وانی والله ما اری ان یجمع الله فینا النبوة والخلافة فلا اعرفن ما
استخفک سفهاء الکوفة فاخرجوک فرمایا آنحضرتؐ نے کہ برگزیدہ کیا خدا نے قریش کو اور برگزیدہ
کیا بنی ہاشم سے اور جناب امام حسن فرماتے ہین کہ ہم اہلبیت مین نبوت وخلافت جمع ہوتی ہم نہین دیکھتے ہین

باپ ہمارے سزاوار تھے مگر تصرف کیا خلافت کو حضرت ابی بکر رضؓ نے **سورہ بقر** وعہدنا الی ابراہیم واسمعیل
واذ قال ابراہیم رب اجعل ہذا بلدا امنا وارزقہ من الثمرات من امن منہم باللہ والیوم الاخر
ومن کفر فامتعہ قلیلا **تفسیر بیضاوی** والمعنی وارزق من کفر قاس ابراہیم الرزق
علی الامامۃ فنبہ سبحانہ ان الرزق رحمۃ دنیویۃ تعم المومنین والکافر بخلاف
الامامۃ **تفسیر کبیر ا جلد صفحہ ۷۲۵** الاول انہ لما سال اللہ تعالی ان یجعل الامامۃ فی
ذریتہ قال اللہ تعالی لا ینال عہدی الظالمین فصار ذلک بارسالہ فی المسئلۃ فلما میز
اللہ تعالی المومنین عن الکافرین ثم ان اللہ تعالی اعلمہ بقولہ فامتعہ قلیلا الفرق
بین النبوۃ ورزق الدنیا لان منصب النبوۃ والامامۃ لا یلیق بالفاسقین لانہ
لا بد فی الامامۃ والنبوۃ من قوۃ العزم والصبر علی الضر وبالمحنۃ حتی یودی عن اللہ
امرہ ونہیہ ولا یاخذہ فی الدین لومۃ لائم وسطوۃ جبار **مشکوۃ باب مناقب اہلبیت**
صفحہ ۵۶۱ عن زید بن ارقم قال قال رسول اللہ انی تارک فیکم ما ان تمسکتم
بہ لن تضلوا بعدی احدہما اعظم من الاخر کتاب اللہ حبل ممدود من السماء
الی الارض وعترتی اہل بیتی ولن یتفرقا حتی یردا علی الحوض فانظروا کیف تخلفونی
فیہما رواہ الترمذی **ترجمہ آیت** اور عہد میرا ہے طرف ابراہیم و اسمعیلؑ کے اور جب کہا ابراہیمؑ نے
ای پروردگار میرے بنادے اس شہر کو جائی امن وپناہ اور روزی دے ثمرات سے اوسکے ایمانداروں کو اور کفار کو
متاع قلیل دی بیضاوی کہتے ہیں کہ رزق سے مراد اسجا امامت ہی امام رازی کہتے ہیں کہ وعدہ خدا بنسبت امامت کے
متعلق بمعصوم ہے فاسقین امام نہیں ہو سکتے ہیں اور اہل سنت عصمت حضرت خلفاء ثلاثہ رض کے قابل نہیں اور جناب نبیؐ نے
فرمایا کہ عترت میری اہلبیت ہیں انکے حکم پر رہو اب حسب وعدہ الٰہی و ارشاد نبوی امامت سیوای ذریت رسولؐ کے دوسری کی
نسل میں ہونا بیجا ہے **سورہ بقر** ربنا وابعث فیہم رسولا منہم **بیضاوی ا جلد** ولم یبعث من
ذریتہما غیر محمد صلوۃ اللہ علیہ فہو المجاب بہ دعوتہما کما قال انا دعوۃ ابی
ابراہیم وبشری عیسی ورویا امی **معالم التنزیل بغوی صفحہ ۵۰ مثلہ کنوز الحقایق**
للمناوی اللہم انصر من نصر علیا اللہم اخذل من خذل علیا **جامع الصغیر** علی منی
وانا منہ ولا یودی عنی الا انا او علی وقد اخرجہ المناوی فی کنوز الحقائق **تاریخ ابو الفدا**

اجلد صفحہ ۱۵۸ رُوِیَ اَنَّ النَّبِیَّ بَعَثَ عَلِیًّا کَرَّمَ اللّٰہُ وَجْہَہٗ اِلَی الْیَمَنِ فَسَارَ اِلَیْھَا وَقَرَءَ کِتَابَ
رَسُوْلِ اللّٰہِ صلعم عَلٰی اَھْلِ الْیَمَنِ فَاَسْلَمَتْ ھَمْدَانُ کُلُّھَا فِیْ یَوْمٍ وَاحِدٍ وَکَتَبَ بِذٰلِکَ اِلَی النَّبِیِّ
فَسَجَدَ شُکْرًا لِلّٰہِ ثُمَّ اَمَرَ عَلِیًّا بِاَخْذِ صَدَقَاتِ نَجْرَانَ وَجِزْیَتِہِمْ فَفَعَلَ وَعَادَ فَلَقِیَ رَسُوْلَ اللّٰہِ
بِمَکَّۃَ فِیْ حَجَّۃِ الْوَدَاعِ **ترجمہ آیت** خدایا مبعوث کر زمین مکہ مین سے اپنا رسول بیضاوی کہتے ہین کہ کوئی نہ
مبعوث ہوا ذریت ابراہیم و اسمعیل سے بجز محمد مصطفیٰ کے اور خود فرماتے ہین کہ جد ابراہیم کے ہماری واسطے تہی اور لفظ
رسول حقیقۃً بشان نبی و مجازاً بشان نائب و خلیفہ استعمال ہوا ہے جیسا کہ شان حواریین حضرت عیسیٰ کے سورہ یٰسین مین اِذْ
اَرْسَلْنَا اِلَیْہِمُ اثْنَیْنِ قَالَ الْبَیْضَاوِیُّ وَھُمْ رُسُلُ عِیْسٰی اور فرمایا حضرت امیر کو تبلیغ سورہ برات مین اَنَا رَسُوْلُ
رَسُوْلِ اللّٰہِ صلعم اِلَیْکُمْ موضوع لہٗ خاص ہے و مرجع اسکا ضمناً تحت مین نبوت کے مشعر بسوی امامت کبریٰ ہو
وَوَھَبْنَا لَہٗ اِسْحَاقَ وَیَعْقُوْبَ کُلًّا ھَدَیْنَا وَنُوْحًا ھَدَیْنَا مِنْ قَبْلُ وَمِنْ ذُرِّیَّتِہٖ دَاؤُدَ وَ
سُلَیْمَانَ وَاَیُّوْبَ وَیُوْسُفَ وَمُوْسٰی وَھَارُوْنَ وَکَذٰلِکَ نَجْزِی الْمُحْسِنِیْنَ وَزَکَرِیَّا وَ
یَحْیٰی وَعِیْسٰی وَاِلْیَاسَ کُلٌّ مِّنَ الصَّالِحِیْنَ وَاِسْمٰعِیْلَ وَالْیَسَعَ وَیُوْنُسَ وَلُوْطًا وَکُلًّا فَضَّلْنَا
عَلَی الْعَالَمِیْنَ وَمِنْ اٰبَائِہِمْ وَذُرِّیَّاتِہِمْ وَاِخْوَانِہِمْ وَاجْتَبَیْنَاھُمْ وَھَدَیْنَاھُمْ اِلٰی صِرَاطٍ
مُّسْتَقِیْمٍ **مشکوۃ باب مناقب اہلبیت صفحہ ۵۶۱** عَنْ زَیْدِ بْنِ اَرْقَمَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ
اِنِّیْ تَارِکٌ فِیْکُمْ مَا اِنْ تَمَسَّکْتُمْ بِہٖ لَنْ تَضِلُّوْا بَعْدِیْ اَحَدُھُمَا اَعْظَمُ مِنَ الْاٰخَرِ
کِتَابُ اللّٰہِ حَبْلٌ مَّمْدُوْدٌ مِّنَ السَّمَآءِ اِلَی الْاَرْضِ وَعِتْرَتِیْ اَھْلُ بَیْتِیْ وَلَنْ یَّتَفَرَّقَا حَتّٰی یَرِدَا
عَلَیَّ الْحَوْضَ فَانْظُرُوْا کَیْفَ تَخْلُفُوْنِیْ فِیْہِمَا رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ اور بخشا ہمنے ابراہیم کو اسحاق و یعقوب
سبکو ہدایت کی ہمنے اور نوح کو ہدایت کی ہمنے اور اونکی ذریت داود و سلیمان و ایوب و یوسف و موسیٰ و ہارون کو
ور ایسا ہی مزدوری دیتا ہون مین نیک کارونکو اور زکریا و یحیی و عیسیٰ و الیاس کو اور سب صالحین ہین اور اسمعیل
و الیسع و یونس و لوط اور سبکو فضیلت دی ہمنے دوسری عالم پر اور پدروں سے اون کے اور فرزندون سے اون کے
ور برادران سے انکے برگزیدہ کیا اور ہدایت کیا بسوی صراط مستقیم کے یہہ آیت اس امر پر دلیل ہے کہ انبیاء بنی اسرائیل
سب ذریت ابراہیم سے ہتے اور غیر ذریت ابراہیم مین نبوت درست نہین ہے پس اہل بیت منجانب رسول اللہ
و ذریت ابراہیم مین ہین پس یہہ جنسے وعدہ الٰہی ہو محروم رہین اور جنسے وعدہ الٰہی ہو وہ امام امت ہون خلافت
امامت کرتے اور فرمایا رسول نے کہ بعد میرے تم تابع اہلبیت رہو تب نجات پاؤگے اور اگر برگردان ہوگے

ہونگے گمراہ ہوجاوینگے سورہ ابراہیم رَبَّنَا اِنِّی اَسْکَنْتُ مِنْ ذُرِّیَّتِی بِوَادٍ غَیْرِ ذِی زَرْعٍ عِنْدَ
بَیْتِکَ الْمُحَرَّمِ رَبَّنَا لِیُقِیْمُوا الصَّلٰوۃَ فَاجْعَلْ اَفْئِدَۃً مِّنَ النَّاسِ تَھْوِیْ اِلَیْھِمْ وَارْزُقْھُمْ
مِنَ الثَّمَرَاتِ لَعَلَّھُمْ یَشْکُرُوْنَ **بیضاوی** وَارْزُقْہُ مِنَ الثَّمَرَاتِ قَاسَ اِبْرَاہِیْمُ
الرِّزْقَ عَلَی الْاِمَامَۃِ فِیْہِ سُبْحَانَہٗ اَنَّ الرِّزْقَ رَحْمَۃٌ دُنْیَوِیَّۃٌ تَعُمُّ الْمُؤْمِنَ وَالْکَافِرَ بِخِلَافِ
الْاِمَامَۃِ **جامع الصغیر سیوطی حرف العین مع اللام** عَلِیٌّ بَابُ حِطَّۃٍ **سورہ بقر** حِطَّۃٌ نَّغْفِرْ
لَکُمْ مَنْ دَخَلَ مِنْہُ کَانَ مُؤْمِنًا وَمَنْ خَرَجَ مِنْہُ کَانَ کَافِرًا **کنوز الحقایق للمناوی**
یَا عَلِیُّ اَنْتَ بِمَنْزِلَۃِ الْکَعْبَۃِ دعا مانگا خدا سے حضرت ابراہیم نے کہ خدایا میری ذریت اسمعیل نے تیرے
خانہ معظم پاس سکونت اختیار کی صحرائی غیر ذرع مین آسے خدا اولاد اسمعیل سے ایسی ذریت طاہرہ عطا کر کہ قایم رکہین نماز کو
اور بنا اونکی دلونکو ایسا کہ لوگ اونکی محبت مین سرگرم رہین اور اوس ذریت اسمعیل کو عطا کر نبوت و امامت و خلافت
آیت مذکورہ مین چند اشارات خفیہ ہین اول یہہ کہ رسول اللہ صلعم و علی نفس واحد ہین اور یہان صیغہ جمع لِیُقِیْمُوا و تَھْوِیْ اِلَیْھِمْ
اور وَارْزُقْھُمْ ہے اور ذریت اسم جنس ہے قلیل و کثیر پر دلالت کرتا ہے پس دعای ابراہیم واسطے نفوس زاکیہ
کے ہے اور ثمرات سے اشارہ نبوت و امامت پر ہے اسلیے کہ خدا ہر معبود کو رزق دیتا ہے یہہ حضرت ابراہیم کو معلوم تہا ورنہ
جہل نبی پر لازم آویگا اور جو امر ضروری ہے اوسکی استدعا کرنا فعل عبث و تحصیل حاصل پر محمول ہوگا اور بیضاوی بہی
کہتے ہین کہ رزق سے مراد امامت ہے اور آنحضرت صلعم فرماتے ہین کہ علی مثل باب حطہ کے ہین جو شخص اوسمین در آیا مومن
ہوا اور جو خارج ہوا اوس سے وہ کافر ہوا اور پہر فرمایا کہ ای علی تم اس امت مین بمنزلہ کعبہ کے ہو **سورہ مائدہ وحدید**
وَقَفَّیْنَا عَلٰۤی اٰثَارِھِمْ بِعِیْسَی ابْنِ مَرْیَمَ **بیضاوی ۲ جلد صفحہ ۱۵۳** اَیْ اَرْسَلْنَا رَسُوْلًا بَعْدَ
رَسُوْلٍ حَتّٰی انْتَھٰی اِلٰی عِیْسٰی فَاِنَّ الرُّسُلَ الْمُقَفّٰی بِھِمْ مِنَ الذُّرِّیَّۃِ **ترجمہ** اور عیسی بن مریم کو
خلیفہ کر کے بہیجا اوپر علامات اون کے اگلون کی بیضاوی و بغوی و نیشاپوری و امام رازی کہتے ہین کہ خلفا بنی اسرائیل
ذریت انبیا سے تہی یکے بعد دیگرے تا حضرت عیسے ع **سورہ بقر** وَقَفَّیْنَا مِنْ بَعْدِہٖ بِالرُّسُلِ **ترجمہ** اور خلیفہ کیا پیچہے
ایک نبی کو دوسرے نبی کا **تفسیر کبیر ا جلد صفحہ ۴۱۳** رُوِیَ بَعْدَ مُوْسٰی اِلٰی اَیَّامِ عِیْسٰی کَانَتِ
الرُّسُلُ تَتَوَاتَرُ وَیَظْھَرُ بَعْضُھُمْ فِیْ اَثَرِ بَعْضٍ وَالشَّرِیْعَۃُ وَاحِدَۃٌ اِلٰی اَیَّامِ عِیْسٰی **تاریخ الخلفاء**
صفحہ ۱۷۲ وَاَخْرَجَ الْبَزَّارُ وَاَبُوْ یَعْلٰی وَالْحَاکِمُ عَنْ عَلِیٍّ قَالَ دَعَانِیْ رَسُوْلُ اللّٰہِ صلعم فَقَالَ
اِنَّ فِیْکَ مَثَلًا مِنْ عِیْسٰی اَبْغَضَتْہُ الْیَھُوْدُ حَتّٰی بَھَتُوْا اُمَّہٗ وَاَحَبَّتْہُ النَّصَارٰی حَتّٰی اَنْزَلُوْہُ

بالمنزل الذی لیس به الا و انه یهلک فی اثنان محبّ مفرط یفرطنی بما لیس فیّ و مبغض یحمله شنآنی علی ان یبهتنی **تفسیر نیشاپوری ۲ جلد و تفسیر کبیر ۴ جلد صفحہ ۶۱۰** و روی عن ابی ذر رضی الله عنه ان النبی صلعم قال اللّهم ان اخی موسیٰ سألک فقال رب اشرح لی صدری الی قوله واشرکه فی امری فانزلت قرآنا ناطقا سنشد عضدک باخیک و نجعل لکما سلطانا اللّهم و انا محمد نبیک و صفیک فاشرح لی صدری و یسّر لی امری واجعل لی وزیرا من اهلی علیا اشدد به ازری **شرح مواقف صفحہ ۶۱۶** قوله علیه السلام من اراد ان ینظر الی آدم فی علمه والی نوح فی تقواه والی ابراهیم فی حلمه والی موسیٰ فی هیبته والی عیسیٰ فی عبادته فلینظر الی علی ابن ابیطالب **مشکوٰۃ باب مناقب اہلبیت صفحہ ۵۶۱** عن زید بن ارقم قال قال رسول الله انی تارک الخ **سورہ نور ۱۸ پارہ** من شجرة مبارکة زیتونة لا شرقیة ولا غربیة یکاد زیتها یضیٔ ولو لم تمسسه نار نور علی نور یهدی الله لنوره من یشاء و یضرب الله الامثال **تاریخ الخلفا صفحہ ۱۷۰** قال رسول الله صلعم الناس من شجرة شتی و انا و علی من شجرة واحدة **کنوز الحقایق للمناوی** انا و علی من شجرة واحدة والناس من اشجار شتی **شفا قاضی عیاض** وضرب المثل بالشجرة المبارکة قوله تعالیٰ یکاد زیتها یضیٔ ای یکاد نبوة محمد صلعم تبین للناس قبل کلامه کهذا الزیت **مجمع البیان صفحہ ۱۵۸** عن الضحاک و روی عن الرضا انه قال نحن المشکوٰة فیها المصباح محمد یهدی الله لولایتنا من احب **ترجمہ آیت** ایک درخت مبارک شل زیتون کے روغن دار کہ اوسکی ابتدا و انتہا کسیکو معلوم نہین ہے اور روغن اوسکا روشنی دیتا ہے اور نہین مس کرتا ہے اوسکو نار اور وہ نور ہے بالای نور ہدایت کرتا ہے خدا بندونکو اپنی نور سے جسکو چاہتا ہے اور اوسطرحکی ایک مثال دیتا ہے لوگونکے سمجھنے کے لئے اور فرمایا رسولخدا صلعم نے کہ آدمی اشجار مختلفہ سے ہین لیکن مین و علیؑ شجر واحد سے ہون یعنی ایک نور سے قاضی عیاض کہتے ہین روغن شجر سے مراد نبوت محمد مصطفیٰؐ ہے اور ضحاک امام رضاؑ سے روایت کرتے ہین کہ نور ہدایت ولایت محمد اہلبیت سے مراد ہے انی تارک فیکم ما ان تمسکتم به لن تضلوا بعدی احدهما اعظم من الآخر کتاب الله حبل ممدود من السماء الی الارض و عترتی اهل بیتی و لن یتفرقا حتی یردا علی الحوض فانظروا کیف تخلفونی فیهما رواه الترمذی سورہ انبیاء

ونَا لَهُ اسحاق ویعقوب نافلة وکلاً جعلنا هم ائمة یهدون بامرنا واوحینا الیهم
فعل الخیرات واقام الصلوة وایتاء الزکوة وکانوا لنا عابدین تفسیر کبیر جلد ۶ صفحہ
۱۶۸ النعمة الثالثة قوله تعالی وجعلناهم ائمة یهدون بامرنا وفیه قولان احدهما
ای جعلناهم ائمة یدعون الناس الی دین الله تعالی والخیرات بامرنا واذننا والثانی
قول ابی مسلم ان هذه الامامة هی النبوة والاول اولی لئلا یلزم التکرار
واحتج اصحابنا بهذه الایة علی امرین (احدهما) علی خلق الافعال بقوله وجعلناهم
ائمة وتقریره ما مضی والثانی علی ان الدعوة الی الحق والمنع عن الباطل النعمة الرابعة
قوله تعالی واوحینا الیهم فعل الخیرات واعلم انه سبحانه وصفهم اولاً بالصلاح
لانه اول مراتب السائرین الی الله تعالی ثم ترقی فوصفهم بالامامة ثم ترقی فوصفهم
بالنبوة والوحی واذا کان الصلاح الذی هو العصمة اول مراتب النبوة دل ذلک
علی ان الانبیاء معصومون اور بخشا ہمنے اسحق ویعقوب کو نفل اور بنایا ہمنے صالحین اور بنایا ہمنے اونکو
ائمہ ہدایت کنندہ ہمارے حکم سے اور وحی کی ہمنے طرف اون کے فعل خیر کی اور قایم رکہنی نماز و دینی زکوۃ کی اور وہ
ہی عبادت کنندہ روی البغوی فی صحاحه والبیهقی فی فضائل الصحابة باسناده الی
رسول الله صلعم من اراد ان ینظر الی ادم فی علمه والی نوح فی تقوه والی ابراهیم فی علمه
والی موسی فی هیبته والی عیسی فی عبادته فلینظر الی علی بن ابیطالب رض وقد اخرجه
شارح المواقف وشارح التجرید روی مسلم عن جابر بن سمرة قال قال رسول الله الائمة
اثنا عشر وکلهم من قریش خدا نے کہا کہ ہمنے ائمہ بنایا اور میرے حکم سے ہدایت کرتے تھے معلوم ہوا کہ
امام از جانب خدا مقرر ہوتا ہے نہ از جانب خلق اور انبیاء تابع وحی کے ہیں اجتہاد نہیں کرتے تہے اور صالحین سے معلوم ہوا
کہ معصوم تہے اور فرمایا رسولخدا نے کہ امام قریش سے دوازدہ ہونگے ومن لم یجعلنا هم ائمة لا یهدون
بامرهم کقولنا کل انسان کاتب فعکسه بعض الانسان لیس بکاتب فرمایا
رسولخدا نے کہ جو دیکہے آدم کو علم میں اور نوح کو تقوی میں اور ابراہیم کو علم میں اور موسی کو ہیبت میں اور عیسی کو عبادت
میں پس چاہیے کہ دیکہے طرف علی بن ابیطالب علیہ السلام کے تفسیر اتقان سیوطی صفحہ ۱۰۱ متشوہۃ متعلق
بالعموم والخصوص الاول اذا سبق العام للمدح او الذم فهل هو باق علی عمومه فیه

مذاہب احد ما نعمم اذ لا صارف عنہ ولا تنافی بین العموم وبین المدح او الذم والثانی
لا لانہ لم یسبق للتعمیم بل للمدح او للذم والثالث وھو الاصح التفصیل فیعمم ان لم
یعارضہ عام آخر لم یسبق لذلک ولا یعمم ان عارضہ ذلک جمعاً بینھما لقولہ

آیہ

ان الابرار لفی نعیم وان الفجار لفی جحیم **سورہ فاطر** انما یخشی اللہ من عبادہ العلماء ان
الذین یتلون کتاب اللہ واقاموا الصلوٰۃ وانفقوا مما رزقناھم سراً وعلانیۃ یرجون
تجارۃ لن تبور **ترجمہ** خبر اینست کہ ڈرتا ہے خدا اپنے بندوں سے علمار کو وہ ایسے علمار کہ تلاوت کرتے ہین

آیہ

قرآن کو اور قایم رکھتے ہین نماز کو اور نفقہ دیتے مخفی و علانیہ راہ خدا مین **سورہ بقر ۳ پارہ** الذین ینفقون
اموالھم باللیل والنھار سراً وعلانیۃ یہہ آیہ باجماع مفسرین بحق حضرت امیرؑ کے نازل ہوئی ہے
جامع الصغیر علیؑ مع القرآن والقرآن مع علیؑ متواترات سے ہے **مشکوٰۃ** انا مدینۃ العلم وعلیؑ
بابھا متواترات سے ہے الاول لفظ انما للحصر والثانی الخشیۃ والثالث الاضافۃ بین
العباد والضمیر والرابع الالف واللام علی العلماء الخامس الذین السادس اقاموا الصلوٰۃ
السابع انفقوا مما رزقناھم سراً وعلانیۃ وھما عملان البدنیۃ والمالیۃ الثامن
قال بعد ھذہ الآیۃ ثم اورثنا الکتاب الذین اصطفینا من عبادنا فمنھم ظالم
لنفسہ ومنھم مقتصد ومنھم سابق بالخیرات التاسع الرزق ھو النبوۃ والامامۃ
کما قال البیضاوی فی تفسیرہ وارزقہ من الثمرات اقول یہہ پیشین گوئی ہے کہ امت محمدیؐ سے
ایسے بزرگوار ہون گے اور مغیبات معجزہ قرآن کا ہے اور یتلون واقاموا قرآن مین لبشان انبیار وائمہ اطہار کے
مستعمل ہے نہ کہ حق مین عام علمار کے اور شرط ہے نفقہ سری و علانیہ کہ خدا نے آیہ بقر مین اسی لفظون سے لبشان
حضرت امیرؑ آیت نازل کیا ہے اور علمار معرّف باللام ہے بنا بر نکرہ سے معرفہ ہونا چاہیے اور رزق بقول بیضاوی

ایک

اشارہ امامت پر ہے اور بعد اس آیت کے آیہ ثم اورثنا الکتاب الذین اصطفینا الخ کہ واضح الدلالت
نبوت پر ہے پس ماقبل ومابعد آیہ مین معنی و مفہوم واحد ہونا چاہیے پس امامت کہ ثانی مرتبہ نبوت ہے بطریق اولی مراد ہونا چاہیے

ایک

سورہ مریم ان الذین آمنوا وعملوا الصالحات سیجعل لھم الرحمٰن وداً **تفسیر کشاف ۲ جلد**
صفحہ ۳۴۸ روی ان النبیؐ قال لعلیؑ یا علیؑ قل اللھم اجعل لی عندک عھداً واجعل
لی فی صدور المؤمنین مودۃ فانزل اللہ ھذہ الآیۃ **اسعاف الراغبین صفحہ ۱۰۹** واخرج

الثعلبی عن محمد بن الحنفیہ فی قولہ عز وجل ان الذین آمنوا وعملوا الصالحات سیجعل لہم الرحمن
ودا قال لا یبقی مومن الا وفی قلبہ ود لعلی واہلبیتہ وذکر النقاشی فی تفسیرہ
انہا نزلت فی علیؓ تاریخ الخلفا صفحہ ۱۷۰ واخرج الطبرانی وابن ابی حاتم عن ابن عباس
قال ما انزل اللہ یا ایہا الذین آمنوا الا وعلیؑ امیرہا وشریفہا بیضاوی وروی انہ لما
نزلت قیل یا رسول اللہ من قرابتک من ہولاء الذین وجبت مودتہم علینا قال علی
وفاطمۃ وابناہما ترجمہ آیت جو لوگ کہ ایماندار ہین اور عمل صالح رکھتے ہین قریب ہے کہ بناویگا واسطے
اون کے دوستی ومحبت بروایت صحیح مروی ہے کہ ودا سے محبت علیؑ واہلبیت مراد ہے اور آیہ مودۃ فی القربی
آیہ مشہورہ وجوب محبت اہلبیت مین سے ہے پس ہر دو آیت مین توافق ہین اسجگہ ہوا سورہ نحل ۱۴ پارہ فاسئلوا
اہل الذکر ان کنتم لا تعلمون سورہ فرقان ولکن متعتہم وآباءہم حتی
نسوا الذکر سورہ قمر ولقد یسرنا القرآن للذکر فہل من مدکر سورہ زخرف وانہ
لذکر لک ولقومک وسوف تسئلون فجعلناہم سلفا ومثلا للآخرین سورہ طلاق
قد انزل اللہ الیکم ذکرا رسولا یتلوا علیکم آیات اللہ وروی الحافظ محمد بن
موسی الشیرازی واستخرجہ من تفاسیر الاثنی عشر عن ابن عباس قال ہو محمد
وعلیؑ وفاطمۃ والحسن والحسین ورواہ سفیان الثوری عن السدی عن الحارث
الذکر ہو الرسول واہل اہل الال بدلیل تصغیرہ اہیل فثبت معناہ فاسئلوا آل
الرسولؐ ترجمہ سوال کرو تم لوگ اہل ذکر سے اگر تم لوگ نہین جانتے ہو ذکر سے قرآمین مراد رسول اللہؐ ہین اور
اہل وآل بمعنی واحد ہے پس تقدیر عبارت کی یہہ ہوگی کہ فاسئلوا آل النبیؐ اور ذکر سے مراد بعض مفسرین نے قرآن
کہا ہے تب باین تقدیر ہوگا فاسئلوا اہل الکتاب یعنی جو عالم قرآن ہین اور افضل صحابہ علم قرآن مین بدلیل
علیؑ مع القرآن والقرآن مع علیؑ وعلیؑ اقضانا وانا مدینۃ العلم وعلیؑ بابہا ہے اور روایتمین
وارد ہوا ہے کہ مراد ذکر سے خمسہ آل عبا ہین سورہ فاطر ثم اورثنا الکتاب الذین اصطفینا من
عبادنا فمنہم ظالم لنفسہ ومنہم مقتصد ومنہم سابق بالخیرات باذن اللہ روی
الحافظ ابن مردویہ نزلت فی علیؓ وتفسیر کبیر ۷ جلد صفحہ ۴۸۶ اتفق اکثر المفسرین
علی ان المراد من الکتاب القرآن وعلی ہذا فالذین اصطفینا ہم الذین اخذوا

بِالْكِتَابِ وَهُمُ الْمُؤْمِنُونَ اِنَّ لَفْظَ الْمُصْطَفٰى عَلَى الْاَنْبِيَاءِ اِطْلَاقُهٗ كَثِيْرٌ وَّلَا كَذٰلِكَ
عَلٰى غَيْرِهِمْ وَلِاَنَّ قَوْلَهٗ مِنْ عِبَادِنَا دَلَّ عَلٰى اِنَّ الْعِبَادَ اَكَابِرُ مُكْرَمُوْنَ الْاِضَافَةُ
اِلَيْهِ ثُمَّ اِنَّ الْمُصْطَفِيْنَ مِنْهُمْ وَلَا يَلِيْقُ بِمَنْ يَكُوْنُ اَشْرَفَ مِنَ الشَّمْسِ فَاِءِ اَنْ يَكُوْنَ ظَالِمًا
وَالسَّابِقُ الْمَعْصُوْمُ وَالْمُقْتَصِدُ اَصْحَابُ الْمَيْمَنَةِ وَالسَّابِقُ السَّابِقُوْنَ السَّابِقُوْنَ **تاریخ الخلفاء**
صفحہ ۱۷۲ وَاَخْرَجَ الطِّبْرَانِيُّ فِي الْاَوْسَطِ وَالصَّغِيْرِ عَنْ اُمِّ سَلَمَةَ رض قَالَتْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صلعم
يَقُوْلُ عَلِيٌّ مَعَ الْقُرْاٰنِ وَالْقُرْاٰنُ مَعَ عَلِيٍّ رض لَا يَفْتَرِقَانِ حَتّٰى يَرِدَا عَلَى الْحَوْضِ **ترجمہ** وارث کیا ہمنے کتاب کا
اون لوگون کو جنکو برگزیدہ کیا ہمنے اپنے بندون سے اور اون مین ظالم لنفسہ اور اونمین سے قصد کنندہ اور اونمین سے
سبقت کنندہ نیکیون مین اذن سے خدا کے امام رازی کہتے ہین کہ کتاب سے قرآن مراد ہے اور اصطفے شان نبوت
مین استعمال ہوتا ہے اور سابقین معصوم ہین اور قصد کنندہ اصحاب جنت ہین اور سابق الاسلام فرمایا جناب رسولخدا صلعم
نے کہ علی رض ساتھ قرآن کے ہین اور قرآن ساتھ علی رض کے ہے اور فرمایا اَنَا مَدِيْنَةُ الْعِلْمِ وَعَلِيٌّ بَابُهَا
پس حضرت امیر ع بقول صحابہ عَلِيٌّ اَقْضَانَا تھے اور اور خود فرمایا اَعْلَمُ بِمَنْ نَزَلَتْ وَفِيْمَ نَزَلَتْ اور ابن
مردویہ روایت کرتے ہین کہ آیہ مذکور بشان حضرت امیر ع کے نازل ہوئی ہے **سورہ بقر ۲ پارہ ۵** وَمِنَ النَّاسِ
مَنْ يَّشْرِيْ نَفْسَهُ ابْتِغَاءَ مَرْضَاتِ اللّٰهِ **تفسیر نیشاپوری ۱ جلد صفحہ ۲۰۲** وَقِيْلَ نَزَلَتْ فِيْ
عَلِيٍّ بَاتَ فِرَاشَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صلعم لَيْلَةَ خُرُوْجِهٖ اِلَى الْغَارِ وَيُرْوٰى اَنَّهٗ لَمَّا نَامَ عَلٰى فِرَاشِهٖ
قَامَ جِبْرَئِيْلُ عِنْدَ رَاْسِهٖ وَمِيْكَائِيْلُ عِنْدَ رِجْلَيْهِ وَجِبْرَئِيْلُ يُنَادِيْ بَخٍ بَخٍ مَنْ مِثْلُكَ
يَا ابْنَ اَبِيْ طَالِبٍ رض يُبَاهِي اللّٰهُ بِكَ الْمَلَائِكَةَ **ازالۃ الخفا صفحہ ۲۵۳** قَالَ ابْنُ اِسْحَاقَ
فِيْ قِصَّةِ الْهِجْرَةِ وَمُشَاوَرَةِ كُفَّارِ قُرَيْشٍ فِيْ اَمْرِ النَّبِيِّ فَاَتٰى جِبْرَئِيْلُ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ
فَقَالَ لَهٗ لَا تَبِيْتُ هٰذِهِ اللَّيْلَةَ عَلٰى فِرَاشِكَ فَلَمَّا كَانَتِ الْعَتَمَةُ مِنَ اللَّيْلِ اجْتَمَعُوْا يَرْصُدُوْنَهٗ
مَتٰى يَنَامُ فَيَثِبُوْنَ عَلَيْهِ فَلَمَّا رَاٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ قَالَ لِعَلِيِّ بْنِ اَبِيْ طَالِبٍ نَمْ عَلٰى فِرَاشِيْ وَ
تَسَجَّ بِبُرْدِيْ هٰذَا الْحَضْرَمِيِّ الْاَخْضَرِ فَنَمْ فِيْهِ فَاِنَّهٗ لَنْ يَخْلُصَ اِلَيْكَ شَيْءٌ تَكْرَهُهٗ
مِنْهُمْ وَكَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ قَبْلَ يَنَامُ فِيْ بُرْدِهٖ ذٰلِكَ اِذَا نَامَ قَالَ وَخَرَجَ عَلَيْهِمْ رَسُوْلُ
اللّٰهِ صلعم فَاَخَذَ حَفْنَةً مِنْ تُرَابٍ فِيْ يَدِهٖ فَجَعَلَ يَنْثُرُ التُّرَابَ عَلٰى رُءُوْسِهِمْ وَهُوَ يَقْرَءُ يٰسٓ
وَالْقُرْاٰنِ الْحَكِيْمِ اِنَّكَ لَمِنَ الْمُرْسَلِيْنَ عَلٰى صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ اِلٰى قَوْلِهٖ فَاَغْشَيْنَاهُمْ فَهُمْ

لا يبصرون حتى فرغ رسول الله ص من هؤلاء الآيات ولم يبق منهم رجل الا وقد وضع
على راسه ترابا ثم انصرف الى حيث اراد ان يذهب فاتاهم آت ممن لم يكن معهم
فقال ما تنتظرون ههنا قالوا محمدا قال خيبكم الله والله خرج عليكم محمد ما ترك
منكم رجلا الا وقد وضع على راسه ترابا وانطلق لحاجته اما ترون ما بكم قال
فوضع كل واحد منهم يده على راسه فاذا عليه تراب ثم جعلوا يطلعون فيرون
عليا على الفراش متسجيا ببرد رسول الله ص فيقولون والله ان هذا لمحمد ص نائما عليه
برده فلم يرحوا كذلك حتى اصبحوا فقام على عن الفراش فقالوا لقد كان صدقنا
الذي حدثنا ثم قال محمد بن اسحاق فى قصة مقدم النبى المدينة واقام على بمكة
ثلث ليال وايامها حتى ادى عن رسول الله الودائع التى كانت عنده للناس حتى
اذا فرغ منها لحق برسول الله ص فنزل على كلثوم بن هدم **سيرة المحمدية صفحه ٢**
واخرج الحاكم وصححه عن ابن عباس قال شرى على نفسه ولبس ثوب النبى ثم نام
مكانه وكان المشركون يرمون رسول الله وكانت قريش تريد ان يقتل النبى
فجعلوا يرمون عليا ويرونه النبى ص وجعل على يتضور فاذا هو على فقالوا انك
للئيم انك لتتضور وكان صاحبك لا يتضور ولقد استنكرناه منك واخرج الحاكم
عن على بن الحسين قال اول من شرى نفسه ابتغاء رضوان الله على رض **مناقب سيد**
على كرم الله وجهه صفحه ٣٦ واحياء العلوم غزالى وروى الثعلبى عن ابن عباس مثله **تفسير**
رازى ٢ جلد صفحه ٢٨٣ والرواية الثالثة نزلت فى على بن ابيطالب بات على فراش رسول
الله ص ليلة خروجه الى الغار ويروى انه لما نام على فراشه قام جبرئيل عند راسه
وميكائيل عند رجليه وجبرئيل ينادى بخ بخ من مثلك ابن ابيطالب يباهى
بك الملئكة ونزلت الاية **تاريخ خميس ١ جلد صفحه ٣٢٥** قال الغزالى فى الاحياء
ليلة بات على بن ابيطالب رض على فراش رسول الله ص اوحى الله تعالى الى جبرئيل وميكائيل
انى آخيت بينكما وجعلت عمر احدكما اطول من عمر الآخر فايكما يؤثر صاحبه
بالحياة فاختار كلاهما الحياة واحباها فاوحى الله اليهما افلا كنتما مثل على

ابیطالبؑ اخیت بینہ وبین محمد فبات علی علی فراشہ یفدیہ بنفسہ ویوثرہ بالحیاۃ اھبطا الی الارض فاحفظاہ من عدوہ فکان جبرئیل عند راسہ ومیکائیل عند رجلیہ ینادی بخ بخ من مثلک یا ابن ابیطالبؑ یباھی اللہ بک الملائکۃ فانزل اللہ تعالی ومن الناس من یشری نفسہ ابتغاء مرضات اللہ واللہ رؤف بالعباد

ترجمہ آیت آدمیون سے وہ شخص کہ خرید کرتا ہے نفس کو اپنے واسطے خوشنودی رب اپنے باتفاق مفسرین بطرق متواترہ مروی ہے کہ جناب رسولؐ غار مین تشریف لے گئے فرمایا حضرت امیرؑ کو کہ تم میرے فرش پر سو رہو اور جب آپ فرش رسولؐ پر سوئے بحکم خدا سرہانے حضرت جبرئیل و پینتانے حضرت میکائیل آکر واسطے حفاظت کے کھڑے ہوئے و کہتے تھے کہ خوشا حال کون ہے مثل تمہارے ای فرزند ابیطالبؑ کہ مباہات کرتا ہے خدا تمہاری نسبت ساتھ ملائکہ کے سورہ **بقر پارہ اول** فتلقی آدم من ربہ کلمات روی ابن المغازلی الشافعی عن ابن عباس قال سئل رسول اللہ عن الکلمات التی تلقاھا آدم من ربہ فتاب علیہ قال سئلہ بحق محمدؐ وعلیؑ وفاطمۃ والحسن والحسین الا تبت علی فتاب علیہ والزمخشری فی الکشاف وایضا اخرجہ الثعلبی **ترجمہ** اور سکھایا آدم کو رب نے اوسکے چند کلمات ابن عباس کہتے ہین کہ کلمات سے مقصود اسمار خمسہ آل عبا ہے **سورہ والصافات** وقفوھم انھم مسئولون روی ابن حجر فی الصواعق عن الدیلمی و اخرج الدیلمی فی فردوس الاخبار عن ابی سعید الخدری ان النبیؐ قال انھم مسئولون ولایۃ علی بن ابیطالبؑ ورواہ ایضا الامام احمد وابن جریر الطبری والبیھقی والطبرانی فی الکبیر فی حدیث الغدیر توقف کیا اون لوگون نے ہر آینہ وہ لوگ سوال کئے جاوینگے بروز قیامت بروایت صحیحہ متواترہ مروی ہے کہ مراد اسجا ولایت علی بن ابیطالب ہے **سورہ واقعہ ۲۶ پارہ** والسابقون السابقون اولئک المقربون **شرح تجرید قوشجی صفحہ ۳۸۹** یدل علی ذلک ما روی ان النبیؐ قال بعثت یوم الاثنین واسلم علی یوم الثلثا ولا قرب من ھذہ المدۃ وقولہؐ اولکم اسلاما علی بن ابیطالبؑ وما روی عن علیؑ انہ کان یقول انا اول من صلی واول من امن باللہ ورسولہ ولا یسبقنی الی الصلوۃ الا نبی اللہؐ کان قولہ مشہورا بین الصحابۃ

ولم ینکر علیه منکر فدل علی صدقه واذا ثبت انه اقدم ایمانا من
الصحابة کان افضل منهم بقوله تعالی والسابقون السابقون اولئک المقربون
وروی انه قال علی علی المنبر بمشهد من الصحابة انا الصدیق الاکبر امنت
قبل ایمان ابی بکر واسلمت قبل ان اسلم ولم ینکر علیه منکر فیکون
افضل من ابی بکر رض تفسیر معالم التنزیل لبغوی صفحه ۲۷۲ وقال علی بن ابیطالب
الی الصلوات الخمس بیضاوی ۲ جلد صفحه ۲۸۳ والذین سبقوا الی الایمان والطا
بعد ظهور الحق ترجمہ جو لوگ کہ سابق الاسلام ہیں وہ لوگ مقرب بارگاہ احدیت ہیں بروایت
کثیرہ صحیحہ ثابت ہے کہ سابق الاسلام حضرت امیر ہیں سورہ توبہ اجعلتم سقایة الحاج و
عمارة المسجد الحرام تفسیر معالم التنزیل بغوی صفحه ۳۹۶ وقال الحسن و
الشعبی و محمد بن الکعب القرطبی نزلت فی علی بن ابیطالب و العباس
عبد المطلب وطلحة بن شیبة افتخروا فقال طلحة انا صاحب البیت بیده
مفتاحه وقال العباس انا صاحب السقایة والقائم علیها وقال علی ما
ادری ما تقولون لقد صلیت الی القبلة ستة اشهر قبل الناس وانا صاحب
الجهاد فانزل الله هذه الایة اجعلتم سقایة الحاج تفسیر نیشاپوری
۲ جلد صفحه ۲۳۳ ویروی عن الحسن والشعبی ان طلحة قال انا صاحب
البیت بیدی مفتاحه ولو اشاء بت فیه وقال العباس وذلک بعد اسلامه
انا صاحب السقایة والقائم علیها وقال علی رض ما ادری ما یقولان لقد
صلیت ستة اشهر قبل الناس وانا صاحب الجهاد فنزلت وعن ابن سیرین
قال علی للعباس بعد ان کان اسلم الا تهاجر الا تلحق بالنبی فقال السـ
فی افضل من الهجرة الست اسقی حاج بیت الله واعمر المسجد الحرام فنزلت هـ
الایة تفسیر کبیر رازی ۴ جلد صفحه ۴۰۶ وقیل ان علیا علیه السلام قال للعبا
بعد اسلامه یا عمی الا تهاجرون الا تلحقون برسول الله ص فقال الست فی
افضل من الهجرة اسقی حاج بیت الله واعمر المسجد الحرام فلما نزلت هذه الای

قَالَ اَرَاَنِیْ اِلّا تَارِکُ سِقَایَتِنَا ایا کیا تمنے عہدہ داریانی پلانا حاجیون کو اور حفاظت بیت اللہ کی باتفاق
مفسرین شان مین جناب امیرؑ کے یہہ آیت نازل ہوئی ہے سورہ بنی اسرائیل وَاسْئَلْ مَنْ اَرْسَلْنَا
قَبْلَکَ مِنْ رُسُلِنَا رَوَی ابْنُ عَبْدِ الْبَرِّ فِی الْاِسْتِیْعَابِ وَالثَّعْلَبِیُّ عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ اِنَّ
النَّبِیَّ صلعم لَیْلَۃَ اُسْرِیَ بِہٖ جَمَعَ اللّٰہُ بَیْنَہٗ وَبَیْنَ الْاَنْبِیَاءِ ثُمَّ قَالَ لَہٗ سَلْهُمْ یَا مُحَمَّدُ عَلٰی
مَاذَا بُعِثْتُمْ قَالُوْا بُعِثْنَا عَلٰی شَهَادَۃِ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰہُ وَعَلَی الْاِقْرَارِ بِنُبُوَّتِکَ وَالْوِلَایَۃِ
لِعَلِیِّ بْنِ اَبِیْ طَالِبٍ مدارج النبوۃ جلد ٢ نَادِ عَلِیًّا مَظْهَرَ الْعَجَائِبِ تَجِدْهُ عَوْنًا لَّکَ
فِی النَّوَائِبِ کُلُّ هَمٍّ وَّغَمٍّ سَیَنْجَلِیْ بِنُبُوَّتِکَ یَا مُحَمَّدُ وَبِوِلَایَتِکَ یَا عَلِیُّ یَا
عَلِیُّ یَا عَلِیُّ پوچھہ تو اے محمد میرے رسولان سلف سے کہ کیا کہکے بہنیے اونکو منصب رسالت پر سرفراز کیا
یہہ آیت شب معراج مین نازل ہوئی ہے جب خاتم المرسلین صلعم نے جمیع انبیاء و رسل سے سوال کیا جواب دیا سب نے
کہ ہم لوگ مبعوث ہوئے ہین شہادت کلمہ طیبہ لا الٰہ الا اللہ واوپر اقرار نبوت تمہارے و ولایت علی ابن ابیطالبؑ
سورہ آل عمران کُنْتُمْ خَیْرَ اُمَّۃٍ اُخْرِجَتْ لِلنَّاسِ تَاْمُرُوْنَ بِالْمَعْرُوْفِ وَتَنْهَوْنَ عَنِ
الْمُنْکَرِ کنوز الحقایق للامام المناوی عَلِیٌّ خَیْرُ الْبَشَرِ مَنْ شَکَّ فَقَدْ کَفَرَ کَانَ
لِلصَّیْرُوْرَۃِ وَهُوَ التَّطْهِیْرُ عَنِ الذُّنُوْبِ اَیْ جُعِلْتُمْ خَیْرَ النَّاسِ وَکُنْتُمْ مِنَ الْکَیْنُوْنَۃِ
وَالتَّکْوِیْنِ هُوَ فِیْ عَالَمِ الْکَوْنِ وُضِعْتُمْ نُوْرًا وَاَفْضَلُ الْاُمَمِ تاریخ الخلفا صفحہ
١٦٧ قَالَ الْاِمَامُ اَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ مَا وَرَدَ لِاَحَدٍ مِنْ اَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰہِ صلعم مِنَ الْفَضَائِلِ
مَا وَرَدَ لِعَلِیٍّ رضہ وصفحہ ١٧١ وَاَخْرَجَ ابْنُ عَسَاکِرَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ مَا نَزَلَ فِیْ اَحَدٍ مِنَ
الْکِتَابِ اللّٰہِ تَعَالٰی مَا نَزَلَ فِیْ عَلِیٍّ رضہ وَاَخْرَجَ ابْنُ عَسَاکِرَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ نَزَلَتْ
فِیْ عَلِیٍّ ثَلٰثُ مِائَۃِ اٰیَۃٍ ترجمہ آیت تم لوگ ہو بہترین خلق پیدا کیئے گئے ہو کہ حکم کرو امر کا ساتھہ نرمی
و حلم و خلق کی اور منع کرو افعال بد و فسق سے اور فرمایا رسولخدا صلعم نے کہ علی بہترین بشر ہین جو شخص شک کرے
ہر آئینہ وہ کافر ہے اور امام احمد و ابن عساکر بروایت ابن عباس کے کہتے ہین کہ حضرت امیرؑ افضل صحابہ ہین اور کان
کبھی فعل ناقص اور کبھی فعل تام اور کبھی واسطے صیرورت کے اور کبھی ابتدائیت کے آتا ہے آخر سورہ مایدہ
کُنْتُ عَلَیْهِمْ شَهِیْدًا مَّا دُمْتُ فِیْهِمْ فَلَمَّا تَوَفَّیْتَنِیْ کُنْتَ اَنْتَ الرَّقِیْبَ عَلَیْهِمْ وَاَنْتَ
عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ شَهِیْدًا سورہ بقر ابتدا سے سیقول وَکَذٰلِکَ جَعَلْنٰکُمْ اُمَّۃً

وسطاً لتكونوا شهداء على الناس ويكون الرسول عليكم شهيداً سوره بقر
تلك الرسول واتبعنا الرسول فاكتبنا مع الشاهدين سوره نسا فكيف اذا جئنا
بك على هؤلاء شهيداً **نیشاپوری ۱ جلد صفحه ۴۳۹** وروى الحاكم ابو القاسم
الحسكانی فی کتاب شواهد التنزيل لقواعد التفضيل باسناده عن علی رض
ان الله تعالى ايانا عنى بقوله تكونوا شهداء على الناس فرسول الله ص شاهد
علينا ونحن شهداء الله على خلقه وحجته فی ارضه ونحن الذين قال تعالى وكذلك
جعلناكم امة وسطاً **كنوز الحقايق للامام المناوی** انا و علی حجة الله على
عباده سوره هود ويتلوه شاهد قال المفسرون الشاهد هذا هو علی خدا نے رسول کو
شہید کہا اور حضرت امیرؑ کو شاہد اور ائمہ اطہار کو شہدار کہا باین وجہ کہ ہلوگ کے وہ حافظ و ضامن و اعمال پر گواہ
ہیں اسیوجہ تمامی مقدمات شفاعت کا ساتھہ چہاردہ معصوم کے محشر میں تفویض ہوگا سوره بقر ۳ پاره ۵ قال من
انصاری الى الله **تفسیر بغوی صفحه ۱۶۱** قال الكلبی وعكرمة الحواريون كانوا
اثنى عشر رجلاً قال روح ابن ابی القاسم سألت قتادة عن الحواريين قال
هم الذين يصلح لهم الخلافة وعنه ايضاً انه قال الحواريون هم الوزراء
ازالة الخفا صفحه ۲۵۴ فلما قتل مصعب بن عمير اعطى رسول الله ص اللواء علی بن
ابی طالب رض وقاتل علی بن ابی طالب ورجل من المسلمين قال ابن هشام لما اشتد
القتال يوم احد جلس رسول الله ص تحت راية الانصار وارسل الى علی بن ابی طالب
ان قدم الراية فتقدم علی وقال ابن هشام نادى مناد يوم احد لا سيف الا
ذو الفقار ولا فتى الا علی وقال ابن اسحاق فلما كان يوم الخندق خرج معلما
ليرى مكانه فلما وقف هو وخيله قال من يبارز فبرز اليه علی ابن ابی طالب رض ثم
اقبل على الامام علی ابن ابی طالب رض فتنازلا وتجاولا فقتله علی وخرجت خيلهم
منهزمة حتى اقتحمت من الخندق هاربة قال محمد بن اسحاق قال رسول الله ص
لاعطين الراية غداً رجلاً يحب الله ورسوله ويحبه ورسوله كرار غير
فرار لا يرجع حتى يفتح الله على يديه جب حضرت عیسیٰ اپنے امت جفاکار سے تنگ ہو گئے

اور زمانہ صعود آسمانکا قریب ہوا لقولہ تعالیٰ اذا احسّ منھم الکفر — قال انّی متوفّیک ورافعک
الیّ اوسوقت حضرت عیسےٰؑ نے اپنے اصحاب سے پوچھا کہ کون ہے تم لوگون سے جو میری نصرت کرے اور طلب نصرت
اسلیے کیا کہ ایک اصحاب ہمشکل عیسےٰ بحکم رب ہو جائیگا اور اوسکو یہود عیسےٰ جانکر پہانسی دیوینگے پس اس مصیبت کو
کون قبول کریگا اور بعد صعود مسیح بہت ظلم تمیر دست یہود سے ہوگا اوسوقت دین حق پر مستقل رہے اور مصائب راہ
الٰہی میں برداشت کرے اور اصحاب حضرت عیسیٰؑ بارہ نفر تہے اور وہی لوگ وزرائے و خلفاء حضرت عیسیٰؑ تہے پس ایسا ہی
حضرت امیر مصاحب نبوی میں اپنے نفس کو سپر کرکے قریش سے قتال کرتے تہے سورہ یٰس ۲۲ واضرب لھم
مثلاً اصحاب القریۃ بیضاوی ۲۰۷ صفحہ اذ جاءھا المرسلون والمرسلون رسل
عیسےٰ الی اھلھا واسنادہ الی نفسہ فی قولہ اذ ارسلنا الیھم اثنین لانّہ
فعل رسولہ وخلیفتہ وھما یحییٰ ویونس فعززنا بثالث ھو شمعون تفسیر بغوی صفحہ ۹۳۹ وانما اضاف اللہ
الارسال الیہ لان عیسیٰ انما بعثھم بامرہ تعالیٰ اور آئمہ محمدؐ مثال یکرا نیراست کہ سنا حال رسولان قریہ انطاکیہ و شمعون ذکر
خلفاء حضرت عیسیٰ مراد سورہ جن فلا یظھر علی غیبہ احدا بیضاوی صفحہ ۲۹۲ وکرامات الاولیاء علی المغیبات
انما یکون تلقیاً عن الملائکۃ کاطلاعنا علی احوال الآخرۃ بتوسط الانبیاء
فانہ یسلک من بین یدی المرتضیٰ ومن خلفہ رصدا حرسا من الملائکۃ
یحرسونہ من اختطاف الشیاطین وتخالیطھم لیعلم قد ابلغوا رسالات ربھم
تفسیر کبیر ۷ جلد صفحہ ۶۰ النبی بعث رسلہ الی الاطراف واکتفی بواحد وعیسیٰ
بعث اثنین. نقول النبیؐ بعثہ لتقریر الفروع وھو دون الاصول فاکتفی بواحد
فان خبر الواحد فی الفروع مقبول واما ھما بعثا بالاصول وجعل لھما معجزۃ
تفید الیقین والا لما کفی ارسال اثنین ایضا ولا ثلاثۃ المسئلۃ الثانیۃ قال اللہ
تعالیٰ لموسیٰ سنشد عضدک فذکر المفعول ھناک ولم یذکرہ ھھنا مع
ان المقصود ھناک ایضا نصرۃ الحق نقول موسیٰ کان افضل من ھارون و
ھارون بعث معہ بطلبہ حیث قال فارسلہ معی تاریخ ابوالفداء ۱ جلد صفحہ ۱۵۸ روی
ان النبیؐ بعث علیاً کرم اللہ وجھہ الی الیمن فسار الیھا وقرء کتاب رسول اللہ
...بع علی اھل الیمن فاسلمت ھمدان کلھا فی یوم واحد ثم کتب بذلک الی

رسول اللہ ص ثم تتابع اہل الیمن علی الاسلام وکتب بذلک الی النبی فسجد شکراً للہ ثم امر علیاً باخذ صدقات نجران وجزیتہم ففعل وعاد فلقی رسول اللہ بمکۃ فی حجۃ الوداع سورہ براۃ لا یبلغ عنی الا انا او رجل منی تفسیر نیشاپوری (۱۴)

قال علیؑ انا رسول رسول اللہ الیکم اور مثل حضرت عیسیٰ کے ختم الانبیاء نے حضرت امیرؑ کو اپنا وزیر وخلیفہ کیا چند بار مقام تبلیغ نبوت میں سورہ اعراف ومن قوم موسیٰ امۃ یہدون بالحق (۱۵)

وبہ یعدلون وقطعناہم اثنتی عشرۃ اسباطاً تفسیر نیشاپوری ۲ جلد صفحہ ۱۸۷ آگے فرقاً وصیرنا بعضہم من بعض کیلا یتحاسدوا ویتباغضوا فیقع بینہم الفتن و الہرج والاسباط اولاد الاولاد جمع سبط واصلہ من السبط بنت یعتقد الابل فکان الاب کالشجرۃ والاولاد کالاغصان والاسباط فی بنی اسرائیل کالقبائل من العرب تاریخ ابو الفداء ا جلد صفحہ ۹۱ در اسرائیل ہو یعقوب بن اسحق بن ابراہیم الخلیل علیہ السلام وکان لاسرائیل المذکور اثنا عشر ابناً وہم روبیل ثم شمعون ثم لاوی ثم یہودا ثم یساخر ثم زبولون ثم یوسف ثم بنیامین ثم دان ثم نفتالی ثم کاذ ثم اشار اولاد اسرائیل المذکور وہؤلاء الاثنا عشر منہم کانت اسباط بنی اسرائیل وجمیع بنی اسرائیل ہم اولاد الاثنی عشر المذکورین آیہ مباہلہ تفسیر کبیر رازی (۱۶)

۲ جلد صفحہ ۷۰۰ ہذہ الآیۃ دالۃ علی ان الحسن والحسین علیہما السلام کانا ابنی رسول اللہ ص وعد ان یدعوا ابناءہ فدعی الحسن والحسین ع فوجب ان یکونا ابنیہ ومما یؤکد ہذا قولہ تعالیٰ فی سورۃ الانعام ومن ذریتہ داؤد وسلیمان الی قولہ وزکریا ویحییٰ وعیسیٰ ومعلوم ان عیسیٰ انما انتسب الی ابراہیم علیہ السلام بالام لا بالاب فثبت ان ابن البنت قد یسمی ابناً سیرۃ المحمدیہ صفحہ ۲۲۲ الحمد للہ الذی جعلک شبیہۃ بسیدۃ نساء بنی اسرائیل اخرج الترمذی عن اسامۃ انہ صلعم اجلس الحسن والحسین یوماً علی فخذیہ وقال ہذان ابنای اللہم انی احبہما فاحبہما نہایہ ابن اثیر باب السین سبط وفیہ الحسین سبط

الاسباط ای امة من الامم فی الخیر والاسباط فی اولاد اسحق بن ابراهیم الخلیل بمنزلة
القبائل فی ولد اسمعیل واحدهم سبط فهو واقع علی الامة والامة واقعة علیه
نه الحدیث الاخر الحسن والحسین سبطا رسول الله ای طائفتان وقطعتان
نه وقیل الاسباط خاصة الاولاد وقیل اولاد الاولاد وقیل اولاد البنات
شفاء قاضی عیاض اجلد صفحہ ٦٧ قال رسول الله صلعم ان الله اصطفی من ولد ابراهیم
اسمعیل واصطفی من ولد اسمعیل بنی کنانة واصطفی من بنی کنانة قریشا
واصطفی من قریش بنی هاشم واصطفانی من بنی هاشم قال الترمذی هذا
حدیث صحیح وعن ابن عمر رواه الطبری انه قال ان الله تعالی اختار خلقه
فاختار منهم بنی ادم ثم اختار بنی ادم فاختار منهم العرب ثم اختار العرب
فاختار منهم قریشا ثم اختار قریشا فاختار منهم بنی هاشم ثم اختار بنی هاشم
فاختارنی فلم ازل خیارا من خیار **مشکوٰۃ باب مناقب اہل بیت** حسین سبط
من الاسباط **سورہ مائدہ** ولقد اخذ الله میثاق بنی اسرائیل وبعثنا منهم اثنا عشر
نقیبا **جامع الصغیر سیوطی اجلد صفحہ ٢٢٩** ان عدة الخلفاء بعدی عدة نقباء
موسی **صفحہ ١٥٢** اللهم ارحم خلفائی الذین یأتون من بعدی الذین یروون احادیثی
وسنتی ویعلمونها الناس **سیرة المحمدیہ صفحہ ٧٨** قال وروینا عن ابی بکر البیهقی
بسنده الی مالک قال حدثنی شیخ من الانصار ان جبرئیل علیه السلام
کان یشیر له الی من یجعله نقباء وهم سعد بن عبادة واسعد بن زرارة و
سعد بن خیثمة والمنذر بن عمرو وعبد الله بن رواحة والبراء بن معرور
ابو الهیثم بن التیهان واسید بن حضیر وعبد الله بن عمرو بن حرام وعبادة بن
الصامت ورافع بن مالک وسعد الربیع وقال ابن هشام وقال علیه السلام لاولئک
النقباء انتم کفلاء علی غیرکم ککفالة الحواریین بعیسی بن مریم
تفسیر بغوی صفحہ ٢٧٢ وجاء جبرئیل واخبره فخرج محمد صلعم راجعا الی المدینة ثم
دعی علیا فقال ولا تبرح مقامک فمن خرج علیک عن اصحابی فسألک عنی فقل

نُوجِّهُ اِلَى المَدِينَةِ فَفَعَلَ ذٰلِکَ عَلِیؓ رضحتی تَنَاثَلُوا اِلَيهِ ثُمَّ تَبِعُوا فَانزَلَ اللهُ تعٰ
هٰذِهِ الاٰيَة **تفسیر بیضاوی ا جلد صفحہ ۲۱۹** رُوِیَ اَنَّ بَنِی اِسرَائِیلَ لَمَّا فَرَغُوا عَن
فِرعَونَ وَاستَقَرُّوا بِمِصرَ اَمَرَهُمُ اللهُ تعٰ بِالمَسِيرِ اِلَى اَرِيحَا اَرضِ الشَّامِ وَكَانَ يَسكُنُهَا
الجَبَابِرَةُ الكَنعَانِيُّونَ وَقَالَ اِنِّی كَتَبتُهَا لَكُم دَارًا وَقَرَارًا فَاخرُجُوا اِلَيهَا
وَجَاهِدُوا مَن فِيهَا فَاِنِّی نَاصِرُكُم وَاَمَرَ مُوسٰی اَن يَاخُذَ مِن كُلِّ سِبطٍ كَفِيلًا
عَلَيهِم بِالوَفَاءِ بِمَا اُمِرُوا بِهٖ فَاَخَذَ عَلَيهِمُ المِيثَاقَ وَاختَارَ مِنهُمُ النُّقَبَاءَ ترجمہ جب
عہد لیا اللہ نے نقبائے بنی اسرائیل سے فرمایا رسول خدا صلعم نے کہ شمار ہمارے خلفاء کا موافق عدد وشل نقباء موسےؑ
و اسباط یعقوب کے ہے اور ۱۲ نقباء جنکو بروایت بیہقی لکھا ہے وہ لوگ خلفاء نہوئے بنا بر خلاف حدیث کے

۴۷ ہوتا ہے سورہ اِهدِنَا الصِّرَاطَ المُستَقِيمَ **شفاء قاضی عیاض** هُوَ رَسُولُ اللهِ صلعم وَخِيَارُ
اَهلِبَيتِهٖ وتفسیر فتح العزیز میں ہے کہ صراط مستقیم سے حضرت علی کرم اللہ وجہہ مراد ہیں **مشکوٰۃ** وَاِن

۴۸ تُؤَمِّرُوا عَلِيًّا يَاخُذ بِكُمُ الصِّرَاطَ المُستَقِيمَ سورہ شعراء پارہ قَالَ الَّذِينَ وَاَنذِر
عَشِيرَتَكَ الاَقرَبِينَ **تفسیر معالم التنزیل فرا بغوی** عَن عَبدِ اللهِ بنِ عَبَّاسٍ عَن
عَلِیِّ بنِ اَبِی طَالِبٍؑ قَالَ لَمَّا نَزَلَت هٰذِهِ الاٰيَةُ عَلٰی رَسُولِ اللهِ صلعم وَاَنذِر عَشِيرَتَكَ
الاَقرَبِينَ دَعَانِی رَسُولُ اللهِ صلعم فَقَالَ يَا عَلِیُّ اِنَّ اللهَ يَامُرُنِی اَن اُنذِرَ عَشِيرَتِیَ الاَقرَبِينَ
فَضِقتُ بِذٰلِكَ ذَرعًا وَعَرَفتُ اِنِّی مَتٰی اُنَادِيهِم بِهٰذَا الاَمرِ اَرٰی مِنهُم مَا اَكرَهُ
فَصَمَتُّ عَلَيهَا حَتّٰی جَاءَنِی جِبرَئِيلُ فَقَالَ لِی يَا مُحَمَّدُ صلعم اِلَّا تَفعَل مَا تُؤمَرُ يُعَذِّبكَ
رَبُّكَ فَاصنَع لَنَا صَاعًا مِن طَعَامٍ وَاجعَل عَلَيهِ رِجلَ شَاةٍ وَاملَاءً لَنَا عُسًّا مِن لَبَنٍ ثُمَّ
اجمَع لِی بَنِی عَبدِ المُطَّلِبِ حَتّٰی اُبَلِّغَهُم مَا اُمِرتُ بِهٖ فَفَعَلتُ مَا اَمَرَنِی بِهٖ ثُمَّ دَعَوتُهُم
لَهٗ وَهُم يَومَئِذٍ اَربَعُونَ رَجُلًا يَزِيدُونَ رَجُلًا اَو يَنقُصُونَهٗ فِيهِم اَعمَامُهٗ اَبُو طَالِبٍ
وَحَمزَةُ وَالعَبَّاسُ وَاَبُو لَهَبٍ فَلَمَّا اجتَمَعُوا اِلَيهِ دَعَانِی بِالطَّعَامِ الَّذِی صَنَعتُهٗ فَجِئتُ بِهٖ
فَلَمَّا وَضَعتُهٗ تَنَاوَلَ رَسُولُ اللهِ صلعم جِذيَةً مِنَ اللَّحمِ فَشَقَّهَا بِاَسنَانِهٖ ثُمَّ اَلقَاهَا فِی نَوَاحِی
الصَّفحَةِ ثُمَّ قَالَ خُذُوا بِاسمِ اللهِ فَاَكَلَ القَومُ حَتّٰی مَا لَهُم بِشَیءٍ حَاجَةٌ وَاَيمُ اللهِ
اِن كَانَ الرَّجُلُ الوَاحِدُ مِنهُم لَيَاكُلُ مِثلَ مَا قَدَّمتُ لِجَمِيعِهِم ثُمَّ قَالَ اِسقِ القَو

يتهم بذلك الغمر فشربوا حتى رووا جميعاً وايم الله ان كان الرجل الواحد منهم
ليشرب مثله فلما اراد رسول الله صلعم ان يكلمهم بدره ابو لهب فقال سحركم
صاحبكم فتفرق القوم قبل ان اكلمهم فعد لنا من الطعام بمثل ما صنعت ثم
اجمعهم ففعلت ثم جمعتهم فدعاني بالطعام فقربته ففعل كما فعل بالامس
فاكلوا وشربوا ثم تكلم رسول الله صلعم فقال يا بني عبد المطلب اني قد جئتكم
بخير الدنيا والآخرة وقد امرني الله تعالى ان ادعوكم اليه فايكم يوازرني
على امري هذا ويكون اخي ووصيي وخليفتي فيكم فاحجم القوم عنها جميعاً
وقلت وانا احدثكم سناً يا نبي الله صلعم انا وزيرك عليه قال فاخذ برقبتي فقال
ان هذا اخي ووصيي وخليفتي فيكم فاسمعوا واطيعوا فقام القوم يضحكون
ويقولون لابي طالب قد امرك ان تسمع لعلي ع **شرح ابن ابي الحديد ٣ جلد صفحه ١٣٣**
واما خبر الوزارة فقد ذكره الطبري في تاريخه عن عبد الله بن عباس عن علي بن
ابي طالب ع الى قوله قد جئتكم بخير الدنيا والآخرة وقد امرني الله ان ادعوكم
اليه فايكم يوازرني على هذا الامر على ان يكون اخي ووصيي وخليفتي فيكم
فاحجم القوم عنها جميعاً وقلت انا واني لاحدثهم سناً وارمصهم عيناً واعظمهم
بطناً واحمشهم ساقاً انا يا رسول الله صلعم اكون وزيرك عليه فاعاد القول فامسكوا
واعدت ما قلت فاخذ برقبتي ثم قال لهم هذا اخي ووصيي وخليفتي فيكم
فاسمعوا واطيعوا الخ وايضاً قد ذكره برهان الدين الشافعي في سيرة الحلبية بلفظه
ده واخرج ابو مريم الكوفي تاريخ اسمعيل ابو الفدا ١ جلد صفحه ١١٠ ولما نزل وانذر
عشيرتك الاقربين دعى النبي صلعم عليا فقال اصنع لنا صاعا من طعام واجعل
عليه رجل شاة واملأ لنا عسا من لبن واجمع لي بني عبد المطلب حتى اكلمهم
وابلغهم ما امرت به ففعل ما امر ودعاهم وهم اربعون رجلا يزيدون رجلا
او ينقصونه فيهم اعمامه ابو طالب وحمزة ع والعباس واحضر علي الطعام
فاكلوا حتى شبعوا قال علي لقد كان الرجل الواحد منهم ليأكل

جَمِيعُ مَا شَبِعُوا كُلُّهُمْ مِنْهُ فَلَمَّا فَرَغُوا مِنَ الْأَكْلِ وَأَرَادَ النَّبِيُّ ص أَنْ يَتَكَلَّمَ بَدَرَهُ أَبُو
إِلَى الْكَلَامِ فَقَالَ أَشَدُّ مَا سَحَرَكُمْ صَاحِبُكُمْ فَتَفَرَّقَ الْقَوْمُ وَلَمْ يُكَلِّمْهُ
رَسُولُ اللهِ ص فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ص لِعَلِيٍّ يَا عَلِيُّ قَدْ رَأَيْتَ كَيْفَ سَبَقَنِي هٰذَا الرَّجُلُ إِ
الْكَلَامِ فَاصْنَعْ لَنَا فِي غَدٍ كَمَا صَنَعْتَ الْقَوْمَ وَاجْمَعْهُمْ ثَانِيًا فَصَنَعَ عَلِيٌّ فِي الْغَ
كَذٰلِكَ فَلَمَّا أَكَلُوا وَشَرِبُوا اللَّبَنَ قَالَ لَهُمْ رَسُولُ اللهِ ص مَا أَعْلَمُ إِنْسَانًا فِي الْعَرَ
جَاءَ قَوْمَهُ بِأَفْضَلَ مِمَّا جِئْتُكُمْ بِهِ قَدْ جِئْتُكُمْ بِخَيْرِ الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ وَقَ
أَمَرَنِيَ اللهُ تَعَالَى أَنْ أَدْعُوَكُمْ فَأَيُّكُمْ يُوَازِرُنِي عَلَى هٰذَا الْأَمْرِ عَلَى أَنْ يَ
أَخِي وَوَصِيِّي وَخَلِيفَتِي فِيكُمْ فَأَحْجَمَ الْقَوْمُ جَمِيعًا قَالَ عَلِيٌّ فَقُلْتُ وَإِنِّي لَأَحْدَثُ
سِنًّا وَأَرْمَصُهُمْ عَيْنًا وَأَعْظَمُهُمْ بَطْنًا وَأَحْمَشُهُمْ سَاقًا وَأَنَا يَا نَبِيَّ اللهِ أَكُونُ وَزِيرَ
عَلَيْهِمْ فَأَخَذَ رَسُولُ اللهِ بِرَقَبَةِ عَلِيٍّ وَقَالَ إِنَّ هٰذَا أَخِي وَوَصِيِّي وَخَلِيفَتِي فِيكُمْ فَا
لَهُ وَأَطِيعُوا فَقَامَ الْقَوْمُ يَضْحَكُونَ وَيَقُولُونَ لِأَبِي طَالِبٍ رض قَدْ أَمَرَكَ أَنْ تَسْمَعَ لِابْ
وَتُطِيعَ وَاسْتَمَرَّ النَّبِيُّ ص عَلَى مَا أَمَرَهُ اللهُ وَلَمْ يَبْعُدْ عِنْدَ قَوْمِهِ فِي أَوَّلِ الْأَمْرِ وَلَمْ يَرُ
عَلَيْهِ حَتَّى عَابَ آلِهَتَهُمْ **سِيرَةُ الْمُحَمَّدِيَّة صفحه ٨٨** وَرُوِيَ أَنَّهُ لَمَّا نَزَلَ قَوْلُهُ وَأَنْ
عَشِيرَتَكَ الْأَقْرَبِينَ جَمَعَ بَنِي عَبْدِ الْمُطَّلِبِ رض فِي دَارِ أَبِي طَالِبٍ رض وَهُمْ أَرْبَعُو
أَوْ خَمْسَةٌ وَأَرْبَعُونَ رَجُلًا وَامْرَأَتَانِ فَصَنَعَ لَهُمْ رَسُولُ اللهِ ص طَعَامًا فَقَدَّ
لَهُمُ الْجَفْنَةَ وَقَالَ كُلُوا بِسْمِ اللهِ فَأَكَلُوا حَتَّى شَبِعُوا وَشَرِبُوا حَتَّى نَ
فَلَمَّا أَكَلُوا ثُمَّ قَالَ يَا بَنِي عَبْدِ الْمُطَّلِبِ إِنَّ اللهَ قَدْ بَعَثَنِي إِلَى الْخَلْقِ كَافَّةً وَبَعَثَنِي إِلَ
خَاصَّةً فَقَالَ وَأَنْذِرْ عَشِيرَتَكَ الْأَقْرَبِينَ وَأَنَا أَدْعُوكُمْ إِلَى كَلِمَتَ
خَفِيفَتَيْنِ عَلَى اللِّسَانِ ثَقِيلَتَيْنِ فِي الْمِيزَانِ شَهَادَةِ أَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللهُ وَأَنِّي رَسُ
اللهِ ص فَمَنْ يُجِيبُنِي إِلَى هٰذَا الْأَمْرِ وَيُوَازِرُنِي أَيْ يُعَاوِنُنِي عَلَى الْقِيَامِ بِهِ
عَلِيٌّ أَنَا يَا رَسُولَ اللهِ ص وَسَكَتَ الْقَوْمُ وَزَادَ بَعْضُهُمْ فِي الرِّوَايَةِ وَأَ
رَسُولُ اللهِ ص الْقَوْلَ ثَلَاثًا وَلَمْ يُجِبْهُ أَحَدٌ مِنْهُمْ وَقَامَ عَلِيٌّ ثَلَاثًا فَقَالَ أَ
أَنْتَ أَخِي وَوَزِيرِي وَوَصِيِّي وَوَارِثِي وَخَلِيفَتِي مِنْ بَعْدِي **مجمع البيان** صفحه ٢

رواه الثعلبی عن ابی رافع وانّه جمعهم فی الشعب ثم فصنع لهم رجل شاة فاکلوا
حتی تضلّعوا وسقاهم عُسًّا فشربوا کلهم حتی رووا ثم قال ان الله تعالی امرنی
ان انذر عشیرتی الاقربین وانتم عشیرتی ورهطی وان الله لم یبعث نبیًّا
الا جعل له من اهله اخاً ووزیراً ووارثاً ووصیاً وخلیفةً فی اهله فایکم یقوم
فیبایعنی علی انه اخی ووارثی ووزیری ووصیی ویکون منی بمنزلة هارون
من موسی الا انه لا نبی بعدی فسکت القوم فقال لیقومن قائمکم او لیکونن
فی غیرکم ثم لتندمن ثم اعاد الکلام ثلث مرات فقام علیؑ فبایعه فاجابه
ثم قال ادن منی فدنی منه ففتح فاه ومجّ فی فیه من ریقه وتفل بین کتفیه
وثدییه فقال ابو لهب فبئس ما حبوت به ابن عمک ان اجابک فملأت
فاه ووجهه بزاقاً فقال ملأته حکمةً وعلماً وایضاً قد اخرجه الامام
احمد فی مسنده مثله فرمایا خدا نے ای محمدؐ علانیہ دعوت اسلام کرو اور اپنے قرابت مندان کو تبلیغ رسالت کرو
باتفاق مفسرین وارباب سیر ومورخین کے ثابت ہوا ہے کہ آپ نے سب اولاد عبد المطلب کو گہر مین ابوطالب طلب کرکے
جمع کیا اور وہ چالیس یا بیتالیس مرد و دو عورتین تہی اور اون کے لئے کہانا پکوایا اور کہا کہ کہاؤ بسم اللہ
بس کہایا سبہون نے اور پیا حتی کہ سیراب وآسودہ ہوئے فرمایا رسول صلعم نے کہ اللہ نے مبعوث کیا ہے مجھے
بحق برادر تم لوگون پر مخصوص اور تلاوت کیا آیہ فانذر عشیرتک الاقربین کو اور فرمایا آپ نے
مین دعوت کرتا ہون کہ تم لوگ اقرار کرو کلمہ طیبہ لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ صلعم کا اور فرمایا کہ کون ہے
کہ ایجاب کرے اس امر مین اور اعانت میری کرے قیام نبوت ورسالت مین جواب دیا علیؑ نے کہ یا رسول اللہ صلعم
مین ہون وبالکل قوم ساکت تہے اور حضرت امیرؑ کہڑے ہوگئے فرمایا نبی صلعم نے کہ بیٹھ جاؤ تم میرے بہائی ووزیر
ووصی ووارث وخلیفہ میرے بعد میرے ہو اور سب قوم نے ہجوم کیا اور حضرت امیرؑ کہتے ہین کہ ہم نہایت
خورد سن تہے کہ چشم وشکم وساق قوم کے ہم سے بڑے ہین یا نبی اللہ صلعم ہم آپ کی وزارت کرینگے پس رسول اللہ صلعم نے
گردن علیؑ کی پکڑا اور قوم کو دیکہا کر کہا کہ یہہ علی میرا بہائی ووصی وخلیفہ میرا ہے اسکا حکم مانو اور اطاعت اسکی کرو
پس قوم مضحکہ کرتے تہے اور بطور طعن کے کہتے تہے کہ اے ابوطالب تو تمہارے بہتیجے نے کہا ہے کہ تم بیٹے
کی فرمانبرداری کرو اور ہمیشہ نبی صلعم نے اس دعوت کو جاری رکہا بدو اسلام مین اوسوقت تک کہ مدت ہوئی

انکا وقت آیا اس حدیث میں دعوت نبوت و دعوت امامت و خلافت توام ہوئی ہے سورہ سجدہ أفمن كان
مؤمنا كمن كان فاسقا لا يستوون تفسیر معالم التنزیل فراء البغوی صفحہ ۲۷ نزلت
فی علی ابن ابی طالب رض و الولید بن عقبة بن ابی معیط اخی عثمان لامه وذلك
انه كان بینهما تنازع وكلام فی شیء فقال الولید بن عقبة لعلی اسكت
فانك صبی وانا والله ابسط منك لسانا واحد منك سنانا واشجع
منك جنانا واملأ منك حشوا فی الكتیبة فقال له علی اسكت فانك
فانزل الله تعالى أفمن كان فاسقا لا يستوون ایک روز درمیان ولید بن عقبہ بن ابی معیط
برادر حضرت عثمان رض و حضرت علی رض کے کچھ باتوں میں تکرار پیدا ہوئی ولید نے کہا علی رض سے کہ چپ رہ ہر آئینہ تو بچہ صغیر
ہے اور قسم بخدا میں شجاع و جوان ہوں کہا علی نے کہ تو چپ رہ پس خدا نے یہہ آیت نازل کی کہ فاسق مومن کے
برابر کبھی ہو سکتا ہے مفسرین کہتے ہیں کہ فضیلت علی رض میں یہہ آیہ نازل ہوئی مناقب ابو الحسن الفقیہ محمد
بن علی بن شاذان فی المناقب المائة عن ابن عباس وعن عبد الرحمن بن ابی لیلی
وعن الرضا عن آبائه علیهم السلام قال قال رسول الله ص ستكون بعدی فتنة
مظلمة الناجی منها من تمسك منها بالعروة الوثقى قیل یا رسول الله ص وما العروة
الوثقى قال ولایة سید الوصیین قیل یا رسول الله ص من سید الوصیین قال
امیر المؤمنین قیل یا رسول الله ص من امیر المؤمنین قال مولى المسلمین وامامهم
بعدی قیل یا رسول الله ومن مولى المسلمین وامامهم بعدك قال اخی علی بن
ابی طالب رض فرمایا رسول اللہ ص نے کہ قرآن میں عروة الوثقی یعنی رسن مستحکم مراد علی رض سے ہے اور وہ امیر المومنین اور امام

باب ہفتم احادیث مبشرہ بر خلافت حضرت علی کرم اللہ وجہہ مع مباحثہ طرفین

پندرہ احادیث کہ جو بتصریح و بتعیین نام بنام ائمہ اثنا عشر کے کتاب نصوص سے نقل کرتا ہوں اور یہہ نصوص نزد اہل ارباب تصوف نہایت
معتبر ہے **حدیث اول** عن ابن عباس قال قدم یهودی الی رسول الله ص یقال له نعثل
فقال یا محمد ص انی اسئلك عن اشیاء یلجلج فی صدری فان اجبتنی عنها اسلمت
علی یدیك قال اسئل فاخبرنی عن وصیك من هو فما من نبی الا وله و
وان نبینا موسى بن عمران اوصى الى یوشع بن نون قال نعم ان وصیی والخلی

ی علی بن ابیطالب رض وبعده سبطای الحسن ع والحسین ع یتلوه تسعة من صلب
ن ائمة الابرار وقال یا محمد فسمهم لی قال اذا مضی الحسین فابنه علی
مضی علی ع فابنه محمد ع فاذا مضی محمد ع فابنه علی رض فاذا مضی علی
الحسن وبعد الحسن الحجة ابن الحسن بن علی رض فهذا اثنا عشر اماما علی
نقباء بنی اسرائیل فقال فاین مکانهم فی الجنة قال معی فی درجتی قال
ان لا اله الا الله وانک رسول الله ص واشهد انهم الاوصیاء بعدک
وجدت هذا فی الکتاب المقدمة فیما عهده الینا موسی بن عمران انه
کان اخر الزمان یخرج النبی یقال له احمد خاتم الانبیاء لا نبی بعده
من صلبه ائمة الابرار والاسباط رواه الشعبی فی کشف الغمة واخرجه
الخوارزمی فی مناقبه وحمویه الجوینی واخرجه ابن النجار عن سلمة
الاکوع وعبد الله بن احمد فی زوائد المسند ابن عباس کہتے ہین کہ ایک یہودی
رسول کے آگے آیا کہ نام اوسکا نفتل تہا اوسنے کہا کہ ای محمد مین سوال کرتا ہون اون امور سے کہ میرے
ہین تردد ہے اگر اوسکا جواب دو ہم تمہارے ہاتہہ پر اسلام لاتے ہین کہا اوسنے کہ خبر دیجیے کہ آپکا وصے
ہے ہمارے موسے بن عمران نے وصی اپنا یوشع بن نون کو کیا تہا فرمایا کہ ہان اور وصی و خلیفہ بعد میرے علی ع
ابیطالب ہین وبعده دونو فرزند اون کے حسن و حسین ع اور صلب حسین ع سے نو ائمہ ابرار ہون گے اوسنے کہا
نکے نام تو آپ بتلائے فرمایا کہ بعد از حسین کے علی بن الحسین وبعده محمد باقر وبعده جعفر صادق بعده موسے کاظم
امام رضا بعده جواد بعده ہادے وبعده حسن عسکری وبعده حجة الله المہدے پس یہہ لوگ بارہ امام ہین موافق
نقبار بنی اسرائیل کے اوسنے کہا کہ اونکا مسکن کہان ہوگا فرمایا جنت مین ہمارے ساتہہ میرے درجہ مین
اوسنے کلمہ لا اله الا الله محمد رسول الله زبان پر جارے کیا اور کہا کہ بیشک یہہ اوصیا حق ہین
نے مینے کتب موسے مین پایا ہے کہ جب نبی آخر الزمان پیدا ہون گے اور نام اونکا احمد ہوگا اور بعد اون کے
نبوت ہوگی اور اون کی صلب سے ایمہ ابرار پیدا ہون گے **حدیث دوم** عن ابن عباس قال رسول
الله ص ان الله تبارک وتعالی اطلع علی الارض اطلاعا واختارنی منها فجعلنی
نبیه ثم اطلع الثانیة فاختار منها علیا فجعله اماما ثم امرنی ان اتخذه اخا

ووصیاً وخلیفةً ووزیراً فعلیٌ منّی وانا من علیٍّ وهو زوج ابنتی وابو سبطی ا
والحسین الا وان الله تبارک وتعالی جعلنی وایاهم حججاً علی عباده
من الصلب الحسین ائمة یقومون بامری ویحفظون وصیتی التاسع منه
قائم اهل بیتی ومهدی امتی واشبه الناس لی فی شمائله واقواله
یظهر بعدی غیبت طویلة ویظهر من دین الله ویؤید بنصر الله وبنصره
الله فیملاء الارض قسطاً وعدلاً کما ملئت جوراً وظلماً **حدیث سیم** عن
مسعود قال سمعت رسول الله ص یقول الائمة بعدی اثنا عشر تسعة من
صلب الحسین التاسع مهدیهم **حدیث چهارم** عن ابی سعید الخدری
سمعت رسول الله ص یقول الائمة بعدی اثنا عشر تسعة من صلب الحس
التاسع قائمهم فطوبی لمن احبهم والویل لمن ابغضهم **حدیث پنجم** عن
سعید الخدری قال صلی بنا رسول الله ص الصلوة الاولی ثم اقبل وجه
الکریم علینا فقال معاشر اصحابی ان مثل اهل بیتی فیکم مثل سفینة
نوح وباب حطة فی بنی اسرائیل فتمسکوا باهل بیتی بعدی والائمة
الراشدین من ذریتی فانکم لا تضلوا ابداً فقیل یا رسول الله ص ک
الائمة بعد ک قال اثنا عشر من اهل بیتی وقال عترتی **حدیث ششم**
ابی ذر قال قال رسول الله ص الائمة بعدی اثنا عشر تسعة من صلب الحسین
تاسعهم قائمهم ثم قال ص الا ان مثلهم فیکم مثل سفینة نوح من
رکبها نجی ومن تخلف عنها هلک ومثل باب حطة فی بنی اسرائیل
حدیث هفتم عن سلمان قال خطبنا ذات یوم رسول الله ص فقال معاشر الناس
انی راحل عن قریب ومنطلق الی المغیب اوصیکم فی عترتی خیراً وایاکم
والبدع فان کل بدعة ضلالة واهلها فی النار معاشر الناس من فقد
الشمس فلیتمسک بالقمر ومن افتقد القمر فیتمسک بالفرقدین فاذا افقدتم
الفرقدین فتمسکوا بالنجوم الزاهرة بعدی اقول قولی هذا واستغفر الله

الى ذلكم قال فلما نزل عن منبره صلوة الله عليه وآله تبعته حتى دخل بيت عائشة فدخلت اليه فقلت فداك ابى وامى يا رسول الله ص سمعتك يقول اما الشمس وما القمر وما الفرقدين وما النجوم الزاهرة فقال انا الشمس وعلى القمر فاذا افتقدتمونى فتمسكوا به بعدى واما الفرقدان فالحسن والحسين فاذا فقدتم القمر فتمسكوا بهما واما النجوم الزاهرة فهم الائمة التسعة من صلب الحسين والتاسع مهديهم ثم قال ص انهم هم الاوصياء والخلفاء بعدى الائمة الابرار عدد اسباط يعقوب وحوارى عيسى فقلت فسمهم لى يا رسول الله ص قال اولهم وسيدهم على بن ابيطالب وسبطاى وبعدهما على زين العابدين وبعده محمد بن على باقر علم النبيين ثم ابنه الصادق جعفر بن محمد وابنه الكاظم سمى موسى بن عمران والذى يقتل بارض الغربة على وابنه محمد والصادقان على والحسن والحجة القائم المنتظر فى غيبته فانهم عترتى من لحمى ودمى علمهم علمى وحكمهم حكمى من آذانى فيهم فلا اناله الله شفاعتى **حديث**

ششم عن جابر بن عبد الله الانصارى قال قال رسول الله ص للحسين بن على يا حسين يخرج من صلبك تسعة من الائمة منهم مهدى هذه الامة فاذا استشهد ابوك فالحسن بعده فاذا امضى الحسن فانت فاذا استشهدت فعلى ابنك فاذا امضى على فابنه محمد فاذا امضى محمد فابنه جعفر فاذا امضى جعفر فموسى ابنه فاذا امضى موسى فعلى ابنه فاذا امضى على فابنه محمد فاذا امضى محمد فعلى ابنه فاذا امضى على فالحسن ابنه ثم الحجة بعد الحسن يملاء الله به الارض قسطا وعدلا كما ملئت جورا وظلما **حديث هفتم** عن انس بن مالك قال صلى بنا رسول الله صلوة الفجر ثم اقبل علينا فقال معاشر اصحابى من احب اهل البيت حشر معنا ومن استمسك بالعروة الوثقى فقام اليه ابوذر فقال يا رسول الله ص فكم الائمة بعدك قال ص عدد نقباء بنى اسرائيل فقال كلهم من اهل بيتى تسعة من صلب الحسين والمهدى منهم

حدیث دہم عن ابی ھریرۃ قال قلت لرسول الله صلعم ان لکل نبی وصیا و سبطین
فمن وصیک و سبطاک فسکت ولم یرد علی جوابا فانصرفت حزینا فلما کان یظہر
قال ادن یا ابا ھریرۃ منی فجعلت ادنوا و اقول اعوذ بالله من غضب رسوله ثم
قال ان الله بعث اربعۃ الاف نبی وکان لھم الاف وصی و ثمانیۃ الاف سبط
فو الذی نفسی بیدہ انا خیر النبیین و وصی خیر الوصیین وابنای سبطای خیر
الاسباط ثم قال الحسن و الحسین سبطین ھذہ الامۃ وان الاسباط کان من
ولد یعقوب وکانوا اثنا عشر رجلا وان الائمۃ بعدی اثنا عشر من
اہل بیتی علی اولھم و اوسطھم محمد و اخرھم مھدی ھذہ الامۃ
الذی یصلی عیسی بن مریم خلفہ الا ان تمسک بھم فقد تمسک بحبل الله
ومن تخلی من حبل الله **حدیث یازدہم** عن عمر بن الخطاب رض قال سمعت
رسول الله صلعم یقول الائمۃ بعدی اثنی عشر تسعۃ من صلب الحسین ع ومنھم
مھدی ھذہ الامۃ من تمسک من بعدی بھم فقد استمسک بحبل الله
ومن تخلی من الله **حدیث دوازدہم** عن زید بن ثابت قال مرض الحسن و الحسین
فعادھما رسول الله صلعم فاخذھما وقبلھما ثم رفع یدہ الی السماء وقال اللھم
رب السموات السبع وما اظلت و رب الریاح وما ذرت الیھم رب کل شیء و
اله کل شیء وانت الاول فلا شیء قبلک وانت الباطن فلا شیء دونک
و رب جبرئیل و میکائیل و اسرافیل و ابراھیم و اسحق و یعقوب اسئلک
ان تمن علیھما بعافیتک و تجعلھما تحت کنفک و حرزک وان تصرف
عنھما السوء و المحذور برحمتک ثم وضع یدہ علی کتف الحسن فقال انت
الامام و انت ابی الله و وضع یدہ علی صلب الحسین ع فقال انت و ابو الائمۃ
التسعۃ من صلبک ائمۃ الابرار و التاسع قائمھم من تمسک بکم
و بالائمۃ من ذریتک کان معنا یوم القیامۃ وکان معنا فی الجنۃ
درجتنا قال فرمان من علمتھما بدعاء رسول الله صلعم **حدیث سیزدہم**

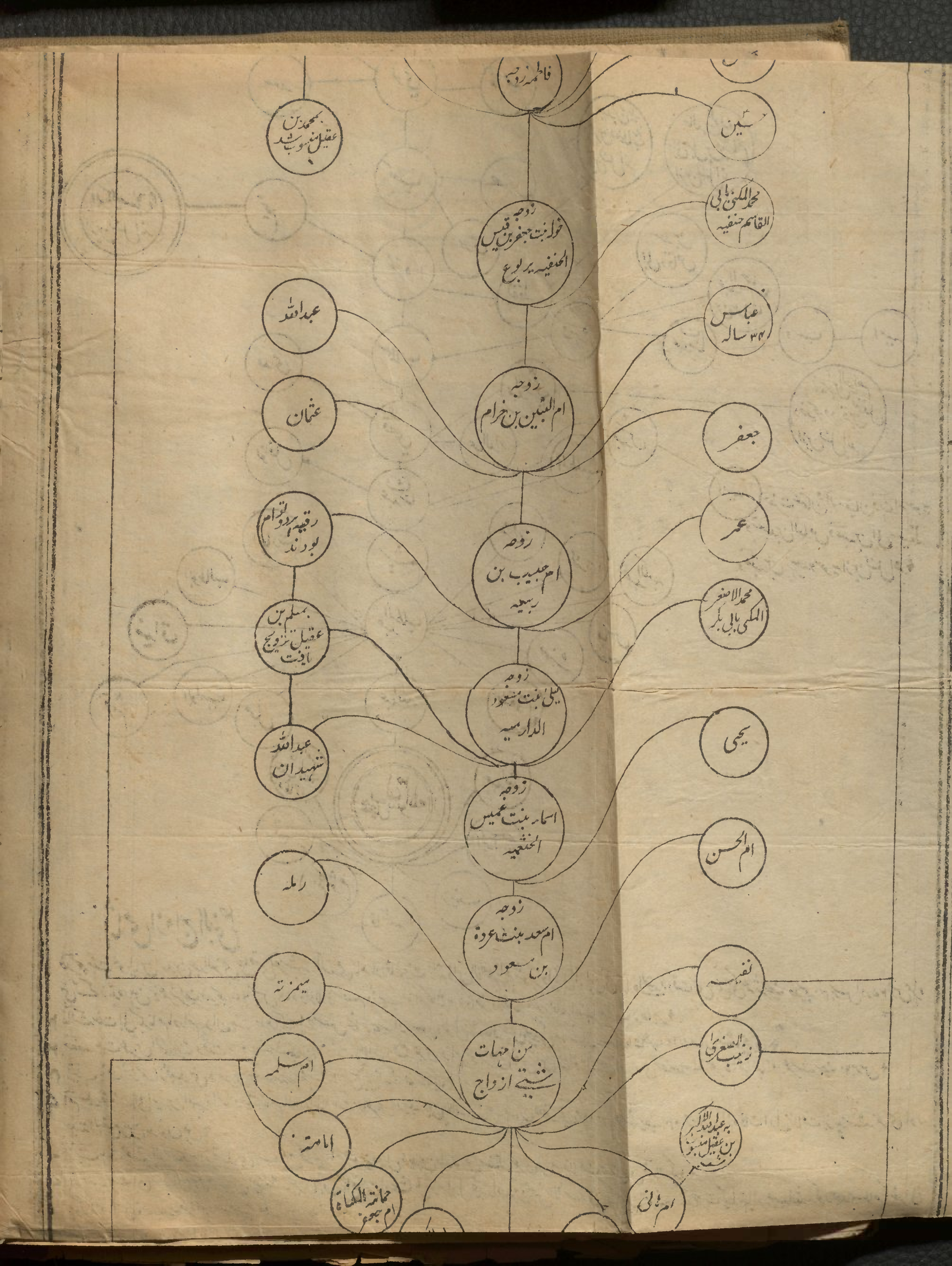
ابي امامة اسعد بن زرارة قال قال رسول الله ص لما عرج بي الى السماء رأيت مكتوبا
على ساق العرش بالنور لا اله الا الله محمد رسول الله ص ايدته بعلي ونصرته
بعده الحسن والحسين ورأيت عليا عليا عليا ورأيت محمدا مرتين وجعفر
وموسى والحسن والحجة اثنا عشر اسما مكتوبا بالنور فقلت يا رب اسامي
هؤلاء الذين قد قرنتهم بي نوديت يا محمد هم الائمة بعدك والاخيار
من ذريتك **حديث چهار و سيم** عن عائشة قالت كانت لنا مشربة و
كان النبي ص اذا اراد لقاء جبرئيل لقيه فيها فلقيه رسول الله ص مرة فيها
وامر ان لا يصعد اليه احد فدخل الحسين بن علي ولم يعلم حتى غشيه
فقال جبرئيل من هذا فقال رسول الله ص ابني فاخذ النبي ص فاجلسه على
فخذه فقال جبرئيل اما انه سيقتل قال رسول الله ص الله اكبر ومن
يقتله قال امتك قال رسول الله ص امتي يقتله قال نعم وان شئت اخبرتك
بالارض التي يقتل فيها واشار جبرئيل الى الطف بالعراق واخذ منه
تربة حمراء فاراه اياها فقال هذه من تربة مصرعه فبكى رسول الله
فقال له جبرئيل لا تبك فسوف ينتقم الله منهم بقائمكم اهل البيت
فقال رسول الله ص ومن قائمنا اهل البيت قال هو التاسع من ولد الحسين
كذا اخبرني ربي عز وجل انه سيخلق من صلب الحسين ولدا وسماه عنده
عليا خاضع لله خاشع ثم يخرج من صلب علي ابنه وسماه عنده محمد ثم
يخرج من صلب محمد ص ابنه وسماه عنده جعفر ناطق عن الله صادق في الله ويخرج
من صلب ابنه وسماه عنده موسى واثق بالله محب الله ويخرج من صلب ابنه
وسماه عنده عليا الراضي بالله والداعي الى الله ويخرج من صلبه ابنه وسماه
عنده محمد ص ويخرج من صلبه ابنه وسماه عنده عليا المكتفي بالله
والولي ثم يخرج من صلبه كلمة الحق ولسان الصدق ومظهر الحجة
له غيبة طويلة يظهر الله به الاسلام ويخيف الكفر واهله

ش

بابزدہم ۱۵ عن ابی سلمة قلت یا ام المؤمنین هل عهد الیکم نبیکم
یکون من الخلفاء فاطبقت الکتاب نعم قال ثم و فتحت الکتاب
وقالت یا ابا سلمة کانت لنا مشربة و ذکرت الحدیث فاخرجت ا
فکتبت هذا الخبر ما ملئت علی حفظا و لفظا ثم قالت اکتمه
یا ابا سلمة ما دمت حیة کلمت علیها فلما کان بعد مضیها دعانی ع
الی الخبر الذی املئت علیک عائشة قلت و ما الخبر یا امیر المؤمنین قال الذی
اسماء الاوصیاء من بعدی فاخرجته الیه حتی سمعه **حدیث شانزدہم ۱۶** ع
لیتجان تاریخ ثعلبی صفحه ۱۳ روی بریدة الرقاشی عن انس بن مالک قا
بنا رسول الله صلوة الفجر ثم اقبل علینا بوجهه الکریم و قال معاشر النا
من افتقر الی الشمس فلیتمسک بالقمر و من افتقر الی الزهرة فلیتمسک بالفر
قیل یا رسول الله ما الشمس و ما القمر و ما الزهرة و ما الفرقدین قال انا الش
وعلی القمر و فاطمة الزهرة و الحسن و الحسین الفرقدین فی کتاب الله
یفترقان حتی یردا علی الحوض **نسب نامه تاریخ الخلفاء** ابو بکر بن ابی قحا
عثمان بن عامر بن عمرو بن کعب بن سعد بن تیم بن مرة بن کعب بن
بن لوی القرشی التیمی **تاریخ الخلفاء** عمر بن الخطاب بن نفیل بن عبد العزی
ریاح بن قرط بن رزاح بن عدی بن کعب بن لوی ابو حفص القرشی العدوی
الفاروق **ایضا** صفحه ۱۲۷ عثمان بن عفان بن ابی العاص ابن امیة بن عبد الشمس
بن عبد مناف بن قصی بن کلاب بن مرة بن کعب بن لوی بن غالب القر
الاموی **سوره بقر ۳ پاره** و قال لهم نبیهم ان الله قد بعث لکم طالوت
قالوا انی یکون له الملک علینا و نحن احق بالملک منه و لم یوت
من المال ان الله اصطفاه علیکم و زاده بسطة فی العلم و الجسم و
یؤتی ملکه من یشاء **تفسیر کبیر ۲ جلد صفحه ۳۳۴** قال المفسرون و سبب
الاستبعاد ان النبوة کانت مخصوصة بسبط معین من اسباط بنی اسرا



از عبدالله اکبر بن عقیل منسوب شدند
بر عبدالله اکبر بن عقیل منسوب شدند
و خدیجه و ورقه بن نوفل ازین نسل اند
عبد شمس
قصی
عبد الدار
نوفل
المطلب
عبد مناف
امیه
حضرت عثمان و ابوسفیان و هند ام معویه
و سعید بن العاص و عقبه بن ابی معیط
و عتبه بن ربیعه و معویه ازین نسل اند
ضرار
هاشم
الحارث
الزبیر
عبد الکعبه
ابوطالب
عبد المطلب
غیداق
عباس
حمزه
المقوم
عبدالله
حجل
ابولهب
قثم
عبدالله
محمد رسول الله
قاسم ملقب بطیب و طاهر



فاطمه زوجه
حسین
محمد بن عقیل منسوب شد
زوجه خوله بنت جعفر بن قیس الحنفیه یربوع
محمد الملکی بابی القاسم حنفیه
عبدالله
عباس ۳۴ ساله
زوجه ام البنین بن خرام
عثمان
جعفر
رقیه هر دو توام بودند
عمر
زوجه ام حبیب بن ربیعه
محمد الاصغر الملکی بابی بکر
مسلم بن عقیل تزویج یافت
زوجه لیلی بنت مسعود الدارمیه
عبدالله شهیدان
یحیی
زوجه اسماء بنت عمیس الخثعمیه
ام الحسن
رمله
زوجه ام سعد بنت عروة بن مسعود
نفیسه
میمونه
من امهات شتی ازواج
ام سلمه
زینب الصغری
امامه
به عبدالله الاکبر بن عقیل منسوب
خدیجه
ام هانی

وسبط لاوي بن يعقوب ومنه موسى وهارون وسبط المملكة سبط يهوذا
ومنه داود وسليمان وان طالوت ما كان من احد هذين السبطين بل كان
من ولد بنيامين فلهذا السبب انكروا كونه ملكا لهم وزعموا انهم احق
بالملك منه قال البغوي في تفسيره مثله **تاريخ ابو الفدا صفحه ٢١** لما مات موسى لم
يزل على بني اسرائيل ملك بل كان لهم حكام سنن واستمدوا الملوك و
لم يزالوا على ذلك حتى قام فيهم طالوت فكان اول ملوكهم **بخاري ١ جلد**
صفحه ٢٦٧ عن ابي سعيد الخدري عن النبي صلعم قال لتتبعن سنن من كان قبلكم
شبرا بشبر وذراعا بذراع حتى لو دخلوا جحر ضب تبعتموهم قلنا يا رسول الله ءا
ليهود والنصارى قال فمن (قسطلاني) وهو كناية عن شدة الموافقة
لهم في المعاصي **مشكوة كتاب الاعتصام** عن عبد الله بن عمر قال قال رسول الله
صلعم ليأتين على امتي كما اتى على بني اسرائيل حذو النعل بالنعل حتى ان كان منهم
من اتى امه علانية لكان في امتي من يصنع ذلك وان بني اسرائيل تفرقت على
ثنتين وسبعين فرقة وتفترق امتي على ثلث وسبعين ملة كلهم في النار الا ملة
واحدة **مسلم ٢ جلد صفحه ١١٩** عن جابر بن عبد الله يقول قال النبي صلعم الناس تبع
لقريش في الخير والشر **تاريخ الخلفاء صفحه ٧** قال البزار قال رسول الله الامراء
من قريش ابرارها امراء ابرارها وفجارها امراء فجارها **سوره بني اسرائيل**
بيضاوي ١ جلد صفحه ٤٨٥ وقضينا الى بني اسرائيل واوحينا اليهم وحيا مقضيا
مبتوتا في الكتب في التورية لتفسدن في الارض مرتين افسادتين اولهما
مخالفة احكام التورية وقتل شعيا وقتل ارميا وثانيهما قتل زكريا
ويحيى وقصد قتل عيسى بعثنا عليكم عبادا لنا بخت نصر عامل لهراسف على
بابل وجنوده وقيل جالوت الجزري وقيل سنحاريب من اهل نينوى ثم رددنا
لكم الكرة اي الدولة والغلبة عليهم على الذين بعثوا عليكم وذلك
بان القى الله تعالى في قلب بهمن بن اسفنديار لما ورث من جده كشتاسف

بن اصراسف شفقة عليهم فرد اسراءهم الى الشام وسلك دانيال فاستولوا على
من كان فيهما من اتباع بخت نصر وبان سلط داود على جالوت وفي كشف
عن ابي جعفر بن محمد ابن علي عن جابر بن عبد الله الانصاري قال دخلت
على فاطمة بنت رسول الله صلعم وبين يديها لوح فيه اسماء الاوصياء والائمة ولدها
فعددت اثني عشر اخرهم القائم من ولد فاطمة ثلثة منها محمد وثلثة علي
كشف الغمة قال رسول الله صلعم لعلي يا علي ان اثني عشر من بيتي اعطاهم
علمي وفهمي اولهم انت يا علي واخرهم القائم وهم خلفائي واوصيائي
واوليائي وحجج على امتي المقر بهم مومن والمنكر بهم كافر ورواه الامام
احمد في مسنده **شفاء قاضي عياض ٢ جلد صفحه ٤٧** وقال عليه الصلوة والسلام معرفة
ال محمد براءة من النار وحب ال محمد جواز على الصراط والولاية لال محمد
امان من العذاب قال بعض العلماء معرفتهم هي معرفة مكانهم من رسول
الله صلعم واذا عرفهم بذلك عرف وجوب حقهم وحرمتهم بسببه **شفاء عياض**
٢ جلد صفحه ٤٨ وقال من احبني واحب هذين واشار الى حسن وحسين وابا هما وامهما
كان معي في درجتي يوم القيامة **ازالة الخفاء وترمذي مثله اسعاف الراغبين صفحه**
١٥٦ واخرج الطبراني بسند حسن عن ام سلمة عن رسول الله صلعم قال من احب عليا
فقد احبني ومن احبني فقد احب الله ومن ابغض عليا فقد ابغضني ومن ابغضني
فقد ابغض الله **سيرة المحمدية صفحه ٤٥٤** روى الامام احمد وابو داود والحاكم
عن عبد الله بن مسعود عن رسول الله صلعم انه قال تدور رحى الاسلام بخمس
ثلثين او سبع وثلثين فان يهلكوا فسبيل من هلك وان يقم لهم دينهم يقم
لهم سبعين عاما قال شيخ شيوخنا مولنا ولي الله سند زمانه في شرح هذا
الحديث تضطرب دائرة الاسلام في سنة خمس وثلثين يقتل عثمان رض وسنة
ست وثلثين بحرب الجمل فيما بين علي وعائشة رض وسنة سبع وثلثين
بحرب صفين فيما بين علي ومعاوية فان يهلكوا بغلبة اهل البغي

سلوبیۃ الامام الحسن فسبیل من ھلک من الامم وکان کذلک حتی
طرا الحسن رضی المصالحۃ تاریخ الخلفاء صفحہ ۵ عن حذیفۃ قال قالوا یا رسول اللہ
تستخلف علینا قال انی ان استخلف علیکم فتعصون خلیفتی ینزل علیکم و
باب مناقب سیدنا علی کرم اللہ وجہہ عن عبد اللہ بن زید عن ابیہ ان النبی
من احب اھل بیتی بورک لہ فی اجلہ وان یمتع بما خولہ اللہ فیخلفنی فی
بیتی خلافۃ حسنۃ فمن لم یخلفنی فیھم ابتر عمرہ وورد علی یوم القیمۃ
مسودا وجھہ شواہد النبوت ملا عبد الرحمن جامی کہ علی کرم اللہ وجہہ امام اول ست وحسن امام دوم
حسین امام سوم وزین العابدین امام چہارم ومحمد باقر امام پنجم وجعفر صادق امام ششم وموسی کاظم امام ہفتم
موسی الرضا امام ہشتم ومحمد تقی امام نہم وعلی نقی امام دہم وحسن عسکری امام یازدہم ومحمد مہدی
دوازدہم + وتاریخ ابن خلکان واسعاف الراغبین وفتوحات مکیہ ابن العربی + خلافت وامامت حضرت
علی بنص کتاب وسنت وبروایت ترمذی وابوداؤد بدون اجماع بشوری وبیعت کی ہے اور خلاف حدیث
خلافۃ ثلثون سنۃ کے ہوتا ہے اور امام اور خلیفہ سیزدہم حسب ترتیب حدیث الائمۃ اثنا عشرۃ کلھم من قریش
ہوں گے اور یہہ باطل ہے اور جب حضرت امیر خلیفہ چہارم ہوئے تب امام اول جہ معنی دارد اور جب خلاف بیعت
ہوئے تب امامت حسین ودیگر ائمہ کس طرح صحیح ہوئی حیواۃ الحیوان دمیری ۲ جلد صفحہ ۴۸۵
کامل ابن عدی فی ترجمۃ عبد اللہ بن واقد الواقفی وفی ترجمۃ عیسی بن عبد
بن محمد بن علی بن ابیطالب ان النبی صلعم قال لعلی انت یعسوب المومنین ولما
ان ابو بکر الصدیق رض قام امیر المومنین علی ابن ابیطالب رض علی باب البیت
مسجی فیہ فقال کنت واللہ یعسوبا للمومنین وکنت کالجبل لا تحرکہ
العواصف ولا تزیلہ القواصف فمثلہ علی کرم اللہ وجہہ بالیعسوب فی سبقہ
الاسلام غیرہ لان الیعسوب یتقدم النحل اذا طارت فتتبعہ والعواصف الریح
المہلکۃ فی البر والقواصف الریح المہلکۃ فی البحر قال اللہ تعالی ولسلیمان الریح
عاصفۃ وقال اللہ تعالی فیرسل علیکم قاصفا من الریح فیغرقکم بما کفرتم
رسول خدا صلعم نے کہا ای علی تم حامی مومنین کے ہو اور جب وفات کیا حضرت ابو بکر کھڑے ہوئے امیر المومنین ع

علی بن ابیطالب رضی اللہ عنہ اوپر در خانہ کے اور تسبیح پڑھتے تھے اور کہتے تھے کہ قسم بخدا مین یعسوب المومنین ہون اور مثل کوہ کے ہون کہ باد تند سے حرکت نہین کرتا ہے یہہ فقرات نہج البلاغت مین آئے ہین اور دلالت کرتا ہے کہ آپ دعوی امامت رکہتے تہے اسعاف الراغبین صفحہ ۱۵۹ اور روی ابن السماک ان ابا بکر رض قال سمعت النبی یقول لا یجوز علی الصراط الا من کتب له علی الجواز حضرت ابی بکر رض سے روایت ہے کہ سنا مینے رسول ص فرماتے تہے کہ پل صراط سے کوئی گذر نکریگا جب تک کہ اجازت و نوشتہ دستخطی علی کا اوسکے ہاتہ مین ہوئے ازالۃ الخفا صفحہ ۲۷۰ حدثنی اسحاق بن یونس حدثنا سوید بن سعید عن مطلب بن زیاد عن ابراھیم بن حیان عن عبد اللہ بن الحسن عن فاطمۃ بنت الحسین عن اسماء بنت عمیس قالت کان راس رسول اللہ ص فی حجر علی و کان یوحی الیہ فلما سری عنه قال لی یا علی صلیت الفرض قال لا قال اللھم انک تعلم انہ کان فی حاجتک و حاجۃ رسولک فرد علیہ الشمس فردھا علیہ فصلی و غابت الشمس حدیث ۲ حدثنا جعفر بن احمد بن سنان الواسطی حدثنا علی بن المنذر حدثنا محمد بن فضیل حدثنا فضیل بن مرزوق عن ابراھیم بن الحسن عن فاطمۃ بنت الحسین بن علی عن اسماء بنت عمیس قالت کان رسول اللہ اذا نزل علیہ الوحی یکاد یغشی علیہ فانزل علیہ یوما و راسہ فی حجر علی حتی غابت الشمس فرفع رسول اللہ ص راسہ فقال لہ صلیت العصر یا علی قال لا یا رسول اللہ فدعا اللہ تعالی فرد علیہ الشمس حتی صلی العصر قالت فرایت الشمس بعد ما غابت حین ردت حتی صلی العصر قال الحافظ جلال الدین السیوطی فی جزء کشف اللبس فی حدیث رد الشمس ان حدیث رد الشمس معجزۃ لنبینا محمد ص صححہ الامام ابو جعفر الطحاوی و غیرہ و افرط الحافظ ابو الفرج بن الجوزی فاورده فی کتاب الموضوعات و قال تلمیذہ المحدث ابو عبد اللہ محمد بن یوسف الدمشقی الصالحی فی جزء مزیل اللبس عن حدیث رد الشمس اعلم ان ھذا الحدیث رواہ الطحاوی فی کتابہ شرح مشکل الاثار عن اسماء بنت عمیس من طریقین و قال ھذان الحدیثان ثابتان و رواتھما ثقات و نقلہ قاضی عیاض فی شفاء و الحافظ ابن

النّاس فی بشرى اللبيب الحافظ علاء الدين مغلطائی فی كتابه الزهر الباسم و
ابو الفتح الازدی وحسنه ابوزرعة بن العراقی وشيخنا الحافظ جلال الدين
طی فی درر المنتثرة فی الاحاديث المشتهرة وقال الحافظ احمد بن صالح وفی
الحلبية نحوه **حديث ۳** حدثنا علی بن عبد الرحمن بن محمد بن المغيرة حدثنا
بن صالح حدثنا ابن ابی فديک حدثنی محمد بن موسی عن عون بن محمد
مه ام جعفر عن اسماء ابنة عميس ان النبی صلی الظهر بالصهباء ثم ارسل
فی حاجة فرجع وقد صلی النبی العصر فوضع النبی راسه فی حجر علی فلم
كه حتی غابت الشمس فقال النبی اللهم ان عبدک عليا احتبس بنفسه
نبيک فرد عليه شرقها اسماء فطلعت الشمس حتی وقعت علی الجبال وعلی
الارض ثم قام علی فتوضأ وصلی العصر ثم غابت وذلک فی الصهباء قال
حاوی و محمد بن موسی المدنی المعروف بالفطری وهو محمود فی روايته و
ون بن محمد هو عون بن محمد بن علی بن ابی طالب و امه هی ام جعفر ابنة
محمد بن جعفر بن ابی طالب ثم عارض الحديث بما روی من طريق عن ابی
يرة رفعه لم يحتبس الشمس علی احد الا يوشع و اجاب بانه يمكن
يكون المخصوص بيوشع ردها بعد الغيوبة وهذا حبس عن الغيوبة ثم
الجواب بحديث لفظه فحبسها الله عليه ای علی يوشع انتهی حاصل كلام
حاوی **دراسات اللبيب صفحہ ۲۱۶** قد خاف شيخ ارباب السير فی السيرة
الشامية من الكلام علی طرق حديث رد الشمس بعد غيبة لصلوٰة علی رض و
تتبع رجالها ان يرمی بالتشيع حيث رماه ای الحافظ الحسكانی فی ذالک
فلما لهم **اسعاف الراغبين صفحہ ۱۶۰** والقاضی فی الشفاء وحسنه شيخ الاسلام
زرعة وتبعه غيره وردوا علی جمع قالوا انه موضوع اسما بنت عميس كہتی ہين
مبارک رسولخدا کا زانوی علی پر تہا اور جب خواب سے بیدار ہوے پوچہا کہ ای علی تمنے ادای فریضہ عصر کیا
ب دیا کہ نہین فرمایا رسول خدا نے کہ خدایا تو جانتا ہے کہ علی کام مین تیرے رسول کے تہا پس پہیر دے

آفتاب کو اور آفتاب طلوع ہوا کہ نماز ادا کی گیا اور پھر آفتاب بعد نماز غروب ہوگیا سیرة الحلبیہ ۳ جلد صفحہ ۱۲۲ اور
علی کرم اللہ وجہہ قال انطلق بی رسول اللہ صلعم لیلاً حتی اتی الکعبة فقال اجلس
فجلست الی جنب الکعبة فصعد رسول اللہ صلعم علی منکبی ثم قال انهض فنهضت فلما
رأی ضعفی تحته قال اجلس فجلست ثم قال صلعم یا علی اصعد علی منکبی ففعلت ای
روایته انه صلعم قال لعلی کرم اللہ وجهه اصعد علی منکبی واهدم الصنم فقال یا
رسول اللہ صلعم بل اصعد انت فانی اکرمک ان اعلوک فقال انک لا تستطیع حمل
ثقل النبوة فاصعد انت فجلس النبی صلعم فصعد علی علی کاهله ثم نهض به قال علی
فلما نهض بی فصعدت فوق ظهر الکعبة وتنحی رسول اللہ صلعم ای وخیل لی حین نهض
بی انی لو شئت لنلت افق السماء ای وفی روایة قیل لعلی کیف کان حالک
وکیف وجدت نفسک حین کنت علی منکب رسول اللہ صلعم فقال کان
من حالی انی لو شئت ان اتناول الثریا لفعلت ازالة الخفا صفحه ۲۵۲ واخرج النسائی
عن علی قال انطلقت مع رسول اللہ صلعم حتی اتینا الکعبة فصعد رسول اللہ علی
منکبی فنهض به علی فلما رای رسول اللہ صلعم ضعفی قال لی اجلس فجلست
فنزل نبی اللہ صلعم وجلس لی وقال اصعد علی منکبی فصعدت علی منکبیه
فنهض بی فقال علی انه لیخیل الی انی لو شئت لنلت افق السماء فصعدت علی
الکعبة وعلیها تمثال من صفر او نحاس فجعلت اعالجه لازیله یمیناً وشمالاً
وقداماً ومن بین یدیه ومن خلفه حتی اذا استمکنت فیه فقال نبی اللہ
اقذفه فقذفت به فکسرته کما یکسر القواریر ثم نزلت فانطلقت
انا ورسول اللہ صلعم نستبق حتی توارینا البیوت خشیة ان یلقانا احد حضرت علی
سے روایت ہے کہ میں ہمراہ رسول خدا کے آیا کعبہ میں اور سوار ہوئے رسولخدا صلعم میرے دوش پر پس جب رسول
اللہ نے مجھے کمزور و ناتوان دیکھا فرمایا بیٹھو میں بیٹھ گیا اور اترے رسولخدا صلعم بیٹھ گئے اور فرمایا کہ چڑھو میرے کاندھے
پر میں اٹھا پیر دونو طرف سے دوش رسول پر رکھکر سوار ہوا اور چڑھ گیا کعبہ پر اور وہاں تصویرین بنت وغیرہ کی
تہین اور اونکو توڑ ڈالا یہ نقل شیعہ کے ازالة الخفا صفحہ ۲۶۴ واخرج الترمذی وعبد اللہ ابن

ی زوائد المسند مسلسلا بالسادۃ الاشراف کلاھما قال حدثنا نصر بن علی الجھضمی

نا علی بن جعفر بن محمد قال اخبرنی اخی موسی ابن جعفر بن محمد عن ابیہ جعفر بن

ابیہ محمد بن علی عن ابیہ علی بن الحسین عن ابیہ عن جدہ علی بن ابیطالب

نبی ص اخذ بید حسن ع و حسین ع فقال من احبنی واحب ھذین واباھما وامھما

کان معی فی درجتی یوم القیمۃ فرمایا نبی ص نے کہ جو شخص مجھے دوست رکھے اور حسنین کو و پدر و مادر کو

دوست رکھے وہ میرے ساتھ بروز قیامت کے ہوگا ازالۃ الخفا صفحہ ۲۶۳ وعن عبد اللہ

سعود رض قال قال رسول اللہ ص النظر الی وجہ علی عبادۃ فرمایا رسول خدا نے کہ جو کوئی

طرف چہرہ علی ع کے وہ عبادت خدا ہے ازالۃ الخفا صفحہ ۲۵۹ قال محمد بن اسحاق حدثنی

اللہ بن ابی بکر وحسین بن عبد اللہ وغیرھما من اصحابنا ان علی بن ابیطالب ع

اس بن عبد المطلب ع والفضل بن العباس وقثم العباس واسامۃ زید وسقران

رسول اللہ ھم الذین تولوا غسلہ وان اوس بن خولی احد بنی الخزرج قال

لی بن ابی طالب انشدک اللہ یا علی وحظنا من رسول اللہ ص وکان اوس

صحاب رسول اللہ ص واھل بدر قال ادخل فدخل وحضر غسل رسول اللہ ص

سندہ علی الی صدرہ وکان الفضل والعباس وقثم یقلبونہ معہ واسامۃ

زید وشقران مولیاہ وھم الذان یصبان الماء علیہ وعلی بن ابی طالب ع

لہ وقد اسندہ الی صدرہ وعلیہ قمیصہ یدلکہ بہ من ورائہ لا یفضی بیدہ

سول اللہ ص وھو یقول بابی انت وامی ما اطیبک حیا ومیتا ولم یر من رسول اللہ ص

ری من المیت ثم قال ابن اسحاق وکان الذین نزلوا فی قبر رسول اللہ ص علی

بیطالب ع والفضل بن العباس وقثم ابن العباس وشقران مولی رسول اللہ ص شفاء

عیاض صفحہ ۵۹ جلد اول وعن علی رض اوصانی النبی لا یغسلہ غیری فانہ لا یری

عورتی الا طمست عیناہ علی و عباس و فضل و قثم و اسامہ و شقران و اوس خزرجی غسل میں

ا کے شریک تھے حضرت علی اپنے ہاتھوں سے جسم رسول ص کو ملتے تھے و فضل و عباس و قثم کروٹ

تھے و اسامہ و شقران پانی گراتے تھے اور فرمایا تھا رسول خدا نے کہ سیواے حضرت علی کے جو کوئی میر

تر پر نظر کریگا وہ کور ہو جاوے گا **اسعاف الراغبین صفحہ ۱۵۹** واخرج البخاری عن ع
انہ قال انا اول من یجثو بین یدی الرحمن للخصومۃ یوم القیمۃ حضرت علی رض
اول میں ہونگا بروز قیامت کے مستغیث وطالب انتقام ظلم اعدا سے کا سامنے خدا کے **مشکوۃ صفحہ**
وعن ام سلمۃ قالت قال رسول اللہ صلعم من سب علیا فقد سبنی رواہ
الحاکم وقد اخرجہ محمد بن یوسف الکنجی الشافعی محدث الشام
ابن عباس واخرجہ الحافظ النمری عن عمر الاسلمی واخرجہ الطبرانی و
عساکر عن ابی عبیدۃ محمد بن عمار واخرجہ الخطیب عن عمار بن یاسر فرمایا رسو
کہ جو شخص لعنت کرے علی پر ہر آئینہ اوسنے مجھپر لعن کیا **تاریخ الخلفا صفحہ ۱۷۲** واخرج احمد و
بسند صحیح عن ابی سعید الخدری ان رسول اللہ صلعم قال لعلی انک تقاتل علی
کما قاتلت علی تنزیلہ **کنوز الحقایق حرف الیاء** یا علی انت تقتل علی سنتی
اے علی تم جنگ کروگے اس امت سے موافق تنزیل قرآن کے **تاریخ الخلفا صفحہ ۱۷۰** واخرج
سعد عن ابی ہریرۃ رض قال قال عمر بن الخطاب علی اقضانا واخرج عن ا
مسعود رض قال کنا نتحدث ان اقضی اہل المدینۃ علی رض واخرج ابن سعد
ابن عباس قال اذا حدثنا ثقۃ عن علی الفتیا لانعدوہا واخرج عن سعید بن
المسیب قال کان عمر بن الخطاب رض یتعوذ باللہ من معضلۃ لیس لہا ابو حسن
اخرج ابن عساکر عن ابن مسعود قال افرض اہل المدینۃ واقضاہا علی
ابی طالب رض واخرج عن عائشۃ رض ان علیا ذکر عندہا فقالت اما انہ اع
من بقی بالسنۃ وقال عبد اللہ بن عباس ابن ابی ربیعۃ کان لعلی ما شئت
ضرس قاطع فی العلم وکان لہ البسطۃ فی العشیرۃ والقدم فی الاسلام
رسول اللہ صلعم والفقہ فی السنۃ والنجدۃ فی الحرب والجود فی المال **صفحہ ۱۶۹** اخ
الحاکم وصححہ عن علی قال بعثنی رسول اللہ صلعم الی الیمن فقلت یا رسول اللہ
وانا شاب اقضی بینہم ولا ادری ما القضاء فضرب صدری بیدہ ثم قال
اللہم اہد قلبہ وثبت لسانہ فوالذی فلق الحبۃ ما شککت فی

بین اثنین صفحہ ۱۶۷ قال الامام احمد بن حنبل ما ورد لاحد من اصحاب رسول اللہ ص
من الفضائل ما ورد لعلی رض اخرجہ الحاکم ۱۷۱ واخرج ابن عساکر عن ابن عباس
قال ما نزل فی احد من کتاب اللہ تعالیٰ ما نزل فی علی و اخرج ابن عساکر عن ابن
عباس قال نزل فی علی ثلثمائة آیة صفحہ ۱۷۱ واخرج الطبرانی فی الاوسط عن ابن
عباس قال کانت لعلی ثمانی عشرة منقبة ما کانت لاحد من هذه الامة
اخرج ابو یعلی عن ابی هریرة قال قال عمر بن الخطاب لقد اعطی علی ثلث خصال
لان یکون لی خصلة منها احب الی من اعطی حمر النعم فسئل وما هی قال
تزوجه ابنته فاطمة وسکناه المسجد لا یحل لی فیه ما یحل له والرایة
یوم خیبر وروی احمد بسند صحیح عن ابن عمر نحوه **شرح فقہ اکبر صفحہ ۷۶ و شرح
مواقف مثلہ وسیرة الحلبیہ مثلہ وشرح تجرید قوشجی مثلہ اسعاف الراغبین صفحہ ۱۵۷**
نحوہ حضرت عمر رض اور ابن عباس و ابن مسعود کہتے ہیں کہ حضرت علی فتوے دینے میں بہترین قاضی ہمارے
ہیں اور پھر حضرت عمر رض فرماتے ہیں کہ مجھے آرزو رہی کہ ایک بھی وہ خصلت مجھ میں ہوتی ایک تزویج سیدہ کا
دوم قیام علی کا بحالت جنب مسجد نبی میں سوم علم داری علی بروز فتح خیبر پس مسئلہ فضیلۃ الشیخین وحب الختنین کا
بالکل بے اصل معلوم ہوتا ہے **جامع ترمذی ۲ جلد صفحہ ۲۳۴** حدثنا خلاد بن اسلم البغدادی
نا النضر بن شمیل نا عوف عن عبد اللہ بن عمرو بن هند الجملی قال قال علی
کنت اذا سألت رسول اللہ ص اعطانی واذا سکت ابتدانی هذا حدیث
حسن غریب من هذا الوجه **تاریخ الخلفا صفحہ ۱۷۰** واخرج ابن سعد عن علی انه قیل
له مالک اکثر اصحاب رسول اللہ ص حدیثا قال کنت اذا سألته انبانی واذا سکت
ابتدانی **ایضاً صفحہ ۲۶۲** عن عبد اللہ بن عمرو بن هند الجملی **اسعاف الراغبین صفحہ ۱۵۷**
اخرج الطبرانی والحاکم وصححہ عن ام سلمة قالت کان رسول اللہ ص اذا غضب
لم یجترئ احد ان یکلمه الا علی حضرت علی کہتے ہیں کہ جب میں جس بات کا سوال کرتا تھا رسول خدا
مجھے عطا فرماتے تھے اور جب میں ساکت ہو جاتا تھا حضرت رسول خود مجھ سے ابتداءً تکلم کرتے تھے اور حضرت ام
سلمہ رض کہتی ہیں کہ جب رسول اللہ حالت غضب میں ہوتے تھے کسی کی جرأت نہ ہوتی تھی کہ حضرت سے بات کر سکے الا علی

جامع ترمذی ۲ جلد صفحہ ۲۳۵ حدثنا محمد بن حميد الرازي نا ابراهيم بن المختار عن
شعبة عن ابي بلج عن عمرو بن ميمون عن ابن عباس ان النبي ص امر بسد الابواب الا
باب علي هذا حديث غريب لا نعرفه عن شعبة بهذا الاسناد الا من هذا الوجه
سيرة الحلبيه ۳ جلد صفحہ ۴۵۰ قالوا يا رسول الله ص سددت ابوابنا كلها الا باب علي
فقال ما انا سددت ابوابكم ولكن الله سدها وفي رواية ما انا سددت ابوابكم
وفتحت باب علي ولكن الله فتح باب علي ازالة الخفا صفحہ ۲۶۱ وقال ابن عباس
وسد رسول الله ص ابواب المسجد غير باب علي فكان يدخل المسجد جنبا
وهو طريقه ليس له طريق غيره سيرة المحمديه صفحہ ۵۳۲ في تاريخ ابن كثير
سد جميع الابواب الشارعة الى المسجد الا باب علي وكانت فاطمة رض تحتاج الى
المرور من بيتها الى بيت ابيها صلعم الصواعق صفحہ ۲۶۲ وعن زيد بن ارقم قال كانت
لنفر من اصحاب رسول الله ص ابواب شارعة في المسجد فقال يوما سدوا هذه الابواب
الا باب علي قال فتكلم في ذلك ناس فقام رسول الله ص فحمد الله واثنى
عليه ثم قال اما بعد فاني امرت بسد هذه الابواب غير باب علي فقال فيه
قائلكم والله ما سددت شيئا ولا فتحته ولكن امرت بشيء فاتبعته
ازالة الخفا صفحہ ۲۶۵ وعن ابن عباس ان النبي امر بسد الابواب الا باب علي وفي
مسند احمد بن حنبل من عدة طرق ان النبي ص امر بسد الابواب الا باب علي
فتكلم الناس فخطب رسول الله فحمد الله واثنى عليه ثم قال اما بعد
فاني لما امرت بسد هذه الابواب غير باب علي فقال فيه قائلكم والله
ما سددت شيئا ولا فتحت ولكن امرت بشيء فاتبعته اشعة اللمعات
المشكوٰة كتاب الفتن باب مناقب صديق ۲ جلد صفحہ ۲۲۹ شیخ ابن حجر برابن جوزی در حکم
کردن وے بوضع این حدیث بمجرد توہم معارضہ وے بحدیث ابی بکر وگفتہ ہست کہ حدیث را طرق کثیرہ ہست
بعضے ازان بحد صحت رسیدہ ہست وبعضے بمرتبہ حسن ومعارضت میان این حدیث وحدیثے کہ وارد شدہ ہست در شان
ابی بکر ووجہ توفیق آنست کہ امر بسد ابواب وفتح باب علی در اول امر بود نزد بنا مسجد وبود مر علی را ارض در جانب مسجد

وآمدمی برآمد ازان وبہ تحقیق کہ بصحت رسیدہ ہست آنحضرت صلعم کہ فرمود مر علی را رض در نیاید این مسجد را جنب
وی کہ من وتو جناب رسول خدا صلعم نے فرمایا کہ سبکے دروازے بند کرئے جاوین صرف وا رہے باب علی اسحد
بعض علماء اہلسنت نے یہہ شبہہ بیان کیا ہے کہ اسمضمون کی حدیث بشان حضرت ابی بکر آئی ہے بنا بر
ہی ہے پس دیگر محدثین اہلسنتہ نے اسکا جواب دیا ہے کہ وہ دوسری وقت مین فرمایا تہا اور یہہ دوسری
ہے اور سبب اسکا یہہ بیان کیا ہے کہ باب علی سے مسجد قریب تہی بسبب آرام آمد ورفت علی کے
تہا اور یہہ روایت ثقات سے درجہ تواتر کو پہنچی ہے اقول حدیث سد ابواب حضرت ابی بکر کون ثقات
تواتر کو پہونچی ہے پس خبر واحد بمقابلہ تواتر کے محتمل بوضع ہو سکتی ہے **جامع ترمذی ۲ جلد**
۲۰۰ حدثنا عيسى بن عثمان ابن اخي يحيى بن عيسى الرملي نا يحيى
بن عيسى الرملي عن الاعمش عن عدي بن ثابت عن زر بن حبيش عن
قال لقد عهد الي النبي الامي انه لا يحبك الا مومن ولا يبغضك
منافق قال عدي بن ثابت انا من القرن الذين دعى لهم النبي
حديث صحيح **مشكوة صفحه ۵۵۵** وعن زر بن حبيش قال قال علي رض
فلق الحبة وبرء النسمة انه لعهد النبي الامي الي ان لا يحبني
مومن ولا يبغضني الا منافق رواه مسلم **كنوز الحقايق حرف اليا** يا علي
محبك محبي ومبغضك مبغضي (ط) فرمایا رسولخدا صلعم نے کہ نہ دوست رکہیگا ای علی رض تمکو الا
اور نہ دشمنی کریگا تمسے الا منافق **سيرة المحمدية صفحه ۲۳۷** وفي فتاوى الجلال السيوطي
ان عليا خرج ليبيع ازار فاطمة ليأكل ثمنه فباعه بستة دراهم فسأله
سائل فاعطاه اياها فجاءه جبرئيل في صورة اعرابي ومعه ناقة فقال يا
ابا الحسن اشتر هذه الناقة قال ما معي ثمنها قال الى اجل فاشتراها بمائة
ثم عرض له ميكائيل في صورة رجل في طريقه اتبيع هذه الناقة قال
نعم قال بكم اشتريتها قال بمائة وذلك من الربح ستون فباعها له
فعرض له جبرئيل فقال بعت الناقة قال نعم قال ادفع الى ديني فدفع له
مائة ورجع بستين فقالت له فاطمة من اين لك هذا قال ضاربت مع الله

بِسِتَّةٍ نَاعطَانِي سِتِّيْنَ ثُمَّ جَاءَ اِلَى النَّبِيِّ فَأَخْبَرَهُ بِذَالِكَ فَقَالَ اَلْبَائِعُ جِبْرَئِيْلُ وَالْمُشْ
مِيْكَائِيْلُ وَالنَّاقَةُ لِفَاطِمَةَ تَرْكَبُهَا يَوْمَ الْقِيَامَةِ حضرت علیؑ نے ازار سیدہ کو چھہ درہم پر فرو
کیا اور ایک سائل کے سوال پر دیدیا کہ بصورت اعرابی حضرت جبرئیل آئے ناقہ لئے ہوئے اور کہا کہ ای ابو الحسن خرید کرو اس ناقہ کو
کہ میرے پاس قیمت موجود نہیں ہے کہا اچھا دوسری وقت بہہ دینا پس ناقہ کو خرید کیا بقیمت صد درہم کے بعدہ حضرت میکائیل بصورت
کے اثنار راہ مین آکر کہا کہ بیچتے ہو اس ناقہ کو کہا سو درہم پر پس کہا جبرئیل نے کہ قیمت ناقہ کی واپس دو کہ سو درہم ادای کیا
گہر کو کہ سیدہ سے بیان کرین سیدہ نے پوچھا کہ یہہ کہان سے لائے کہا کہ میتنے چھہ درہم کو بیچا خدا نے ساٹہہ اوسکے دے
آئے نزد نبی کے اور سب ماجرا بیان کیا فرمایا کہ بائع جبرئیل و مشتری میکائیل تہے اور ناقہ وہ ہے کہ جسپر فاطمہ بروز محشر
سوار ہو کر میدان قیامت مین آوین گے **جامع ترمذی ۲ جلد صفحہ ۲۳۶** حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ وَيَعْقُوبُ
بْنُ اِبْرَاهِيْمَ وَغَيْرُ وَاحِدٍ قَالُوْا اَنَا اَبُوْ عَاصِمٍ عَنْ اَبِي الْجَرَّاحِ قَالَ حَدَّثَنِي جَابِرُ بْنُ صُبَيْحٍ
قَالَ حَدَّثَتْنِي اُمُّ شَرَاحِيْلَ قَالَتْ بَعَثَ النَّبِيُّ جَيْشًا فِيْهِمْ عَلِيٌّ قَالَتْ فَسَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ
هُوَ رَافِعٌ يَدَيْهِ يَقُوْلُ اَللّٰهُمَّ لَا تُمِتْنِي حَتّٰى تُرِيَنِي عَلِيًّا هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ حَسَنٌ اِنَّمَا نَعْ
مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ **ازالۃ الخفا صفحہ ۲۶۵** وَعَنْ اُمِّ عَطِيَّةَ نَحْوَهُ رسول اللہ فرماتے تہے کہ خدایا
موت نہ دینا جب تک کہ تو علی کو مجھے دیکھا دے **ازالۃ الخفا صفحہ ۲۶۳** وَعَنْ اَبِي سَعِيْدِنِ الْخُدْرِيِّ
اِنَّ النَّبِيَّ دَخَلَ عَلٰى فَاطِمَةَ فَقَالَ اِنِّي وَاِيَّاكِ وَهٰذَا النَّائِمُ يَعْنِي عَلِيًّا وَهُمَا يَعْنِي الْحَسَنَ
وَالْحُسَيْنَ لَفِي مَكَانٍ وَاحِدٍ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ فرمایا رسول خدا نے کہ مین و علی و حسنین روز قیامت کو ایک
مکان مین ہو وین گے **مشکوۃ صفحہ ۵۵۷** وَعَنْ عَلِيٍّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ فِيْكَ مَثَلٌ مِنْ عِيْسٰى
اَبْغَضَتْهُ الْيَهُوْدُ حَتّٰى بَهَتُوْا اُمَّهُ وَاَحَبَّتْهُ النَّصَارٰى حَتّٰى اَنْزَلُوْهُ بِالْمَنْزِلَةِ الَّتِي لَيْسَ
لَهُ ثُمَّ قَالَ يَهْلِكُ فِيَّ رَجُلَانِ مُحِبٌّ مُفْرِطٌ يُفَرِّطُنِي بِمَا لَيْسَ فِيَّ وَمُبْغِضٌ يَحْمِلُهُ شَنَاٰنُهُ
عَلٰى اَنْ يَبْهَتَنِي رَوَاهُ اَحْمَدُ **تاریخ الخلفا صفحہ ۱۷۲** اَخْرَجَ الْبَزَّارُ وَاَبُوْ عَلِيٍّ وَالْحَاكِمُ
عَلِيٍّ نَحْوَهُ فِي مُسْنَدِ اَحْمَدَ بْنِ حَنْبَلٍ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ لِعَلِيٍّ اِنَّ فِيْكَ مَثَلًا عَنْ عِيْسٰى
اَبْغَضَتْهُ الْيَهُوْدُ حَتّٰى اتَّهَمُوْا اُمَّهُ وَاَحَبَّتْهُ النَّصَارٰى حَتّٰى اَنْزَلُوْهُ الْمَنْزِلَ الَّذِي لَيْسَ
بِاَهْلِهِ وَقَدْ صَدَقَ النَّبِيُّ لِاَنَّ الْخَوَارِجَ اَبْغَضُوْا عَلِيًّا وَالنُّصَيْرِيَّةَ اِعْتَقَدُوْا الرُّبُوْبِيَّةَ
فرمایا رسول خدا نے کہ ای علی تم شبیہ بعیسیٰ ہو کہ یہود نے ایسی عداوت کی کہ اون کے مادر پر بہتان زنا کیا اور نصا

...قدر محبت کیا کہ اونکو خدا قرار دیا ایسا ہی دشمن تمہارا اور دوستی کرنے والا حد سے زیادہ جو تمہارے شان سے بعید ہے
...ل نار ہوویگے ۔ خارجی شبیہ بہ یہود و نصیری شبیہ بہ نصاری ہوئے **تاریخ الخلفا صفحہ ۱۷۲** اذ اخرج الطبرانی
...الاوسط والصغیر عن ام سلمۃ قالت سمعت رسول اللہ یقول علی مع القرآن والقرآن
...علی لا یفترقان حتی یردا علی الحوض وقد اخرجہ الحاکم والطبرانی فی الاوسط
...ام سلمۃ رض والثعلبی فی تفسیرہ عن ابن مسعود واخرجہ السیوطی فی جامع الصغیر صفحہ ۹۸
...ون العید عن ام سلمۃ طس ک ح **دراسات اللبیب صفحہ ۱۲۱۲** اخرجہ الطبرانی فی الاوسط
...یا رسول اللہ نے کہ علی ساتھ قرآن کے ہین اور قرآن ساتھ علی کے ہے **مشکوۃ صفحہ ۵۶۲** وعن زید بن ارقم
...ن رسول اللہ صلعم قال لعلی وفاطمۃ والحسن والحسین انا حرب لمن حاربہم وسلم لمن سالمہم
...رواہ الترمذی فرمایا رسول اللہ نے کہ جو لڑے علی و فاطمہ و حسنین سے اوس سے مین لڑنے والا ہون اور جو اون سے
...صلح رکھے اوس سے مین صلح رکھنے والا ہون **کنوز الحقایق صفحہ ۲۰۲ حرف الیا** یا علی انت تبین لامتی
...ما اختلفوا فیہ من بعدی (فی) فرمایا رسول اللہ نے کہ اے علی تم بیان کروگے میری امت سے اوس شی کو
...جس مین اختلاف ہو جاویگا بعد میری یہہ حدیث دلالت کرتی ہے اوپر نص امامت کے کہ حضرت امیر کو رافع اختلاف امت کا
...بنے فرمایا **کنوز الحقایق حرف الیا صفحہ ۲۰۲** یا علی انت ولی کل مومن بعدی (خط) **ایضاً**
صفحہ ۲۰۱ یا بریدۃ ان علیا ولیکم من بعدی (فی) فرمایا رسول اللہ نے کہ ای بریدہ ہر آئینہ علی خلیفہ
و امام ہین بعد میری عن ابی الحمراء قال قال رسول اللہ من اراد ان ینظر الی آدم فی علمہ والی نوح
فی فہمہ والی یحیی بن زکریا فی زہدہ والی موسی بن عمران فی بطشہ فلینظر الی علی
بن ابی طالب رواہ البغوی فی صحاحہ وروی البیہقی باسنادہ الی رسول اللہ من اراد ان
ینظر الی آدم فی علمہ والی نوح فی تقواہ والی ابراہیم فی علمہ والی موسی فی ہیبتہ والی
عیسی فی عبادتہ فلینظر الی علی بن ابی طالب وقد اخرجہ ابو الخیر الحاکمی عن ابی
الحمراء وعن ابن عباس وقد اخرجہ النیشابوری فی تفسیرہ وفخر الدین الرازی فی
تفسیرہ الکبیر ذیل تفسیر آیۃ المباہلۃ وقد اخرجہ شارح المواقف وشارح التجرید
وسلموا بصحتہ **شرح مواقف صفحہ ۶۱۶** الثانی عشر قولہ علیہ السلام من اراد ان
ینظر الی آدم فی علمہ والی نوح فی تقواہ والی ابراہیم فی علمہ والی موسی فی ہیبتہ

وَإلى عيسىٰ في عبادته فلينظر إلى علي بن ابي طالب فقد ساواه النبي بالانبياء المذكورين وهم
افضل من سائر الصحابة اجماعا فكذا من ساواهم واجيب بانه تشبيه لعلي بكل واحد من
هؤلاء الانبياء في فضيلة واحدة ولا يدل على المساواة فيكل فضيلة بكل واحد منهم
الا كان علي افضل من الانبياء المذكورين لمشاركته ومساواته حينئذ لكل منهم في
فضيلته واختصاصه بفضيلة الآخرين والاجماع منعقد قبل ظهور المخالف الثابت على
ان الانبياء افضل من الاولياء **شرح تجريد صفحه ٣٨٩** اوجب مساواته للانبياء في
صفاتهم والانبياء افضل من باقي الصحابة فكان علي افضل من باقي الصحابة لان المساوي
للافضل افضل و**صفحه ٣٩** واجيب بانه لا كلام في عموم مناقبه ووفور فضائله واتصافه
بالكمالات واختصاصه بالكرامات الا انه لا يدل على الافضلية بمعنى زيادة الثواب
والكرامة عند الله تعالى بعد ما ثبت من الاتفاق الجاري مجرى الاجماع على الافضلية لابي
بكر وعمر رض **شرح مواقف صفحه ٦١٦** واعلم ان مسئلة الافضلية لا مطمع فيها في
الجزم واليقين وليست مسئلة تتعلق بها عمل فيكتفى فيها بالظن والنصوص المذكورة من
الطرفين بعد تعارضها لا تفيد القطع على ما لا يخفى على منصف لانها باسرها اما آحاد
او ظنية الدلالات مع كونها متعارضة ايضا وليس اختصاص بكثرة اسباب الثواب
موجبا لزيادته قطعا بل ظنا لان الثواب تفضل من الله كما عرفته فيما سلف فله ان
لا يثيب المطيع ويثيب غيره وثبوت الامامة وان كان قطعيا لا يفيد القطع بالا...
بل غايته الظن كيف ولا قطع بان امامة المفضول لا تصح مع وجود الفاضل لكنا وجدنا
السلف قالوا بان الافضل ابو بكر ثم عمر ثم عثمان ثم علي رض وحسن ظننا بهم يقضي
بانهم لو لم يعرفوا ذلك لما اطبقوا عليه فوجب علينا اتباعهم في ذلك قال
الآمدي وقد يراد بالتفضيل اختصاص احد الشخصين عن الآخر اما باصل فضيلة
لا وجود لها في الآخر كالعالم والجاهل واما بزيادة فيها ككونه اعلم مثلا وذلك
ايضا غير مقطوع به فيما بين الصحابة اذ ما من فضيلة تبين اختصاصها بواحد منهم
الا ويمكن بيان مشاركة غيره له فيها وبتقدير عدم المشاركة غيره له فيها فبتقدير

عدم المشارکة فقد يمكن بيان اختصاص الآخر بفضيلة أخرى ولا سبيل إلى الترجيح بكثرة
الفضائل لاحتمال أن يكون الفضيلة الواحدة أرجح من فضائل كثيرة إما لزيادة شرفها
في نفسها أو لزيادة كميتها فلا جزم بالأفضلية بهذا المعنى **ايضاً تفسیر کبیر جلد دوم
صفحہ ٧٠٠** ثم قال يؤيد الاستدلال بهذه الآية الحديث المقبول عند الموافق
والمخالف وهو قوله عليه السلام من أراد أن يرى آدم في علمه ونوحاً في طاعته وإبراهيم
في خلته وموسى في هيبته وعيسى في صفوته فلينظر إلى علي بن أبي طالب رض فالحديث
دل على أنه اجتمع فيه ما كان متفرقاً فيهم وذلك يدل على أن علياً رض أفضل من جميع
الأنبياء سوى محمد صلعم وأما سائر الشيعة كانوا قديماً وحديثاً يستدلون بهذه الآية
على أن علياً أفضل من سائر الصحابة وذلك لأن الآية لما دلت على أن نفس علي
مثل نفس محمد صلعم إلا فيما خصه الدليل وكان نفس محمد صلعم أفضل من الصحابة فوجب أن
يكون نفس علي أفضل أيضاً من سائر الصحابة هذا تقرير كلام الشيعة والجواب أنه
كما انعقد الإجماع بين المسلمين على أن محمداً صلعم أفضل من علي فكذلك انعقد الإجماع
بينهم قبل ظهور هذا الإنسان على أن النبي أفضل ممن ليس بنبي وأجمعوا على أن علياً رض
ما كان نبياً فلزم القطع بأن ظاهر الآية كما أنه مخصوص في حق محمد فكذلك مخصوص في
حق سائر الأنبياء عليهم السلام **تفسیر نیشاپوری ١ جلد صفحہ ٣٢٩** قال مثل ما قال الرازي
وقال محشي آخر أي فلا جهة للتوقف بل يجب أن يجزم بأفضلية علي إذ قد تواتر في
حقه ما يدل على عموم مناقبه ووفور فضائله واتصافه بالكمالات واختصاصه شرح مقاصد ١٢
بالكرامات هذا هو المفهوم من سوق كلامه ولذا قيل فيه رائحة من الرفض لكنه
بريئة بلا مرية إذ كثرت فضائل علي رض فكمالاته العلية وتواتر النقل فيه بحيث
لا يمكن لأحد إنكاره ولو كان هذا رفضاً وتركاً للسنة لم يوجد من أهل الرواية والدراية
أصلاً أعاذنا الله وإياك والتعصب في الدين والتجنب عن الحق واليقين انتهى. **بخاری ٢ جلد صفحہ ٩٥**
حدثنا محمد بن بشار حدثنا غندر حدثنا شعبة عن سعد قال سمعت إبراهيم بن سعد
عن أبيه قال قال النبي صلعم لعلي أما ترضى أن تكون مني بمنزلة هارون من موسى **اشعة اللمعات**

۲ جلد صفحہ ۶۵۵ آمدی کہ از علمای اصول ہست تکلم کردہ اند در بحث اینحدیث ولیکن خطا کردہ وائمہ حدیث متفق اند بر
صحت حدیث واعتماد برایشان ہست **مسلم ۲ جلد صفحہ** حدثنا یحیی بن یحیی التمیمی وابو جعفر محمد بن
الصباح وعبید اللہ القواریری وسریج بن یونس کلھم عن یوسف بن الماجشون و
اللفظ لابن الصباح قال حدثنا یوسف ابو سلمۃ الماجشون قال ثنا محمد بن المنکدر
عن سعید بن المسیب عن عامر بن سعد ابی وقاص عن ابیہ قال قال رسول اللہ لعلی
انت منی بمنزلۃ ھارون من موسی الا انہ لا نبی بعدی **ایضا فیہ** قال وحدثنا محمد
بن مثنی ابن بشار قالا نا محمد بن جعفر قال نا شعبۃ عن الحکم عن مصعب بن سعد
عن سعد بن ابی وقاص قال خلف رسول اللہ علی بن ابیطالب فی غزوۃ تبوک فقال یا رسول
اللہ تخلفنی فی النساء والصبیان فقال اما ترضی ان تکون منی بمنزلۃ ھارون من موسی
غیر انہ لا نبی بعدی **جامع ترمذی ۲ جلد صفحہ ۲۳** حدثنا القاسم بن دینار الکوفی نا
ابو نعیم عن عبد السلام بن حرب عن یحیی بن سعید عن سعید بن المسیب عن سعد بن
ابی وقاص ان النبی قال لعلی انت منی بمنزلۃ ھارون من موسی ھذا حدیث صحیح وقد
روی من غیر وجہ عن سعد عن النبی ویستغرب ھذا الحدیث من حدیث بن سعید
الانصاری **ایضا فیہ** حدثنا محمود بن عیلان نا ابو احمد الزبیری عن شریک عن عبد
اللہ بن محمد بن عقیل عن جابر بن عبد اللہ ان النبی قال لعلی انت منی بمنزلۃ ھارون
من موسی الا انہ لا نبی بعدی ھذا حدیث غریب من ھذا الوجہ وفی الباب عن سعد
وزید وارقم وابی ھریرۃ وام سلمۃ وروی **ایضا صاحب مشکوۃ** عن سعد بن ابی
وقاص متفق علیہ **تاریخ الخلفا صفحہ ۱۶۸** اخرجہ احمد والبزار من حدیث ابی سعید
الخدری والطبرانی من حدیث اسماء بنت عمیس وام سلمۃ وحبشی بن جنادۃ وابن
عمر وابن عباس وجابر بن سمرۃ والبراء بن عازب وزید بن ارقم **ازالۃ الخفا ۲ جلد
صفحہ ۲۱** قال محمد بن اسحاق وخلف رسول اللہ علی بن ابیطالب علی اھلہ وامرہ
بالاقامۃ فیھم فارجف بہ المنافقون وقالوا ما خلفہ الا استثقالا لہ وتخففا منہ فلما
قال ذلک المنافقون اخذ علی سلاحہ ثم خرج حتی اتی رسول اللہ وھو نازل بالجرف

فقال يا نبي الله زعم المنافقون انك انما خلفتني استثقالا لي فقال كذبوا فقد خلفتك
لما تركت ورائي فارجع فاخلفني في اهلي واهلك افلا ترضى يا علي ان يكون
مني بمنزلة هارون من موسى الا انه لا نبي بعدي فرجع علي الى المدينة ومضى رسول الله
على سفره اخرج البخاري عن مصعب بن سعد عن ابيه ان رسول الله خرج الى تبوك واستخلف
عليا فقال اتخلفني في الصبيان والنساء قال الا ترضى ان يكون بمنزلة هارون من موسى
الا انه ليس نبي بعدي ازالة الخفا صفحه ٢٦١ فقال ابن عباس وخرج رسول الله في غزوة تبوك
وخرج الناس معه فقال له علي اخرج معك قال فقال النبي لا فبكى علي فقال له اما ترضى
ان تكون مني بمنزلة هارون من موسى الا انه ليس بعدي نبي انه لا ينبغي ان اذهب
الا وانت خليفتي واخرجه السيوطي في جامع الصغير حرف العين مع اللام صفحه ٩٨
نحوه ابو بكر المطيري في جزئه عن ابي سعيد فما امن لموسى الا ذرية من قومه
شرح تجريد علامه قوشجي صفحه ٣٨١ واجيب بانه غير متواتر بل هو خبر واحد في مقابلة
الاجماع وبمنع عموم المنازل بل غاية الاسم المفرد المضاف الى العلم الاطلاق وربما
يدعى كونه معهودا معينا كغلام زيد وليس الاستثناء المذكور اخراجا لبعض افراد
المنزلة قولك الا النبوة بل منقطع بمعنى لكن فلا يدل على العموم كيف ومن منازله
الاخوة ولم يثبت لعلي اللهم الا ان يقال انما بمنزلة المستثنى لظهور انتفائها
ولو سلم العموم فليس من منازل هارون الخلافة والتصرف بطريق النيابة على
ما هو مقتضى الامامة لانه شريك له في النبوة وقوله اخلفني ليس استخلافا بل
مبالغة وتاكيدا في القيام بامر القوم ولو سلم فلا دلالة على بقائها بعد الموت
وليس انتفاؤها بموت المستخلف عزلا ولا نقصانا بل ربما تكون عودا الى حالة اكمل
هي استقلاله بالنبوة والتبليغ من الله وتصرف هارون ونفاذ امره لو بقي بعد
موسى انما يكون لنبوته وقد انتفت النبوة في حق علي فينتفي ما يبتني عليها ويتسبب
وبعد التمام والتي لا دلالة على نفي امامة الائمة الثلاثة شرح قسطلاني
٦ جلد صفحه ١٥ المستمسك اليه بقوله تعالى وقال لاخيه هارون اخلفني في قومي الآية

بنی اسرائیل حین خرج الی الطور وزاد مسلم الا انه لا نبی بعدی وزاد فی روایۃ سعید بن مسیب عن سعد فقال علیؑ رضیت اخرجه احمد واستدل به الشیعة علی ان الخلافة لعلی من بعده ورد بان الخلافة فی الاهل فی الحیوة لا تقتضی الخلافة فی الامة بعد الوفاة مع ان القیاس ینتقض بموت هارون المقیس علیه قبل موت موسی وانما کان خلیفة فی حیاته فی امر خاص فکذلک ههنا وانما خصه بهذا الخلافة الجزئیة دون غیره لمکان القرابة فکان استخلافه فی الاهل اولی من غیره وقال فی شرح المشکوٰة یعنی انت متصل بی ونازل منی منزلة هارون من موسی قال وفیه تشبیه ووجه التشبیه مبهم بینه بقوله الا انه لا نبی بعدی فعرف ان الاتصال المذکور بینهما لیس من جهة النبوة بل من جهة ما دونهما وهو الخلافة ولما کان هارون المشبه به انما کان خلیفة فی حیاة موسی دل ذلک علی تخصیص خلافة علیؑ للنبیؐ بحیاته **شرح امام نودی ٢ جلد صفحه ٢٧٨** انما قال هذا لعلی حین استخلفه فی المدینة فی غزوة تبوک ویؤید هذا ان هارون المشبه به لم یکن خلیفة بعد موسی بل توفی فی حیوة موسی وقیل وفاة موسی بنحو اربعین سنة علی ما هو المشهور عند اهل الاخبار **تاریخ ابو الفدا ١ ج صفحه ١٥٧** واستخلف رسول الله علی اهله علی بن ابیطالبؑ فارجف به المنافقون وقالوا ما خلفه الا استثقالا له فلما سمع ذلک علیؑ اخذ سلاحه ولحق بالنبیؐ واخبره بما قال المنافقون فقال له النبیؐ کذبوا وانما خلفتک لما ورائی فارجع فاخلفنی فی اهلی اما ترضی ان یکون منی بمنزلة هارون من موسی الا انه لا نبی بعدی **کنوز الحقایق للامام المناوی مثله سیرة المحمدیه صفحه ٢٥٢** واخرج ابن مردویه عن سعد بن ابی وقاص ان علی بن ابیطالبؑ خرج مع النبیؐ حتی اذا جاء ثنیة الوداع یرید تبوک وعلیؑ یبکی ویقول تخلفنی من الخوالف فقال رسول اللهؐ الا ترضی ان یکون منی بمنزلة هارون من موسی الا النبوة **مناقب سیدنا علی کرم الله وجهه صفحه ٢٩** فلا بد اولا من کشف سر المنزلة التی لهارون من موسی وذلک ان القرآن المجید نطق بان موسی سأل ربه فقال واجعل لی وزیرا من اهلی

هارون اخي اشدد به ازري واشركه في امري وان الله اجابه الى مسئوله
من ثمرة دعائه ثمرة سؤاله فقال عز من قائل قد اوتيت سؤلك يا
موسى وقال عز وجل ولقد اتينا موسى الكتاب وجعلنا اخاه هارون وزيرا
وقال عز وجل سنشد عضدك باخيك فظهر ان منزلة هارون من موسى منزلة
الوزير مشتق من احدى معان ثلاثة احدها من الوزر بكسر الواو وتسكين
الزاي وهو المرجع والملجاء ومنها عنه اثقاله ويخففها ثانيهما من الوزر بفتح
الواو والزاي وهو المرجع والملجاء ومنها قوله تعالى كلا لا وزر فكان الوزير
مرجوعا الى رائه ومعرفته وملجاء الى الاستعانة به والمعنى الثالث من الازر
وهو الظهر قال تعالى اشدد به ازري ليحصل بالوزير قوة الامر واشتداد الظهر
ليقوى البدن ويشتد به فكان بمنزلة هارون من موسى انه يشد ازره و
يعضده ويحمل عنه اثقاله اي اثقال بني اسرائيل بقدر استطاعته فتلخص
ان منزلة هارون من موسى انه كان اخاه ووزيره وعضده في النبوة وخليفته
على قومه عند سفره وقد جعل رسول الله عليا منه بهذه المنزلة الا النبوة فانه
استثناء بقوله غير انه لا نبي بعدي فعلي اخوه ووزيره وعضده وخليفته على
اهله عند سفره الى تبوك في مسند احمد بن حنبل قال رسول الله ص النجوم امان لاهل
السماء فاذا ذهبت ذهبوا واهل بيتي امان لاهل الارض فاذا ذهب اهل بيتي
ذهب اهل الارض ورواه صدر الائمة موفق بن احمد المالكي وفي مسند احمد بن
حنبل قال رسول الله ص اللهم اني اقول كما قال اخي موسى اجعل لي وزيرا من
اهلي عليا اخي اشدد به ازري واشركه في امري واخرجه الحاكم في مستدركه
واخرجه ايضا ابن ابي شيبة في مسنده وابو يعلى في مسنده والطبراني في الاوسط
واخرجه السيوطي في جامع الصغير حرف النون مثله ع عن سلمة بن الاكوع جامع ترمذي
٢ جلد صفحه ٢٢٣ حدثنا سه نا جعفر بن سليمان عن ابي هارون العبدي عن ابي
سعيد الخدري رض قال انا كنا لنعرف المنافقين نحن معشر الانصار ببغضهم

عَلِیِّ بْنِ اَبِیْطَالِبٍ هٰذَا حَدِیْثٌ غَرِیْبٌ وَقَدْ تَکَلَّمَ شُعْبَةُ فِیْ اَبِیْ هَارُوْنَ الْعَبْدِیِّ وَقَدْ رُوِیَ
هٰذَا عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ اَبِیْ صَالِحٍ عَنْ اَبِیْ سَعِیْدٍ **تاریخ الخلفا صفحہ ۱۶۹** وَاَخْرَجَهُ الْبَزَّارُ وَ
الطَّبْرَانِیُّ فِی الْاَوْسَطِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ **ازالۃ الخفا صفحہ ۲۶۲** وَعَنْ اَبِیْ ذَرٍّ قَالَ
کُنَّا نَعْرِفُ الْمُنَافِقِیْنَ اِلَّا بِتَکْذِیْبِ اللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ وَالتَّخَلُّفِ عَنِ الصَّلٰوةِ وَالْبُغْضِ لِعَلِیِّ بْنِ اَبِیْطَالِبٍ
ازالۃ الخفا صفحہ ۲۶۲ وَعَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَتْ فَاطِمَةُ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ زَوَّجْتَنِیْ مِنْ عَلِیِّ بْنِ
اَبِیْ طَالِبٍ وَهُوَ فَقِیْرٌ لَا مَالَ فَقَالَ یَا فَاطِمَةُ اَمَا تَرْضِیْنَ اَنَّ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ اِطَّلَعَ عَلٰی اَهْلِ
الْاَرْضِ فَاخْتَارَ رَجُلَیْنِ اَحَدُهُمَا اَبُوْكِ وَالْاٰخَرُ بَعْلُكِ وَفِیْ مُسْنَدِ اَحْمَدَ بْنِ حَنْبَلٍ اَنَّ
اَبَا بَکْرٍ وَعُمَرَ خَطَبَا اِلٰی رَسُوْلِ اللّٰهِ فَاطِمَةَ فَقَالَ اِنَّهَا صَغِیْرَةٌ فَخَطَبَهَا عَلِیٌّ فَزَوَّجَهَا مِنْهُ **جامع
الصغیر للسیوطی حرف الالف مع النون** اِنَّ اللّٰهَ اَمَرَنِیْ اَنْ اُزَوِّجَ فَاطِمَةَ مِنْ عَلِیٍّ (طب عَنِ
ابْنِ مَسْعُوْدٍ (ح) **تاریخ خمیس ۱ جلد صفحہ ۳۶۱** وَفِیْ ذَخَائِرِ الْعُقْبٰی رُوِیَ اَنَّ اَبَا بَکْرٍ خَطَبَ فَاطِمَةَ
فَقَالَ لَهُ النَّبِیُّ یَا اَبَا بَکْرٍ اِنْتَظِرْ بِهَا الْقَضَاءَ ثُمَّ خَطَبَهَا عُمَرُ فَقَالَ لَهُ مِثْلَ مَا قَالَ لِاَبِیْ بَکْرٍ ثُمَّ اَهْلُ
عَلِیٍّ فَقَالُوْا یَا عَلِیُّ اُخْطُبْ فَاطِمَةَ قَالَ اَخْطُبُ بَعْدَ اَبِیْ بَکْرٍ وَعُمَرَ وَقَدْ مَنَعَهُمَا وَرُوِیَ اَنَّ
عَلِیًّا خَطَبَ فَاطِمَةَ فَقَالَ لَهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ اِنَّ عَلِیًّا یَذْکُرُكِ فَسَکَتَتْ فَزَوَّجَهَا اِیَّاهُ **جامع
ترمذی ۲ جلد صفحہ ۲۳۴** حَدَّثَنَا یُوْسُفُ بْنُ مُوْسَی الْقَطَّانُ الْبَغْدَادِیُّ نَا عَلِیُّ بْنُ قَادِمٍ نَا
عَلِیُّ بْنُ صَالِحِ بْنِ حَیٍّ عَنْ حَکِیْمِ بْنِ جُبَیْرٍ عَنْ جُمَیْعِ بْنِ عُمَیْرٍ التَّیْمِیِّ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ اٰخٰی رَسُوْلُ
اللّٰهِ بَیْنَ اَصْحَابِهٖ فَجَاءَ عَلِیٌّ تَدْمَعُ عَیْنَاهُ فَقَالَ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اٰخَیْتَ بَیْنَ اَصْحَابِكَ وَلَمْ تُؤَاخِ
بَیْنِیْ وَبَیْنَ اَحَدٍ فَقَالَ لَهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ اَنْتَ اَخِیْ فِی الدُّنْیَا وَالْاٰخِرَةِ هٰذَا حَدِیْثٌ حَسَنٌ غَرِیْبٌ وَ
فِیْهِ عَنْ زَیْدِ بْنِ اَبِیْ اَوْفٰی (وَفِیْ مُسْنَدِ اَحْمَدَ بْنِ حَنْبَلٍ) مِنْ عِدَّةِ طُرُقٍ اَنَّ النَّبِیَّ اٰخٰی بَیْنَ النَّاسِ
وَتَرَكَ عَلِیًّا حَتّٰی بَقِیَ اٰخِرُهُمْ لَا یَرٰی لَهٗ اَخًا فَقَالَ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اٰخَیْتَ بَیْنَ اَصْحَابِكَ وَ
تَرَکْتَنِیْ فَقَالَ اِنَّمَا تَرَکْتُكَ لِنَفْسِیْ اَنْتَ اَخِیْ وَاَنَا اَخُوْكَ فَاِنْ ذَکَرَكَ اَحَدٌ فَقُلْ اَنَا عَبْدُ اللّٰهِ
وَاَخُوْ رَسُوْلِ اللّٰهِ لَا یَدَّعِیْهَا بَعْدَكَ اِلَّا کَذَّابٌ وَالَّذِیْ بَعَثَنِیْ بِالْحَقِّ مَا اَخَّرْتُكَ اِلَّا لِنَفْسِیْ
وَاَنْتَ مِنِّیْ بِمَنْزِلَةِ هَارُوْنَ مِنْ مُوْسٰی غَیْرَ اَنَّهٗ لَا نَبِیَّ بَعْدِیْ وَاَنْتَ اَخِیْ وَوَارِثِیْ وَفِی الْجَمْعِ بَیْنَ
الصِّحَاحِ السِّتَّةِ عَنِ النَّبِیِّ قَالَ مَکْتُوْبٌ عَلٰی بَابِ الْجَنَّةِ مُحَمَّدٌ رَسُوْلُ اللّٰهِ عَلِیٌّ اَخُوْ رَسُوْلِ اللّٰهِ

قبل ان يخلق الله السموات بالفي عام (اخرجه السيوطي) في جامع الصغير حرف العين
مع اللام (طب) عن ابن عمر رض **سيرة الحلبية ٢ جلد صفحه ٢٦** فآخى بين ابي بكر وعمر رض وآخى
بين حمزة وزيد بن حارثة وبين عثمان وعبد الرحمن بن عوف وبين الزبير وابن مسعود و
بين عبادة بن الحارثة وبلال وبين مصعب بن عمير وسعد بن ابي وقاص وبين ابي عبيدة
بن الجراح وسالم مولى ابي حذيفة وبين سعيد بن زيد وطلحة بن عبيد الله وبين علي و
نفسه صلعم وقال اما ترضى ان اكون اخاك قال بلى يا رسول الله رضيت قال فانت اخي
في الدنيا والآخرة **تاريخ ابو الفداء ج ا ص ١٣٤** آخى رسول الله فاتخذ رسول الله علي
بن ابي طالب اخا وكان علي يقول على منبر الكوفة ايام خلافته انا عبد الله واخو رسول
الله وصار ابو بكر وخارجة بن زيد اخوين وابو عبيدة بن الجراح وسعد بن معاذ اخوين
وعبد الرحمن بن عوف وسعد بن الربيع اخوين وعثمان بن عفان واوس بن ثابت اخوين
وطلحة بن عبيد الله وكعب بن مالك اخوين وسعيد بن زيد وابي بن كعب اخوين **سيرة
المحمدية صفحه ٩٧** آخى رسول الله بين اصحابه فآخى بين ابي بكر وعمر وفلانا وفلانا حتى لقي
علي الخ **ايضا** ان رسول الله آخى بين ابي عبيدة بن الجراح وبين ابي طلحة **ايضا**
آخى النبي بين سلمان وابي درداء ١٦ **مناقب سيدنا علي كرم الله وجهه صفحه ٣** اخوة
وحقيقتها بين الشخصين كونهما مخلوقين من اصل واحد وهذه الحقيقة منقبة ههنا
فان النبي ابوه عبد الله وامه امنة بنت وهب وعلي رض ابوه ابو طالب وامه فاطمة
بنت اسد فتعين صرف الاخوة الى لوازمها ومن لوازمها المناصرة والمعاضدة والاشفاق
وتحمل المشاق والمحبة والمودة فمعنى قوله انت اخي في الدنيا والآخرة انني ناصرك
ومعضدك ومشفق عليك ومعين بك وقد اشار الى ان المناصرة من لوازم الاخوة
بقوله الى ان المناصرة من لوازم الاخوة بقوله في الحديث الصحيح انصر اخاك
ظالما او مظلوما فقال السامع انصره مظلوما فكيف انصره ظالما فقال تمنعه
من الظلم فذلك نصرك اياه فجعل النبي النصرة من لوازم الاخوة **٦ جلد صفحه ١٩١
قسطلاني** وقد كانت المواخاة مرتين الاولى بين المهاجرين بعضهم وبعض بمكة

قبل الهجرة على الحق والمواساة آخی صلعم بین ابی بکرؓ و عمرؓ و بین حمزةؓ و زید بن حارثہؓ
و بین عثمان و عبد الرحمن بن عوفؓ و بین الزبیر و ابن مسعودؓ و بین عبیدة بن الحارث
و بلالؓ و بین مصعب بن عمیر و سعد بن ابی وقاصؓ و بین عبیدة و سالم مولی ابی
حذیفة و بین سعید بن زید و طلحة بن عبید اللهؓ و بین علیؓ و نفسه صلعم **جامع ترمذی**
۲ جلد صفحه ۲۳۵ حدثنا علیؓ بن المنذر نا ابن فضیل عن سالم بن ابی حفصة عن عطیة
عن ابی سعید قال قال رسول الله لعلیؓ یا علیؓ لا یحل لاحد ان یجنب فی هذا المسجد
غیری و غیرک قال علیؓ بن المنذر قلت لضرار بن صرد ما معنی هذا الحدیث قال لا
یحل لاحد یستطرقه جنبا غیری و غیرک هذا حدیث حسن غریب لا نعرفه الا من
هذا الوجه و قد سمع محمد بن اسمعیل منی هذا الحدیث و استغربه **تاریخ الخلفاء**
صفحه ۱۷۱ و اخرج البزار عن سعد و **سیرة المحمدیه صفحه ۵۳۲** روی فی تاریخ ابن کثیر
و قال الحافظ السیوطیؒ ان مثل علیؓ فیما ذکر و الداه الحسن و الحسین اختصوا بجواز
المکث فی المسجد مع الجنابة **سیرة الحلبیه ۳ جلد صفحه ۴۵۹** الحافظ السیوطیؒ ذکر ان مثل
علیؓ فیما ذکر ولداه الحسن و الحسین حیث قال و کذا علیؓ بن ابی طالب و الحسن و الحسین اختصوا
بجواز المکث فی المسجد مع الجنابة والله اعلم **الیضا فیه صفحه ۲۶۵** عن ابی سعید قال قال
رسول الله لعلیؓ یا علیؓ لا یحل لاحد ان یجنب فی هذا المسجد غیری و غیرک قیل معناه
لا یحل لاحد یستطرقه جنبا غیری و غیرک **ازالة الخفاء صفحه ۲۶۲** عن عائشةؓ
قالت قال رسول الله ادعوا لی سید العرب فقلت یا رسول الله الست سید العرب قال انا
سید ولد ادم و علیؓ سید العرب **کنوز الحقایق حرف الالف مع النون** انا سید ولد ادم
و علیؓ سید العرب حق علیؓ علی هذه الامة کحق الوالد علی الولد **اسعاف الراغبین صفحه ۵۳**
و روی البیهقی ان علیا ظهر من البعد فقال صلعم هذا سید العرب فقالت عائشة الست سید
العرب فقال انا سید العالمین و هذا سید العرب و رواه الحاکم فی صحیحه عن ابن عباس
بلفظ انا سید ولد ادم و علی سید العرب و قال انه صحیح **سیرة النبویه ۲ جلد صفحه ۲۵۶**
یا علی انک سید العرب و انا سید ولد ادم **جامع ترمذی ۲ جلد صفحه ۲۳۵** حدثنا اسمعیل

بن موسى نا عليّ بن عابس عن مسلم الملائي عن انس بن مالك قال بعث النبيّ يوم
الاثنين وصلى عليّ يوم الثلاثاء هذا حديث غريب لا نعرفه الا من حديث مسلم الاعور و
مسلم الاعور ليس عندهم بذلك القوي وقد روى هذا الحديث عن مسلم عن حبّة عن عليّ ايضا فيه
حدّثنا محمّد بن حميد نا ابراهيم بن المختار عن شعبة عن ابي بلج عن عمرو بن ميمون عن ابن عبّاس
قال اوّل من صلى عليّ هذا حديث غريب من هذا الوجه لا نعرفه من حديث شعبة عن ابي
بلج الا من حديث محمّد بن حميد وابو بلج اسمه يحيى بن ابي سليم وقال بعض اهل العلم اوّل
من اسلم من الرجال ابو بكر الصدّيق واسلم عليّ وهو غلام ابن ثمان سنين واوّل من
اسلم من النساء خديجة ايضا فيه حدّثنا محمّد بن بشّار ومحمّد بن المثنى قالا نا محمّد بن جعفر
نا شعبة عن عمرو بن مرّة عن ابي حمزة عن رجل من الانصار عن زيد بن ارقم قال اوّل من
اسلم عليّ قال عمرو بن مرّة فذكرت ذلك لابراهيم النخعي فانكره وقال اوّل من
اسلم ابو بكر الصدّيق هذا حديث حسن صحيح وابو حمزة اسمه طلحة بن زيد ازالة الخفا
صفحه ٢٦٣ وعن سلمان قال قال رسول الله اوّلكم واردا على الحوض واوّلكم اسلاما
عليّ بن ابي طالب وعن زيد بن ارقم قال انّ اوّل من اسلم مع رسول الله عليّ بن ابي طالب سيرة الحلبيه
جلد صفحه ٣٥٧ فاخذ رسول الله عليا فضمّه اليه واخذ العباس جعفرا فضمّه اليه وتركا له عقيلا و
طالبا فلم يزل عليّ مع رسول الله صلعم وفي خصائص العشرة للزمخشري انّ النبيّ تولى تسميته بعليّ
وتغذيته من ريقه المبارك يمصّه لسانه وايضا فيه صفحه ٣٦٠ والذي في العرائس روى عن
النبيّ ص انّه قال سبّاق الامم ثلاثة لم يكفروا بالله طرفة عين حزقيل مومن ال فرعون وحبيب
النجار صاحب يس وعليّ بن ابي طالب وهو افضلهم الا ان يراد بعدم كفرهم انّهم لم يسجد
لصنم ازالة الخفا صفحه ٢٥١ وسيرة المحمديه صفحه ٨٣ قال ابو عمر روى عن سلمان وابي
ذرّ والمقداد وخبّاب وجابر وابي سعيد الخدري وزيد بن ارقم انّ عليّ بن ابي طالب
اوّل من اسلم وهو قول ابن شهاب الا انّه قال من الرجال بعد خديجة واسلم اخواه
جعفر وعقيل بعد ذلك وكان يومئذ ابن ثمان سنين وقيل عشرا وقيل اثنى عشر
وقيل خمس عشرة قال ابن اسحاق وكان ممّا انعم الله عليه انّه كان في حجر رسول الله قبل

سلامهم وذلك ان قريشا اصابهم قحط شديد وكان ابو طالب ذا عيال كثير فقال رسول الله
للعباس عمه وكان من ايسر بني هاشم يا عباس ان اخاك ابا طالب كثير العيال وقد اصاب الناس
ما ترى من الشدة فانطلق بنا اليه فلنخفف من عياله تاخذ واحدا وانا اخذ واحدا
فجاءا اليه وقالا انا لنريد ان نخفف عنك من عيالك حتى ينكشف عن الناس ما هم فيه فقال
لهما ابو طالب اذا تركتما لي عقيلا وقيل طالبا فاصنعا ما شئتما فاخذ رسول الله عليا فضمه اليه
واخذ العباس جعفرا فلم يزل علي مع رسول الله حتى بعثه الله نبيا فاتبعه علي وامن به وصدقه
ولم يزل جعفر عند العباس حتى اسلم واستغنى عنه وعن فاطمة بنت اسد ام علي رض انها ارادت في
الجاهلية ان تسجد لهبل وهي حاملة بعلي تنقوس في بطنها فمنعها من ذلك قال وسبب
الاسلام رض انه دخل على النبي ومعه خديجة وهما يصليان سرا فقال ما هذا فقال
رسول الله دين الله الذي اصطفاه لنفسه وبعث به رسله فادعوك الى الله لا شريك
له والى عبادته والى الكفر باللات والعزى فقال علي هذا امر لم اسمع به قبل اليوم فلست
بقاض امرا حتى احدث ابا طالب فكره رسول الله ان يفشي عليه سره قبل ان يستعلن
امره فقال له عليه السلام يا علي اذا لم تسلم فاكتم بهذا فمكث ليلة ثم ان الله
تبارك وتعالى هداه للاسلام فاصبح غاديا الى رسول الله فاسلم من كتاب المناقب
لابي بكر احمد بن مردويه رواه باسناده الى ابي ذر قال دخلنا على رسول الله فقال
من احب اصحابك اليك وان كان امر كنا معه وان كانت نائبة كنا من دونه قال هذا علي
اقدمكم سلما واسلاما **شرح تجريد قوشجي صفحه ٢٨٩** روي ان النبي قال بعثت يوم الاثنين
واسلم علي يوم الثلثاء ولا اقرب من هذه المدة وقوله اولكم اسلاما علي بن ابي طالب
ما روي عن علي انه كان يقول انا اول من صلى واول من امن بالله ورسوله ولا سبقني الى
الصلوة الا نبي الله وكان قوله مشهورا بين الصحابة ولم ينكر عليه منكر فدل على صدقه
اذا ثبت انه اقدم ايمانا من الصحابة كان افضل منهم لقوله تعالى والسابقون السابقون اولئك
المقربون وروي انه قال على المنبر بمشهد من الصحابة انا الصديق الاكبر امنت قبل ان امن
ابي بكر **كشف المبهم شرح مسلم صفحه ٢٨٤** مسئله اسلام الصبي العاقل يجوز لبا اسلا

لى أخرج البخاري في تاريخه عن عروة قال أسلم علي وهو ابن ثمان سنين والحاكم من طريق ابن
إسحاق انه أسلم وهو ابن عشر سنين وعن ابن عباس ومع النبي الراية الى علي يوم بدر وهو
ابن عشرين سنة وقال صحيح على شرط الشيخين قال الذهبي هذا نص على انه اسلم وله اقل
من عشر سنين بل نص على انه أسلم وهو ابن سبع او ثمان سنين وقال شيخنا الحافظ فعلى هذا
يكون عمره حين أسلم خمس سنين لان اسلامه كان في اول البعث ومن البعث الى بدر خمس
عشرة فلعل فيه تجوزا بالغاء الكسر الذي فوق العشرين حتى يوافق قول عروة قالوا وصحح النبي
اسلامه وماخوذا من اقراره على ذلك وقد اخرج الحاكم عن عفيف بن عمرو ان العباس
قال له في اول البعث لم يوافق محمدا على دينه الا امرأته خديجة وهذا الغلام علي بن
ابي طالب قال فرأيتهم يصلون فوددت اني اسلم حينئذ فاكون ربع الاسلام تاريخ ابو الفدا
[illegible] الاختلاف في ان خديجة اول من اسلم واختلف فيمن أسلم بعدها فذكر
صاحب السيرة وكثير من اهل العلم ان اول الناس اسلاما بعدها علي بن ابي طالب و
عمره تسع سنين وقيل احدى عشرة سنة وكان في حجر رسول الله قبل الاسلام وذلك
ان قريشا اصابتهم ازمة شديدة وكان ابو طالب كثير العيال فقال لعمه العباس ان اخاك
ابا طالب كثير العيال فانطلق لتاخذ من بنيه ما يخفف عنه به فاتيا ابا طالب وقالا
نريد ان نخفف عنك فقال ابو طالب اتركا لي عقيلا واصنعا ما شئتما فاخذ رسول الله عليا
فضمه اليه واخذ العباس جعفرا فلم يزل علي مع النبي حتى بعثه الله نبيا فصدقه علي و
لم يزل جعفر مع العباس حتى اسلم ومن شعر علي في سبقه سبقتكم الى الاسلام طرا غلاما ما
بلغت اوان حلمي اسعاف الراغبين صفحه ٥١ واخرج الملا في سيرته انه صلعم ارسل اباذر ينادي
عليا فرأى رحى تطحن في بيته وليس معها احد فاخبر النبي بذلك فقال يا اباذر ما علمت
ان لله ملائكة سياحين في الارض قد وكلوا بمعاونة آل محمد وايضا نقل في ازالة الخفاء
تفسير اتقان نوع ٨٠ صفحه ١٥٥ وقد روى معمر عن وهب بن عبد الله عن ابي الطفيل قال شهدت
عليا يخطب وهو يقول سلوني فوالله لا تسألوني عن شيء الا اخبرتكم وسلوني عن كتاب الله
فوالله ما من آية الا وانا اعلم بليل نزلت ام بنهار ام في سهل ام في جبل وقد اخرج ابن سعد عن

علی انه قال والذی لا اله الا غیره ما نزلت آیة من کتاب الله الا وانا اعلم فیمن نزلت واین
نزلت ولو اعلم مکان احد اعلم بکتاب الله منی تناله المطایا لاتیته ازالة الخفا و اسعاف الراغبین
ص ۱۲۱ نحو شرح تجرید قوشجی ص ۳۶۹ حیث والله لو کسرت لی الوسادة لحکمت بین اهل التور
بتوراتهم وبین اهل الزبور بزبورهم وبین اهل الانجیل بانجیلهم وبین اهل الفرقان بفرقا
والله ما نزلت من آیة فی بر او بحر او سهل او جبل او سماء او ارض او لیل او نهار الا انا اعلم فیم
نزلت وفی ای شیء نزلت. مسند عبد الله بن حنبل قال حدثنا المقدام العجلی قال حدثنا الفضیل
عیاض قال حدثنا ثور بن یزید عن خالد بن سعد عن زاذان عن سلمان قال سمعت حبیبی رسو
الله یقول کنت انا وعلی نورا بین یدی الله عز وجل قبل ان یخلق الله آدم باربعة عشر ا
فلما خلق الله آدم قسم ذلک النور جزئین فجزء انا وجزء علی تمام الخبر ففی النبوة وفی
علی الخلافة وقد اخرجه ابن شیرویه الدیلمی فی کتابه الفردوس ترمذی ۲ جلد صفحه ۳
حدثنا سفیان بن وکیع نا عبید الله بن موسی عن عیسی بن عمر عن السدی عن انس بن
مالک قال کان عند النبی طیر فقال اللهم ائتنی باحب خلقک الیک یاکل معی ه
الطیر فجاء علی فاکل معه هذا حدیث غریب لا نعرفه من حدیث السدی الا من
هذا الوجه وقد روی هذا ازالة الخفا صفحه ۲۶۲ وعن انس بن مالک قال کنت اخدم رسو
الله فقدم لرسول الله فرخ مشوی فقال اللهم ائتنی باحب خلقک الیک یاکل معی من
الطیر قال فقلت اللهم اجعله رجلا من الانصار فجاء علی فقلت ان رسول الله علی حاجة ثم
جاء فقال رسول الله افتح فدخل فقال رسول الله ما حملک علی ما صنعت فقلت یا رسول الله
سمعت دعاءک فاحببت ان یکون رجلا من قومی فقال رسول الله ان الرجل قد یحب قومه وفی
مسند احمد بن حنبل والجمع بین الصحاح الستة عن انس بن مالک قال کان عند النبی طائر
قد طبخ فقال اللهم ائتنی باحب الناس الیک یاکل معی فجاء علی فاکل معه ومنه عن ابن
عباس انه لما حضرت ابن عباس الوفات قال اللهم انی اتقرب الیک بولایة علی بن ابی طالب
وقد اخرجه البغوی عن انس فی حسان المصابیح واخرجه المحاملی عن سفینة واخرجه الحا
ابو عبد الله الحاکم وصححه وقال حدیث الطیر یلزم البخاری اشعة اللمعات ۴ جلد صفحه ۱۵

و شارحان بدان رفته اند و تخصیصات و تقییدات میکنند که از جمله احب خلق خدا مراد هست یا احب خلق از بنی اعمام آنحضرت یا قرابتان دیگر صلعم یا کسیکه اولی و اقرب و احق هست باحسان کردن من بوی و غالباً این تخصیصات بجهت آنست که احبیت از ابی بکر صدیق و عمر فاروق رض لازم نیاید و بتحقیق حاجت باین تخصیصات نیست زیرا که یقین هست که مراد تمام خلق علی العموم نیست چه احب مطلق سید المحبوبین و افضل المخلوقین ست صلعم و در صحابه اگر بعضی را محبوبتر به بعضی وجوه و حیثیات دارند چه میشود **جامع ترمذی ۲ جلد صفحه ۲۳۴**

حَدَّثَنَا اِسْمٰعِيْلُ بْنُ مُوْسٰى نَا مُحَمَّدُ بْنُ عُمَرَ الرُّوْمِيِّ نَا شَرِيْكٌ عَنْ سَلَمَةَ بْنِ كُهَيْلٍ عَنْ سُوَيْدِ بْنِ عَقَلَةَ عَنِ الصُّنَابِحِيِّ عَنْ عَلِيٍّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ اَنَا دَارُ الْحِكْمَةِ وَعَلِيٌّ بَابُهَا هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ مُنْكَرٌ رَوٰى بَعْضُهُمْ هٰذَا الْحَدِيْثَ عَنْ شَرِيْكٍ وَلَمْ يَذْكُرْ فِيْهِ عَنِ الصُّنَابِحِيِّ وَلَا نَعْرِفُ هٰذَا الْحَدِيْثَ عَنْ اَحَدٍ مِنَ الثِّقَاتِ غَيْرَ شَرِيْكٍ وَفِي الْبَابِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ **تاریخ الخلفا صفحه ۱۶۹** اَخْرَجَ التِّرْمِذِيُّ وَالْحَاكِمُ عَنْ عَلِيٍّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ اَنَا مَدِيْنَةُ الْعِلْمِ وَعَلِيٌّ بَابُهَا هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ عَلَى الصَّوَابِ لَا صَحِيْحٌ كَمَا قَالَ الْحَاكِمُ وَلَا مَوْضُوْعٌ كَمَا قَالَهُ جَمَاعَةٌ مِنْهُمُ ابْنُ الْجَوْزِيِّ وَالنَّوَوِيُّ وَقَدْ بَيَّنْتُ حَالَهُ فِي التَّعْقِيْبَاتِ عَلَى الْمَوْضُوْعَاتِ **ايضاً فيه صفحه ۲۶۲** وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ اَنَا مَدِيْنَةُ الْعِلْمِ وَعَلِيٌّ بَابُهَا فَمَنْ اَرَادَ الْمَدِيْنَةَ فَلْيَاْتِ الْبَابَ وَعَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ يَقُوْلُ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللهِ يَقُوْلُ اَنَا مَدِيْنَةُ الْعِلْمِ وَعَلِيٌّ بَابُهَا فَمَنْ اَرَادَ الْعِلْمَ فَلْيَاْتِ الْبَابَ وَقَدْ اَخْرَجَهُ الْبَغَوِيُّ فِي حِسَانِ الْمَصَابِيْحِ عَنْ عَلِيٍّ وَالطَّبَرَانِيُّ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ وَالْعُقَيْلِيُّ وَابْنُ عَدِيٍّ وَالْحَاكِمُ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ وَجَابِرٍ وَاَبُوْ نُعَيْمٍ فِي الْمَعْرِفَةِ عَنْ عَلِيٍّ رض وَخواجه محمد پارسا فِي فَصْلِ الْخِطَابِ وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ اُعْطِيَ عَلِيٌّ تِسْعَةَ اَعْشَارِ الْعِلْمِ وَاللهِ لَقَدْ شَارَكَهُمْ فِي الْعُشْرِ الْبَاقِيْ **شرح فقه اكبر صفحه ۶۷** مثله **حيوة الحيوان دميري شافعي ا جلد صفحه ۶۹** مِنْهَا قَوْلُهُ صلعم اَنَا مَدِيْنَةُ الْعِلْمِ وَعَلِيٌّ بَابُهَا **اسعاف الراغبين صفحه ۱۵۵** وَعِنْدَ ابْنِ عَدِيٍّ عَلِيٌّ بَابُ عِلْمِيْ وَقَدِ اضْطَرَبَ النَّاسُ فِيْ هٰذَا الْحَدِيْثِ فَجَمَاعَةٌ عَلٰى اَنَّهُ مَوْضُوْعٌ مِنْهُمُ ابْنُ جَوْزِيٍّ وَالْبَالِغُ الْحَاكِمُ عَلٰى عَادَتِهِ فَقَالَ اِنَّ الْحَدِيْثَ صَحِيْحٌ وَصَوَّبَ بَعْضُ مُحَقِّقِي الْمُتَاَخِّرِيْنَ الْمُطَّلِعِيْنَ مِنَ الْمُحَدِّثِيْنَ اَنَّهُ حَسَنٌ

ترجمه مین خانه حکمت هون اور علی دروازه اوسکا هے فرمایا جناب رسولخدا نے که مین شهر علم هون اور علی دروازه اوسکا هے **تاریخ الخلفا صفحه ۲۶۲** وَعَنْ زَيْدِ بْنِ اَرْقَمَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ مَنْ يُرِيْدُ اَنْ يَحْيٰى حَيَاتِيْ وَيَمُوْتَ مَمَاتِيْ وَيَسْكُنَ جَنَّةَ الْخُلْدِ الَّتِيْ وَعَدَنِيْ رَبِّيْ فَلْيَتَوَلَّ عَلِيَّ بْنَ

ابیطالبؑ فَاِنَّهٗ لَنْ یُخْرِجَکُمْ مِنْ هُدًی وَلَنْ یُدْخِلَکُمْ فِیْ ضَلَالٍ فرمایا رسولخدا نے جو شخص میری زندگانی سے زندگی کرے اور میرے موت سے موت کری وسکونت اوس جنت کی کہ جسکا وعدہ کیا ہے خدا نے مجھسے خواہش کری پس چاہئے کہ دوستی کری علی سے

بیان اون احادیث کا کہ جو بحق حضرت علی کرم اللہ وجہہ بطریق تواتر واجماع کے بروایت عدل وثقہ محدثین معتبرین نے نقل کیا ہے اور بعد ذکر اسولہ واجوبہ طرفین کی خلافت بلافصل بعد النبی ثابت ہی اور تواتر واجماع نزد مقلدین وتابعین شریعت مصطفوی حجت قطعیہ ہے **حدیث اول بخاری ۶ جلد صفحہ ۹۳** قَالَ النَّبِیُّ صلعم لِعَلِیٍّ اَنْتَ مِنِّیْ وَاَنَا مِنْكَ قَالَ الْقُسْطَلَانِیُّ اَیْ اَنْتَ مُتَّصِلٌ بِیْ قُرْبًا وَعِلْمًا اَوْ نَسَبًا فرمایا نبی نے علی سے کہ تم مجھسے ہو اور مین تمسے ہون شارح قسطلانی کہتے ہین کہ مطلب جناب نبی کا یہہ ہے کہ تم متصل ہو مجھسے از روی قرب اور از روی علم اور از روی النسب کے **جامع ترمذی ۲ جلد صفحہ ۲۳۳** حَدَّثَنَا قُتَیْبَةُ بْنُ سَعِیْدٍ نَا جَعْفَرُ بْنُ سُلَیْمَانَ الضُّبَعِیُّ عَنْ یَزِیْدَ الرِّشْکِ عَنْ مُطَرِّفِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَیْنٍ قَالَ بَعَثَ رَسُوْلُ اللّٰهِ جَیْشًا وَاسْتَعْمَلَ عَلَیْهِمْ عَلِیَّ بْنَ اَبِیْطَالِبٍ فَمَضٰی فِی السَّرِیَّةِ فَاَصَابَ جَارِیَةً فَاَنْکَرُوْا عَلَیْهِ وَتَعَاقَدَ اَرْبَعَةٌ مِنْ اَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ فَقَالُوْا اِذَا لَقِیْنَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صلعم اَخْبَرْنَاهُ بِمَا صَنَعَ عَلِیٌّ وَکَانَ الْمُسْلِمُوْنَ اِذَا رَجَعُوْا مِنْ سَفَرٍ بَدَءُوْا بِرَسُوْلِ اللّٰهِ فَسَلَّمُوْا عَلَیْهِ ثُمَّ انْصَرَفُوْا اِلٰی رِحَالِهِمْ فَلَمَّا قَدِمَتِ السَّرِیَّةُ سَلَّمُوْا عَلَی النَّبِیِّ فَقَامَ اَحَدُ الْاَرْبَعَةِ فَقَالَ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَلَمْ تَرَ اِلٰی عَلِیِّ بْنِ اَبِیْطَالِبٍ صَنَعَ کَذَا وَکَذَا فَاَعْرَضَ عَنْهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ ثُمَّ قَامَ الثَّانِیْ فَقَالَ مِثْلَ مَقَالَتِهٖ فَاَعْرَضَ عَنْهُ ثُمَّ قَامَ اِلَیْهِ الثَّالِثُ فَقَالَ مِثْلَ مَقَالَتِهٖ فَاَعْرَضَ عَنْهُ ثُمَّ قَامَ الرَّابِعُ فَقَالَ مِثْلَ مَا قَالُوْا فَاَقْبَلَ اِلَیْهِ رَسُوْلُ اللّٰهِ وَالْغَضَبُ یُعْرَفُ فِیْ وَجْهِهٖ فَقَالَ مَا تُرِیْدُوْنَ مِنْ عَلِیٍّ مَا تُرِیْدُوْنَ مِنْ عَلِیٍّ اِنَّ عَلِیًّا مِنِّیْ وَاَنَا مِنْهُ وَهُوَ وَلِیُّ کُلِّ مُؤْمِنٍ مِنْ بَعْدِیْ هٰذَا حَدِیْثٌ غَرِیْبٌ لَا نَعْرِفُهٗ اِلَّا مِنْ حَدِیْثِ جَعْفَرِ بْنِ سُلَیْمَانَ اس حدیث مین جناب نبی نے فرمایا وَلِیُّ مِنْ بَعْدِیْ اور اگر ولی بمعنی دوست وناصر کہین بت قید مِنْ بَعْدِیْ کی غلط ہو جاتی ہے پس لامحالہ ولی بمعنی آقا وحاکم وامام وخلیفہ کے صحیح ہوگا **جامع ترمذی ۲ جلد صفحہ ۲۳۵** حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ اَبِیْ زِیَادٍ نَا الْاَحْوَصُ بْنُ جَوَّابٍ عَنْ یُوْنُسَ بْنِ اَبِیْ اِسْحَاقَ عَنْ اَبِیْ اِسْحَاقَ عَنِ الْبَرَاءِ قَالَ بَعَثَ النَّبِیُّ جَیْشَیْنِ وَاَمَّرَ عَلٰی اَحَدِهِمَا عَلِیَّ ابْنَ اَبِیْ طَالِبٍ وَعَلَی الْاٰخَرِ خَالِدَ بْنَ الْوَلِیْدِ وَقَالَ اِذَا کَانَ الْقِتَالُ فَعَلِیٌّ قَالَ فَافْتَتَحَ عَلِیٌّ حِصْنًا فَاَخَذَ

بينه جارية فكتب معي خالد كتابا الى النبي يشي به قال فقدمت على النبي فقرء الكتاب
تغير لونه ثم قال ما ترى في رجل يحب الله ورسوله ويحبه الله ورسوله قال قلت
اعوذ بالله من غضب الله ومن غضب رسوله وانما انا رسول الله فسكت هذا حديث
حسن غريب لا نعرفه الا من هذا الوجه **سيرة النبويه سيد احمد دحلان ۲ جلد صفحه ۲۵۶** فبعث
ابا بكر فقاتل ورجع ولم يكن فتح وقد جهد ثم بعث عمر بن الخطاب من الغد فقاتل ورجع ولم يكن
فتح وقد جهد ثم بعث رجلا من الانصار فقاتل ورجع ولم يكن فتح فقال عليه السلام لاعطين
الراية اي اللواء غدا رجلا يحب الله ورسوله يفتح الله على يديه كرار غير فرار فدعى عليا وهو
ارمد فتفل في عينيه ثم قال خذ هذه الراية فامض حتى يفتح الله عليك ودعى له ومن معه
بالنصر وفي رواية البسه درعه الحديد وشد ذا الفقار الذي هو سيفه في وسطه واعطاه
الراية ووجهه الى الحصن فخرج علي يهرول حتى ركزها تحت الحصن **مشكوة صفحه ۵۵۶**
ذكر حديث البراء قال لعلي انت مني وانا منك في باب بلوغ الصغير **تاريخ الخلفاء**
صفحه ۱۶۹ اخرج النسائي وابن ماجة عن حبشي بن جنادة اخرجه ابن ابي شيبة عن
عمران بن حصين وقد اخرج الامام احمد في مسنده عن عبد الله بن بريدة و
اخرجه ابو داود والطيالسي والحافظ ابو نعيم في فضائل الصحابة عن عمران
بن حصين واخرجه ابو حاتم عن عمران والحاكم في مستدركه عن عمران
اخرجه الامام وعن مطرف بن عبد الله العامري واخرجه الحافظ شمس الدين
الذهبي عن عمار وعمران وعائشة وعبد الله المزني واخرجه السيوطي في جامع
الصغير واخرجه المناوي في كنوز الحقائق **۲ جلد بخاری صفحه ۹۳** حدثنا قتيبة بن سعيد حدثنا
عبد العزيز عن ابي حازم عن سهل بن سعد ان رسول الله صلعم قال لاعطين
الراية غدا رجلا يفتح الله على يديه قال فبات الناس يدوكون
ليلتهم ايهم يعطاها فلما اصبح الناس غدوا على رسول الله صلعم كلهم
يرجوا ان يعطاها فقال اين علي بن ابي طالب فقالوا يشتكي عينيه يا رسول الله
فارسلوا اليه فاعطوني به فلما جاء بصق في عينيه ودعى له حتى كان لم يكن به وجع

فاعطاہ فقال علیؑ یا رسول اللہؐ اُقاتلھم حتی یکونوا مثلنا فقال انفذ علی رس
حتی تنزل فاعطاہ فقال علیؑ یا رسول اللہؐ قاتلھم حتی یکونوا مثلنا فقال انفذ
علی رسلک حتی تنزل بساحتھم ثم ادعھم الی الاسلام واخبرھم بما یجب
علیھم من حق اللہ فیہ فواللہ لان یھدی اللہ بک رجلاً واحداً خیر لک من حمر
النعم وایضا فی باب غزوۃ خیبر صفحہ ٢٩٧ جلد ٦ فرمایا جناب رسولخداؐ نے کہ میں دونگا علم کل
مرد کو کہ فتح دیگا خدا اوسکے ہاتھ پر اصحاب نے شب بھر تمنا و انتظار میں گذرا نا کہ دیکھیے کسکو ملتا ہے جب صبح ہوئی سب آد
امیدوار علم آئے حضور میں جناب سرور کائناتؐ کے پوچھا آپ نے کہ علی کہاں ہیں لوگوں نے کہا کہ ا
شکایت درد چشم ہے فرمایا کہ کسیکو بھیجکر بلواؤ اور لاؤ میرے پاس پس جب آئے لب مبارک دونوں آنکھوں
اونکے لگا دیا اور دعا کی اور صحت ہوگئی کہ گویا مرض کچھ نہ تہا کہا علی نے یا رسول اللہؐ اسقدر وایسا لڑوں گ
یعنی کے لوگ مثل ہماری مسلمان ہوجاویں فرمایا جاؤ اپنی رسالت پر حتی اوترو اونکے میدانمیں اور دعوت اسلا
سمجھاؤ اور امور ایمان حقہ تعلیم کیجیو اور قسم ہے خدا کے کہ خدا تمہارے ذریعہ سے ہدایت دیگا لوگوں کو اور یہ فضیل
تمہاری واسطے عمدہ تر زر سرخ سے شرح ابن ابی الحدید ا جلد صفحہ ٤٨٤ قالؐ لوفد ثقیف لیسلمن
اولابعثن الیکم رجلاً منی اوقال عدیل نفسی فلیضربن اعناقکم ولیسبین
ذراریکم ولیاخذن اموالکم قال عمر فما تمنیت الامارۃ الا یومئذ وجعلت انص
لہ صدری رجاء ان یقول ھو ھذا فالتفت فاخذ بید علیؑ وقال ھو ھذا مرتین رواہ
احمد فی المسند ورواہ فی کتاب فضائل علیؑ انہ قال لتنتھن یا بنی ولیعۃ اولا
بعثن الیکم رجلاً کنفسی یمضی فیکم امری یقتل المقاتلہ ویسبی الذریۃ
بخاری ٣ جلد ایضا فیہ ٦ جلد صفحہ ٣٩ حدثنا حاتم عن یزید ابن ابی عبید عن سلمۃ قال
کان علیؑ قد تخلف عن النبیؐ فی خیبر وکان بہ رمد فقال انا اتخلف عن رسول اللہؐ
فخرج علیؑ فلحق بالنبیؐ فلما کان مساء اللیلۃ التی فتحھا اللہ فی صباحھا قال رسول اللہ
لاعطین الرایۃ اولیاخذن الرایۃ غداً رجلاً یحبہ اللہ ورسولہ او قال یحب اللہ ورسو
یفتح اللہ علیہ فاذا نحن بعلیؑ وما نرجوہ فقالوا ھذا علیؑ فاعطاہ رسول اللہؐ ففتح اللہ علیہ وھذ
الحدیث قد مر فی الجھاد فی لواء النبیؐ ٥ جلد صفحہ ١٠٣ مسلم ٢ جلد صفحہ ٢٧٩ حدثنا قتیبۃ
بخاری

بن سعيد ثنا يعقوب يعني ابن عبد الرحمن القاري عن سهيل عن ابيه عن ابي هريرة
ان رسول الله صلعم قال يوم خيبر لاعطين هذه الراية رجلا يحب الله ورسوله يفتح الله على
يديه قال عمر بن الخطاب ما احببت الامارة الا يومئذ قال فتساورت لها رجاء ان ادعى لها قال
فدعا رسول الله صلعم علي بن ابي طالب فاعطاه اياها وقال امش ولا تلتفت حتى يفتح الله
عليك قال فقد منعوا منك دماءهم واموالهم الا بحقها وحسابهم على الله م جلد ٢ صفحه ٢٧٩
حدثنا ثنا يعقوب يعني بن عبد الرحمن عن ابي حازم قال اخبرني سهل بن سعد
ان رسول الله صلعم قال يوم خيبر لاعطين هذه الراية رجلا يفتح الله على يديه
يحب الله ورسوله ويحبه الله ورسوله قال فبات الناس يدوكون ليلتهم ايهم
يعطاها قال فلما اصبح الناس غدوا على رسول الله كلهم يرجون ان يعطاها فقال
اين علي بن ابي طالب فقالوا يا رسول الله يشتكي عينيه قال فارسلوا اليه فاتي به فبصق
رسول الله صلعم في عينيه ودعا له فبرء حتى كان لم يكن به وجع فاعطاه الراية
قال علي يا رسول الله صلعم اقاتلهم حتى يكونوا مثلنا قال انفذ على رسلك حتى تنزل
بساحتهم ثم ادعهم الى الاسلام واخبرهم بما يجب عليهم من حق الله فيه فوالله لان يهدي
الله بك رجلا واحدا خير لك من ان يكون لك حمر النعم جلد ٢ صفحه ٢٧٩ حدثنا قتيبة بن سعيد ثنا
حاتم بن يعني ابن اسمعيل عن يزيد بن ابي عبيد عن سلمة بن الاكوع قال كان علي
قد تخلف عن النبي صلعم في خيبر وكان رمد فقال انا اتخلف عن رسول الله صلعم فخرج علي
فلحق بالنبي صلعم فلما كان مساء الليلة التي فتحها الله في صباحها قال رسول الله لاعطين
الراية او ليأخذن بالراية غدا رجل يحبه الله ورسوله او قال يحب الله ورسوله
يفتح الله عليه فاذا نحن بعلي وما نرجوه فقالوا هذا علي فاعطاه رسول الله الراية ففتح
الله عليه والبغوي في المشكوة عن سهل بن سعد وقال متفق عليه وتاريخ الخلفاء
صفحه ١٦٨ واخرج احمد والبزار عن سهل بن سعد وقد اخرج هذا الحديث الطبراني
من حديث ابن عمر وعلي وابن ابي ليلى وعمران بن حصين والبزار من حديث ابن عباس والضيا
المحمدية وتاريخ ابي الفداء واسعاف الراغبين ومناقب سيدنا علي ع وجامع الترمذي

كِتَابِ الْمَغَازِيْ لِلْوَاقِدِيْ وَازَالَةِ الْخِفَاءِ مَرْوِيْ بِطُرُقٍ مُتَعَدِّدَةٍ اس حدیث مین چند امر قابل غور ہین
اول یہہ کہ فتح خیبر ہوا عید الٰہی سی ہے کہ قبل از وقوع بے بشارت فتح کے فرمایا دوم فرمایا کہ خدا اوسکو دوست رکھتا ہے
ور وہ خدا اکو دوست رکھتا ہے سوم یہہ کہ تکمیل ایمان کی ہے کہ علی نے کہا کہ ایسا قتال کرون جستے اکو وہ لوگ
اسلام قبول کرین چہارم فرمایا واسطی دعوت اسلام کی بعد از فتح کے پنجم فرمایا پنے ویتے کہ
تیرے لوگ وہانکے ہدایت پاوینگے ششم روایت تجرید وغیرہ مین کرار غیر فرار وارد ہے
ہفتم فرمایا نبی صلعم نے کہ یہہ ایک فضیلت نعمت زر سرخ سے اچھی ہے ہشتم کتب سیر سے ظاہر ہے کہ علداری
حضرت امیر بعد از مراجعت شیخین سے ہے پس جو کلمات کہ اس حدیث مین وارد ہوا ہی کسی صحابہ کی شان مین حضرت نے نفرمایا پس آنحضرت
ابیستہ افضل صحابہ ہوے اور جو متصف بصفات مندرجہ صدر ہو اسکا مستحق عقل ہے کہ امام وخلیفہ
ہے کا ہو جامع الصغیر للسیوطی حرف العین مع اللام صفحہ ٩٧
عَلِيٌّ اِمَامُ الْبَرَرَةِ وَقَاتِلُ الْفَجَرَةِ مَنْصُوْرٌ مَنْ نَصَرَهُ مَخْذُوْلٌ مَنْ خَذَلَهُ ك عن ج
جابر رح فی کنوز الحقائق نحوہ اسعاف الراغبین صفحہ ١٥٠ اَخْرَجَ الْحَاكِمُ عَنْ جَابِرٍ اَنَّ النَّبِيَّ قَالَ عَلِيٌّ اِمَامُ
الْبَرَرَةِ وَقَاتِلُ الْفَجَرَةِ مَنْصُوْرٌ مَنْ نَصَرَهُ مَخْذُوْلٌ مَنْ خَذَلَهُ فرمایا نبی صلعم نے کہ علی امام ابرار ونکے ہین
اور قاتل فاجرونکے کنوز الحقائق حرف الیاء يَا عَلِيُّ اَنْتَ تَغْسِلُ جُثَّتِيْ وَتُؤَدِّيْ دَيْنِيْ
(فر) فرمایا نبی صلعم نے کہ ای علی تم غسل کروگی میری نگاہ کو اور ادا کروگی میری دین جامع الصغیر للسیوطی حرف العین
مع اللام عَلِيٌّ بَابُ حِطَّةٍ مَنْ دَخَلَ مِنْهُ كَانَ مُؤْمِنًا وَمَنْ خَرَجَ مِنْهُ كَانَ كَافِرًا * قط
فی الافراد عن ابن عباس * ض * فرمایا نبی صلعم نے کہ علی باب حطہ مین جو شخص کہ داخل ہوا وہ مومن ہی اور جو شخص کہ نکلے
اوس سے کافر ہی سورہ بقر پارہ ١ ع الربع وَادْخُلُوا الْبَابَ سُجَّدًا وَّقُوْلُوْا حِطَّةٌ نَّغْفِرْ لَكُمْ خَطٰيٰكُمْ
وَسَنَزِيْدُ الْمُحْسِنِيْنَ تفسیر کبیر جلد ا صفحہ ٣٥٣ حَيْثُ اَمَرَهُمْ بِمَا يَمْحُوْ ذُنُوْبَهُمْ وَبَيَّنَ لَهُمُ الطَّرِيْقَ
الْمُخَلِّصَ مِمَّا اسْتَوْجَبُوْهُ مِنَ الْعُقُوْبَةِ وَفِي الْبَابِ وَهُوَ قَوْلُ ابْنِ عَبَّاسٍ وَالضَّحَّاكِ وَمُجَاهِدٍ
وَقَتَادَةَ اِنَّهُ بَابٌ يُدْعٰى بَابُ الْحِطَّةِ مِنْ بَيْتِ الْمَقْدِسِ وَالْحِطَّةُ حُطَّ عَنَّا ذُنُوْبَنَا كنوز الحقائق
حرف الحاء مع الباء * ١ * حُبُّ عَلِيٍّ بَرَاءَةٌ مِنَ النِّفَاقِ * ٢ * حُبُّ عَلِيٍّ حَسَنَةٌ لَا يَضُرُّ مَعَهَا
سَيِّئَةٌ * ٣ * حُبُّ عَلِيٍّ بَرَاءَةٌ مِنَ النَّارِ * ٤ * حُبُّ عَلِيٍّ يَاْكُلُ الذُّنُوْبَ كَمَا تَاْكُلُ
النَّارُ الْحَطَبَ فرمایا جناب نبی صلعم نے کہ دوستی علی کی باعث براۃ نفاق ہی اور حب علی حسنہ ہے کہ معصیت سی اوسمین کچھ

ضرر نہیں پہونچتا ہی حُبِّ علی باعث رستگاری جہنم ہی اور حبِّ علی گناہوں کو کھا جاتا ہے جس طرح نار ہیزم کو کھا
جاوے مسلم ۲ جلد صفحہ ۲۷۹ حَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَشُجَاعُ بْنُ مَخْلَدٍ جَمِيعًا عَنِ ابْنِ
عُلَيَّةَ قَالَ زُهَيْرٌ حَدَّثَنَا اِسْمٰعِيلُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنِي اَبُو حَيَّانَ حَدَّثَنِي يَزِيدُ بْنُ حَيَّانَ
قَالَ اِنْطَلَقْتُ اَنَا وَحُصَيْنُ بْنُ سَبْرَةَ وَعُمَرُ بْنُ مُسْلِمٍ اِلٰى زَيْدِ بْنِ اَرْقَمَ فَلَمَّا جَلَسْنَا اِلَيْهِ
قَالَ لَهُ حُصَيْنٌ لَقَدْ لَقِيتَ يَا زَيْدُ خَيْرًا كَثِيرًا رَاَيْتَ رَسُولَ اللّٰهِ ؐ وَسَمِعْتَ حَدِيثَهُ وَغَزَوْتَ
مَعَهُ وَصَلَّيْتَ خَلْفَهُ لَقَدْ لَقِيتَ يَا زَيْدُ خَيْرًا كَثِيرًا حَدِّثْنَا يَا زَيْدُ مَا سَمِعْتَ مِنْ رَسُولِ اللّٰهِ ؐ
قَالَ يَا ابْنَ اَخِي وَاللّٰهِ لَقَدْ كَبِرَتْ سِنِّي وَقَدُمَ عَهْدِي وَنَسِيتُ بَعْضَ الَّذِي كُنْتُ اَعِي
مِنْ رَسُولِ اللّٰهِ فَمَا حَدَّثْتُكُمْ فَاقْبَلُوهُ وَمَا لَا فَلَا تُكَلِّفُونِيهِ ثُمَّ قَالَ قَامَ رَسُولُ اللّٰهِ يَوْمًا فِينَا خَطِيبًا
بِمَاءٍ يُدْعٰى خُمًّا بَيْنَ مَكَّةَ وَالْمَدِينَةِ فَحَمِدَ اللّٰهَ وَاَثْنٰى عَلَيْهِ وَوَعَظَ وَذَكَّرَ ثُمَّ قَالَ اَمَّا بَعْدُ
اَلَا اَيُّهَا النَّاسُ فَاِنَّمَا اَنَا بَشَرٌ يُوشِكُ اَنْ يَاْتِيَ رَسُولُ رَبِّي فَاُجِيبَ وَاَنَا تَارِكٌ فِيكُمْ
ثَقَلَيْنِ اَوَّلُهُمَا كِتَابُ اللّٰهِ فِيهِ الْهُدٰى وَالنُّورُ فَخُذُوا بِكِتَابِ اللّٰهِ وَاسْتَمْسِكُوا بِهِ فَحَثَّ
عَلٰى كِتَابِ اللّٰهِ وَرَغَّبَ فِيهِ ثُمَّ قَالَ وَاَهْلُ بَيْتِي اُذَكِّرُكُمُ اللّٰهَ فِي اَهْلِ بَيْتِي اُذَكِّرُكُمُ
اللّٰهَ فِي اَهْلِ بَيْتِي فَقَالَ لَهُ حُصَيْنٌ وَمَنْ اَهْلُ بَيْتِهِ يَا زَيْدُ اَلَيْسَ نِسَاؤُهُ مِنْ اَهْلِ بَيْتِهِ قَالَ
نِسَاؤُهُ مِنْ اَهْلِ بَيْتِهِ وَلٰكِنْ اَهْلُ بَيْتِهِ مَنْ حُرِمَ الصَّدَقَةَ بَعْدَهُ قَالَ
وَمَنْ هُمْ قَالَ هُمْ اٰلُ عَلِيٍّ وَاٰلُ عَقِيلٍ وَاٰلُ جَعْفَرٍ وَاٰلُ عَبَّاسٍ قَالَ كُلُّ هٰؤُلَاءِ حُرِمَ الصَّدَقَةَ قَالَ
نَعَمْ ترمذی ۲ جلد صفحہ ۲۱۹ حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْكُوفِيُّ نَا زَيْدُ بْنُ الْحَسَنِ عَنْ
جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ اَبِيهِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ رَاَيْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ؐ فِي حَجَّتِهِ يَوْمَ عَرَفَةَ وَهُوَ
عَلٰى نَاقَتِهِ الْقَصْوَاءِ يَخْطُبُ فَسَمِعْتُهُ يَقُولُ يَا اَيُّهَا النَّاسُ اِنِّي تَرَكْتُ فِيكُمْ مَا اِنْ اَخَذْتُمْ
بِهِ لَنْ تَضِلُّوا كِتَابُ اللّٰهِ وَعِتْرَتِي اَهْلُ بَيْتِي وَفِي الْبَابِ عَنْ اَبِي ذَرٍّ وَاَبِي سَعِيدٍ
وَزَيْدِ بْنِ اَرْقَمَ وَحُذَيْفَةَ بْنِ اُسَيْدٍ هٰذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ حَسَنٌ مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ
وَزَيْدُ بْنُ الْحَسَنِ قَدْ رَوٰى عَنْهُ سَعِيدُ بْنُ سُلَيْمَانَ وَغَيْرُ وَاحِدٍ مِنْ اَهْلِ الْعِلْمِ
وَاَخْرَجَهُ الْاِمَامُ اَحْمَدُ فِي مُسْنَدِهٖ عَنْ اَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ اَيْضًا عَنْ زَيْدِ
بْنِ ثَابِتٍ وَاَيْضًا عَنْ زَيْدِ بْنِ اَرْقَمَ وَاَيْضًا عَنْ عَلِيِّ بْنِ رَبِيعَةَ وَرَوَاهُ حُمَيْدٌ وَزَيْدٌ

عن الهمدانی وابن الاثیر والبیهقی ایضاً عن زید بن ارقم والحاکم فی
المستدرک عن زید بن ارقم والسیوطی فی الدر المنثور عن زید بن ثابت و
الطبرانی عن زید بن ارقم والثعلبی عن ابی سعید الخدری والسیوطی فی جمع
الجوامع عن زید بن ارقم والبغوی فی المصابیح عن جابر فرمایا نبی نے کہ مین چھوڑتا
ہون درمیان تمہارے دو چیز بزرگ و عظیم تر ایک اونمین قرآن ہے کہ اوسمین ہدایت و نور
ہی بس پکڑو اوسکو اور تمسک کرو اور بہت تاکید کیا اور رغبت دلایا کتاب خدا پر بعد فرمایا کہ دوسری شی اونمیں سے
اہل بیت میرے ہے یاد کرو تم خدا کو میرے اہلبیت مین او تحقیق اہلبیت کی آیہ تطہیر مین مفصل گذری اس حدیث مین دلالت
واضح ہے اوپر امامت کی اسلئے کہ لفظ خذوا و استمسکوا و ثقلین کا فرمایا ہے جامع الصغیر
سیوطی حرف العین مع اللام علی منی بمنزلۃ راسی من بدنی (خط) عن البراء (قا)
عن ابن عباس لنور الحقایق حرف العین نحوہ اسعاف الراغبین صفحہ ۵۸ اخرج الدیلمی
عن ابن عباس ان النبی قال علی منی بمنزلۃ راسی من بدنی فرمایا
نبی نے کہ علی مجھسے بمنزلہ سر میرے ہین میری اعضا سے اسعاف الراغبین صفحہ ۱۵۸
واخرج البیهقی والدیلمی عن انس ان النبی قال علی یزهر فی الجنۃ ککواکب
الصبح وقد اخرجہ المناوی فی لنور الحقایق والسیوطی فی جامع الصغیر
نحوہ فرمایا ہے نبی نے کہ علی منور و روشن بخشندہ و تابندہ مثل ستارہ صبح کے جنت مین ہونگے جامع الصغیر
سیوطی صفحہ ۵۶ الصدیقون ثلاثۃ حزقیل مومن آل فرعون و حبیب
النجار و صاحب آل یٰسین و علی ابن ابی طالب ص ابن النجار عن ابن عباس
تفسیر کبیر ۷ جلد صفحہ ۳۱۷ روی عن رسول اللہ انہ قال الصدیقون ثلاثۃ حبیب النجار
و مومن آل یٰسین و مومن آل فرعون الذی قال اتقتلون رجلا ان یقول ربی اللہ والثالث
علی بن ابی طالب و هو افضلهم فرمایا نبی نے کہ صدیق تین ہین اول حضرت حزقیل ترا مومن فرعون دوم حبیب نجار سیم علی ابن ابیطالب
اور وہ افضل ہین جامع الصغیر سیوطی صفحہ ۲۲۵ حرف الذال ذکر علی عبادۃ فر عن عائشۃ
لنور الحقایق ذکر علی عبادۃ الخلیلی ازالۃ الخفا صفحہ ۲۶۳ النظر الی وجہ علی عبادۃ اسعاف
الراغبین صفحہ ۱۵۷ واخرج الطبرانی والحاکم باسناد حسن عن ابن مسعود

ان النبی قال النظر الی علی عبادة وفی ازالة الخفاء فرمایا نبی نے کہ ذکر علی عبادت ہی واخرجه السیوطی فی
جامعه الصغیر وفی کنوز الحقائق یا علی انت بمنزلة الکعبة حرف الیاء ای علی تم بمنزلہ کعبہ کی ہو کنوز الحقائق
حرف الیاء یا علی انت سید فی الدنیا والاخرة (فر) اے علی تم سردار دین دنیا میں ہو کنوز الحقائق
حرف الیاء یا علی اوصیک بالعرب خیرا (فر) ای علی تمہاری لئی وصیت کرتا ہوں عرب سی کہ سلوک نیک کرنا
جامع ترمذی جلد ۲ صفحه ۲۳۴ حدثنا سفیان بن وکیع نا ابی عن شریک عن منصور
عن ربعی بن حراش قال نا علی بن ابی طالب بالرحبة فقال لما کان یوم الحدیبیة خرج الینا
ناس من المشرکین کثیر فیهم سهیل بن عمرو واناس من رؤساء المشرکین فقالوا یا رسول الله
خرج الیک ناس من ابنائنا واخواننا وارقائنا ولیس لهم فقه فی الدین وانما خرجوا فرارا
من اموالنا وضیاعنا فارددهم الینا فان لم یکن لهم فقه فی الدین سنفقههم فقال النبی
یا معشر قریش لتنتهن او لیبعثن الله علیکم من یضرب رقابکم بالسیف علی
الدین قد امتحن الله قلوبهم علی الایمان قالوا من هو یا رسول الله فقال له ابو بکر من هو
یا رسول الله وقال عمر هو یا رسول الله قال هو خاصف النعل وکان اعطی علیا نعله یخصفها
قال ثم التفت الینا علی فقال ان رسول الله قال من کذب علی متعمدا فلیتبوأ مقعده
من النار هذا حدیث حسن صحیح لا نعرفه الا من هذا الوجه من حدیث ربعی عن علی
ازالة الخفاء صفحه ۲۵۶ واخرج النسائی والحاکم واللفظة للنسائی عن علی قال جاء
النبی اناس من قریش فقالوا یا محمد انا جیرانک وحلفاؤک وان من عبیدنا ناسا اتوک لیس لهم
رغبة فی الدین ولا رغبة فی الفقه انما فروا من ضیاعنا واموالنا فارددهم الینا فقال لابی بکر
ما تقول فقال صدقوا انهم لجیرانک وحلفاؤک فتغیر وجه النبی ثم قال لعمر ما تقول
قال صدقوا انهم لجیرانک وحلفاؤک فتغیر وجه النبی ثم قال ابو بکر انا هو یا رسول الله
قال لا قال عمر انا هو یا رسول الله قال لا ولکن ذلک الذی یخصف النعل وقد کان اعطی علیا
نعله یخصفها وفی مسند احمد ان رسول الله قال ان منکم من یقاتل علی تاویل القرآن
کما قاتلت علی تنزیله فقال ابو بکر انا هو یا رسول الله قال لا ولکنه خاصف النعل و
کان علی یخصف نعل رسول الله فی الحجرة عند فاطمة وفی الجمع بین الصحاح الستة قال رسول

اللہ لتنتہن یا معشر قریش او لیبعثن اللہ علیکم رجلا منی امتحن اللہ قلبہ للایمان یضرب
رقابکم علی الدین قیل یا رسول اللہ ابو بکر قال لا قیل عمر قال لا ولکن خاصف النعل فی
الحجرۃ فرمایا خدا نے اے گروہ قریش ہرآینہ مبعوث کریگا خدا تمہارے اوپر کہ تمہارے گردن ماریگا شمشیر سے
دین پر کہ امتحان لیا ہے خدا نے اونکے قلب کا ایمان مین عرض کیا صحابہ نے کہ یا رسول وہ کون
شخص ہین کیا حضرت ابو بکر ہین یا حضرت وہ حضرت عمر ہین کہ فرمایا
علی ہین جو تعمیر کو حجرہ مین صاف کرتے ہین تاریخ الخلفا صفحہ ۱۷
واخرج الطبرانی والحاکم وصححہ عن ام سلمۃ رض قالت کان رسول اللہ اذا غضب
لم یجترئ احد ان یکلمہ الا علی وانظار وفی ازالۃ الخفا صفحہ ۲۶۲ حضرت ام سلمہ کہتی ہین کہ حضرت سے غصہ
غصہ ہوتا کسی کا جرأت نہ تھی کو بات کرے الا علی تاریخ الخلفا صفحہ ۱۷۱ واخرج الطبرانی والحاکم عن ابن مسعود رض ان
النبی قال النظر الی علی عبادۃ اسنادہ حسن واخرجہ الطبرانی والحاکم الضیا من حدیث
عمران بن حصین واخرجہ ابن عساکر من حدیث ابی بکر الصدیق وعثمان بن عفان ومعاذ بن
جبل وانس وثوبان وجابر بن عبد اللہ وعایشۃ رض کنوز الحقایق حرف الالف
ان اللہ یغضب بغضبک ویرضی لرضاک قالہ لعلی ہرآینہ خدا غضبناک ہوتا ہے بسبب رنج و
غصہ کے اور راضی ہوتا ہے بسبب خوشنودی سے علی کے کنوز الحقایق حرف الالف
انا وعلی حجۃ اللہ علی عبادہ انا وھذا حجۃ اللہ علی خلقہ یوم القیمۃ مین اور علی دلیل ہون خدا کے
تاریخ الخلفا صفحہ ۱۷۱ واخرج ابو یعلی والبزار عن سعد بن ابی وقاص قال قال رسول اللہ صلعم من
آذی علیا فقد آذانی واخرج الطبرانی بسند صحیح عن ام سلمۃ عن رسول اللہ من احب علیا
فقد احبنی ومن احبنی فقد احب اللہ ومن ابغض علیا فقد ابغضنی ومن ابغضنی فقد ابغض اللہ ازالۃ الخفا
صفحہ ۲۶۲ واخرج الحاکم عن ام سلمۃ نحوہ جو شخص کہ ایذا دے علی کو ہمرآینہ اوسنے
ایذا دی ہے مجھے کنوز الحقایق حرف علی خیر البشر من شک فقد کفر علی بہترین خلق ہین جو شخص
شک کرے ہرآینہ وہ کافر ہے کنوز الحقایق حرف علی قسیم النار مناقب سیدنا علی
کرم اللہ وجہہ فی کتاب الاربعین لابن خالویہ روا ابو بکر الخوارزمی فی کتاب المناقب
عن بلال بن حمامۃ قال طلع علینا رسول اللہ صلعم ذات یوم متبسما ضاحکا ووجہہ مشرق کدارۃ

القمر فقام اليه عبد الرحمن بن عوف فقال يا رسول الله ما هذا النور قال لبشارة اتتني
من ربي في اخي وابن عمي وابنتي فان الله زوج عليا من فاطمة وامر رضوان خازن الجنان فهز شجرة
طوبى فحملت رقاقا يعني صكاكا بعدد محبي اهل بيتي وانشأ تحتها ملائكة من نور ودفع
الى كل ملك صكا فاذا استوت القيامة باهلها نادت الملائكة بالخلائق فلا يبقى محب
لاهل البيت الا دفعت اليه صكا فيه صكا فكاكه من النار فصار اخي وابن عمي وابنتي
فكاك رقاب رجال ونساء من امتي من النار علی قسیم کنندہ نار کی ہیں کنوز الحقایق حرف العین
علي صاحب حوضي يوم القيمة علی صاحب حوض میرے ہیں بروز قیامت الغنا فیہ
اول وارد علي الحوض اولكم اسلاما پہلے جو شخص وارد ہوگا حوض پر وہ علی ہے کہ جو سابق
الاسلام ہی کنوز الحقایق علي يظهر في الجنة كواكب الصبح وقد اخرجه السيوطي في جامع
الصغير في حرف العين ازالة الخفا صفحہ ۲۶۳ وعن عبد الله بن سعد بن زرارة عن ابيه
قال قال رسول الله اوحي الي في علي ثلث انه سيد المؤمنين وامام المتقين وقائد الغر
المحجلين ايضا علي بن ابي طلحة قال حججنا فمر بنا علي الحسن بن علي بالمدينة ومعنا معاوية
بن خديج فقيل للحسن ع ان هذا معاوية بن خديج السباب لعلي فقال علي به فاتي به فقال
انت السباب لعلي فقال ما فعلت والله قال ان لقيته وما احسبك تلقاه يوم القيمة لتجده
قائما على حوض رسول الله يذود عنه رايات المنافقين بيده عصا من عوسج حدثنيه الصادق
المصدق صلعم وقد خاب من افترى كنوز الحقايق حرف العين علي يعسوب المؤمنين
فرمایا نبی نے کہ وحی کیا خدا نے درباب علی ع کے تین شے ہیں اول سید المومنین دوم امام المتقین سوم قائد الغر المحجلین
في مسند احمد بن حنبل من طريق ان النبي قال من اذى عليا فقد اذاني ايها الناس
من اذى عليا بعث يوم القيامة يهوديا او نصرانيا مشکوۃ و ترمذی و ازالۃ الخفا و تاریخ الخلفا
جامع الصغير جو شخص کہ ایذا دیوے علی کو ہر اینہ ایذا دی مجھے اور ایذا دہندہ مبعوث ہوگا بروز قیامت
یہودی و نصرانی ازالۃ الخفا صفحہ ۴۹۲ من اطاعني فقد اطاع الله ومن عصاني فقد عصى الله
من اطاعك فقد اطاعني ومن عصاك فقد عصاني اخرجه الحاكم من حديث ابي ذر از الجملہ
حب علي اية الايمان وبغض علي اية النفاق اخرجه النجاري ... يا علي طوبى لمن

احبک وصدق فیک وویل لمن ابغضک وکذب بک الصافیہ صفحہ ۲۶ جلد دو

صفحہ ۲۶۵ واخرج الحاکم عن ابی سعید الخدری قال شکی ع

بن ابیطالب الناس الی رسول اللہ فقام فینا خطیباً فسمعتہ یقول ایہا

الناس لا تشکوا علیاً فواللہ انہ لاخیشن فی ذات اللہ و فی

ذات اللہ و فی سبیل اللہ واخرج ابو عمر عن اسحق بن

کعب بن عجرۃ عن ابیہ قال قال رسول اللہ علی مخشوشن فی ذات اللہ

صفحہ ۹۳ عن کعب بن عجرۃ نحوہ ہر یک احادیث مشعر امامت بنص جلی ہے اسلیے کہ نزد اہلسنت

خلفاء اربعہ مجتہدین ہین پس ہر شخص مختار ہے کہ مجتہدین اربعہ سے جسکی تقلید کرے

جایز ہے پس شیعہ اگر مجتہدین ثلثہ کو ترک کرین اور تقلید حضرت امیر مجتہد کے کرین بلا تردد ناجی ہو

اور اہلسنت بفحوائے حدیث من عصاک فقد عصانی کے اگر حضرت امیر کے اطاعت ترک

خلفاء ثلاثہ کے اطاعت کرین جایز نہوگا اور حدیث زرارہ مین سید و امام و قائد کا واقع ہے اور حد

ابوسعید مین درجہ ولایت ظاہر کیا ہے لاخیشن فی ذات اللہ اور ایسے فضایل خاصہ کے

خلفاء ثلاثہ کے شان مین نہین وارد ہوا ہے وحدیث اقتدوا بالذین من

بعدی ابابکر و عمر وحدیث علیکم بسنتی وسنۃ الخلفاء الراشدین ازالۃ الخفا

صفحہ ۳۶۳ وعن ابن ابی اوفی قال قال رسول اللہ سألت ربی ان لا ازوج احداً من امتی

ولا اتزوج الیہ الا کان معی فی الجنۃ فاعطانی الصافیہ صفحہ ۲۵۴ واخرج النسائی فی خص

علی عن عبد اللہ بن بریدۃ عن ابیہ قال خطب ابوبکر و عمر فاطمۃ فقال رسول اللہ انہا صغیرۃ

فخطبہا علی فزوجہا منہ شرح فقہ اکبر ملا علی قاری صفحہ ۱۳۱ وکان تزویجہا بامر اللہ ووحیہ

جامع الصغیر سیوطی اجلد صفحہ ۱ ان اللہ امرنی ان ازوج فاطمۃ بعلی جناب شیخین نے

درباب تزویج کے استدعا کیا اسپر فرمایا کہ ہنوز کم سن ہین اور جب علی نے خواہش کیا آپنی عقد

صواعق محرقہ ابن حجر مینا خرج عن ابی ذر ان رسول اللہ قال ان مثل اہلبیتی مثل سفینۃ

نوح من رکبہا نجی ومن تخلف عنہا ہلک فی نسخۃ غرق واخرج الحاکم فی المستدرک

عن ابی ذر واخرجہ احمد فی مسندہ عن ابی ذر وابن عباس والدیلمی عن ابی سعید الخد

وَقَدْ اَخْرَجَهُ السُّیُوطِیُّ فِی جَامِعِ الصَّغِیْرِ فرمایا ص نے کہ مثال میرے اہلبیت کی مثل کشتی
نوح کی ہی جو شخص سوار ہوا نجات پایا اور جو شخص کہ روگردان ہوا وہ ہلاک ہوا قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ کُنْتُ اَنَا وَعَلِیُّ بْنُ اَبِیْطَالِبْ نُوْرًا
بَیْنَ یَدَیِ اللّٰہِ وَرَسُوْلُہٗ جُزْئَیْنِ وَفِی حَدِیْثٍ اٰخَرَ رَوَاہُ ابْنُ الْمَغَازِلِیُّ الشَّافِعِیُّ فَلَمَّا خَلَقَ اللّٰہُ
اٰدَمَ رَکَّبَ ذٰلِکَ النُّوْرَ فِیْ صُلْبِہٖ فَلَمْ یَزَلْ فِیْ شَیْئٍ وَاحِدٍ حَتّٰی افْتَرَقْنَا فِیْ صُلْبِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ
فَفِیَّ النُّبُوَّۃُ وَفِیْ عَلِیٍّ الْخِلَافَۃُ وَفِیْ خَبَرٍ اٰخَرَ ابْنُ الْمَغَازِلِیُّ عَنْ جَابِرٍ فِیْ اٰخِرِہٖ حَتّٰی قَسَمَہَا جُزْئَیْنِ
جُزْءٌ فِیْ صُلْبِ اَبِیْطَالِبِ فَاَخْرَجَنِیْ نَبِیًّا وَاَخْرَجَ عَلِیًّا وَصِیًّا رَوَاہُ اَحْمَدُ فِیْ مُسْنَدِہٖ میں اور علی ایک نور
سی ہون اور ایک حصہ اوسکا میں ہون اور ایک حصہ اوسکا سے علی ہیں عَنْ سَلْمَانَ اِنَّہٗ قَالَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ
مَنْ وَصِیُّکَ قَالَ یَا سَلْمَانُ مَنْ کَانَ وَصِیَّ اَخِیْ مُوْسٰی قَالَ یُوْشَعُ بْنُ نُوْنٍ قَالَ فَاِنَّ وَصِیِّیْ وَوَارِثِیْ
یَقْضِیْ دَیْنِیْ وَیُنْجِزُ مَوْعِدِیْ عَلِیُّ بْنُ اَبِیْطَالِبِ رَوَاہُ اَحْمَدُ فِیْ مُسْنَدِہٖ وَاَیْضًا رَوَاہُ عَبْدُ اللّٰہِ
بْنُ اَحْمَدَ فِیْ زَوَائِدِ الْمُسْنَدِ حضرت سلمان رض نے جناب رسول ص سے پوچھا کہ وصی آپکا کون ہی فرمایا جو
وصی برادر موسے کا تھا کہا سلمان رض نے کہ یوشع بن نون ہی فرمایا آپنے کہ میرا وصی و وارث وہ ہے
جو میرے دین کو ادا کرے اور میرے وعدہ کو پورا کرے وہ علی ابن ابیطالب ہے کتاب
ابن المغازلی الشافعی باسنادہٖ عن رسول اللّٰہ ص اِنَّہٗ قَالَ لِکُلِّ نَبِیٍّ وَصِیٌّ وَوَارِثٌ وَاِنَّ عَلِیًّا وَصِیِّیْ وَوَارِثِیْ
بن ابیطالب کنوز الحقایق فی حدیث خیر الخلایق للامام المناوی صفحہ ۱۳ حرف
اللام لِکُلِّ نَبِیٍّ وَصِیٌّ وَوَارِثٌ وَعَلِیٌّ وَصِیِّیْ وَوَارِثِیْ (فس) وجامع الصغیر سیوطی اجلد
صفحہ ۷۲ اِنَّ اللّٰہَ تَعَالٰی جَعَلَ ذُرِّیَّۃَ کُلِّ نَبِیٍّ فِیْ صُلْبِہٖ وَجَعَلَ ذُرِّیَّتِیْ فِیْ صُلْبِ عَلِیِّ بْنِ اَبِیْطَالِبِ
وَاَخْرَجَہُ الْبَغَوِیُّ فِیْ مُعْجَمِ الصَّحَابَۃِ عَنْ بُرَیْدَۃَ وَاَخْرَجَہُ الطَّبْرَانِیُّ فِی الْکَبِیْرِ عَنْ اَبِیْ
سَعِیْدِ الْخُدْرِیِّ وَاَخْرَجَہُ الْاِمَامُ اَحْمَدُ عَنْ زَیْدِ بْنِ اَرْقَمَ فرمایا نبی ص نے کہ واسطی ہر نبی کے
وصی و وارث ہی اور میرا وصی و وارث علی ابن ابیطالب ہین قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ یَا عَمَّارُ اِنْ رَاَیْتَ
عَلِیًّا قَدْ سَلَکَ وَادِیًا وَالنَّاسُ وَادِیًا غَیْرَہٗ فَاسْلُکْ مَعَ عَلِیٍّ وَدَعِ النَّاسَ اِنَّہٗ لَنْ
یَدُلَّکَ عَلٰی رَدًی وَلَنْ یُخْرِجَکَ عَنِ الْہُدٰی اَخْرَجَہُ الدَّیْلَمِیُّ عَنْ عَمَّارٍ وَعَنْ اَبِیْ اَیُّوْبَ الْاَنْصَارِیِّ
فرمایا کہ اے عمار اگر دیکھے تو علے کو کہ ایک راہ پر جاتے ہین اور لوگ دوسری راہ پر پس تو راہ علے پر
چلا کر کہ ہرگز تجھی اسیدین کو ... نہیں ... اور ہدایت ... [illegible]

مدارج النبوت میں شاہ عبد الحق نے اس حدیث کو نقل کیا ہے بحار

۶ جلد صفحہ ۶۰۳ عن قیس بن عباد قال قال علی فینا نزلت هذه الآیة
هذان خصمان اختصموا فی ربهم الی آخر الآیة فیه عن قیس سمعت اباذر یقسم قسما ان هذه الآیة
هذان خصمان اختصموا فی ربهم نزلت فی الذین برزوا یوم بدر حمزة وعلی وعبیدة بن الحارث
وعتبة وشیبة ابنی ربیعة والولید بن عتبة تاریخ الخلفاء واخرج سعید بن المسیب عنه قال
لم یکن احد من الصحابة یقول سلونی الا علی ازالة الخفاء صفحہ ۲۶۸ واخرج ابو عمر عن ابی
الطفیل قال شهدت علیا یخطب وهو یقول سلونی عن کتاب الله فوالله ما من آیة الا وانا
اعلم ابلیل نزلت ام بنهار ام فی سهل ام فی جبل واخرج ابو عمر عن عبد الله بن عباس قال
والله لقد اعطی علی بن ابی طالب تسعة اعشار العلم وایم الله لقد شارککم فی العشر
العاشر واخرج ابو عمر عن سعید بن المسیب قال کان عمر یتعوذ بالله من معضلة
لیس لها ابو حسن قال ابو عمر وقال فی المجنونة التی امر برجمها وفی التی وضعت لستة
اشهر فاراد عمر رجمها فقال له علی ان الله یقول وحمله وفصاله ثلثون شهرا الآیة وقال ان
الله رفع القلم عن المجنون الحدیث فکان عمر یقول لولا علی لهلک عمر تفسیر اتقان سیوطی نے
کوئی نہیں کہتا تھا سلونی الا علی رضی اللہ عنہ اور حضرت امیر نے خطبہ میں فرمایا کہ قرآن کی آیات اور تنزیل کو ایسا میں جانتا ہوں
کہ جو شب یا روز یا خشکی یا تری یا کوہ پر نازل ہوا ازالة الخفاء جلد ۲ صفحہ ۲۵۱

قال الحاکم فی ترجمة حکیم بن حزام وقول مصعب فیه لم یولد قبله ولا بعده فی الکعبة
احد مما نفسه وهم مصعب فی الحرف الاخیر فقد تواترت الاخبار ان فاطمة بنت اسد
ولدت امیر المؤمنین علیا فی جوف الکعبة کتاب بشائر المصطفی فانه ولد یوم الجمعة
الثالث عشر من شهر رجب بعد عام الفیل بثلثین سنة فی الکعبة ولم یولد فیها
احد سواه قبله ولا بعده وکان عمر النبی ثلثین سنة فاحبه حبا شدیدا وکان
یطهره وقت غسله ویوجره اللبن عند شربه ویحرک مهده عند نومه ویناغیه فی
یقظته ویحمله علی صدره ویقول هذا اخی وولیی وناصری وصفیی وذخری وکهفی وصهری
وزوج کریمتی وامینی ووصیی وخلیفتی وکان یحمله دائما ویطوف به جبال مکة

وَشِعَابِهَا وَاَوْدِيَتِهَا سیرة الحلبیہ ۳ جلد صفحہ وَفِی سَنَةِ ثَلٰثِیْنَ مِنْ مَوْلِدِہٖ صلعم وُلِدَ عَلِیُّ بْنُ
اَبِیْ طَالِبٍ فِی الْکَعْبَةِ ایضاً ۱ جلد صفحہ ۳۵۸ نعن فَاطِمَةَ بِنْتِ اَسَدٍ اُمِّ عَلِیٍّ ع قَالَتْ لَمَّا وَلَدْتُهُ
سَمَّاهُ عَلِیًّا وَبَصَقَ فِیْ فِیْهِ ثُمَّ اِنَّهُ اَلْقَمَهُ لِسَانَهُ فَمَا زَالَ یَمُصُّهُ حَتّٰی نَامَ قَالَتْ فَلَمَّا کَانَ مِنَ
الْغَدِ طَلَبْنَا لَهُ مُرْضِعَةً فَلَمْ یَقْبَلْ ثَدْیَ اَحَدٍ فَدَعَوْنَا لَهُ مُحَمَّدًا صلعم فَاَلْقَمَهُ لِسَانَهُ فَنَامَ فَکَانَ
کَذٰلِکَ مَا شَاءَ اللّٰهُ مناقب سیدنا علی کرم اللّٰہ وجہہ صفحہ ۱۱ ذَکَرَ ذٰلِکَ ضِیَاءُ الدِّیْنِ
وَالْمُؤَیِّدُ مُوَفَّقُ بْنُ اَحْمَدَ الْخَوَارِزْمِیُّ فِیْ کِتَابِهِ الْمَنَاقِبِ وُلِدَ عَلِیٌّ ع بِمَکَّةَ الْمُشَرَّفَةِ
دَاخِلَ الْبَیْتِ الْحَرَامِ فِیْ یَوْمِ الْجُمُعَةِ الثَّالِثَ عَشَرَ مِنْ شَهْرِ اللّٰهِ الْاَصَبِّ سَنَةَ ثَلَاثِیْنَ مِنْ عَامِ
الْفِیْلِ قَبْلَ الْهِجْرَةِ بِثَلَاثٍ وَعِشْرِیْنَ سَنَةً وَقَبْلَ الْمَبْعَثِ بِاثْنَتَیْ عَشَرَةَ سَنَةً وَقِیْلَ لِعَشْرِ
سِنِیْنَ وَلَمْ یُوْلَدْ فِی الْبَیْتِ قَبْلَهُ اَحَدٌ وَهِیَ فَضِیْلَةٌ خَصَّهُ اللّٰهُ بِهَا اِجْلَالًا لَهُ وَاِعْلَاءً لِمَرْتَبَتِهِ
وَاِظْهَارًا لِلتَّکْرِمَتِهِ ومناقب سیدنا علی رض مِنْ کِتَابِ الْمَنَاقِبِ لِاَبِی الْمَعَالِی الْفَقِیْهِ
الْمَالِکِیِّ رُوِیَ خَبَرٌ یَرْفَعُهُ اِلٰی عَلِیِّ بْنِ الْحُسَیْنِ اَنَّهُ قَالَ کُنَّا عِنْدَ الْحُسَیْنِ فِیْ بَعْضِ الْاَیَّامِ وَاِذَا بِنِسْوَ
ةٍ مُجْتَمِعَاتٍ فَاَقْبَلَتِ امْرَاَةٌ مِنْهُنَّ عَلَیْنَا فَقُلْنَا مَنْ اَنْتِ رَحِمَکِ اللّٰهُ قَالَتْ اَنَا زُبْدَةُ ابْنَةُ الْعَجْلَانِ
مِنْ بَنِیْ سَاعِدَةَ فَقُلْتُ لَهَا هَلْ عِنْدَکِ مِنْ شَیْءٍ تُحَدِّثِیْنَا بِهٖ قَالَتْ اِیْ وَاللّٰهِ حَدَّثَتْنَا
اُمُّ عِمَارَةَ بِنْتُ عُبَادَةَ بْنِ نَضْلَةَ بْنِ مَالِکِ بْنِ الْعَجْلَانِ السَّاعِدِیِّ اَنَّهَا کَانَتْ
ذَاتَ یَوْمٍ فِیْ نِسَاءٍ مِنَ الْعَرَبِ اِذْ اَقْبَلَ اَبُوْ طَالِبٍ کَئِیْبًا حَزِیْنًا فَقُلْتُ لَهُ مَا شَاْنُکَ
قَالَ اِنَّ فَاطِمَةَ بِنْتَ اَسَدٍ فِیْ شِدَّةٍ مِنَ الطَّلْقِ ثُمَّ اِنَّهُ اَخَذَ بِیَدِهَا وَجَاءَ بِهَا
اِلَی الْکَعْبَةِ فَدَخَلَ وَقَالَ اجْلِسِیْ عَلَی اسْمِ اللّٰهِ فَطَلَقَتْ طَلْقَةً وَاحِدَةً فَوَلَدَتْ
غُلَامًا نَظِیْفًا مُنَظَّفًا لَمْ اَرَ اَحْسَنَ مِنْهُ وَجْهًا فَسَمَّاهُ اَبُوْ طَالِبٍ عَلِیًّا بِسَمِیَّةٍ بِعَلِیٍّ کَیْ
یَدُوْمَ لَهُ عِزُّ الْعُلُوِّ وَفَخْرُ الْعِزِّ اَدْوَمُهُ وَجَاءَ النَّبِیُّ ع فَحَمَلَهُ مَعَهُ اِلٰی مَنْزِلِ اُمِّهٖ قَالَ
عَلِیُّ بْنُ الْحُسَیْنِ فَوَاللّٰهِ مَا سَمِعْتُ شَیْئًا حَسَنًا قَطُّ اِلَّا وَهٰذَا مِنْ اَحْسَنِهٖ وَکَانَتْ
وِلَادَتُهُ عَلِیٍّ ع بَعْدَ اَنْ دَخَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ بِخَدِیْجَةَ بِثَلَاثِ سِنِیْنَ وَکَانَ عُمُرُ النَّبِیِّ
یَوْمَ وِلَادَةِ عَلِیٍّ ثَمَانِیْ وَعِشْرِیْنَ سَنَةً حضرت علیؑ پیدا ہوے روز جمعہ ۱۳ شہر رجب بعد ۳۰ برس
عام الفیل کے کعبہ میں اور اوس وقت سن جناب نبی کا ۲۸ برس کا تھا اور غسل دیا نبی نے علی کو اور ...

لیا اور دودہ پلایا انگشت سی اور گہوارہ ہلاتے تہے اور دایہ کیطرح لول کر سولاتی تہے اور سینہ پر رکہتی تہی
اور لے کہتے تہے کہ یہ بہائی میرا اور وے اور ناصر اور صفی اور داماد اور امین اور خلیفہ میرا ہے اور کو ہمسائے
گہوتی تہی تاریخ الخلفا صفحہ ۱۷ اخرج الاوسط عن جابر بن عبد الله قال قال رسول
الله الناس من شجر شتى وانا وعلي من شجرة واحدة کنوز الحقائق حرف الالف انا وعلي من
شجرة واحدة والناس من شجرة شتى مناقب سیدنا علی کرم الله وجهہ صفحہ ۷
وروى ابو داؤد والطيالسي عن شعبة عن الشعبي مرسلا وروي عن ابن عباس رض
قال سمعت رسول الله يقول باذني والا ضمتا انا شجرة وفاطمة حملها وعلي لقاحها و
الحسن والحسين ثمارها ومحبوا اهل البيت ورقها وكلنا في الجنة حقا حقا فرمایا ہے
کہ مین اور علے درخت واحد سے ہون اور خلایق اشجار مختلفہ سے ہین تاریخ الخلفا
صفحہ ۱۷۱ اخرج الطبراني وابن ابي حاتم عن ابن عباس قال ما انزل الله يا ايها الذين امنوا الا
وعلي اميرها وشريفها ولقد عاتب الله اصحاب محمد في غير مكان وما ذكر عليا الا
بخير ابن عباس رض سے روایت ہی کہ جس آیت مین یا ایہا الذین امنوا ہی علی سردار اوس آیت کا ہی مشکوا
باب مناقب علی وعن علي قال كانت لي منزلة من رسول الله لم تكن لاحد من
الخلائق اتيته باعلى سحر فاقول السلام عليك يا نبي الله فان تنحنح انصرفت والا دخلت
رواه النسائي حضرت امیر فرماتی ہین کہ میرے لئے ایک خاص مرتبہ تہا از جانب رسول کی کہ کسیکی واسطی حاصل
نہ تہا اور ہر صبح حضور مین حضرت کی جایا کرتا تہا اور مین کہتا تہا السلام عليك يا نبي الله پس جب
اپنے کہنکہارا ہم پہر گئے ورنہ ہم داخل ہوتے تہے ۔ اس حدیث سی تفضیل حضرت علی رض کی سب صحابہ
پہ ہے مشکوۃ صفحہ ۵۵۹ وعن علي قال قيل يا رسول الله من نؤمر بعدك قال ان تؤمروا
ابا بكر تجدوه امينا زاهدا في الدنيا راغبا في الاخرة وان تؤمروا عمر تجدوه قويا امينا
لا يخاف في الله لومة لائم وان تؤمروا عليا ولا اراكم فاعلين تجدوه هاديا مهديا ياخذ
بكم الطريق المستقيم رواه احمد روایت کی ہے امام احمد بن حنبل نے حضرت علی سی کہ فرمایا
آپ نے کہ اصحاب نے عرض کیا یا رسول الله ہم لوگ کسکو بعد آپکے امیر اور سردار کرین ارشاد کیا
آنحضرت نے اگر ابو بکر کو امیر کرو تو پاؤ گے اونکو امین اور زاہد دنیا مین اور راغب امور آخرت مین اور اگر

حدیث [illegible]

امیر کرو عمر کو تو پاوے گے قوی و امین کہ نہین خوف لرتا ہی امور الہی مین ملامت سی ملامت کنندگان کی اور اگر
امیر کرو حضرت علی کو مگر مین نہین دیکھتا ہون تملوگ کو فاعل اس فعل کا اور پاوُگی اُنکو ہادی او رمہدی کہ تبلاوینگا تمکو
راہ راست اس حدیث سی ظاہر ہوا کہ لا اراکم فاعلین شیخین کی حق مین نہین وارد ہوا پس نتیجہ یہہ ہوا کہ تم لوگ
شیخین کو خلیفہ کروگی اور حضرت علی کو خلیفہ نکروگی اور اگر خلافت چہارم مقصود ہی تب لا اراکم فاعلین کہنا بیکار
ہی بخاری ۶ جلد صفحہ ۳۷۹ اِنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عَبَّاسٍ اَخْبَرَهُ اَنَّ عَلِيَّ بْنَ اَبِيْ طَالِبٍ ؑ خَرَجَ مِنْ عِنْدِ
رَسُوْلِ اللّٰهِ ؐ فِيْ وَجَعِهِ الَّذِيْ تُوُفِّيَ فَقَالَ النَّاسُ يَا اَبَا الْحَسَنِ كَيْفَ اَصْبَحَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ؐ
فَقَالَ اَصْبَحَ بِحَمْدِ اللّٰهِ بَارِئًا فَاَخَذَ بِيَدِهٖ عَبَّاسُ بْنُ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ ؑ فَقَالَ لَهٗ اَنْتَ وَاللّٰهِ
بَعْدَ ثَلَاثٍ عَبْدُ الْعَصَا وَاِنِّيْ لَاَرٰى رَسُوْلَ اللّٰهِ ؐ سَوْفَ يُتَوَفّٰى مِنْ وَجَعِهٖ هٰذَا اِنِّيْ
اَعْرِفُ وُجُوْهَ بَنِيْ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ عِنْدَ الْمَوْتِ اِذْهَبْ بِنَا اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ ؐ فَلْنَسْئَلْهُ
فِيْمَنْ هٰذَا الْاَمْرُ اِنْ كَانَ فِيْنَا عَلِمْنَا ذٰلِكَ وَاِنْ كَانَ فِيْ غَيْرِنَا عَلِمْنَاهُ فَاَوْصٰى بِنَا فَقَالَ
عَلِيٌّ اَنَا وَاللّٰهِ لَئِنْ سَاَلْنَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ؐ فَمَنَعَنَاهَا لَا يُعْطِيْنَاهَا النَّاسُ بَعْدَهٗ وَاِنِّيْ وَاللّٰهِ
لَا اَسْاَلُهَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صلعم خبر دی عبد اللہ ابن عباس کو کہ حضرت امیر علیہ السلام نکلی آنحضرت کی خانہ
شریف سی اوسوقت مین کہ شدت مرض کی تہی پس کہا لوگون نی ای ابو الحسن آج صبح کو کیا حال تہا
رسول اللہ کا فرمایا آپنی شکر ہی خدا کا الحمد للہ کہ بکڑ لیا ہاتہہ حضرت عباس بن عبد المطلب نی حضرت امیر کا اور
کہا ایسی کہ بعد تین روز کی ای ابو الحسن تم عبد العصی ہو جاؤ گی یعنی کوئی تمہارا احترام و وقار نکریگا اور بندہ
عصا دی کہ لوگ گمراہ ہین و نافرمانی کرینگی اور ہم دیکہتی ہین کہ عنقریب مین رسول اللہ کا وفات ہوگا اسی مرض مین
کیونکہ رخسارہ پر فرزندان عبد المطلب کی موتی کی آثار نمایان باقی ہین چلو میری ساتہہ پاس رسول اللہ کی اور
ان سے سوال ایسی کرین کہ بعد اپکی حق خلافت کسکا ہی اگر میری گروہ بنی ہاشم مین یہہ امر ہو تو ہم جان
لیوینگی اسباب کو اور اگر کسی غیر کی لئی ارشاد ہوگا تو اوسکو سمجہہ بوجہہ لینگی اور ضرور آپ
ہم بنی ہاشم کو وصیت کرینگی پس کہا حضرت علی علیہ السلام نی کہ قسم بخدا اگر ہم
اسی خلاف کو حضرت فرماوینگے میری لئی مگر کیا فایدہ اسکا کہ بعد آپکی لوگ مجہی تخت خلافت پہ نہی بٹہاوینگی
نہ ہم پوچہین گی اس امر کو رسول اللہ سی قسطلانی نی تصریح کیا ہی کہ سَئَلْنَاهَا اَیِ الْخِلَافَةَ
مراد خلافت ہی جناب امیر علیہ السلام مزاج دان رسول اللہ اور جانتی ہی کہ مجہی خلافت دینی کا ارادہ اور

سے بھی جانتے تھے کہ لوگ خلافت پر شر و فساد کرینگے پس اگر مراد خلافت چہارم ہے تب جمہور اہلسنۃ کہ جنگ
جمل و صفین میں نزاع خلافت کے نہ تھے صرف خطاء اجتہاد سے انتقام خون خلیفہ ثالث میں
تھے پس لا یعطیناها الناس کا کیا مطلب ہوگا اور کون حضرات مانع و مزاحم
خلافت مرتضوی کے تھے مشکوۃ صفحہ ۵۷۱ عن حذیفۃ قال قالوا یا رسول
اللہ لو استخلفت قال ان استخلفت علیکم فعصیتموہ عذبتم ولکن ما حدثکم حذیفۃ
فصدقوہ وما اقرأکم عبد اللہ فاقرؤا رواہ الترمذی روایت ہی حذیفہ
سے کہ لوگوں نے کہا یا رسول اللہ خوب تھا کہ آپ اپنی روبرو خلیفہ مقرر فرما جاتے فرمایا اگر
میں خلیفہ تمہارے اوپر مقرر کر جاؤں پس تم نافرمانی کروگے اوسکے اور داخل عذاب الہی ہوگی لیکن
جو کچھ حذیفہ بیان کریں اوسکے تصدیق کیجیو اور پڑھیو جو پڑھیں عبد اللہ ابن مسعود علیکم میں ضمیر حاضر کے
ہے اور عصیتموہ میں ضمیر واحد غائب کی ہے یعنے خلیفہ جو ایک شخص ہی اور گردان مردم گشتہ ہیں اور
حضرت حذیفہ مشہور صاحب سر رسول و امین و خازن اسرار تھے ۱ جلد تاریخ ابو الفدا صفحہ ۱۵۸
روی ان النبی بعث علیا کرم اللہ وجہہ الی الیمن فسار الیہا وقرء کتاب رسول
اللہ علی اہل الیمن فاسلمت ہمدان کلہا فی یوم واحد وکتب بذلک الی رسول اللہ
ثم تابع اہل الیمن علی الاسلام وکتب بذلک الی النبی فسجد شکرا للہ تعالی
ثم امر علینا باخذ صدقات نجران وجزیتہم ففعل وعاد بیع علی کو واسطی دعوت اسلام اہل
یمن کے روانہ کیا کہ علی نے نامہ رسول خدا کو پڑھ سنایا کہ اہل ہمدان ایک روز میں مشرف باسلام ہوئے اور اہل
اہل یمن ایمان لائی کہ اس حال کو بحضور والا سرور حضرت نے لکھا کہ نبی بدرگاہ واہب العطایا سجدہ شکر بجا لائے
اور بعدہ علی کو واسطی تحصیل مال زکوۃ کے مامور فرمایا کہ نصاری نجران سی جزیہ لاؤ کہ تحصیل کرکے
حضور میں حاضر ہوئے باب ۸ شجاعت امیر المومنین علی رضی غزوات الرسول صلعم
شرح تجرید علامہ قوشجی صفحہ ۳۸۷ غزوۃ بدر وہی اول حرب امتحن بہا المومنون لقلتہم
وکثرۃ المشرکین فقتل علی ولید ابن عتبۃ ثم ربیعۃ ثم شیبۃ ثم ربیعۃ
ثم العاص ابن سعید ثم سعید بن العاص ثم حنظلۃ بن ابی سفیان ثم علقمۃ بن عدی ثم
نوفل بن خویلد ولم یزل یقاتل حتی قتل النصف المشرکین والباقی من المسلمین وثلاثۃ آلاف

الملائكة المسوّمين قتل النصف الآخر ومع ذلك كانت الراية في يد علي ع جنگ بدر
نک کہ اسمین امتحان ہوا اوسنے کلین سبب قلت مومنین وکثرت مشرکین کی پس قتل کیا علی نے ولید
تبہ و ربیعہ وعاص بن سعد وسعد بن عاص وحنظلہ بن ابی سفیان وعلقمہ بن عدی ونوفل بن خویلد کو
تے رہے تا اینکہ قتل کیے نصف مشرکین کو اور باقی کو مسلمین اور تین ہزار ملائکہ نشان دار
ن دیگر قتل کیا و باینہمہ علم رسالت ہاتھہ مین علی کی تہا ازالۃ الخفا صفحہ ۲۵۴ قال محمد بن اسحاق
دی منادیہم یا محمد اخرج الینا اکفاءنا من قومنا فقال رسول الله قم یا عبیدة بن الحارث وقم یا
علی فلما قاموا ودنوا منہم قالوا من انتم قال عبیدة انا عبیدة وقال حمزة انا حمزة وقال علي
فقالوا نعم اکفاء کرام فبارز عبیدة وکان اسن القوم عتبة بن ربیعة وبارز حمزة
بة بن ربیعة وبارز علي الولید بن عتبة فاما حمزة فلم یمہل شیبة ان قتله واما علي فلم یمہل
ان قتله واختلف عبیدة وعتبة بینہما ضربتان کلاہما اثبت فی صاحبه فکر حمزة
اسیافہما علی عتبة قد قفی علیه واحتملا صاحبہما فحازاه الی اصحابه کتاب المغازی
ی صفحہ ۵ والعاص بن سعید فقتله علي بن ابیطالب علیه السلام وشیبة بن ربیعة قتله عبیدة
ث وذفف علیه حمزة وعلي والولید بن عتبة بن ربیعة قتله علي بن ابیطالب علیه
و وعامر بن عبد الله حلیف لهم من انمار قتله علي بن ابیطالب علیه السلام والحرث
ه قتله علي بن ابیطالب وعقیل بن الاسود بن المطلب قتله حمزة وعلي شرکاء
له ونوفل بن خویلد بن اسد وهو ابن العدویة قتله علي بن ابیطالب النضر بن
بن کلدة قتله علي بن ابیطالب وزید بن ملیص مولی عمیر بن هاشم بن عبد
بن عبد الدار قتله علي بن ابیطالب عمیر بن عثمان بن عمرو بن کعب بن سعد
یم قتله علي بن ابیطالب علیه السلام مسعود بن ابی امیة قتله علي بن ابیطالب
الله بن ابی رفاعة قتله علي بن ابیطالب واوس بن المعیر بن لوذان قتله عثمان
عون وعلي بن ابیطالب شرکاء فیه ونبیه بن الحجاج قتله علي بن ابیطالب
بن منبه وابو العاص بن قیس بن عدی بن نابل قتله علي فجمیع من قتله تسعة

قتلہ اثنان وعشرون رجلا منہم من قتلہ امیر المومنین علی و شارک فی قتلہ وارابعون رجلا منہم
تاریخ اسمعیل ابو الفداء جلد اول صفحہ ۱۳۵ فامر النبی صلعم ان یبارز عبیدة بن الحارث
بن المطلب عتبة وحمزة عم النبی صلعم شیبة وعلی بن ابیطالب الولید بن عتبة
فقتل حمزة شیبة وعلی الولید وضرب کل واحد من عبیدة وعتبة وصاحبه و
علی وحمزة علی عتبة فقتلاه واحتملا عبیدة وقد قطعت رجله ثم مات وتز
القوم ورسول الله ومعه ابوبکر علی العریش وهو یدعو (وعدة قتلی) وعبیدة بن
سعید بن العاص بن امیة قتلہ علی بن ابیطالب ونوفل بن خویلد اخ
خدیجة وطلحة بن خویلد لما اسلما فی حبل قتلہ علی بن ابیطالب وعمر بن عثمان
بن عمر التیمی قتلہ علی ایضا وعبد الله بن المنذر المخزومی قتلہ علی بن ابیط
وانبه العاص بن منبہ قتلہ علی وابو العاص بن قیس السہمی قتلہ علی وکا
من جملة الاسری العباس عم النبی وابنا اخویہ عقیل بن ابیطالب ونوفل بن
الحارث سیرة المحمدیہ صفحہ ۱۴ وروی ابن عساکر عن الواقدی بسندہ عن عاصم ب
وابن رومان ثم نادی منادی المشرکین یا محمد اخرج علینا الاکفاء من قومنا فقا
لهم رسول الله یا بنی هاشم قوموا فقاتلوا بحقکم الذی بعث الله به نبیکم اذ جاؤا
لیطفوا نور الله فقام حمزة بن عبد المطلب وعلی بن ابیطالب وعبیدة بن الحارث فمشوا
الیهم فقال عتبة تکلموا نعرفکم وکانت علیهم البیض خودها فانکروهم فان کنتم اکفاء
قاتلناکم فقال حمزة انا حمزة ابن عبد المطلب اسد الله واسد رسوله قال عتبة کفو کریم ثم
عتبة وانا اسد الحلفاء من هذا معک قال علی بن ابیطالب وعبیدة بن الحارث قال کفوان کریمان ثم
عتبة وانا اسد الحلفاء من هذا معک قال علی بن ابیطالب وعبیدة بن الحارث قال کفوان
ثم قال عتبة لابنه قم یا ولید فقام الولید وقام الیه علی فکان اصغر النفر فاختلفا ضربتین
علی ثم قام عتبة وقام الیه حمزة فاختلفا ضربتین فقتله حمزة ثم قام شیبة وقام الیه عبیدة
الحارث وهو یومئذ اسن اصحاب رسول الله فضرب شیبة رجل عبیدة بذباب السیف فاصاب
عضلة ساقه فقطعها فکر حمزة وعلی علی شیبة فقتلاه واحتملا عبیدة فجاء به الی الصف

ساقه بسبيل فقال عبيدة يا رسول الله الست شهيدا قال بلى فقال اما والله لو كان
ابي طالب حيا لعلم انا احق بما قال منه وعند ذلك نذرت هند بنت عتبة لئن قدرت على
كبد حمزة ان قدرت عليها صفحه ٢١٦ واخرج ابن ابي عثمن بن عمر قال كان طلحة
صاحب راية مشركين فقتله علي مبارزة شرح تجريد علامه قوشجي صفحه ٣٦٧ وفي غزوة احد
جمع له الرسول بين اللواء والراية وكانت راية المشركين مع طلحة بن ابي طلحة وكان
يسمى كبش الكتيبة فقتله علي ولم يزل يقتل احدا حتى قتل تسعة
فانهزم المشركون بالغنائم فحمل خالد بن الوليد باصحابه على النبي فضربوه
بالسيوف والرماح والحجر حتى غشي عليه فانهزم الناس عنه سوى علي فنظر اليه
النبي بعد افاقته وقال له اكفني هؤلاء فهزمهم علي عنه وكان اكثر
المقتولين منه عليه السلام غزوه احد لشان مشركين كا طلحه كي ہاتھه مين تہا اوسكو قتل كيا اوسكو
علي اور ہميشہ آپ ايك كي بعد ايك كو قتل كرتي تہي تا انكه نو آدمي كو قتل كيا پس ہزيمت ہوئي مشركين كو
حمله كيا خالد بن وليد ني معه ياران خود نبي كي اوپر اور شمشير وغيره سي مارنا شروع كيا تا انكه غش آگيا
اور سب اصحاب نبي بہاگ گئي سواي علي كي كه ديكہا نبي ني بعد افاقه كي طرف علي اور فرمايا كه دفع كرو
اور كرو ميري طرف سي ان ظالمين كو پس ہزيمت ديا علي ني اور اكثر مقتول مشركين دست علي سي قتل ہوي
ازالة الخفاء صفحه ٢٥٠ قال محمد بن اسحاق فلما قتل مصعب بن عمير اعطى رسول الله ص
الراية علي بن ابي طالب وقال ابن هشام حدثني مسلمة بن علقمة المازني قال اشتد القتال
يوم احد جلس رسول الله تحت راية الانصار وارسل الى علي بن ابي طالب ان قدم الراية فتقدم
ونادى ابو سعد بن طلحة صاحب لواء المشركين ان هل لك يا ابا القصم في البراز من حاجة قال نعم
بين الصفين فاختلفا ضربتين فضربه علي فصرعه ثم انصرف عنه ويقال ان ابا سعد بن طلحة
خرج بين الصفين فنادى انا قاصم من يبارز فلم يبرز اليه احد فقال يا اصحاب محمد زعمتم ان قتلاكم
في الجنة وقتلانا في النار كذبتم واللات والعزى لو تعلمون ذلك حقا لخرج الي بعضكم فخرج اليه علي
بن ابي طالب فاختلفا ضربتين فقتله علي واخرج البخاري عن سهل بن سعد وهو يسئل عن جرح رسول الله
اما والله اني لاعرف من كان يغسل جرح رسول الله ومن كان يسكب الماء وبما دووي قال كانت فاطمة بنت رسول الله

المأ بالمجن فلما رأت فاطمة ان الماء لا يزيد الدم الا كثرة اخذت قطعة من حصير
فاحرقتها والصقتها فاستمسك الدم قال ابن هشام حدثني ابن ابي نجيح نادى مناد
يوم احد لا سيف الا ذو الفقار ولا فتى الا علي قال ابن اسحاق فلما عرف رسول الله المسلمون
نهضوا اليه ونهض معهم نحو الشعب معه علي بن ابي طالب وابو بكر وعمر وطلحة والزبير والحارث بن ال
ورهط من المسلمين تاريخ ابو الفدا جلد ١ صفحه ٣٨ ولما قتل مصعب بن عمير اعطى النبي الراية
لعلي بن ابي طالب وانهزمت المشركون فطمعت الرماة في الغنيمة وفارقوا المكان الذي امر
النبي بملازمته فاتى خالد بن الوليد مع خيل المشركين من خلف المسلمين ووقع الصراخ
ان محمدا قد قتل فانكشف المسلمون واصاب فيهم العدو وكان يوم بلاء على المسلمين وكا
عدة الشهداء من المسلمين سبعين رجلا وعدة قتلى المشركين اثنين وعشرين
رجلا ووصل العدو الى رسول الله عليه السلام واصابته حجارة حتى وقعت واصيبت
رباعيته وشج في وجهه وكلمت شفته كتاب المغازي للواقدي صفحه ٩٣ ابن عمر
وقال علي لما كان يوم احد وجعل الناس تلك الجولة واقبل امية بن ابي حذيفة بن المغيرة
وهو دارع مقنع في الحديد ما يرى منه الا عيناه وهو يقول يوم بيوم بدر فيعترض له رجل من
المسلمين فيقتله امية قال علي عليه السلام اصمد له فاضربه بالسيف على هامته وعليه بيضة و
تحت البيضة مغفر فنبا سيفي وكنت رجلا قصيرا ويضربني بسيفه قالوا اتينا عمر بن الخطاب
في رهط من المسلمين قعودا ومر بهم انس بن النضر بن ضمضم عم انس بن مالك فقال ما يقعدكم قالوا
قتل رسول الله قال فما تصنعون بالحياة بعده قوموا فموتوا على ما مات ثم جالد بسيفه حتى قتل
فقال عمر بن الخطاب اني لارجو ان يبعثه الله امة واحدة يوم القيمة ووجد به سبعون ضربة
في وجهه وارطاة بن عبد شرحبيل وابو الحكم بن الاخنس بن شريق وامية بن ابي حذيفة بن المغيرة
قتلهم علي ٩٤ ولما صاح ابليس ان محمدا قد قتل فتفرق الناس فمنهم من ورد المدينة فكان
اول من دخل المدينة يخبر ان رسول الله قد قتل سعد بن عثمان ابو عبادة ثم ورد
بعده رجال حتى دخلوا على نسائهم حتى جعل النساء يقلن عن رسول الله تفرون وسأل
بن عمر عن عثمان فقال انه اذنب يوم احد ذنبا عظيما فعفى الله عنه وهو ممن تولى

التقي الجعفاني سيرة المحمدية صفحه ٢٣٦ وعقد عليه السلام ثلاثة الوية لواء الاوس بيد
سيد بن الحضير ولواء المهاجرين بيد علي بن ابيطالب واخرج البخاري عن البراء بن
عازب قال جعل النبي على الرجالة يوم عبد الله بن جبير واقبلوا منهزمين فذلك
يدعوهم الرسول في اخراهم ولم يبق مع النبي غير اثني عشر رجلا شرح تجريد علا قوشجي صفحه ٣٦٩
يوم الاحزاب وقد بالغ في قتل المشركين وقتل عمرو بن عبد ود وكان بطل المشركين
الى البراز مرارا فامتنع عنه المسلمون وعلي يروم مبارزته والنبي يمنعه من
لينظر صنع المسلمين فلما رأى امتناعهم اذن له وعممه ودعى له قال حذيفة لما
عمرو الى المبارزة احجم المسلمون عنه كافة ما خلا عليا فانه برز اليه فقتله
عليه والذي نفسي بيده لعمله في ذلك اليوم اعظم اجرا من عمل
اصحاب محمد الى يوم القيمة وكان الفتح في ذلك اليوم على يد علي وقال النبي
ضربة علي خير من عبادة الثقلين غزوہ احزاب میں جنگ میں مشرکین نے اصحابی کی کلنی بن روک ٹوک کیا وہ جنگ تعمق
تھی اور نبی نے منع کیا بدلا لینی سی اور آپ دیکھتی تھی حال جانثاری مسلمین کے اور جب شدت مشرکین کی زیادہ ہوئی بولایا علی کو اور عمامہ باندھا
اذن جنگ دیا اور عمرو بن عبد ود نے اگر للکارا اور اسطی لڑائی کی اور ہجوم کیا کل مسلمین نے اور نکلی علی طرف اسکی اور مارا اعلی نے
اور اجر عظیم ہوا عمل اصحاب محمد کا اور سرور اور فتح ہوئی روز دستی علی کے ازالة الخفاء صفحه ٢٥٥
بن اسحاق فلما كان يوم الخندق معلما ليرى مكانه فلما وقف هو وخيله قال من
فبرز اليه علي بن ابيطالب فقال له يا عمرو انك كنت قد عاهدت الله لا يدعوك احد
قريش الى احدى خلتين الا اخذتها منه فقال له اجل فقال له علي بن ابيطالب اني
ادعوك الى الله والى رسوله والى الاسلام قال لا حاجة لي بذلك قال فاني ادعوك الى النزال
قال له يا ابن اخي ما احب ان اقتلك فحمي عمرو وعند ذلك فاقتحم عن فرسه فعقره وضرب
وجهه ثم اقبل على الامام علي بن ابيطالب فتنازلا وتجاولا فقتله علي وخرجت خيلهم منهزمة
اقتحمت من الخندق في هاربة تاريخ ابو الفدا صفحه ١٨٢ اخرج عمرو بن عبد ود من ولد لوي بن غالب
المبارزة فبرز اليه علي بن ابيطالب فقال له عمرو يا ابن اخي والله ما احب ان اقتلك
علي لكنني والله احب ان اقتلك فحمي عمرو وعند ذلك ونزل عن فرسه فعقره واقبل

عليٌّ وتجاولا وعلا عليهما الغبرة وسمع المسلمون التكبير فعلموا أنّ عليًّا قتله و
انكشف الغبرة وعلى عليٍّ صدر عمرو يذبحه ثمّ إنّ الله أهبّ ريح الصبا كما قال
الله عزّ وجلّ يا أيّها الذين آمنوا اذكروا نعمة الله عليكم إذ جاءتكم جنو
فأرسلنا عليهم ريحًا وجنودًا لم تروها فرحلت قريش مع أبي سفيان **سير**
المحمدية صفحه ٣٩١ روى المحاسبي في أماليه عن ابن عبّاس قال سمعت عمر يقول جا
عمرو بن عبد ودّ فجعل يجول بفرسه حتّى جاوز الخندق وجعل يقول هل من
مبارز وسكت أصحاب رسول الله ثمّ قال رسول الله هل يبارزه أحد فقام عليٌّ فقا
أنا يا رسول الله فقال رسول الله هل يبارزه أحد فقال عليٌّ دعني يا رسول الله فإ
أنا بين حسنيين إمّا أن أقتله فيدخل النار وإمّا أن تقتلني فأدخل الجنّة فقال رسو
الله اخرج يا عليّ فقال عمرو يا ابن من أنت قال أنا عليٌّ قال إنّ أباك كان نديمًا لي
لا أحبّ قتالك فقال عليٌّ إنّك كنت أقسمت لا يسألك أحد وقال الشافعي
رضي الله عنه وبارز يوم الخندق عمرو بن عبد ودّ لأنّه خرج ونادى من يبارز فقا
عليٌّ وهو مقنّع بالحديد فقال إنّه عمرو واجلس فنادى عمرو ألا رجل يبارز ثمّ جع
يؤنّبهم أي يوبّخهم ويقول أين جنّتكم التي تزعمون أنّ من قتل منكم دخلها
أفلا يبرز إليّ رجل آخره وفيه فاستقبله عليٌّ وجاء في بعض الروايات أنّ عليًّا لمّا أبا
عمرو قال رسول الله اليوم برز الإيمان كلّه للشرك كلّه كذا في حياة الحيوان الكبرى **شرح تجريد**
قوشجي صفحه ٣٨٧ وفي غزوة خيبر اشتهار جهاده فيها غير خفيّ ففتح الله تعالى على يديه فإنّ النبيّ حا
حصينهم بضعة عشر يومًا وكانت الراية بيد عليٍّ فأصابه رمد فسلّم النبيّ الراية إلى أبي بكر وانصرف مع
جماعة فرجعوا منهزمين خائفين فدفعها من الغد إلى عمر ففعل مثل ذلك فقال لأسلمنّ الراية غدًا إلى
رجل يحبّه الله تعالى ورسوله ويحبّ الله تعالى ورسوله كرّار غير فرّار ائتوني بعليّ فقيل
به رمد فتفل في عينيه ودفع الراية إليه فقتل مرحبًا فانهزم أصحابه وغلقوا
الأبواب ففتح عليٌّ الباب واقتلعه وجعله جسرًا على الخندق وعبروا وظفروا
فلمّا انصرفوا أخذه بيمينه ودحاه أذرعًا وكان يغلقه عشرون رجلًا

المسلمون عن نقله سبعون رجلا وقال علي ما قلعت باب خيبر بقوة جسمانية
ولكن قلعته بقوة ربانية غزوه خيبر میں آنحضرت نے قلعه خیبر کو بنی ؐ نے قریب دس روز کے اور نشان
رسول الله کا بدست علی تہا اور آنکو آشوب چشم تہا و علم دیا آپنی ابی بکر رض کو اور حضرت صدیق گروہ لیکر گئی
اور پس چلی آئی شکست او ٹہای ہوئے اور خوف زدہ اور بعد علم دیا عمر رض کو اور آپ بہی بدستور چلی آئی
فرمایا حضرت نے کہ کل میں ایسی شخص کو علم دونگا کہ خدا اوسکو دوست رکہی اور وہ خدا کو دوست رکہتا ہی اور
حملہ کرنیوالا ہی اور بہاگنی والا نہین ہی بولائی علی کو اصحابون نی کہا کہ اونکو درد چشم ہی پس حضرت نی لب اپنا دہن
مبارک میں لگادیا اور علم عطا کیا اور مرحب کو قتل کیا اور مشرکین کو شکست ہوئی اور دروازہ اون لوگون نے بند کرلیا اور کہولا دروازہ
کو اور اوکہاڑ ڈالا اور خندق پر ڈالدیا کہ پل بنگیا اور غازیان عبور کرگئی رجب آگئے اصحاب دست راست سی پکڑ کر گردن پہینکدیا
جسکو بند کرتی تہی ستر آدمی ورا اوٹہانی سی وسکی مسلمین عاجز ہوی تا اینکہ اوٹہا یا اوسکو چالیس مردے اور رکہا
علی نے او کہاڑا میں نے باب خیبر کو قوت جسمانی سی لیکن قوت ربانی سی ازالة الخفا صفحه ۲۵۶

حدثنا محمد بن اسحاق حدثني بريدة بن سفيان عن ابيه عن سلمة بن الاكوع قال بعث
رسول الله صلى الله عليه وسلم ابا بكر برايته الى بعض حصون خيبر فقاتل ورجع ولم يكن فتح وقد جهد
ثم بعث من الغد عمر فقاتل ثم رجع ولم يكن فتح وقد جهد فقال رسول الله لاعطين
الراية غدا رجلا يحب الله ورسوله ويحبه الله ورسوله كرارا
غير فرار لا يرجع حتى يفتح الله على يديه قال يقول سلمة فدعا عليا وهو ارمد العينين
فتفل في عينيه ثم قال خذ هذه الراية وامض بها حتى يفتح الله عليك قال يقول سلمة
فخرج بها يهرول هرولة وانا خلفه نتبع اثره حتى ركز رايته في رضم من حجارة تحت
الحصن فاطلع اليه اليهودي من راس الحصن قالوا من انت قال انا علي بن ابي طالب قال
يقول اليهود علوتم وما انزل على موسى وكما قال فما رجع حتى فتح الله على يديه
تاريخ ابو الفدا جلد صفحه ۱۴۷ روي ان رسول الله صلى الله عليه وسلم ربما كانت تاخذه الشقيقة فيلبث
اليوم واليومين لا يخرج فلما نزل خيبر اخذته فاخذ ابو بكر الصديق الراية فقاتل ثم
رجع فاخذها عمر بن الخطاب فقاتل ثم رجع فاخبر بذلك رسول الله صلى الله عليه وسلم فقال اما والله لاعطين
الراية غدا رجلا يحب الله ورسوله ويحبه الله ورسوله كرارا غير فرار ياخذها عنوة

فتعاول المهاجرون والانصار وكان علي بن ابيطالب غائبا فجاء وهو ارمد قد
عينيه فقال له رسول الله ادن مني فدنا منه فتفل في عينيه فزال وجعهما
اعطاه الراية فنهض بها وعليه حلة حمراء وخرج مرحب صاحب الحصن وعليه مغفرة فا
بضربتين فقدت ضربة على المغفر وراس مرحب وسقط على الارض وفتحت المد
على يدي علي ع وذالك بعد حصار بضع عشرة ليلة فكانت خيبر للمسلمين وكانت
خالصة لرسول الله لانها فتحت بغير ايجاف خيل كتاب المغازى للواقدى صفحه ۱۳۱ وعلى
المهاجرين عمر بن الخطاب فخرج عليهم مرحب بعادية فقتل في اصحاب رسول الله جر
اخ لسعد بن عبادة فحمل جرايحا وقتل محمود بن مسلمة الانصاري وكان من فرسان
فاقبل اخوه الى رسول الله وهو محمد بن مسلمة حزينا وهو يقول يا نبي الله قتل محمود بن
لم اركا اليوم قط فقال له رسول الله ان اليهود لن يصيبوا منا مثلها حتى يفتح الله
فصلوا صلوة الغداة ثم جلسوا على مصافهم واخذوا راياتهم وليس من اصحاب رسول ا
رجل ذو شرف او منزلة من النبي الا وهو يرجوا ان يكون هو صاحب الفتح الذ
ذكر رسول الله فلما اخذ القوم راياتهم اخذ رسول الله رايته ثم اعطاها علي
بن ابيطالب فوفق الله محمد بن مسلمة فقتله وانهزم اعداء الله وقد اوسعوا قتالا و
ند خلوا حصنهم وقذف الله في قلوبهم الرعب فسالوا الصلح فصالحهم نبي الله ول
عقارهم واموالهم شرح تجريد علامه قوشجى صفحه ۳۸۷ وفى غزاة حنين وقد سار النبى في عشرة الاف
المسلمين فتعجب ابوبكر من كثرتهم وقال لن نغلب اليوم بقلة فانهزموا باجمعه
ولم يبق مع النبي سوى تسعة نفر علي والعباس وابنه الفضل وابو سفيان بن الحرث و
بن الحرث وربيعة بن حرث وعبد الله بن زبير وعتبة ومصعب ابنا ابي لهب فخر
ابو جرول وقتله علي فانهزم المشركون واقبل النبي وساقوا العدو وقتل
منهم اربعين وانهزم الباقون وغنمهم المسلمون غزوه حنين همراه نبی ص کی دس هـ
آدمی تھی اور تعجب کیا ابوبکر رض نے کثرت مشرکین سی اور کہا کہ هرگز ہین نه غالب ہونگا آجکی روز ب
قلت مسلمین کے اور سب بھاگی اور کوئی باقی نرہا ساتھ نبی ص بجز نو آدمی کی علی و عباس و فضل بن عباس و ابوسفیان بن

ونوفل بن حرب و ربیعہ بن حرب و عبد اللہ بن زبیر و عتبہ و معصب والد ابی لہب اور نکلا ابو جنرول کہ قتل کیا
اسکو علیؑ نے اور شکست ہوئی مشرکوں کو اور چالیس مشرک کو علیؑ نے قتل کیا اور باقی بھاگ گئے
اور لوٹ شروع کیا مسلمین نے تاریخ ابو الفدا صفحہ ۱۵۴ وراکب النبیؐ بغلتہ الدلدل وقال رجل من المسلمین
لما رای کثرة جیش النبیؐ لن نغلب مولاء من قلة فنزلت سورہ توبہ قولہ تعالیٰ
ویوم حنین اذ اعجبتکم کثرتکم فلم تغن عنکم شیئا وضاقت علیکم الارض بما
رحبت ثم ولیتم مدبرین ثم انزل اللہ السکینة علی رسولہ وعلی المومنین کتاب المغازی
واقدی صفحہ ۱۴۱ وقدم علیہم رسول اللہ ومعہ ناس کثیر فقال رجل من اصحاب رسول اللہ
لا نغلب الیوم لکثرتنا فغضب رسول اللہ غضبا شدیدا وفیہا نزلت ہذہ الآیة ویوم
حنین اذ اعجبتکم الخ فنادی العباسؓ وکان رجلا صیتا یا معشر الانصار الذین اووا ونصروا
یا معشر المہاجرین الذین بایعوا تحت الشجرة ان محمدا حی فہلموا احدث صوتا اسمع الفریقین
فاقبلوا یسعون المومنون منہم والمشرکون الی الصوت فاجتمعوا عندہ فاقتتلوا قتالا شدیدا
حتی کثر القتل من ہولاء سیرة المحمدیہ صفحہ ۳۳۳ فلواء المہاجرین اعطاہ علیاؑ واعطی سعد بن
ابی وقاص رایتہ واعطی عمر بن الخطاب رایتہ ولواء الخزرج اعطاہ حباب بن المنذر و
لواء الاوس اعطاہ اسید بن حضیر ورکبؐ بغلتہ ولبس درعین والمغفر والبیضة والدرعان
ذات الفضول والسعدیة قیل ہی درع داود التی لبسہا حین قتل جالوت وفی الاصل قال البراء
انا لما حملنا علیہم انکشفوا فاکببنا علی الغنائم فاستقبلوا بالسہام فاخذ
المسلمین راجعین منہزمین لا یلوی احد علی احد صفحہ ۳۴۱ واخرج ابن عساکر عن
حسین بن علیؑ ابن ابیطالبؑ قال کان من ثبت مع رسول اللہؐ یوم حنین العباس
وعلیؑ وابو سفیان بن الحارث وعقیل بن ابیطالبؑ وعبد اللہ بن الزبیر بن
عبد المطلب والزبیر بن العوام واسامة بن زید وکان علیؑ بن ابیطالب اشد
الناس قتالا بین یدیہ تفسیر بیضاوی جلد صفحہ ۳۳۳ لقد نصرکم اللہ فی مواطن
ویوم حنین ویجوز ان یقدر فی ایام مواطن او یفسر الموطن بالوقت کمقتل الحسین

رضي الله تعالى اذ اعجبتكم كثرتكم فلما التقوا قال النبي ؐ او ابو بكر لو عيّن من
المسلمين لن نغلب اليوم من قلة اعجابا بكثرتهم فاكهر موا حتى بلغ فلهم مك
وبقي رسول الله ؐ في مركزه ليس معه الا عمه العباس اخذ بلجامه وابن عمه ابو سفـ
بن الحارث فنادى يا عباد الله يا اصحاب الشجرة يا اصحاب سورة البقرة فكروا عنقا واحدا
عليكم الارض بما رحبت اي لا تجدون فيها مفرا تطمئن اليه نفوسكم من شد
الرعب ثم وليتم الكفار ظهوركم منهزمين ثم انزل الله سكينته
رحمته التي سكنوا بها وامنوا على رسوله وعلى المؤمنين وقيل هم الذين تبعوا مع الرسول
ولم يفروا ثم يتوب الله من بعد ذلك على من يشاء روي ان اناسا منهم جاؤا الى رسول
الله واسلموا وقالوا يا رسول الله انت خير الناس وابرهم وقد سبي اهلونا واولاد
واخذت اموالنا وقد سبي يومئذ ستة آلاف نفر واخذ من الابل والغنم ما لا يحصى
نيشابوري ٢ جلد صفحه ٢٣٥ قال المفسرون لما فتح رسول الله ؐ مكة وقد بقيت ايا
شهر رمضان خرج متوجها الى حنين لقتال هوازن وثقيف واختلفوا في عدد
عسكر رسول الله حينئذ فعن عطاء عن ابن عباس كانوا ستة عشر الفا من
الذين حضروا مكة والفان من الطلقاء الاسارى الذين اعتقهم رسول الله ؐ وقال
الكلبي كانوا عشرة الاف وبالجملة كانوا عددا كثيرين وكان هوازن
وثقيف اربعة الاف فلما التقوا قال رجل من المسلمين لن نغلب اليوم من
قلة فهذه الكلمة ساءت رسول الله ؐ وهي المراد من قوله اذ اعجبتكم
وقيل قالها ابو بكر وروي ان اناسا جاؤا تائبين فاسلموا وقالوا يا رسول الله ا
خير الناس وابرهم وقد سبي اهلونا واولادنا واخذت اموالنا تفسير بغوي صفحه ٩٧
والمشركون اربعة الاف تاريخ حبيب السير صفحه ١٣٧ بر روايت صاحب كشف الغمه زياده از ده كس كه نفـ
از انجمله هاشمي بودند كسي نزد رسول ؐ نماند واسامي ايشان اينست امير المؤمنين علي وعباس بن عبد المطلب
فضل بن العباس ابو سفيان الحارث نوفل ابن الحارث عبد الله ابن زبير بن عبد المطلب عتبه ومعتـ
پسران ابي لهب دهاشر ابن جماعت ايمن ابن ام ايمن وقولے آنكه عبارت از علي مرتضى وعبا

سفیان بن الحارث وعبداللہ بن مسعود تفسیر کبیر رازی ۴ جلد صفحہ ۶۱۱ قَالَ رَجُلٌ مِنَ
المُسْلِمِينَ لَنْ نُغْلَبَ اليَوْمَ مِنْ قِلَّةٍ وَقِيلَ قَالَهَا أَبُو بَكْرٍ تفسیر ملا ابو السعود ۴ جلد
صفحہ ۶۱۲ ثُمَّ أَنْزَلَ اللّٰهُ سَكِينَتَهُ عَلَى رَسُولِهِ وَعَلَى المُؤْمِنِينَ وَقِيلَ عَلَى الَّذِينَ ثَبَتُوا مَعَ
النبی ازالۃ الخفا صفحہ ۲۶۶ وَأَخْرَجَ الحَاكِمُ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كَانَ عَلِيٌّ يَقُولُ فِي حَيٰوةِ رَسُولِ
اللّٰهِ إِنَّ اللّٰهَ يَقُولُ أَفَإِنْ مَاتَ أَوْ قُتِلَ انْقَلَبْتُمْ عَلَى أَعْقَابِكُمْ وَاللّٰهِ لَا نَنْقَلِبُ عَلَى أَعْقَابِنَا
بَعْدَ إِذْ هَدَانَا اللّٰهُ وَاللّٰهِ لَئِنْ مَاتَ أَوْ قُتِلَ لَأُقَاتِلَنَّ عَلَى مَا قَاتَلَ عَلَيْهِ حَتَّى أَمُوتَ
وَاللّٰهِ إِنِّي لَأَخُوهُ وَوَلِيُّهُ وَابْنُ عَمِّهِ وَوَارِثُ عِلْمِهِ فَمَنْ أَحَقُّ بِهِ مِنِّي (غزوات
بدر واحد* واحزاب* وخیبر* وحنین* غزوات مشہورہ ہی ہے اور غزوات مذکورہ یادگار
روزگار ہے اور ان غزوات مین فضیلت خاصہ واسطے حضرت امیر علیہ السلام کے یہہ ہے کہ
غزوہ بدر وہ ہے کہ مسلمین کم تھے اور کفار زیادہ تھے اور غزوہ احد مین ایسے شجاعان
سے مقابلہ درپیش ہوا کہ اصحاب کو تردد عظیم تھا اور جب کفار آکر للکارتے تھے کہ آیا کوئی ہمارے
مقابلے کرنے والا ہے ہوای محمد سب سر بگریبان تھے کہ فرمایا رسول نے ای علی علم آگے
لے چل پس علی علیہ السلام ایسا لڑی کہ ہزیمت دیا اور فتح نمودار ہوی اور غزوات خمسہ مین تقریر رسول
علیہ السلام کے قابل غور ہے کہ فائدے کثیرہ اوس سی پیدا ہوتا ہے اول مصیبت عظمی مین جانکوی
پیغمبر و نثار جان نبی کیا اور اس رتبی مین فرد نکلی دوم نبی حکم دہندہ و علی علیہ السلام جاری
کنندہ اوسکی شوکت و قوت اسلام و حصول فتوح غزوات سی ہوے غزوات مفتوح نہو تا تب اسلام
شیوخ ثلاثہ کا کیا بکار ہوتا کہ ہزیمت واپس آتی تھی مصدق نبوت شجاعت علی ہوئی وزارت غزوات
و شرکت در افعال نبی یعنی دعوت اسلام وجہاد مین پس کیا یہہ حدیث اَنْتَ مِنِّي بِمَنْزِلَةِ هَارُونَ
مِنْ مُوسٰی و آیہ سورہ طہٰ وَاجْعَلْ لِي وَزِيرًا مِنْ أَهْلِي هَارُونَ أَخِي اشْدُدْ بِهِ أَزْرِي وَأَشْرِكْهُ
فِي أَمْرِي مین غزوات خمسہ ہے سوم دعوت اسلام بشان علی علیہ السلام و تعلیم مسایل و جمع آیات و کتابت
و اخذ صدقات و جزیہ و افتا رد و رجوع کرنا طرف اخذ فتاوی کے جیسا کہ کوئی استاد کسی شاگرد
رشید سے خدمت تعلیم امور ضروری ولابدی پر ایسا رشد حاصل کراتے ہین تا کہ ایام خلافت مین افضلیت
و رغبت ناس و حجت بر دیگران ہو چہارم فتوح غزوات کی از رحمت کاملہ الہی ہی اور اسمین سوے

نبی اور علی کے دوسرا کوئی شریک نہین ہی **پنجم** ہنگام علمداری خیبر کے فرمایا نبی
کہ خدا علی کو دوست رکہتا ہے اور علی خدا کو دوست رکہتا ہے اور فرمایا کہ اے علی تم
دعوت اسلام کیجیو جواب دیا علی نے کہ انشاء اللہ تعالے ایسا کرونگا کہ مسلمان ہوجاوین یہہ کلمات دلا
ہین اوپر قوت قدسیہ وتکمیل ایمان وشدت اطاعت رسول پر اور اوسوقت سن شریف علی
کا ابین بیس وپچیس کے تہا گویا موے شباب ہے **ششم** جو شخص بہ نیابت کسیکی سرفراز
غالباً حسب دستور ورواج ہر ملک وہی بعد ممات قایم مقام ہوتا ہے اور جو شخص خیرخواہ مہمات
ممتحن ہوجاتا ہی وہی منصب وزارت ونیابت پر سرفراز ہوتا ہے چنانچہ ہارون ویوشع و
حوارین عیسی **ہفتم** آیات غزوات خمسہ کے شامل مدح رسول مین بسبب شرکت جہاد **ہشتم** غزو
کے مستحق فضل اس نعمت ضمیر کم مین ہوی بقولہ تعالے قُلْ تَنصُرُكُمُ اللهُ اگر سلسلہ نبوت
رہتا بعد نبی مستحق نبوت کے ہوتے اور بسبب ختم نبوت کے نتیجہ اس شرکت ضمیر کم کا حصہ
ٹہرے ہے ورنہ اگر کوی رئیس ناقدر ہونے انصاف ہوتا ہے لوگ مذمت اوسکی کرتے ہین پس خ
اگر زانی کو داخل جنت کرے اور عابد کو داخل نار کرے عدالت سی اوسکے مستبعد ہین پس باے
محروم رہین اور اہالے فرار وصاحبت مسندنشین رسالت ہوں یہہ امر پسندیدہ خدا کو کیونکر ہوگا
امامت مفضول کے صحیح ہوتے جماعت عقب مفضول درست ہوتے اور حدیث صلوا خلف کل بر و فا
خلاف اجماع ومفتی بہ کے **نہم** امامت مفضول کے اگر درست ہوتے تقدیم مادر بر پسر در نماز
زنان بر مردان در حروب جایز ہوتے حالانکہ فضیلت شجاعت مرد موروث تقدیم ہے اور تحتیت زن
ہے **دہم** رسول سید عرب تہے اور علی بسبب اخوت برادر و بسبب دامادی حکما
ہوی پس ان حیثیتوں سے سید عرب بجامی پدر تمامی قوم کے ہوے جیسا کہ بسبب زوجیت کی عایشہ
مادر ابی بکر وحفصہ مادر عمر رض کے ہو کر ام المومنین ہوئین پس پسر پر تفوق پدر کو ہی **یازدہم**
سیاست مدنمین شجاعت مد نظر ہے اور علی اشجع الناس تہی اور خلفاء ثلاثہ بعد فوت نبی بنفس نفیس
جہاد نکیا بلکہ عساکر اسلام نے فتح مغازی کیا **دوازدہم** احادیث غزوات خصوصاً روایا
دلالت کرتی ہے فتوح غزوات کو پروردگار نے مقدر بذات علی کیا اور یہہ شرافت میراث انبیاء ہی پس
ورثہ امامت سے محروم رہے قَالَ اللهُ تَعَالَى لَا تَجِدُ لِسُنَّةِ اللهِ تَبْدِيلًا

از تاریخ کتاب المغازی وفی فدی وفی تاریخ ابوالفدا وفی سیرة الحلبیه وفی تاریخ خمیس

نام غزوات	تاریخ وماه	سنه	نام غزوات	تاریخ وماه	سنه	نام غزوات	تاریخ وماه	سنه
[...] بدر	۱۷	شروع ۱۳ شہراز ہجرت	غزوه خندق	ذیقعد	۵ سنه ہجرت	سریه شجاع	ربیع الاول	۸ سنه ہجری
[...] سالم	شوال	شروع ۲۰ شہراز ہجرت	غزوه بنی قریظه	شب ذیقعد وشب ذی الحجه	۵ سنه ہجری	غزوه ذات السلاسل	جمادی الاخر	۸ سنه ہجری
[...]یره [...]	۱۵ شوال	شروع ۲۰ شہر از ہجرت	سریه ابن انیس	محرم	۶ سنه ہجری	غزوه فتح مکه	۱۳ رمضان	۸ سنه ہجری
[...] سویق	ذی الحجه	شروع ۲۲ ماه از ہجرت	سریه محمد ابن مسلمه	محرم	۶ سنه ہجری	غزوه بنی جذیمه	شوال	۸ سنه ہجری
[...] سلیم	محرم	شروع ۲۳ ماه از ہجرت						
سریه ابن [...]رف	ربیع الاول	شروع ۲۵ ماه از ہجرت	غزوه غابه	ربیع الاول	۶ سنه ہجری	غزوه حنین	شوال	۸ سنه ہجری
[...] غطفان	ربیع الاول	شروع ۲۵ ماه از ہجرت	سریه عکاسه	ربیع الاخر	۶ سنه ہجری	غزوه طائف	شوال	۸ سنه ہجری
[...] عبدالله [...]نیس	۸ محرم		سریه ابوعبیده بن الجراح	ربیع الاول	۶ سنه ہجری	غزوه تبوک		۹ سنه ہجری
[...] احد	شوال	شروع ۳۲ ماه از ہجرت	سریه زید بن حارثه	ربیع الاول	۶ سنه ہجری			
[...]ران	جمادی الاول	شروع ۲۷ ماه از ہجرت						
سریه [...]رده	جمادی الاخر	شروع ۲۸ ماه از ہجرت	غزوه علی رض الی فدک	ماه شعبان	۶ سنه ہجری			
[...] الاسد	شوال	شروع ۳۲ ماه از ہجرت	غزوه ابن رواحه	شوال	۶ سنه ہجری			
[...]ه معونه	صفر	شروع ۳۶ ماه از ہجرت	سریه کرز ابن جابر	ایضاً	ایضاً			
[...]ره [...]یع	صفر	شروع ۳۶ ماه از ہجرت	خیبر	جمادی الاول	۶ سنه ہجری			
[...]ه [...] النضیر	ربیع الاول	شروع ۳۷ ماه از ہجرت	سریه عمر بن الخطاب رض	شعبان	۷ سنه ہجری			
[...]ه [...] الموعد	ذیقعد	شروع ۴۵ ماه از ہجرت	سریه ابوبکر رض	شعبان	۷ سنه ہجری			
[...]ه [...] الرقاع	محرم	شروع ۴۷ ماه از ہجرت	سریه بشیر بن سعد	شوال	۷ سنه ہجری			
غزوه [...] الجندل	ربیع الاول	شروع ۴۷ ماه از ہجرت	غزوه ابن ابی العوجا	ذالحجه	۷ سنه ہجری			
غزوه [...]سیع	شعبان	۵ سنه ہجری	غزوه غالب	صفر	۸ سنه ہجری			

رہ ۵ احقاف جزو ۲۶ اِذْهَبْتُمْ طَيِّبَاتِكُمْ فِي حَيَاتِكُمُ الدُّنْيَا وَقَدْ رَوَاهُ
المحلی لازم مجمع البیان روی مُحَمَّدُ بْنُ قَيْسٍ عَنْ اَبِي جَعْفَرٍ الْبَاقِرِ اِنَّهُ قَالَ وَاللهِ اِنْ
عَلِيٌّ لَيَاكُلُ اَكْلَةَ الْعَبْدِ وَاِنْ كَانَ لَيَشْتَرِي الْقَمِيصَيْنِ فَيُخَيِّرُ غُلَامَهُ خَيْرَهُمَا ث
يَلْبَسُ الْآخَرَ فَاِذَا جَازَ اَصَابِعَهُ قَطَعَهُ وَاِذَا جَازَ كَعْبَهُ حَذَفَهُ وَلَقَدْ وَلِيَ خَمْسَ سِنِيْنَ م
مَرَّةً عَلَى آجُرَّةٍ وَلَا لَبِنَةً وَلَا اَوْرَثَ بَيْضَاءَ وَلَا حَمْرَاءَ وَاِنْ كَانَ لَيُطْعِمُ النَّاسَ خُبْزَ الْبُ
اللَّحْمِ وَيَنْصَرِفُ اِلَى مَنْزِلِهِ فَيَاكُلُ خُبْزَ الشَّعِيْرِ وَالزَّيْتِ وَالْخَلِّ وَمَا وَرَدَ عَلَيْهِ اَمْرَانِ كِلَا
لِلّٰهِ عَزَّوَجَلَّ رِضًى اِلَّا اَخَذَ بِاَشَدِّهِمَا عَلَى بَدَنِهِ وَلَقَدْ اَعْتَقَ اَلْفَ مَمْلُوكٍ كَدَّ
تَرِبَتْ مِنْهُ يَدَاهُ اَوْ عَرِقَ فِيْهِ وَجْهُهُ وَمَا اَطَاقَ عَمَلَهُ اَحَدٌ مِنَ النَّاسِ وَاِنْ كَانَ لَيُصَلِّي
الْيَوْمِ وَاللَّيْلَةِ اَلْفَ رَكْعَةٍ وَاِنْ كَانَ اَقْرَبُ النَّاسِ شَبَهًا بِهِ عَلِيُّ بْنُ الْحُسَ
مَا اَطَاقَ عَمَلَهُ اَحَدٌ مِنَ النَّاسِ بَعْدَهُ ثُمَّ اِنَّهُ قَدِ اشْتَهَرَ فِي الرِّوَايَةِ اِنَّهُ ع لَمَّا دَخَلَ
الْعَلَاءِ بْنِ زِيَادٍ بِالْبَصْرَةِ يَعُوْدُهُ قَالَ لَهُ الْعَلَاءُ يَا اَمِيْرَ الْمُؤْمِنِيْنَ ع اَشْكُوْ اِلَيْكَ اَخِي
عَاصِمَ بْنَ زِيَادٍ لَبِسَ الْعَبَاءَ وَتَخَلَّى مِنَ الدُّنْيَا فَقَالَ عَلَيَّ بِهِ فَلَمَّا جَاءَ قَالَ يَا عُدَيَّ نَفْسِ
لَقَدِ اسْتَهَامَ بِكَ الْخَبِيْثُ اَمَا رَحِمْتَ اَهْلَكَ وَوَلَدَكَ اَتَرَى اللهَ اَحَلَّ لَكَ الطَّيِّبَاتِ وَهُ
يَكْرَهُ اَنْ تَاخُذَهَا اَنْتَ اَهْوَنُ عَلَى اللهِ مِنْ ذٰلِكَ قَالَ يَا اَمِيْرَ الْمُؤْمِنِيْنَ هٰذَا اَنْتَ فِي خُشُوْ
مَلْبَسِكَ وَخُشُوْنَةِ مَاكَلِكَ قَالَ وَيْحَكَ اِنِّي لَسْتُ كَانْتَ اِنَّ اللهَ تَعَالَى فَرَضَ ع
اَئِمَّةِ الْحَقِّ اَنْ يُقَدِّرُوا اَنْفُسَهُمْ بِضَعَفَةِ النَّاسِ كَيْلَا يَتَبَيَّغَ بِالْفَقِيْرِ فَقْرُهُ ترجمہ
ای بندی میری نگوار اکیا تمنی واسطی اپنی نفس کی اشیاء لذیذ بخشندہ حظ نفس کو عالم دنیا مین امام ص
علیہ السلام سی مروی ہی کہ غذا حضرت امیر علیہ السلام ایسی کہاتے تھے جسطرح غلامونکی غذا ہو
ہے اور دو قمیص آپ خرید کرتے تھے اور اپنے غلام کو کہتے تھے کہ اسمین سی جسکو چاہو
ایک تم پہنو بعد پسند کرلینی غلام کے دوسری قمیص آپ بدن اقدس پر ملبوس فرماتے اور اگر کوئی
اونگلی ہاتھونکی اور ہڈی ٹخنونکی کسیوقت بہک جاتی تب آپ اوس عضو بدنکی تعزیر فرماتی اور راہ خدا مین
لوگونکو گوشت اور روٹی کہلاتی اور خود نان جو اور روغن زیتون وسرکہ کی غذا کرتے تھے اور کبھی

آسودہ ای خشتا رمکبا بحر جفا کشتی اے خدا کی وہ ہزار بندگی اے خدا میں آزاد کی جسکو بقوت بازو حاصل کیا اور پرورش کیا اور کسی
بندگی الٰہی کا عمل مثل جنگی کی ہم پلہ ہوا اور شب و روز میں ہزار رکعت نماز پڑھتی تھی اور ان صفات میں بہت شبیہ امام زین العابدین تھے جناب
امیر جناب امام زین العابدین واسطی عبادت غلام زین العابدین کی شہر بصرہ میں گئی غلامی کہا ای امیر المومنین میں شکایت کرتا ہوں برادر عاصم
بن زیاد کی کہ عجب پوشیدہ عبا پہنتا ہی اور دنیا کو ترک کیا ہی فرمایا امام نے کہ تو نے نفس کو نشانہ تیر و بلا بنایا ہی اے دشمن خدا رحم کر
اہل و عیال پر اپنی خدا نے تیرے لیے اشیاء نفیسہ کو حلال کیا ہی اگر استعمال کرنا اسکا مکروہ کہتا ہی ورنہ استعمال کریں تمھین بقدر غلام نے کہا
یا امیر المومنین عجب لباس خشن پہنتے ہو اور عمدہ قیمتی چیزیں استعمال نہیں کرتے فرمایا خدا نے برابر سوال کے مقدر رکھا کہ خلیفہ لوگ کمتر ہوں اور مستحق فقر
وتبرد الفقر شجی صفحہ ٣٨٩

وكان ازهد الناس بعد النبي لما تواتر من اعراضه عن لذات الدنيا مع اقتداره عليها لاتساع ابواب الدنيا عليه ولهذا قال يا دنيا اليك عني تعرضت ام تشوقت لا حان حينك هيهات غري غيري لا حاجة لي فيك قد طلقتك ثلاثا لا رجعة فيها فعيشك قصير وخطرك كبير واملك حقير وقال والله لدنياكم هذه اهون في عيني من عراق خنزير في يد مجذوم وكان اخشن الناس ماكلا وملبسا ولم يشبع من طعام قط قال ابو عبد الله بن رافع دخلت عليه يوما فقدم جرابا مختوما فوجدنا فيه خبز شعير يابسا مرضوضا فاكلنا فقلت يا امير المؤمنين لم ختمته فقال خفت هذين الولدين ان يلتاه بزيت او سمن وهذا شيء اختص به علي ولم يشاركه فيه غيره ولم ينل احد بعض درجته وكان نعلاه من ليف ويرقع قميصه بجلد تارة وبليف اخرى وقل ان يأتدم فان فعل فبالملح والخل فان اراد فبنبات الارض فان ترقى فبلبن وكان لا ياكل اللحم الا قليلا ويقول لا تجعلوا بطونكم مقابر الحيوان

ترجمہ حضرت امیر علیہ السلام زاہد ترین مردم بعد از رسول خدا ہے اور متواترات روایات سے ہے
لذات دنیا کو ترک کیا باوجود قدرت و کشادہ حالی کی اور فرمایا ای دنیا تو مجھے اشتیاق دلاتی ہی اور
دور کرتی ہی ای دنیا مجھے تجھسے کچھ حاجت نہیں ہی میں نے تجھے تین بار طلاق دیا عیش تیرا بہت کم ہی اور خطرہ
کثیر اور ملک تیرا بیقدر ہی قسم بخدا میری نظر میں دنیا مثل عرق بدن خنزیر کی جو ہاتھ میں ایک مجذوم
کی ہو اور نہایت موٹا کپڑا اور سخت و گندہ اشیاء غذا کی استعمال کرتے تھے ابن رافع نے کہا کہ امیر

ہم داخل ہوئے نزد علی کے کہ آگے نکالکر کہا جراب مہر بند اور اوسمین نان جو خشک پارہ پارہ دیکھ
کہا یامین نے اور پوچھا مینے کہ یا امیر المومنین کیوں آپنے مہر کی ہی فرمایا مجھے خیال یہہ ہے کہ نیچے ہماری
یار و عزیز لت کر دیوین اور یہہ پوشاک و غذا مخصوص و سطے علی کی ہی اور دوسرا اسمین یک نہ ہے اور نعلین مین لیف خرمہ سے
قمیص کو بہی لیف خرمہ سے مرمت کرتی تہی اور گوشت بہت کم کہاتی تہی اور فرماتی تہی کہ ایہا الناس اپنے شکم کو مقابر حیوان کا نہ بنا
وَاَعْبَدُهُمْ حَتّٰى رُوِيَ اِنَّ جَبْهَتَهٗ صَارَتْ كَرُكْبَةِ الْبَعِيْرِ لِطُوْلِ سُجُوْدِهٖ وَكَا
يُحَافِظُ عَلَى النَّوَافِلِ وَكَانُوْا يَسْتَخْرِجُوْنَ النُّصُوْلَ مِنْ جَسَدِهٖ وَقْتَ الصَّلٰوةِ لِاِلْتِفَات
بِالْكُلِّيَّةِ اِلَى اللّٰهِ تَعَالٰى وَاِسْتِغْرَاقِهٖ فِى الْمُنَاجَاتِ مَعَهٗ تَعَالٰى ترجمہ عابد ایسے تہی کہ پیشا
مین کثرت سجدے سے ایسا گہٹا پڑا تہا جسطرح گہٹنوں مین شتر کی گہٹا پڑجاتا ہی اور نوافل بہت پڑہتی تہی اور لوگ جسد اطہر سے چلہ وقت
نماز کی نکالتے اور آپ شدت استغراق سی اصلا التفات نکرتی تہی اور ایسا ہی استغراق کا حالت مناجات مین ہوتا تہ
وَاَحْلَمُهُمْ حَتّٰى تَرَكَ عَبْدَ الرَّحْمٰنِ ابْنَ مُلْجَمٍ فِىْ دَارٍ وَجِوَارِهٖ وَيُعْطِيْهِ الْعَطَ
مَعَ عِلْمِهٖ بِحَالِهٖ وَعَفٰى عَنْ مَرْوَانَ حِيْنَ يَوْمِ الْجَمَلِ مَعَ شِدَّةِ عَدَاوَتِهٖ لَهٗ وَنَبِيِّهٖ
سَتُلْقَى الْاُمَّةُ مِنْهُ وَمِنْ وَلَدِهٖ يَوْمًا اَحْمَرُ وَعَفٰى عَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْعَاصِ وَكَانَ
عَدُوًّا لَهٗ غَايَةَ الْعَدَاوَةِ وَلَمَّا حَارَبَ مُعَاوِيَةُ سَبَقَ اَصْحَابُ مُعَاوِيَةَ اِلَى الشَّرِيْعَة
فَمَنَعُوْهُ الْمَاءَ فَلَمَّا اشْتَدَّ عَطَشُ اَصْحَابِهٖ حَمَلَ عَلَيْهِمْ فَهَزَمَهُمْ وَمَلَكَ الشَّرِيْعَة
فَاَرَادَ اَصْحَابُهٗ اَنْ يَفْعَلُوْا ذٰلِكَ بِهِمْ فَنَهَاهُمْ اور حلیم ایسی تہی کہ باوجود علم کی ابن ملجم کو عطا و بخشش
کرتی تہی اور باوجود شدت عداوت کے روز جنگ جمل کی مروان سی انتقام نلیا اور نہ سعید و اور اسیطرح سعید ابن العاص
سی کا انتقام نلیا اور محاربہ صفین مین جبکہ معویہ نے زور و غلبہ لشکر حضرت امیر پر پانی بند کیا اور جب شدت عطش نے غلبہ کیا لشکریان
حضرت امیر نی حملہ کیا اور مغلوب کیا آپ کے رفقا بہی ویسا ہی لشکر معاویہ پر پانی بند کرنا چاہی منع کیا ازالۃ الخفا صفحہ ٢٦٦
اَخْرَجَ اَبُوْ عُمَرَ عَنْ رَجُلٍ مِنْ هَمْدَانَ قَالَ قَالَ مُعَاوِيَةُ لِضِرَارِ الصُّدَائِىِّ يَا ضِرَارُ صِف
لِىْ عَلِيًّا قَالَ اَعْفِنِىْ يَا اَمِيْرَ الْمُؤْمِنِيْنَ قَالَ لَتَصِفَنَّهٗ قَالَ اَمَّا اِذًا لَا بُدَّ مِنْ وَصْفِهٖ فَكَانَ
وَاللّٰهِ بَعِيْدَ الْمَدٰى شَدِيْدَ الْقُوٰى يَقُوْلُ فَصْلًا وَيَحْكُمُ عَدْلًا يَتَفَجَّرُ الْعِلْمُ مِنْ
جَوَانِبِهٖ وَتَنْطِقُ الْحِكْمَةُ مِنْ نَوَاحِيْهِ يَسْتَوْحِشُ مِنَ الدُّنْيَا وَزَهْرَتِهَا وَيَأْنَسُ بِاللَّيْل
وَوَحْشَتِهٖ وَكَانَ غَزِيْرَ الْعَبْرَةِ طَوِيْلَ الْفِكْرَةِ يُعْجِبُهٗ مِنَ اللِّبَاسِ مَا قَصُرَ وَمِنَ الطَّعَامِ مَا

نفس وكان فينا كأحدنا يجيبنا إذا سألناه ويبنئنا إذا استنبأناه إذا استأنيناه ونحن والله مع تقريبه إيانا وقربه منا لا نكاد نكلمه هيبة يعظم أهل الدين ويقرب المساكين لا يطمع القوي في باطله ولا ييأس الضعيف من عدله وأشهد لقد رأيته في بعض مواقفه وقد أرخى الليل سدوله وغارت نجومه قابضا على لحيته يتململ تململ السليم ويبكي بكاء الحزين ويقول يا دنيا غري غيري إلي تعرضت أم إلي تشوقت هيهات هيهات قد باينتك ثلاثا لا رجعة فيها فعمرك قصير وخطرك حقير آه من قلة الزاد وبعد السفر ووحشة الطريق فبكى معاوية وقال رحم الله أبا حسن كان والله كذلك قال فكيف حزنك عليه يا ضرار قال حزن من ذبح واحدها في حجرها

ترجمہ معویہ نے ضرار سے کہا کہ ہمارے سامنے حضرت امیر ع کی وصف بیان کر لکھا اوسنے قسم بخدا نہایت شجاع وحاکم عادل وکمال علم ومجمع حکمت و دانائی و وحشت کنندہ از طرف دنیا اور تنہائی شب کو نہایت دوست رکھتے تھے اور براہ عبرت کارخانہ الہی کی اکثر الفکر تھے لباس وپوشاک مسکین وضع پہنتے تھے اور عظیم الہیبت تھے اور اہل دین کی تعظیم اور مساکین کو پیار کرتے اور سلطان کو ہرگز عزیز نہ رکھتے تھے اور کمزور اور مجبور کو نا امید نکرتے تھے اور رات میں بہ بکار حزین روتے تارک لذات دنیا تھے اور کہتے تھے کہ زاد سفر قلیل ہے اور منزل دنیا دور دراز ہے پس معویہ یہ سنکر بسیار رونے لگا اور کہا کہ خدا رحم کرے ابو الحسن پر لاریب وہ ایسا ہی بزرگ ومقدس تھے معویہ نے پوچھا کہ ای ضرار تیری باعث حزن واندوہ کا کیا ہے کہا کہ جو ذبح ہوا ہے گود میں

اخرج أبو عمر عن عبد الله بن أبي الهذيل قال رأيت عليا خرج وعليه قميص غليظ رازي إذا مد كم قميصه بلغ إلى الظفر وإذا أرسله صار إلى نصف الساعد ابو الہذیل نے کہا کہ میں نے دیکھا علی کو ایک قمیص پہنے ہوئے جب کھینچتے آستین کو ناخن تک پہونچتی اور جب چھوڑ دیتے نصف بازو تک رہتی اخرج أبو بكر بن أبي شيبة عن أم كلثوم بنت علي قالت لو رأيت أمير المؤمنين فذهب حسن أو حسين يتناول منه أترجة فنزعها من يده ثم أمر به فقسم ام کلثوم کہتی ہیں جب ایک ترنج آیا تب اسکو دو حصہ کر کے دونوں صاحبزادوں کو تقسیم کر دیتے اخرج أبو عمر كان علي يسير في الفيء بسيرة أبي بكر في القسم وإذا ورد عليه مال لم

يَبقِ مِنهُ شَيئًا الّا قسمه ولا يترك في بيت المال منه الا ما يعجز عن قسمته
يومه ذلك ويقول يا دنيا غري غيري ولم يكن يستاثر من الفيء بشيء و
يخص حميما ولا قريبا ولا يخص بالولايات الا اهل الديانات واذا ابلغته عن
احد خيانة كتب اليه قد جاءتكم موعظة من ربكم فاوفوا الكيل والميزان
بالقسط ولا تبخسوا الناس اشياءهم ولا تعثوا في الارض مفسدين بقية الله
ان كنتم مؤمنين وما انا عليكم بحفيظ واذا اتاك كتابي هذا فاحتفظ
بما في يديك من عملنا حتى نبعث اليك من يتسلمه منك ثم يرفع طرفه
الى السماء فيقول اللهم انك تعلم اني لم امرهم بظلم خلقك ولا بترك
حقك ترجمہ تقسیم مال غنیمت کی بیت المال میں کچھہ باقی نرکھتی تھی مگر اوس حالت میں کہ جب تقسیم اوسکی دن
ہوجاتا اور کچھہ گھر میں باقی نرکھتی تھی اور حکومت دیتی تھی دیانت دارونکو اور جب کسی عامل سی خیانت ظاہر ہوتی تو
اوسکو آیت نصیحت قرآنی لکھتی اور بدرگاہ الہی عذرخواہی کرتی کہ الہی میں نی فلان عامل کو وہاں ظلم کرنیکے حکم نہیں دی
واخرج ابو عمر عن مجمع التيمي ان عليا قسم ما في البيت بين المسلمين ثم امر به
فكنس ثم صلى فيه رجاء ان يشهد له يوم القيمة ترجمہ راوی نی کہا کہ مینی دیکھا
کہ مال غنیمت یا زکوۃ وغیرہ تقسیم کرتی وہ جس مین روپے رکھے گئے تھے کہ کیونکہ بروز قیامت مجھپر گواہی کو ٹھہرا ہوا
اخرج ابو عمر عن عاصم بن كليب عن ابيه قال قدم على علي مال من اصبهان
فقسمه سبعة اسباع ووجد فيه رغيفا فقسمه سبع كسر وجعل على كل
جزء كسرة ثم اقرع بينهم ايهم يعطى اولا ترجمہ راوی نی کہا کہ اصفہانسی مال آیا اور
ساتہ حصہ بکسر کیا اور قرعہ کیا اور بعدہ تقسیم کیا اخرج ابو عمر قال سمعت علي بن ابي طالب يقول ما اصبت
من فيكم الا هذه القارورة اهداها الي الدهقان ثم نزل الى بيت المال ففرق
كل ما فيه ثم جعل يقول افلح من كانت له قوصرة ياكل منها كل يوم مرة
ترجمہ بیت المال میں آپ یکدفعہ تشریف لیگئی اور اوسمیں سے صرف خرمہ کہایا واخرج ابو عمر عن حبيب التيمي عن ابيه
قال رايت علي بن ابي طالب على المنبر يقول من يشتري مني سيفي هذا فلو كان
عندي ثمن ازار ما بعته فقام اليه رجل فقال انا اسلفك ثمن ازار ترجمہ حضرت

دلالت ہین منبر پر فرمائی تہی کہ کون شخص ہے جو خرید کری میری اس شمشیر کو اور اگر بقدر قیمت یا جامہ میری پاس ہو
اسکو مین نہ بیچتا پس ناگاہ ایکمرد کہڑا ہوکر بولا مین ایکو قرض دیتا ہون ایضاً اخرج احمد عن عطاء بن السائب
عن ابيه عن علي ان رسول الله لما زوجه فاطمة بعث معها بخميلة ووسادة من ادم حشوها
ليف ورحيين وسقاء وجرتين فقال علي لفاطمة ذات يوم والله لقد سنوت حتى قد اشتكيت
صدري قال وقد جاء الله اباك بسبي فاذهبي فاستخدميه فقالت وانا والله قد طحنت حتى
مجلت يداي فاتت النبي فقال ما جاء بك اي بنية قالت جئت لاسلم عليك
واستحييت ان اسأله ورجعت فقال ما فعلت قالت استحييت ان اسأله فاتيناه جميعا
فقال علي يا رسول الله والله لقد سنوت حتى اشتكيت صدري وقالت فاطمة قد
طحنت حتى مجلت يداي وقد جاءك الله بسبي وسعة فاخدمنا فقال والله لا
اعطيكما وادع اهل الصفة تطوى بطونهم لا اجد ما انفق عليهم ولكن ابيعهم و
انفق عليهم اثمانهم فرجعنا فاتاهما النبي وقد دخلا في قطيفتهما اذا غطيا رؤسهما
تكشفت اقدامهما واذا غطيا اقدامهما تكشفت رؤسهما فثارا فقال مكانكما
الا اخبركما بخير مما سألتماني قالا بلى فقال كلمات علمنيهن جبرئيل فقال تسبحان
في دبر كل صلوة عشرا وتحمدان عشرا وتكبران عشرا فاذا اويتما الى فراشكما فسبحا ثلثا
وثلثين واحمدا ثلثا وثلثين وكبرا اربعا وثلثين قال فوالله ما تركتهن منذ علمنيهن رسول الله قال
فقال له ابن الكواء ولا ليلة صفين فقال قاتلكم الله يا اهل العراق نعم ولا ليلة
صفين ترجمہ جناب رسولخدا نے جب تزویج فاطمہ کیا ایک چادر منقوش اور ایک فرش و تکیہ لیف پیوندکردہ خرمہ
اور دو چکیان اور مشک اور موزہ جہیز مین دیا اور علی نے ایکروز فاطمہ سے کہا کہ خدا کی قسم مینے اسقدر آب کشی کی ہے
کہ سینہ میرا درد کرتا ہے اور جناب سے تمہارے باپ کو خدا نے خادم و خادمہ عنایت کیا ہے تم جاؤ اور کوئی لو
فاطمہ نے کہا کہ میرے ہاتہہ پر گٹہے پڑ گئے ہین اسقدر چکیان پیسی ہین کہ دونو
ہاتہہ ابلہ ہو گیا ہے اور خدا نے ایکو خادم عنایت کیا ہے سرور عالم نے دختر نیک
اختر سے فرمایا کہ ای بیٹی کیون آئی ہو بسبب شدت حیا کی خادم نہ طلب کیا اور کہا کہ سلام
کو آئی ہون اور واپس چلی آئین پوچہا علی نے کہ تمنے نہ طلب کیا خادم کہا کہ شدت شرم حیا

سی مجھسی کہا گیا تب علی و فاطمہ دونو بحضور سرور عالم حاضر ہوئی اور علی نی کہا کہ کثرت آب کشی سی یا رسول اللہ سینہ میر
درد کرتا ہی بعدہ سیدہ نی عرض کیا کہ کثرت آسیا ئی سی ہاتہونمین آبلہ پڑ گیا ہی آپکی پاس بندی آئی ہی مجھی خدمتگذار عنایت کیجیی فرمایا قسم بخدا تمکو مین
ندونگا جماعت مسلمین شدت گرسنگی سی شکم اونکا چسپیدہ بپشت اونکی خمیدہ ہی لہذا بردونکو فروخت کرکی قیمت اوسکی مساکین کو دونگا
اور پہر دوبارہ دونو بزرگوار نزد رسولخدا کی حاضر ہوئی اور ایسی حالت سی آئی کہ ایک چادر اسقدر چہوٹی تہی کہ اگر سر چہپاتا ہین
تب پیر کہل جاتا ہی اور اگر پیر چہپاوین تب سر کہل جاتا ہی اور دونو بزرگوار مجلس انور سی اوٹہنی لگی کہ فرمایا ابہی تہہرو
مین تمکو آگاہ کرتا ہون کہ تمنی خدمتگاری کا مجھسی سوال کیا مین اوس سی بہتر و افضل تمکو دونگا عرض کیا بلی یا رسول اللہ فرمایا کہ مجھے
جبرئیل نی بتایا ہی کہ آخر مین ہر نماز کی دس بار سبحان اللہ اور دس مرتبہ حمد اور بستر خواب پر جاؤ تب سبحان اللہ
۳۳ بار و الحمد للہ ۳۳ بار و اللہ اکبر ۳۴ بار کہو اور کہا کہ ہرگز اسکو ترک نکرنا ابن الکوا
نی کہا کہ شب صفین مین زبان امیر المومنین پر یہہ تسبیح جاری تہی ایضا

اَخْرَجَ اَحْمَدُ عَنْ مُجَاهِدٍ قَالَ قَالَ عَلِيٌّ جُعْتُ مَرَّةً بِالْمَدِيْنَةِ جُوْعًا شَدِيْدًا فَخَرَجْتُ
اَطْلُبُ الْعَمَلَ فِيْ عَوَالِي الْمَدِيْنَةِ فَاِذَا اَنَا بِامْرَأَةٍ قَدْ جَمَعَتْ مَدَرًا فَظَنَنْتُهَا تُرِيْدُ بَلَّهُ
فَقَاطَعْتُهَا كُلَّ ذَنُوْبٍ عَلٰى تَمْرَةٍ فَمَدَدْتُ سِتَّةَ عَشَرَ ذَنُوْبًا حَتّٰى مَجَلَتْ
يَدَايَ ثُمَّ اَتَيْتُ الْمَاءَ فَاَصَبْتُ مِنْهُ ثُمَّ اَتَيْتُهَا فَقُلْتُ بِكَفَّيَّ هٰذَا بَيْنَ يَدَيْهَا
فَعَدَّتْ لِيْ سِتَّةَ عَشَرَ تَمْرَةً فَاَتَيْتُ النَّبِيَّ فَاَخْبَرْتُهُ فَاَكَلَ مَعِيْ مِنْهَا ترجمہ
حضرت امیر نی کہا کہ ایکروز مجہکو بہت بہوک تہی مدینہ مین غلبہ کیا پس مین گہر سی باہر نکلا کہ مزدوری کرکی کچہہ حاصل کرلاؤن کہ ایک عورت کو دیکہا کہ کلوخ
جمع کر رہی ہی مینی گمان کیا کہ اوسی پانی کی تلاش ہی پس مینی سولہہ خرمہ پر اجرت اپنی مقرر کرکی پانی کہینچ دیا اور میرے ہاتہونمین آبلہ پڑ گیا
بعدہ اون خرمونکو ایک کف دست پر رکہکر بحضور نبی کی پیش کیا اور ماجرا بیان کیا پس نبی میری ساتہہ اون خرمونکو نوش کیا ایضا

وَاَخْرَجَ اَحْمَدُ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ كَعْبِ الْقُرَظِيِّ اَنَّ عَلِيًّا قَالَ رَاَيْتُنِيْ مَعَ رَسُوْلِ اللهِ وَاِنِّيْ
لَاَرْبُطُ الْحَجَرَ عَلٰى بَطْنِيْ مِنَ الْجُوْعِ وَاِنَّ صَدَقَتِيَ الْيَوْمَ لَاَرْبَعُوْنَ اَلْفًا حضرت امیر کہتی ہین کہ
مین حسب عنایت ہمراہ رسولخدا کا اور شدت بہوک کی سبب ہنسا جاتا تہا کہ مینی انگشت باندہ لیا شکم پر اور راہ خدا مین آج اور اگر چالیس ہزار دن ایسی دولت کی نصیب
ہوتی ہم ایسا ہی ثابت قدم رہتی باب دہم در معجزات حضرت علی کرم اللہ وجہہ کہ یکی از لوازمہ خلافت الہیہ ہے

مُعْجِزَاتُهٗ وَقَضَايَاهُ صفحہ ۳۶۹ اَوْرَدَ الْقُوشَجِيُّ وَالْاِخْبَارُهٗ بِالْغَيْبِ وَذٰلِكَ كَاِخْبَارِهٖ بِقَتْلِ
ذِي الثُّدَيَّةِ وَلَمَّا لَمْ يَجِدْهُ اَصْحَابُهٗ بَيْنَ الْقَتْلٰى اَحْتٰى وَجَدَهٗ دَشَقَّ قَمِيْصَهٗ وَوَجَدَ عَلٰى

كتفه سلعة كثدي المرأة عليها شعرات يجذب كتفه مع خديجا ويرجع مع ترك لها

حضرت امیر نے پیشتر سے خبر دیا تہا کہ غزوہ نہروان خوارج میں ذو الثدیہ یعنی مرد جسکو پستان مثل زنان کی ہوگی مارا جاویگا اور ایسا ہی واقع ہوا

اصحابه إن النهروان قد عبروا فقال لم يعبروا فأخبروه مرة ثانية فقال لم

فقال جندب بن عبد الله الازدي في نفسه إن وجدت القوم قد عبروا كنت

من يقاتله قال فلما وصلنا النهروان نجدهم عبروا فقال يا اخا الازدي أتبين لك

وذلك يدل على اطلاعه على ما ضميره ترجمہ اصحاب علی نے کہا کہ اہل نہروان عبور کر آے فرمایا کہ

عبور نہیں کیا ہے پہر دوبارہ اصحاب نے عرض کیا کہ عبور کر آے فرمایا غلط ہے جندب نے اپنی دلمیں اندیشہ کیا کہ سب

ین کہ خوارج نہروان سے عبور کر چکے پس اول بار قتال کا معرکہ میری اوپر پڑیگا کہ جب ہملوگ نہروان پر پہونچے دیکہا کہ

فرمودہ امیر المومنین ع کے خوارج نے نہروان سے عبور نکیا ہے بعدہ حضرت نے فرمایا اے برادر جندب میں بیان کرون

تیری دلمیں خطرہ پیش آیا تہا راوی کہتا ہے کہ احوال ضمایر و قلوب پر علی کو نہایت پیش دستی و سبقت تہی ایضا

ره بقتل نفسه في شهر رمضان وقيل له قد مات خالد بن غويطة بوادي القرى

لم يمت ولا يموت حتى يقود جيش ضلالة صاحب لوائه حبيب بن عمار ترجمہ

ی ہے کہ مجہے ماہ رمضان ابن ملجم قتل کریگا اور لوگون نے آکر عرض کیا کہ خالد نے فوت کیا فرمایا نہ مرا ہے اور نہ مریگا جبتک کہ وہ ذنبہ گرفتار ہو

جل من تحت المنبر وقال والله اني لك لمحب وانا حبيب قال اياك ان تحملها ولتحملنها

بها من هذا الباب واومأ الى باب الفيل فلما بعث ابن زياد عمر بن سعد الى الحسين

لى مقدمته خالدا وحبيب صاحب رايته فسار بها حتى دخل المسجد من باب الفيل

بر در میان وعظ کے زیر منبر ایک مرد نے اٹہا کہ اے علی میں آپکو نہایت دوست رکہتا ہون آپنے اوس سے پوچہا کہ جو میں

سیر علم کر اور اس دروازہ باب الفیل میں جا اور حبیب ابن زیاد نے عمر بن سعد کو کربلا میں واسطے قتل حسین ع کے حاکم کیا پس

ند کو سردار لشکر کا بنایا تفسیر صافی ذیل تفسیر سورہ آل عمران

تجاج والتوحيد عن الرضا لقد اجتمعت قريش الى رسول الله فسألوه ان يحيي

موتاهم فوجه معهم علي بن ابي طالب فقال له اذهب الى الجبانة فناد باسماء

الرهط الذين يسألون عنهم يا علي صوتك يا فلان ويا فلان يقول لكم

قوموا باذن الله فقاموا ينفضون التراب عن رؤسهم ترجمہ جماعت قریش جمع ہوئی نزد رسول

اور سوال کیا کہ میت کو آپ زندہ کر دیوین پس بلوایا علیکو اور فرمایا کہ جاؤ طرف جبانہ کی اور پکارو
نام بنام اور کہو باواز بلند کہ ای فلان ای فلان تمکو محمد رسول اللہ کہتی ہین کہ اوٹھو پس سب سر و تنبی
خاک جھاڑتی اوٹھی ازالۃ الخفا عن حمید بن عبد اللہ بن یزید المدنی قال ذکر
عند النبی قضاء قضی بہ علی فاعجب النبی فقال الحمد للہ الذی جعل فینا الحکمۃ
اھل البیت ترجمہ نزد رسولخدا کی کسی نی حال فتوی دینی حضرت علیکا ذکر کیا پس نبی کمال تعجب
کیا اور فرمایا کہ الحمد للہ مجبہ اہلبیت مین خدا نی حکمت عطا فرمایا ہی صفحہ ۲۷۳ عن جعفر بن
محمد عن ابیہ قال عرض لعلی رجلان فی خصومتہ فجلس فی اصل جدار فقال
رجل امیر المومنین الجدار یقع فقال لہ علی امض کفی باللہ حارسا فقضی بین
الرجلین فقام فسقط الجدار ترجمہ دو مرد نی نزد علی اگر مرافعہ پیش کیا اور حضرت زیر دیوار کے
بیٹھی کہ ایکمرد نی کہا یا امیر المومنین یہان نہ بیٹھی بیچہ دیوار گرجاویگی فرمایا آپنے اچھا جاؤ بندہ خدا
حفاظت کرتا ہی پس اونہی حکم درمیان متخاصمین کی بعدہ وہ دیوار گری ایضا وعن الحارث قال
کنت مع علی بن ابیطالب بصفین فرایت بعیرا من اھل الشام جاء علیہ راکبہ
ونقلہ فالقی ما علیہ وجعل یتخلل الصفوف حتی انتھی الی علی فوضع مشفرہ
ما بین راس علی ومنکبہ وجعل یحرکہما بجیرانہ فقال علی واللہ انہا لعلامۃ
بینی وبین رسول اللہ قال فجد الناس فی ذلک الیوم واشتد قتالہم ترجمہ روایت
کی گئی کہ مین جنگ صفین مین ہمراہ رکاب علیکی تہا کہ دیکہا مینی کہ ایک شتر سوار اہل شام سی آیا اور صفین چیرتا ہوا نزد علی آیا
اور آپکی قریب گوش مبارک کی لیجا کر سر گوشی کیا کہا علی نی واللہ یہ ایک علامت ہے درمیان میری اور رسولخدا کی اور اوس روز قتال سخت
ہوا ایضا وعن علی ابن زاذان ان علیا حدث حدیثا فکذبہ رجل فقال علی ادعو علیک ان کنت
صادقا قال نعم فدعا علیہ فلم ینصرف حتی ذھب بصرہ ترجمہ حضرت امیر علی نی ایک حدیث بیان کی پس ایکمرد نی
اوس حدیث کی تکذیب کیا پس علی نی بدرگاہ قاضی الحاجات عرض کیا بعدہ بصارت چشم کی اوسکی ضایع ہوگی ایضا
وعن ابی ذر قال بعثنی رسول اللہ ادعو علیا فاتیت بیتہ فنادیتہ فلم یجبنی فعدت فاخبرت
رسول اللہ فقال لی عد الیہ ادعہ فانہ فی البیت قال فعدت انادیہ فسمعت صوت
رحی تطحن فشارفت فاذا الرحی تطحن ولیس معہا احد فنادیتہ فخرج

فقلت له إنّ رسول الله يدعوك فجاء ثمّ لم أزل أنظر إلى رسول الله وينظر إليّ
ثمّ قال يا أبا ذرّ ما شأنك فقلت يا رسول الله عجبت من العجب رأيت رحى تطحن
في بيت وليس معها أحد يديرها فقال يا أبا ذرّ إنّ الله ملائكة سيّاحين في
الأرض وقد وكّلوا بمعونة آل محمّد ترجمہ ابوذر کہتے ہیں کہ مجھے رسول خدا نے مامور کیا تھا واسطے
بلانے علی کے پس میں نے جا کر علی کو پکارا اگر کسی نے میرا جواب نہ دیا ہم معاودت کر آئے اور رسول خدا سے حال عرض کیا
آپ نے ارشاد کیا کہ پھر جاؤ اور بلا لاؤ علی گھر میں ہیں پھر آ کر پکارنا شروع کیا اور سنا آواز چکی پیسنے کی اور دیکھا کہ چکی خود بخود
چلتی ہے اور کوئی آدمی پیسنے والا نہیں ہے پس میں نے پھر پکارا کہ علی نکل آئے میں نے عرض کیا کہ رسول خدا آپکو بلاتے ہیں پس علی علیہ السلام
تشریف لائے اور میں نظر تعجب سے جانب رسول کے دیکھتا تھا اور رسول میری طرف دیکھتے تھے بعدہ پوچھا
کہ اے ابوذر کیا حال ہے میں نے عرض کیا کہ مجھے حیرت واستعجاب یہہ ہے کہ بخانہ علی چکی بغیر آدمی کے گھومتی ہے
فرمایا اے ابوذر پروردگار کی ملائکہ سیاحین فی الارض ہیں لیے اونکو واسطے اعانت آل محمد کے متوکل کیا ایضاً
عن فضالة بن أبي فضالة قال خرجت مع أبي إلى ينبع عائدا لعليّ وكان مريضا فقال
له أبي ما يسكنك بمثل هذا المنزل لو هلكت لم تلك إلّا الأعراب أعراب جهينة
فحمل إلى المدينة قال أصابك بها قد وليك أصحابك وصلّوا عليك وكان أبو
فضالة من أهل بدر فقال عليّ إنّي لست بميّت من وجعي هذا إنّ رسول الله عهد إليّ
أن لا أموت حتّى أضرب ثمّ تخضب هذه يعني لحيته من هذه يعني هامته فقتل
أبو فضالة معه بصفّين ترجمہ ابو فضالہ ساتھ پدر اپنے واسطے عیادت علی کی آئے اور کہا علی نے کہ میں اس
مرض سے نہ مروںگا رسول اللہ نے مجھسے فرمایا ہے کہ میں کیا جاؤنگا حتی کہ ریش مخضب بخون ہوگی اور ابو فضالہ جنگ صفین
میں مارے گئے علم قرات وصرف ونحو وتصوف وفقہ وتفسیر منسوب بامیر المومنین علی کی ہے ایضاً
أخرج أبو عمر عن عبيدة قال كان عليّ إذا رأى ابن ملجم (شعر) أريد حياءه ويريد
قتلي * عذيرك من خليلك من مراد * وكان عليّ كثيرا لما يقول أمّا العلوم وأسند
ذكره ابن خلّكان في تاريخه والطبرسيّ في مجمع البيان والبغويّ في تفسيره
معالم التنزيل في أصناف القرّاء عاصم وحمزة إلى عليّ قال الجنيد شيخنا في الأصول والبلاء
عليّ بن المرتضى أمّا الصرف والنحو مستندة إلى أبي الأسود من أجلّ أصحابه أمّا التصوّف

اسند والیه والی عترته کذا ذکره ابن ابی الحدید والفقه ینسب الی ابیحنیفة وهو
تلمذ لحماد من احد اصحاب جعفر بن محمد کما فی اخر اشباه والنظائر اما
التفسیر اسند والی ابن عباس وهو تلمیذه تاریخ الخلفاء صفحه ۱۸۰ ابو الاسود الدئلی
قال دخلت علی امیر المؤمنین علی بن ابیطالب فرایته مطرقا متفکرا فقلت
فیم تفکر یا امیر المؤمنین قال انی سمعت ببلدکم هذا لحنا فاردت ان اضع
کتابا فی اصول العربیة فقلت ان فعلت هذا احییتنا وبقیت فینا هذه اللغة
ثم اتیته بعد ثلث فالقی الی صحیفة فیها بسم الله الرحمن الرحیم الکلام
کله اسم وفعل وحرف فالاسم ما انبأ عن المسمی والفعل ما انبأ عن حرکة المسمی
والحرف ما انبأ عن معنی لیس باسم ولا فعل ثم قال تتبعه وزد فیه ما وقع لک و
اعلم یا ابا الاسود ان الاشیاء ثلثة ظاهر ومضمر وشیء لیس بظاهر ولا مضمر
وانما یتفاضل العلماء فی معرفة ما لیس بظاهر ولا مضمر قال ابو الاسود فجمعت
منه اشیاء وعرضتها علیه فکان من ذلک حروف النصب فذکرت منها ان وان
ولیت ولعل وکان ولم اذکر لکن فقال لی لم ترکتها قلت لم احسبها منها فقال بل هی
منها فزد فیها ابو الاسود دئلی کہتی ہین کہ مین داخل ہوا پاس حضرت امیر کی اور دیکہا مینے آپکو فکرمند تب پوچہا
مینے سبب فکر کا فرمایا کہ مینے سنا ہی کہ قرآن کے اعراب مین لوگ غلطی کرتی ہین لہذا مین چاہتا ہون کہ ایک کتاب
بناؤن قواعد اعراب مین کہا مینے کہ اگر ایسا کیجئے تو زندہ کرینگے آپ علم عرب کو بعدہ مین پس از سہ روز آپکی حضور مین گیا
پس آپنے پہنکدیا میری طرف ایک صحیفہ اوسمین بعد بسم اللہ کے تہا کہ ہر کلام تین قسم پر ہے اسم و فعل حرف اسم
کی بنا مسمی سے اور فعل کی بنا حرکت سے اور حرف معنی نہین کہتا ہی اور وہ نہ اسم ہی اور نہ فعل اور جانتو ای
ابا الاسود ہر اینہ اشیا بہی تین قسم ہے اسم ظاہر و اسم مضمر و ایک شی ایسی کہ نہ ظاہر و نہ مضمر ابو الاسود کہتی
ہین کہ جمع کیا مینے اوس سے اور چند قواعد اوسپر حسب ارشاد آپکے اور
ملاحظہ کرایا اوسکو آپسے اور اوسمین حروف ناصبہ کا بیان تہا اور ذکر کیا اوسمین مینے
ان وان ولیت ولعل وکان کو اور نہ ذکر کیا لکن کو پس فرمایا حضرت نے کیون تونے لکن کو ترک
کیا اور فرمایا عوامل نواصب لکن بہی ہی تاریخ الخلفاء صفحہ ۲۵۹ السفاح فاجتمع الیه شیعتهم وصلے

بالناس الجمعة وقال في الخطبة بعد الحمد والثناء الى ان قال فلما قبض الله نبيه قام
بالامر اصحابه الى ان وثب بنو حرب ومروان فجاروا واستأثروا فاملى الله لهم
حينا حتى اسفوه فانتقم منهم بايدينا ورد علينا حقنا ليمن بنا على الذين
استضعفوا في الارض وختم بنا كما افتتح بنا وما توفيقنا اهل البيت الا بالله
يا اهل الكوفة انتم محل محبتنا ومنزل مودتنا لم تتغيروا عن ذالك ولم يثنكم
عنه تحامل اهل الجور فانتم اسعد الناس بنا واكرمهم علينا ابو عبد الله سفاح
عباسی کی پاس جمع ہوی جماعت شیعہ اوسکی اور نماز بجماعت روز جمعہ کی پڑہی اور خطبہ پڑہا کہ بعد فوت نبی
کی خلافت کیا اصحاب نی تا آنکہ بنی امیہ و بنی مروان نی زیادتی پیدا کیا اور واسطی انتقام مظلومونکی خدا نی مجہی خلافت
دیا اور عود حق میرا کیا اور کمزورون پر احسان کیا اور ہم اہلبیت کو توفیق الہی ہی ای اہل کوفہ تم محل محبت میری اور
جای مودت میری ہو اور تم بہترین مردم اور معظم ترین میری نزدیک ہو تاریخ ابو الفدا اجلد ا صفحہ ٢٢٤
وامر عبد الله بنبش قبور بني امية بدمشق فنبش قبر معوية بن ابي سفيان
ونبش قبر يزيد ابنه ونبش قبر عبد الملك بن مروان ونبش قبر هشام
بن عبد الملك فوجد صحيحا فامر بصلبه فصلب ثم احرقه بالنار وذرا
وتتبع بقتل بني امية من اولاد الخلفاء وغيرهم اور حکم دیا سفاح نی کہود دیکے
قبری امیہ و قبر معویہ و یزید و عبد الملک و ہشام کا اور نعش درست پایا اور حکم دیا پہانسی پر لٹکانیکا اور دیسا ہی
کیا بعدہ آگ مین جلوا کر ہوا مین اوڑا دیا اور تلاش کرکے اولاد خلفاء بنی امیہ مین سی تو جہ
کیا تاریخ الخلفاء القادر بالله صفحہ ٢٢٤ امر نائب دمشق الاسود الحاكي
المغربي فطيف به على حمار ونودي عليه هذا جزاء من يحب ابا بكر وعمر ثم ضرب
عنقه وامر بكتب سب الصحابة على ابواب المساجد والشوارع وامر العمال
بالسب صفحہ ٢٢٢ قال الخطيب وكان القادر من الديانة والسيادة وادامة
التهجد وكثرة الصدقات وحسن الطريقة على صفة اشتهرت عنه تفقه
على العلامة ابي بشر الهروي الشافعي حکم دیا نائب دمشق نی کہ گدہی پر سوار کیا جاوی اور
منادی کری کہ یہہ سزا ہی جو شخص کہ محبت کری ابو بکر و عمر کی بعدہ گردن مارا اوسکی تاریخ الخلفاء صفحہ ٢٦٢

الناصر لدين الله وكان يتشيع ويميل الى مذهب الامامية بخلاف اٰبائه حتى ان
ابن جوزي سئل بحضرته من افضل الناس بعد رسول الله فقال افضلهم بعده
من كانت ابنته تحته ولم يقدر ان يصرح بتفضيل ابي بكر ناصر لدين کو
میل جانب مذہب امامیہ کی تہا بخلاف آبا و اجداد اپنی حتی کہ ابن جوزی محدث سی اپنی دربار مین
پوچہا کہ افضل صحابہ بعد نبی کی کون تہا جواب دیا محدث نی کہ افضل وہ ہی جسکی تحت مین بیٹی اوسکی ہی
مجال تہی نہی کہ تصریح کرسکین ساتہہ تفضیل ابی بکر رض کی تاریخ ابو الفداء ۲ جلد صفحہ ۶۹ ذکر ابتداء الدولة
العلوية الفاطمية بافريقية واتصال المهدي عبيد الله الشيعي ثم سار عبد الله
القداح من نواحي كرخ واصفهان الى الاهواز والبصرة وسلمية من ارض حمص
يدعو الناس الى اٰل البيت ثم توفي عبد الله القداح وقام ابنه احمد وقيل محمد
مقامه وصحبه انسان يقال له رستم بن الحسين بن حوشب بن زادان النجار
من اهل الكوفة فارسله احمد الى الشيعة باليمن وان يدعو الناس الى المهدي
من اٰل محمد فسار رستم بن حوشب الى اليمن ودعى الشيعة الى المهدي فاجابوه
فسار ابو عبد الله الشيعي الى مكة ذکر ہی ابتداء سلطنت سادات علوی و فاطمی کا افریقیہ مین اور
المهدي عبيد الله شیعہ ہی بعد عبد اللہ قداح بڑہتی چلی اطراف کرخ و اصفہان سی تا اہواز و بصرہ و حمص اور دعوت
کرتی تہی طرف اہل بیت کی بعدہ احمد بن قداح کہ ہمراہ اوسکی رستم بن حسین بن زادان النجار رفیق ہوئی کوفہ سی اور
احمد نی بہیجا طرف شیعیان یمن کی سبہون نی اس دعوت کو قبول کیا تا اینکہ قبضہ ہوا شہر مکہ معظمہ تک
اولی الامر منکم مین تحقیق معنی حدیث الائمة اثنا عشر وكلهم من قريش کے گذری سفاح
والقادر بالله والناصر لدين الله عباسی و مہدی علوی و قرشی ہین اور سیوطی نی تاریخ الخلفاء مین
و مولوی کرامت علی نے سیرۃ المحمدیہ مین و خطیب نی تاریخ بغداد مین و مولوی ولی اللہ
نے ازالۃ الخفاء مین و قسطلانی و نووی و شاہ عبد الحق نے ترجمہ مشکوٰۃ مین احادیث نص
بر خلافت سفاح و مہدی کے نقل کیا ہے اور شروط خلافت تصرف و تسلط ارضی و قرشیت
و جماع و اجتماع الناس و صلاح و تقوی و بیعت صلحاء و علماء و قبول دعوت و انقیاد
امت موجود ہے اور اتباع الامیر اثنا عشر تبعا للاخبار المستفيضة

ہوئی اور عبد الملک وہشام امیہ اثنا عشری ہیں وحضرت معویہ خاطی فی الاجتہاد ہیں پس نبش قبر واحراق
ستخوان وسب صحابہ ورفض قوم ظاہری وعبدی اجماع نقیض ہیں باب یازدھم آیات دالہ برخلافت خلفاء ثلاثہ
و جواب از طرف شیعہ سورۃ الفتح مُحَمَّدٌ رَّسُولُ اللّٰہِ وَالَّذِیْنَ مَعَہٗ اَشِدَّاۗءُ عَلَی الْکُفَّارِ
رُحَمَاۗءُ بَیْنَھُمْ تَرٰىھُمْ رُکَّعًا سُجَّدًا یَّبْتَغُوْنَ فَضْلًا مِّنَ اللّٰہِ وَرِضْوَانًا سِیْمَاھُمْ فِیْ وُجُوْھِھِمْ
مِّنْ اَثَرِ السُّجُوْدِ ذٰلِکَ مَثَلُھُمْ فِی التَّوْرٰىۃِ وَمَثَلُھُمْ فِی الْاِنْجِیْلِ کَزَرْعٍ اَخْرَجَ شَطْـَٔہٗ فَاٰزَرَہٗ فَاسْتَغْلَظَ
فَاسْتَوٰی عَلٰی سُوْقِہٖ یُعْجِبُ الزُّرَّاعَ لِیَغِیْظَ بِھِمُ الْکُفَّارَ سیرۃ المحمدیہ صفحہ ٢٦ البرہان
الثانی ماورد فی الفصل الثالث عشر فی آیۃ الثالث الی التاسع من انجیل متی
والفصل الثامن فی الآیۃ الخامس من لوقا قوله المترجم فانظر الی زارع خرج
لیزرع وبینما هو یزرع سقط من البذر فی الطریق فجائت الطیور ولقطته وسقط
بعضه علی صخر حیث لم یکن التراب کثیرا وفی ساعة نبت لانه لم یکن فی
الارض عمق ولما طلعت الشمس احرق ویبس لانه لم یکن له اصل وسقط بعضه
فی الشوک فنمی الشوک وخنقه وسقط بعضه فی الارض طیبة واثمر بعضه مائة
ضعف وبعضه ستین وبعضه ثلاثین فمن کانت له اذن سامعة فلیستمع
انتهی وهذا هو معنی قوله تعالی مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ وَالَّذِیْنَ مَعَہٗ اَشِدَّاۗءُ عَلَی الْکُفَّارِ
بیضاوی ٢ جلد صفحہ ٣١١ مثل ضربه الله للصحابة قلوا فی بدء الاسلام ثم
کثروا واستحکموا فترقی امرهم بحیث اعجب الناس علة لتشبیههم بالزرع
فی زکائه واستحکامه تفسیر معالم التنزیل صفحہ ٨٣٥ قال السدی هو ان یخرج معه
الطاقة الاخری هذا مثل ضربه الله عز وجل لاصحاب محمد ﷺ فی الانجیل انهم
یکونون قلیلا ثم یزدادون ویکثرون فاستوی علی سوقه علی بن ابیطالب استقام
الاسلام بسیفه یعجب الزراع تفسیر نیشاپوری ٢ جلد صفحہ ٣٥٩ ووجه التشبیه ان النبی
خرج وحده ثم اتبعه من ههنا قلیل ومن ههنا حتی کثروا وقوی امرهم وقوله
لیغیظ بهم الکفار تعلیل لوجه التشبیه ای ضرب الله ذلک المثل وقضی وحکم
لیغیظ بمحمد ﷺ واصحابه کفار مکة والعجم تفسیر کبیر رازی صفحہ ٥٨٠ ومثلوا

بذلك وانما جعلوا كالزرع لانه اول ما يخرج يكون ضعيفا وله نمو الى حين الكمال وكذلك المؤمنون تفسير ملا ابو السعود صفحہ ٥٨٠ وهو مثل ضربه الله عز وجل لاصحابه عليه الصلوة والسلام قلوا في بدؤ الاسلام ثم كثروا واستحكموا فترقى امرهم يوما فيوما بحيث اعجب الناس آيه مذكوره بعض متكلمين اہل سنت نے دلیل صحت خلافت خلفاء ثلاثہ رض کی بیان کی ہی حال آنکہ مفسرین بیضاوی وبغوی ونیشاپوری وامام رازی وملا ابو السعود وصاحب سیرۃ المحمدیہ کہتی ہیں کہ یہہ آیہ درباب ترقی وقوت اسلام کی ہی اور کوئی صحابہ سی ایسی روایت نہیں ہی کہ حق میں خلفاء ثلاثہ رض کی باب خلافت میں نازل ہوئی ہی سورہ توبہ پارہ دہم الا تنصروه فقد نصره الله اذ اخرجه الذين كفروا ثاني اثنين اذ هما في الغار اذ يقول لصاحبه لا تحزن ان الله معنا فانزل الله سكينته عليه وايده بجنود لم تروها تفسیر نیشاپوری صفحہ ٤٢٣ وكونه ثاني اثنين تشريف زائد اختص الله ابا بكر به على ان المعية هنالك بالعلم والتدبير وههنا بالصحبة والمرافقة والصحبة في قوله قال له صاحبه مقرونة بما يقتضي الاهانة والاذلال وهو قوله اكفرت وفي الاية مقرونة بما يوجب التعظيم والاجلال وهو قوله لا تحزن والاحتمال الذي ذكره مدفوع بما روي ان ابا بكر هو الذي اشترى الراحلة للرسول وان عبد الرحمن بن ابي بكر واسماء بنت ابي بكر هما اللذان كانا ياتيانهما بالطعام مدة مكثهما في الغار وذلك ثلثة ايام وقيل بضعة عشر يوما وروي ان جبرئيل ع اتاه وهو صلعم جائع فقال هذه اسماء قد اتتك بجبة ففرح بذلك رسول الله صلعم واخبر به ابا بكر قاصدا له لضار بالكفار عند وصولهم الى باب الغار ولقال ابنه وابنته نحن نعرف مكان محمد وكون حزنه معصية معارض لقوله تعالى لموسى لا تخف انك انت الاعلى وقول الملئكة لابراهيم لا تخف وبشروه ثم انا لا ننكر ان اضطجاع علي ع على فراش الرسول طاعة وفضيلة الا ان صحبة ابي بكر اعظم لان الحاضر اعلى حالا من الغائب ولان عليا ما تحمل المحنة الا ليلة وابو بكر رض مكث في الغار اياما وانما اختار عليا للنوم على فراشه لانه كان صغير السن

لظهر عنه بعد دعوة بالدليل والحجة والاجهاد بالسيف والسنان بخلاف ابي
بكر فانه قد دعى جماعة الى الدين وكان يذب عن الرسول بالنفس و
المال وكان غضب الكفار على ابي بكر اشد من غضبهم على علي ولهذا لم
يقصدوا عليا بضرب ولا الم لما عرفوا ان المضطجع هو ثم زعم اهل السنة
ان الضمير في قوله فانزل الله سكينته عليه عائدا الى ابي بكر لا الى الرسول لانه
اقرب المذكورين فان التقدير اذ يقول محمد لصاحبه ابي بكر ولان
الحزن كان حاصلا لابي بكر والرسول كان امنا ساكن القلب بما
وعده الله من النصر ولو كان خائفا لم يمكنه ازالة الخوف عن غيره
بقوله لا تحزن ولناسب ان يقال فانزل الله سكينته عليه فقال لصاحبه
لا تحزن واعترض بان قوله وايده على عطف فانزل فوجب ان يتحد الضمير
في حكم العواد واجيب بان قوله وايده معطوف على قوله نقد نصره
في واقعة الغار وايده في واقعة بدر والاحزاب وحنين بالملائكة
والظاهر ان الحزن لا يبعد ان يكون شاملا للنبي ص من حيث البشرية
تفسير جلالين فانزل السكينة عليه قيل على النبي ص وقيل على ابي بكر
بيضاوي ۱ جلد صفحه ۳۳۵ عليه على النبي ص او على صاحبه تفسير ملا ابو السعود
۴ جلد صفحه ۶۴۴ عليه على النبي فالمراد بها ما لا يحوم حوله شائبة الخوف
اصلا او على صاحبه بيضاوي ۱ جلد صفحه ۳۳۵ وايده بجنود لم تروها يعني الملائكة
انزلهم ليحرسوه في الغار او ليعينوه على العدو يوم بدر والاحزاب وحنين فتكون
الجملة معطوفة على قوله نصره الله معالم التنزيل صفحه ۲۰۸ وايده بجنود لم تروها
وهم الملائكة نزلوا يصرفون وجوه الكفار وابصارهم عن رؤيته
وقيل القوا الرعب في قلوب الكفار حتى رجعوا وقال مجاهد والكلبي اعانه
الملائكة يوم بدر تفسير ملا ابو السعود ۴ جلد صفحه ۴۴ وايده بجنود لم تروها جلالين
وايده اي النبي بجنود لم تروها ملائكة في الغار ومواطن قتاله يه آيه پروز [illegible]

سنیونکے اس دلیل پر پڑہی گئے کہ اس آیہ سی ایسی فضیلت حاصل ہوی کہ جس سے استحقاق
خلافت کا ہے جواب **ازطرف شیعہ** اس آیہ سی صرف ہمراہی رسول ص ثابت ہوتی ہے اور آسی
ہمراہی مقامہای سخت مین چند بار ہوئی مثل غزوہ بدر واحد واحزاب وخیبر و
حنین وتبوک کی پس کوئی وجہ ترجیح کی نہین ہی اور ایسے فضائل مین بسا صحابہ ممتاز ہین وقول
سکینہ مین کوئی مفسر بشان رسول ص کے کہتے ہین اور کوئی بشان حضرت ابی بکر رض کی کہتی ہین
اور ضمایر تنصروہ ونصرہ واخرجہ مین راجع بسوے نبی ص ہے لہذا حسب سیاق عبارت
ضمیر سکینتہ کی بہی راجع بسوی نبی ص ہوگا اور موید اسپر قول مفسرین ہے اور اگر شرکت
حضرت ابی بکر نزول سکینہ مین خدا کو منظور ہوتا تب ضمیر تثنیہ کی مثل اثنین اذ ہما فی الغار کی فرماتا
پس سلب ہونا نزول سکینہ کا حضرت ابی بکر رض سی معلوم ہوا کہ کوئی عمدہ تر عبادت وپسندیدہ
رب نہتی غزوہ حنین سورہ توبہ ثم انزل الله سكينته على رسوله وعلى
المؤمنين سیرۃ المحمدیہ صفحہ ۱۸۳ وروى البزار في مسنده عن ابي مصعب المكي
قال ادركت زيد بن ارقم والمغيرة بن شعبة وانس بن مالك يحدثون
ان النبي ص لما كان ليلة بات في الغار امر الله حمامتين وحشيتين فو
قفتا بفم الغار واتي المشركون من كل بطن حتى كانوا من النبي على قدر
اربعين ذراعا قصيهم وعصيهم تقدم رجل فنظر فرأى الحمامتين فرجع فقال لاصحابه
ليس في الغار شيء رأيت حمامتين في فم الغار فعرف ان ليس فيه احد
ايضا فيه واخرج ابو نعيم في الدلائل عن عائشة بنت قدامة ان النبي ص قال لقد
خرجت من الخوخة متنكرا فكان اول من لقيني ابو جهل فعمى الله بصره عني
واخرج ابن شاهين وابن مردويه وابن عساكر عن حبشي بن جنادة قال قال ابو بكر
الصديق يا رسول الله لو ان احدا من المشركين رفع قدمه لا يخفرنا قال يا ابا بكر
لا تحزن ان الله معنا واخرج ابن ابي حاتم عن عاصم وعن الحارث عن ابيه ان
ابا بكر الصديق قال ايكم يقرأ سورة التوبة قال رجل انا قال اقرأ فلما
بلغ اذ يقول لصاحبه لا تحزن بكى وقال والله انا صاحبه واخرج ابن عساكر عن ابن عباس

قال ان الذين طلبوهم صعدوا الجبل فلم يبق الا ان يدخلوا فقال ابو بكر
اتينا فقال رسول الله ﷺ لا تحزن ان الله معنا صفحہ ١٨٥ واخرج البيهقي
وابو نعيم في الدلائل عن ابن شهاب وعروة انهم ركبوا اي الكفار
في كل وجه يطلبون النبي ﷺ وبعثوا الى اهل المياه يأمرونهم ويجعلون
لهم الجعل العظيم اي الحق من الجعالة واتوا على ثور الجبل الذي فيه الغار
الذي فيه النبي ﷺ حتى طلعوا فوقه وسمع رسول الله وابو بكر اصواتهم
فاشفق يعني خاف ابو بكر واقبل عليهم الهم والخوف فعند ذلك يقول
له رسول الله لا تحزن ان الله معنا ودعا رسول الله ﷺ فنزلت عليه سكينته
عليه وعلى المؤمنين صفحہ ١٨٥ واخرج ابو نعيم في الدلائل وابن مردويه عن
ابن عباس قال لما خرج رسول الله ﷺ من الليل فلحق بغار ثور وتبعه ابو بكر
فلما سمع رسول الله ﷺ حسه خلفه خاف ان يكون الطلب فلما راى ذلك ابو بكر
تنحنح فلما سمع ذلك رسول الله ﷺ عرفه فقام له حتى تبعه فاتيا الغار فاصبحت
قريش في طلبه فبعثوا الى رجل من قافة بني مدلج فتتبع الاثر حتى انتهى
الى الغار وعلى بابه شجرة فبال في اصلها القائف ثم قال ما جاز صاحبكم
الذي تطلبون هذا المكان قال فعند ذلك حزن ابو بكر فقال له رسول الله ﷺ لا
تحزن ان الله معنا تاريخ ابو الفدا جلد اول صفحہ ١٣٣ فاجتمعوا واتفقوا على ان ياخذوا
من كل قبيلة رجلا ليضربوه باسيافهم ضربة رجل واحد ليضيع
دمه في القبائل وبلغ ذلك النبي ﷺ فامر عليا ان ينام على فراشه وان
يتشح ببرده الاخضر وان يتخلف عنه ليؤدي ما كان عند رسول الله
من الودائع الى اربابها وكان الكفار قد اجتمعوا على باب النبي ﷺ يرصدونه
ليثبوا عليه فاخذ رسول الله ﷺ حفنة تراب وتلى اول يس وجعل ذلك
التراب على رؤس الكفار فلم يروه فاتاهم ات وقال ان محمدا خرج ووضع
على رؤسكم التراب وجعلوا ينظرون فيرون عليا عليه برد النبي فيقولون

مُحَمَّدٌ نَائِمٌ فَلَمْ يَبْرَحُوا كَذَالِكَ حَتّٰى اَصْبَحُوا فَقَامَ عَلِیٌّ فَعَرَفُوهُ وَ
اَقَامَ عَلِیٌّ بِمَكَّةَ حَتّٰى اَدّٰى وَدَائِعَ النَّبِیِّ ؐ وَقَصَدَ النَّبِیُّ ؐ لَمَّا خَرَجَ مِنْ دَا
دَارَ اَبِی بَكْرٍ وَاَعْلَمَ بِاَنَّ اللّٰهَ قَدْ اَذِنَ بِالْهِجْرَةِ فَقَالَ اَبُوبَكْرٍ اَلصُّحْبَةُ يَا رَسُو
اللّٰهِ ؐ قَالَ اَلصُّحْبَةُ فَبَكٰى اَبُوبَكْرٍ فَرَحًا وَاسْتَاجَرَ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ اَرْيقط وَكَانَ
مُشْرِكًا لِيَدُلَّهُمَا عَلَى الطَّرِيقِ وَمَضَى النَّبِیُّ ؐ وَاَبُوبَكْرٍ اِلَى غَارٍ بِثَوْرٍ آيه حنين سے
ظاہر ہوتا ہے کہ جب خدا کو نزول سکینہ بعد نبی ؐ و صحابہ و اہلبیت و مہاجر و انصار پر منظور ہوتا تھا تب لفظ
مومنین کا بھی شامل کر کی فرماتا تھا اور اس واقعہ میں دو شخص نے اپنی نفس کو مصائب الہی
میں ڈالا وہ دو تو حضرت ابی بکر و حضرت علی ہیں پس بشان علی آیت نازل ہوی مَنْ يَّشْتَرِیْ نَفْسَهُ ا
بْتِغَآءَ مَرْضَاتِ اللّٰهِ اگر عبادت ہمراہی غار افضل تھی مثل اسکی بشان حضرت ابی بکر بہی کوئی
آیہ خاص بایں الفاظ نازل ہوتا اور اظہار راز و معیت مصائب موجب مزید فضل کا نہیں ہوسکتا اسلی
کہ عبداللہ بن ارقط مشرک راز دار و معین سفر غار تہا اور کفار و مشرکین بصفت مولفۃ القلوب
مصیبت ہجرت و رفاقت میں ثابت رہی ہمیں یہی چاہی کہ آیہ فضیلت ہجرت و آیہ اعانت غزوات میں
مشرکین مولفۃ القلوب بہی شریک ہوجاویں سورہ نور وَعَدَ اللّٰهُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا
وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ لَيَسْتَخْلِفَنَّهُمْ فِی الْاَرْضِ كَمَا اسْتَخْلَفَ الَّذِيْنَ
مِنْ قَبْلِهِمْ وَلَيُمَكِّنَنَّ لَهُمْ دِيْنَهُمُ الَّذِی ارْتَضٰى لَهُمْ وَلَيُبَدِّلَنَّهُمْ
مِّنْۢ بَعْدِ خَوْفِهِمْ اَمْنًا يَعْبُدُوْنَنِیْ لَا يُشْرِكُوْنَ بِیْ شَيْئًا وَمَنْ كَفَرَ بَعْدَ ذٰلِكَ
فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْفٰسِقُوْنَ تفسیر ابن عباس صفحہ ٢٦١ وَعَدَ اللّٰهُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا
يَا اَصْحَابَ مُحَمَّدٍ وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ فِيمَا بَيْنَهُمْ وَبَيْنَ رَبِّهِمْ لَيَسْتَخْلِفَنَّهُمْ فِی
الْاَرْضِ بَعْضُهُمْ عَلٰى اَثَرِ بَعْضٍ كَمَا اسْتَخْلَفَ الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ بَنِی اِسْرَائِيلَ يُوشَع
بْنَ نُونٍ وَكَالِبَ بْنَ يُوقَنَّا وَيُقَالُ لَيُنْزِلَنَّهُمْ اَرْضَ مَكَّةَ كَمَا اَنْزَلَ الَّذِيْنَ
مِنْ قَبْلِهِمْ مِنْ بَنِی اِسْرَائِيلَ اَرْضَهُمْ بَعْدَ مَا اَهْلَكَ عَدُوَّهُمْ وَلَيُمَكِّنَنَّ لَهُمْ لِيُظْهِرَ
لَهُمْ دِيْنَهُمُ الَّذِی ارْتَضٰى لَهُمْ رَضِیَ وَاخْتَارَ لَهُمْ وَلَيُبَدِّلَنَّهُمْ بِمَكَّةَ مِنْ بَعْدِ
خَوْفِهِمْ اَمْنًا بَعْدَ هَلَاكِ عَدُوِّهِمْ يَعْبُدُوْنَنِیْ لِكَیْ يَعْبُدُوْنِیْ بِمَكَّةَ لَا

يشركون بي شيئا من الاوثان ومن كفر بعد ذلك التمكين
والتبديل بل فاولئك هم الفاسقون العاصون تفسير شيخ الاكبر
محي الدين ابن العربي ٢ جلد صفحه ٥ ٧ وعد الله الذين امنوا منكم باليقين
وعملوا الصالحات باكتساب الفضائل ليستخلفنهم واقسم ليجعلنهم
خلفاء في ارض النفس اذ جاهدوا في الله حق جهاده كما استخلف الذين
سبقوهم الى مقام الفناء في التوحيد من اوليائه وليمكنن بالبقاء
بعد الفناء دينهم طريق الاستقامة فيه المرضية وليبدلنهم
من بعد خوفهم في مقام النفس امنا بالوصول والاستقامة يعبدو
نني اي يوحدونني من غير التفات الى غيري واثباته ومن كفر
بعد ذلك بالطغيان بظهور الانانية وخرج عن الاستقامة و
والتمكين بالتلوين فاولئك هم الفاسقون الخارجون عن
دين التوحيد تفسير بيضاوي جلد ٢ كان رسول الله ﷺ واصحابه مكثوا
بمكة عشر سنين خائفين ثم هاجروا الى المدينة وكانوا يصبحون
في السلاح ويمسون فيه حتى انجز الله وعده فاظهرهم على
العرب كلهم وفتح بلاد المشرق والغرب وفيه دليل على صحة
النبوة للاخبار عن الغيب على ما هو به وخلافة الخلفاء الراشدين
اذ لم يجتمع الموعود عليه لغيرهم بالاجماع قيل الخوف من العذاب و
والامن منه في الاخرة تفسير نيشابوري قال اهل السنة
في الاية دلالة على امامة الخلفاء لان قوله منكم للتبعيض وذلك البعض
يجب ان يكون من الحاضرين في وقت الخطاب ومعلوم ان الائمة الاربعة
كانوا من اهل الايمان والعمل الصالح وكانوا حاضرين يومئذ وقد حصل لهم
الاستخلاف والفتوح فوجب ان يكونوا مرادا من الاية واعترض بان قوله
منكم لم لا يجوز ان يكون للبيان ولم لا يجوز ان يراد بالاستخلاف

فِي الْأَرْضِ نَحْوَ مَكَانَ التَّصَرُّفِ وَالتَّوَطُّنِ فِيهَا كَمَا فِي بَنِي إِسْرَائِيلَ سَ
لٰكِنْ لِمَ لَا يَجُوزُ أَنْ يُرَادَ بِهِ خِلَافَةُ عَلِيٍّ وَالْجَمْعُ لِلتَّعْظِيمِ أَوْ يُرَادُ هُوَ وَأَوْ
الْأَحَدَ عَشَرَ بَعْدَهُ وَقِيلَ إِنَّ قَوْلَهُ وَمَنْ كَفَرَ بَعْدَ ذٰلِكَ إِشَارَةٌ إِلَى
الْمُتَغَلِّبِينَ بَعْدَ الرَّاشِدِينَ يُؤَيِّدُ قَوْلَهُ الْخِلَافَةُ ثَلَاثُونَ سَنَةً ثُمَّ يَصِ
مُلُوكًا عَضُوضًا تَبْصِرَةُ الْمُحَمَّدِيَّةِ صَفْحَه ٦٣ بَابُ بِشَارَاتِ الْكُتُبِ السَّمَاوِيَّةِ تَوْرَ
سِفْرُ التَّكْوِينِ فَصْل ١٧ آيت ٢ فَقَالَ إِبْرَاهِيمُ لَيْتَ إِسْمٰعِيلَ يَعِيشُ بَ
يَدَيْكَ يُحَمِّدُكَ فَقَالَ اللّٰهُ تَعَالَى لِإِبْرٰهِيمَ قَدْ اسْتَجِيبُ لَكَ فِي إِسْمٰعِيلَ وَأَنَا قَ
بَارَكْتُ فِيهِ وَجَعَلْتُهُ مُثْمِرًا وَسَأُكَثِّرُهُ تَكْثِيرًا وَسَيَلِدُ اثْنَا عَشَ
مَلِكًا وَسَأُصَيِّرُهُمْ أُمَّةً عَظِيمَةً وَقَالَ اللّٰهُ تَعَالَى إِذِ ابْتَلَى إِبْرَاهِيمَ رَبُّهُ بِكَلِمَا
فَأَتَمَّهُنَّ قَالَ إِنِّي جَاعِلُكَ لِلنَّاسِ إِمَامًا قَالَ وَمِنْ ذُرِّيَّتِي قَالَ لَا يَنَالُ عَهْدِي
الظَّالِمِينَ وَقَالَ اللّٰهُ تَعَالَى وَعَدَ اللّٰهُ الَّذِينَ آمَنُوا لَيَسْتَخْلِفَنَّهُمْ فِي الْأَرْضِ كَ
اسْتَخْلَفَ الَّذِينَ مِنْ قَبْلِهِمْ الخ وَأَخْرَجَ الْبُخَارِيُّ وَمُسْلِمٌ فِي صَحِيحَيْهِمَا عَنْ جَا
بْنِ سَمُرَةَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ لَا يَزَالُ الْإِسْلَامُ عَزِيزًا إِلَى اثْنَا عَشَرَ خَلِيفَ
كُلُّهُمْ مِنْ قُرَيْشٍ تفسير كبير رازى ٦ جلد صفحه ٢١٤ اِعْلَمْ أَنَّ نَقْدِيرَ النَّظْمِ بَ
أَيُّهَا الرَّسُولُ وَأَطِيعُوا أَيُّهَا الْمُؤْمِنُونَ فَقَدْ وَعَدَ اللّٰهُ الَّذِينَ آمَنُوا مِنْكُ
وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ أَيِ الَّذِينَ جَمَعُوا بَيْنَ الْإِيمَانِ وَالْعَمَلِ الصَّالِحِ أَنْ
يَسْتَخْلِفَنَّهُمْ فِي الْأَرْضِ فَيَجْعَلَهُمْ الْخُلَفَاءَ وَالْغَالِبِينَ وَالْمَالِكِينَ كَمَ
اسْتَخْلَفَ عَلَيْهَا مَنْ قَبْلَهُمْ فِي زَمَنِ دَاوُدَ وَسُلَيْمَانَ عَلَيْهِمَا السَّلَامُ وَغَيْرِ
هِمَا وَأَنَّهُ يُمَكِّنُ لَهُمْ دِينَهُمْ وَتَمْكِينُهُ ذٰلِكَ هُوَ أَنْ يُؤَيِّدَهُمْ بِالنَّصْ
وَالْإِعْزَازِ وَيُبَدِّلَنَّهُمْ مِنْ بَعْدِ خَوْفِهِمْ مِنَ الْعَدُوِّ أَمْنًا بِأَنْ يَنْصُرَهُ
عَلَيْهِمْ فَيَقْتُلُوهُمْ وَيَأْمَنُوا بِذٰلِكَ شَرَّهُمْ فَيَعْبُدُونَنِي آمِنِينَ لَا يُشْرِكُو
بِي شَيْئًا وَلَا يَخَافُونَ فَمَنْ كَفَرَ أَيْ مِنْ بَعْدِ هٰذَا الْوَعْدِ وَارْتَدَّ فَأُولٰئِكَ
هُمُ الْفَاسِقُونَ ❋ دَلَّتِ الْآيَةُ عَلَى إِمَامَةِ الْأَئِمَّةِ الْأَرْبَعَةِ وَذٰلِكَ

لانه تعالى وعد الذين امنوا وعملوا الصالحات من الحاضرين في زمان محمد
وهو المراد بقوله ليستخلفنهم في الارض كما استخلف الذين من قبلهم
وان يمكن لهم دينهم المرضي وان يبدل لهم بعد الخوف امنا ومعلوم ان
المراد بهذا الوعد بعد الرسول هؤلاء لان استخلاف غيره لا يكون الا بعده
ومعلوم انه لا نبي بعده لانه خاتم الانبياء فاذن المراد بهذا الاستخلاف
الذي هذا وصفه انما كان في ايام ابي بكر وعمر وعثمان لان في
ايامهم كانت الفتوح العظيمة وحصل التمكين وظهور الدين و
الامن ولم يحصل ذلك في ايام علي لانه لم يتفرغ لجهاد الكفار
لاشتغاله بمحاربة من خالفه من اهل الصلوة فثبت بهذا دلالة الاية
على صحة خلافة هؤلاء براهين ساباطي ملا جواد بغدادي البرهان
٤٣ ملوه في ١١ امن اشعيا وستخرج من قسر الا يسي عصا وينبت من
عروقه غصن وستستقر عليه روح الرب اعني روح الحكمة والمعرفة
وروح الشورى والعدل وروح العلم وخشيته وتجعله ذا فكرة و
قادة مستقيما في خشية الرب فلا يقضي بمحابات الوجوه ولا
يدين بمجرد السمع وقد اختلف المسلمون في المهدي فقال اصحابنا
من اهل السنة والجماعة انه رجل من اولاد فاطمة يكون اسمه
محمدا واسم ابيه عبد الله واسم امه امنة وقال الاماميون
بل انه هو محمد بن الحسن العسكري وكان قد تولد سنة ٢٥٥ حياة
الحسن العسكري اسمها نرجس في سر من راى زمن المعتمد ثم غاب
وهي الغيبة الكبرى ولا يادب بعدها الا اذا شاء الله تعالى ولما كان
قولهم اقرب بتناول هذا النص وكان غرضي الذب عن ملة محمد
مع قطع النظر عن التعصب في المذهب ذكرت مطابقتهم ماية ...

الامامیون مع هذا القرن آخر ... المدة یظهر المهدی ویملأ ع
الارض عدلا کما ملئت ظلما وتسلط بنو هاشم علی جمیع الممالک مدة
... اسنة ان شاء الله تعالی وسیعلم الذین ظلموا ای منقلب ینقلبون

البرهان ماورد ٢١—١من الرؤیا فاخذتنی الروح الی جبل عظیم شامخ واری
المدینة العظیمة اورشلیم المدینة نازلة من السماء من عند
الله وضوءها کالحجر الکریم یشبه الیشب والبلور وکان لها
سور عظیم عال واثنا عشر بابا وعلی الابواب اثنا عشر ملکا
وکان کتب علیها اسماء اسباط اسرائیل الاثنا عشر التاو
والمراد بمجد الله بعثة محمد والضوء عبارة عن الحجر کان ابیض
والمراد بالسور هو رب الجنود والابواب الاثنی عشر اولاده الاحد
عشر وابن عمه علی والحسن والحسین وعلی ومحمد وجعفر وموسی
وعلی ومحمد وعلی والحسن والقائم المهدی واورشلیم الجدیدة
هی المکة المعظمة واسماء الاسباط قیام دعوته وعلی انقیاده ۰ البرهان
٦ ماورد فی ٢١—١٤ من الرؤیا والسور المدینة اثنا عشر اساسا و
علیها اسماء رسل الحمل الاثنی عشر الاساس هم الائمة اثنا
عشر ورسل الحمل الاثنا عشر هم الحواریین فیه اشارة الی
انقیاد جمیع المذاهب العیسویة البرهان ٧ ماورد فی ٢١—٢١
والابواب الاثنا عشر لؤلؤة کل واحد من الابواب کان
من لؤلؤة واحدة وساحة المدینة من الذهب الابریز
کالزجاج الشفاف فیه اشارة الی ما یدعیه الامامیون
من عصمة ائمتهم لان اللؤلؤة کرویة ولاشک ان الشکل
لا یمکن انثلامه لانه یباشر الاجسام الا علی نقطة
واحدة کما صرح به اقلیدس والاصل الامام وهذا

تمسك … قوله انا مدينة العلم وعلي بابها البرهان ٨ ما ورد
في … من الرؤيا واراني من وسطها نهرا اشد بياضا من الحياة مضيئا كا
لبلور خارجا من كرسي الله والحمل وفي ازقتها وعلى كل طرف
من طرفي النهر شجرة الحيوة تثمر في كل شهر اثنا عشر ثمرة و
اوراق الاشجار شفاء الامم فالنهر هو شريعة محمد وكرسي الله هو
السماء والحمل لقب عيسى والشجرة هي محمد والثمرات الاثنا عشر علي واولاد
الاحد عشر على راي الامامية واوراق الاشجار هم السادة الذين هم
من ولد فاطمة الذين شفاء العالم الذين حرمت عليهم نار جهنم **ايات**
استخلاف بمعنى توطن دون التصرف **سوره انعام** وربك الغني ذو
الرحمة ان يشاء يذهبكم ويستخلف من بعدكم ما يشاء كما
انشاكم من ذرية قوم اخرين **وسوره اعراف** اذ جعلكم
خلفاء من بعد عاد ٣ **سوره انعام پ ٨** هو الذي جعلكم خلائف
الارض ورفع بعضكم فوق بعض درجات ٤ **سوره يونس** ثم
جعلناكم خلائف في الارض من بعدهم لننظر كيف تعملون
سوره هود پ ١٢ فان تولوا فقد ابلغتكم ما ارسلت به اليكم و
يستخلف ربي قوما غيركم ولا تضرونه شيئا ٦ **سوره حديد**
پ ٢٧ امنوا بالله ورسوله وانفقوا مما جعلكم مستخلفين فيه **ايه**
يستخلف عدوكم **ايه** ان يشاء يذهبكم ويستخلف من بعدكم ما
يشاء **ايه** انما جعلناكم مستخلفين فيه **بيضاوي ٢ جلد**
صفحه ٣٤٧ وانفقوا مما جعلكم مستخلفين فيه من الاموال التي جعلكم
خلفاء في التصرف فيها فهي في الحقيقة له تعالى لا لكم والتي
استخلفكم عمن قبلكم في تملكها والتصرف فيها **ايات**
… لفظ جمع محمول بر واحد سوره مائده انما وليكم الله و

رَسُولُهُ وَالَّذِينَ اٰمَنُوا يُقِيمُونَ الصَّلٰوةَ وَيُؤْتُونَ الزَّكٰوةَ وَهُمْ رَاكِعُونَ اَلَّذِينَ
اٰمَنُوا ٣ يُقِيمُونَ ٤ يُؤْتُونَ ٥ هُمْ ٦ رَاكِعُونَ هي وباجماع مفسرين لشان علي بن ابيطا
يه آيت نازل هوئي ٢ سوره ١٥ اعراف بِئْسَمَا خَلَفْتُمُونِي مِنْ بَعْدِي خَلَفْتُمْ صيغ
جمع حاضر ماضي هي اور مراديهان حضرت هارون هين ٣ سوره يوسف اِنَّ كَ
كَيْدَكُنَّ عَظِيمٌ زليخا مخاطب واحد هي اور كُنَّ ضمير جمع كي هي ٤ سوره يوسف
اَنَا نَرَاكَ مِنَ الْمُحْسِنِينَ فَتَيَانِ غلامان مصر دو نفر هين اور نري جمع متكلم هي سور
هود ٥ قَالَ يَا قَوْمِ هٰؤُلَاءِ بَنَاتِي اَطْهَرُ لَكُمْ دختران لوط دو نفر هين نباد
وهؤلاء بالفاظ جمع حضرت لوط ني كها هي ٦ سوره مائده فَاغْسِلُوا وُجُوهَكُمْ
وَاَيْدِيَكُمْ اِلَى الْمَرَافِقِ وُجُوهَ وَاَيْدِيَ ومرافق جمع هي اور هر انسان كو ايك وج
وايك يد اور دو مرفق هي ٧ يَا اَيُّهَا الرَّسُولُ كُلُوا مِنَ الطَّيِّبَاتِ رسول فرد
واحد هي اور كُلُوا صيغه جمع امر حاضر هي ٨ سوره طلاق يَا اَيُّهَا النَّبِيُّ اِذَا
طَلَّقْتُمُ النِّسَاءَ نبي واحد اور طَلَّقْتُمْ صيغه جمع غايب ماضي هي ٩ اَقِيمُوا الصَّلٰوةَ
وَبَشِّرِ الْمُؤْمِنِينَ مشار اليه رسول هين بر ادكبشّر وَاَقِيمُوا صيغه جمع امر حاضر هے
١٠ فَنَاظِرَةٌ بِمَ يَرْجِعُ الْمُرْسَلُونَ رسول فرد واحد اور مرسلون جمع اسم مفعول
١١ سوره لنسا مِنْ بَعْدِ وَصِيَّةٍ يُوصِينَ صيغه جمع مونث غايب مضارع ١٢
يَقُولُ لِصَاحِبِهِ اِنَّ اللّٰهَ مَعَنَا رسول فرد واحد اور انا ضمير متكلم مع الغير هے
١٣ سوره نور وَلَا يَاْتَلِ اُولُو الْفَضْلِ مِنْكُمْ اِلٰى قَوْلِهِ وَلْيَعْفُوا وَلْيَصْفَحُوا
اَلَا تُحِبُّونَ اَنْ يَغْفِرَ اللّٰهُ لَكُمْ حضرت صديق فرد واحد وَيَعْفُوا وَيَصْفَحُوا
وَتُحِبُّونَ صيغه جمع مضارع حاضر عايب وكُمْ ضمير جمع حاضر هي تفسير اتقان
مين سيوطي ني بسياري ايات اس قسم كي ايراد كيا هي سيرة المحمديه صفحه ١٠
اَخْرَجَ النَّسَائِيُّ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ كَانَ اَصْحَابُ رَسُولِ اللّٰهِ لَا يَبِيتُونَ
الا في السلاح لا يصحون الا فيه يقولون نري نعيش حتي يقيت مطمئنين

لا تخاف الا الله عزّ وجلّ وَعَدَ اللهُ الَّذِينَ آمَنُوا مِنكُمْ وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ لَيَسْتَخْلِفَنَّهُمْ
فِي الْأَرْضِ كَمَا اسْتَخْلَفَ الَّذِينَ مِن قَبْلِهِمْ نزد امام نسائی وابن عباس خلافت
اس آیه مین مراد خلافت رسولخدا صلعم ست هي اشعة اللمعات سوم جلد صفحه ٦١٣ پوشیده نماند که این
قول خالی نیست از ملائمت بسیاق حدیث که فرموده است لَا يَزَالُ الْإِسْلَامُ عَزِيزًا او لَا
يَزَالُ الدِّينُ قَائِمًا الخ ملائم است بروایت دیگر که لَا يَزَالُ أَمْرُ النَّاسِ مَاضِيًا وحدیث صحیح
ست در مدح ایشان بصلاح دین وظهور حق وقوت اسلام در زمان ایشان بعدالت ایشان والله اعلم
ثانی مراد خلفائے عادل وامراء صالح اند که مستحق اسم خلافت اند بتحقیق ولیکن لازم نیست که بعد از آن
حضرت در پے هم متصل باشند شاید که این عدد تمام شود تا زمانے اگرچه تا قریب قیام ساعت ست
باشد تورپشتی گفته که راه راست درین حدیث وهرچه درین معنی ورود یافته همین ست ثالث آنکه مراد وجود
ایشان ست بعد از موت مهدی علیه السلام واین خبر ست از مخبر صادق صلعم از آن حال ودر این حدیث
دیگر آمده ست که چون بمیرد مهدی مالک می شود امر را پنج مرد از اولاد سبط اکبر یعنی امام حسن مجتبی
پس تر مالک می شوند پنج مرد از اولاد سبط اصغر یعنی امام حسین علیه السلام شهید پس تر وصیت
میکند آخر ایشان مردی را از اولاد حسن پس تر مالک میشود بعد از وی ولد وی وتمام میگردد
بان عدد دوازده مرد هر کدام از ایشان امام عادل هادی مهدی ست این توجیهی موجه ست اگر حدیث
وارد در وی صحیح باشد وروایت کرده شده ست از ابن عباس در وصف مهدی که گفت کشاده
میگرداند حق تعالی بوجود وے غم واندوه وبر میگرداند بعدل وی هر جور وفساد بعد از آن
والی امر می شود دوازده کس در صد وپنجاه سال پس منتهی می شود زمانه ازالة الخفاء صفحه ٢٥٦
فرقه خلافت پیغمبر را صلعم یعنی امامت میگیرند ودر صفات خلیفه هاشمیت وفاطمیت وعصمت ومانند
آن اعتبار میکنند وشک نیست که هیچ عاقلی این معنی را برائے خلفاء ثلاثه اثبات نمی تواند کرد
وما در خلافت بمفهوم سلطنت وفرمان روائی مسلمین اخذ مینمائیم اینجا نکته باید فهمید گفتگوی امامیه در این
بحث نزاع لفظی ست بلکه شغب محض ست نزاع لفظی هم نیست زیرا که خلافت غیر امامت ست عند الامامیه
اوست عند اهل سنت یکی از خلافت یعنی پادشاهی وصفات خلیفه یعنی صفاتیکه نزدیک ایشان در وجود
پادشاهی معتبر است نباشد با حکم او [illegible] امامت باشد یا نه والامامیه بامامت زین العابدین

و محمد باقر و جعفر صادق رضوان علیهم قائل اند حالانکه ایشان باتفاق بادشاه نبودند آری خلافت را ضمیمهٔ امامت
میدانند بمعنی آنکه چون امام موجود باشد خلافت حق اوست دیگری را نیست و که اقدام بران کند و ظاهر
آنست که این مسئله از فروع فرضیت انقیاد دست مراو را پس اگر معصومی مفترض الطاعت بادشاهی را
بامر سلطنت قایم گرداند بادشاهی او صحیح باشد خودش امام باشد و آن منصوب خلیفه مانند آنکه حضرت شمویل
طالوت را خلیفه ساخت و خود ایشان نبی بودند و طالوت ملک صفحه ۲۵۸ و بمقابل آن خلافت جابره است
که در بسیاری از احوال مخالف شرع بعمل آرد از عهده واجب بر نیاید و معطل گذارد بسیار اند آنچه می باید
تا آنکه عاصی باشد در خلافت خود مثلاً اقامت حدود میکند و احیاء علوم دین نمی نماید یا اقامت وضعی می نماید
که مشروع بآن حکم نفرمود بجای رجم میشود و بجای قصاص رجم می نماید و این خلافت راشده لوازمی
چند دارد که بدون آن لوازم قیام شخصی بخلافت راشده متصور نیست مانند عقل و بلوغ و ذکورت و سلامت
سمع و بصر و حریت و علم و عدالت و شجاعت و رای کفایت در حرب و سلم و غیر آن و این صفات ببداهت
عقل معلوم میشود که تحقق مقصود از خلافت بغیر اینها ممکن نیست و صفتی دیگر برین صفات مزید کرده است
و آن قرشیت است تا تشبیه واقع شود بافعل الله در بنی اسرائیل که انبیا ایشان نبودند الا از بنی اسرائیل
از سبط لاوی باشند یا یهود یا غیر آن همچنان آنحضرت گردانید که خلیفه از قریش باشند
از بنی هاشم یا غیر بنی هاشم و در اشتراط قرشیت حکمتهاست ـ لهذا اجمالاً گفته شد سبب
تالیف ناس وجوه متعدده میباشد رهبت و رغبت و حاجت و اتفاق طبایع و اتفاق بر صفات کسبیه
و رسم و عقل و اجتماعی که بیک وجه یا دو وجه پیدا شود صفحه ۲۵۹ نکتهٔ سوم خلافت ظهری دارد و بطنی ظهر
خلافت سلطنت و فرمانرواییست برای اقامت دین و بطن آن تشبه است باپیغامبر تاریخ ابو الفدا اول جلد صفحه ۲۱

لَمَّا مَاتَ مُوسیٰ لَمْ يَتَوَلَّ عَلیٰ بَنِی اِسْرَائِیلَ مَلِكٌ بَلْ كَانَ لَهُمْ حُكَّامٌ
سَنُّوا وَامْتَنَعُوا الْمُلُوكَ وَلَمْ يَزَالُوا عَلیٰ ذٰلِكَ حَتّیٰ قَامَ فِیهِمْ طَالُوتُ فَكَانَ
اَوَّلَ مُلُوكِهِمْ وَلِلْیَهُوْدِ الْكُتُبُ الْاَرْبَعَةُ وَالْعِشْرُوْنَ وَهِیَ عِنْدَهُمْ
مُتَوَاتِرَةٌ وَقَدِیْمَةٌ وَلَمْ تُعَرَّبْ اِلَی الْاٰنِ بَلْ هِیَ بِاللُّغَةِ الْعِبْرَانِیَّةِ فَاَحْضَرْتُ
مِنْهَا سِفْرَیْ قُضَاةِ بَنِی اِسْرَائِیْلَ وَمُلُوْكِهَا صفحه ۹۱ وَكَانَ لِاِسْرَائِیْلَ
اِثْنَا عَشَرَ اِبْنًا وَهُمْ رُوْبِیْلُ ثُمَّ شَمْعُوْنُ ثُمَّ لَاوِیْ ثُمَّ یَهُوْدُ ثُمَّ یَسَّاخَر

ثم یوسف ثم بنیامین ثم دان ثم نفتالی ثم کاذ ثم اشار
ازالة الخفا صفحه ۲۱ اینجا بالبداهته معلوم گردید که خلافت فاروق اعظم از جمله استخلاف موعود ست و
این قول مرتضی بطریق متعدده ظاهر شده هم پیش اهل سنت و جماعت و هم پیش شیعه در نهج البلاغت مذکور است
ان هذا الامر لم یکن نصرته ولا خذلانه بکثرة ولا قلة وهو
دین الله الذی اظهره وجنده الذی ایده حتی بلغ ما بلغ وطلع
حیث طلع ونحن علی موعود من الله حیث قال وعد الله الذین امنوا منکم
الایة فالله منجز وعده وناصر جنده الی اخره صفحه ۲۲۹ بعد از ان
خبر دادند بقتال فارس وروم و در حدیث شیخین اذا هلک کسرٰی فلا کسرٰی
بعده واذا هلک قیصر فلا قیصر بعده والذی نفسی بیده لتنفقن
کنوزهما فی سبیل الله و بقتل حضرت مرتضی نیز خبر دادند و در حق قاتل او فرمود اشقی
الناس و معاویه را فرمود ان ملکت فاحسن و فرمود کیف بک لو قمصک
الله قمیصا یعنی الخلافة قالت ام حبیبة وان الله مقمص
اخی قال نعم ولکن هنات وهنات وهنات و این اشعار ست بانکه خلافت او
منعقد خواهد شد بجهت تسلط نه حسب بیعت و سیرت او موافق سیرت شیخین نه ان خلافت بعد بغی بر امام وقت با
شد انتهٰی بارهنات فرمود ۳ جلد صفحه ۳۷۱ ازالة الخفا در غنیة الطالبین است که حضرت مرتضی گفت
لم یخرج النبی صلعم من الدنیا حتی بین لنا الامر بعده لابی بکر
ثم لعمر ثم لعثمان ثم لی فلا تجتمع علی واخرج الحاکم عن علی
ان مما عهد الی النبی ان الامة ستغدر بی بعده واخرج الحاکم
عن ابن عباس قال قال النبی صلعم لعلی اما انک ستلقی بعدی جهدا
قال فی سلامة من دینی قال فی سلامة من دینک واخرج ابو یعلی
عن علی بن ابیطالب قال بینما رسول الله اخذ بیدی ونحن نمشی فی
بعض سکک المدینة ثم اجهش باکیا قال قلت یا رسول الله ما
یبکیک قال ضغائن فی صدور اقوام لا یبدونها لک الا من بعدی

تاریخ ثعلبی مسمّی به عرائس التیجان صفحہ ۱۴۳ ثم ارسل ملوک الارامنة
وکانوا خمسة فارسل بعضهم الی فجمعوا کلمتهم علی یوشع وقومه
فهزمت بنو اسرائیل الملوک حتی اهبطوهم الی ثنیة حوران ورماهم
الله باحجار البرد اکثر ممن قتله بنو اسرائیل بالسیف وهرب الملوک
الخمسة واختلفوا فی غار فامر بهم یوشع فاخرجهم فی ذلک وتتبع
ملوک الشام فاستباح منهم احد وثلاثین ملکا حتی غلب علی
جمیع ارض الشام وصار الشام کله لبنی اسرائیل تفسیر صافی و
مجمع البیان والمروی عن اهل البیت انها فی المهدی من آل محمد
وروی العیاشی باسناده عن علی بن الحسین انه قرأ الآیة
وقال هم والله شیعتنا اهل البیت یفعل الله ذلک بهم علی یدی
رجل منا وهو مهدی هذه الامة وهو الذی قال رسول الله لو لم یبق من
الدنیا الا یوم لطول الله ذلک الیوم حتی یلی رجل من عترتی اسمه اسمی
یملاء الارض عدلا وقسطا کما ملئت ظلما وجورا وروی ذلک عن
ابی جعفر وابی عبد الله فعلی هذا یکون المراد بالذین آمنوا وعملوا الصالحات
النبی واهلبیته صلوات الرحمن علیهم وتضمنت الآیة البشارة
لهم بالاستخلاف والتمکن فی البلاد وارتفاع الخوف علیهم عند
قیام المهدی منهم ویکون المراد بقوله کما استخلف الذین
من قبلهم هو ان جعل الصالح للخلافة خلیفة مثل آدم وداؤد
وسلیمان ویدل علی ذلک قوله انی جاعل فی الارض خلیفة ویا داؤد
انا جعلناک خلیفة وقوله اتینا آل ابراهیم الکتاب والحکمة
واتینهم ملکا عظیما وعلی هذا اجماع العترة الطاهرة واجماعهم حجة
لقول النبی انی تارک فیکم الثقلین کتاب الله وعترتی اهل
بیتی لن یفترقا حتی یردا علی الحوض بروایت اهلبیت خلفاء آیه مذکور مین حضر

متعلق صفحه ٢٦٢ سطر ١٣ ابن سعد لو تکرہی

سيرة الحلبية ٢ جلد صفحه ٢٤٣

هاتين فاني اعددتهما للخروج فقال ابو بكر فخذ بابي انت وامي يا رسول الله احدى الراحلتين قال رسول الله صلعم بل بالثمن اي لتكون هجرته صلعم الى الله تعالى بنفسه وماله وفي رواية وما نفعني مال ما نفعني مال ابي بكر فبكى ابو بكر
اقول ولانه في كونه صلعم اخذ احدى ناقتي ابي بكر بالثمن ما رواه ابان بن ابي عياش احد التابعين عن انس قال قال رسول الله صلعم لابي بكر ما اطيب مالك منه بلال مؤذني وناقتي التي هاجرت عليها وزوجتني ابنتك وواسيتني بمالك كاني انظر اليك على باب الجنة تشفع لامتي لان ابان بن ابي عياش ضعيف وهو من الضعفاء وقد قال شعبة لان اشرب من بول حمار حتى اروي احب الي من ان اقول حدثنا عن ابان بن ابي عياش قال فيه مرة اخرى لان يزني الرجل خير من ان يروي عن ابان وقد طلب من شعبة ان يكف عن ابان هذا فقال الامر دين وهذا يكذب على رسول الله صلعم قال ابن حبان عنه
اي ابان بانه كان يروي عن انس وابان يجالس الحسن البصري فكان يسمع كلامه ويحفظه فربما جعل كلام الحسن عن انس مرفوعا وهو لا يعلم وعلى تقدير صحة ما قاله لا يوافق ما رواه ابان فقيه عن علي قال قال رسول الله صلعم رحم الله ابا بكر زوجني ابنته
مناقبه ايضا لانها كانت من مال ابي بكر قبل ان ياخذها صلعم بثمنها على ان الترمذي
وحملني الى دار الهجرة وصحبني في الغار واعتق بلالا من ماله قال هذا حديث غريب والله اعلم
ومنهم وفي الكلام سبط ابن الجوزي وعن وهب بن منبه ان رسول الله صلعم انما خرج الى الغار من
ابي بكر فخرج من خوخة في ظهر الدار ولا صح انما كان خروجه مرتبيت نفسه وجعل ابو بكر
مرة امام النبي ومرة خلفه ومرة عن يمينه ومرة عن شماله فسأله رسول الله صلعم عن ذلك
يا رسول الله اذكر الرصد فاكون امامك واذكر الطلب فاكون خلفك ومرة عن يمينك ومرة عن يسارك
ان عليك صفحه ٣٢٦ قال في الفصول المهمة قال الهادي يعني اذا ابرمت ما امرتك به من
الهجرة الى الله ورسوله وبقاؤكم كتابي عليك واذا جاء ابو بكر توجه خلفي نحو بئر ابي
ذلك في ظلمة العشاء والرصد من قريش قد احاط بالدار ينتظرون ان
تنام الناس ودخل ابو بكر على علي وهو نائم اي ابو بكر نظر عليه يا رسول الله صلعم فقال له علي

رسول الله خرج نحو بئر ام ميمون وهو يقول الله ادركني فلحقه ابو بكر ومضيا جميعا يتسايران
حتى اتيا جبل ثور فدخلا الغار فليتامل الجميع بينه وبين ما تقدم صفحه ٥ فقال ابو بكر يا
الله ورسوله علة لاختياره عليا على نفسه وصفحه ٧ ذكر سبط ابن الجوزي ان ابا بكر لما
لحقه صلعم في اثناء الطريق ظنه رسول الله من الكفار فاسرع في المشي فانقطع قبال
نعله ففلق ابهامه حجر فسال الدم فرفع ابو بكر صوته ليعرفه رسول الله فعرفه وعن جندب
البجلي قال كنت مع النبي في غار وصفحه ٦ ومكثنا في الغار ثلث ليال يبيت عندهما عبد الله
بن ابي بكر وهو غلام يعرف ما يقال ياتيهما حين يختلط الظلام ويدلج من عندهما بغ
فيصبح مع قريش كبائت في بيته فلا يسمع امرا يكادان به الا وعاه ويخبرهما به وكا
عامر بن فهيرة مولى ابي بكر رض كان مملوكا للطفيل فاسلم وهو مملوك وكان
ممن يعذب في الله عز وجل فاشتراه ابو بكر من الطفيل واعتقه كما تقدم مكان
يروح عليهما بمنحة غنم اي قطعه من غنم ابي بكر فكان يرعاه حين تذهب ساعة
من العشاء ويغدو بها عليهما ثم يغلس اي اذا خرج من عندهما عبد الله تبع عامر بن فهيرة
اثره بالغنم حتى يعفو اثر قدميه يفعل ذلك في كل ليلة من تلك الليالي الثلاث
وفي سيرة الهشامية امر ابو بكر ابنه عبد الله رض ان يستمع لهما ما يقول الناس فيهما نهار
ثم ياتيهما اذا امسى بما يكون في ذلك اليوم من الخبر وكانت اسماء بنت ابي بكر تاتيهما اذا
امست بما يصلحهما من الطعام فلما كان بعد ثلاث امرها صلعم ان تاتي عليا وتخبر
بموضعهما وتقول له يستاجر لهما دليلا ويأتي معه بثلاث من الابل بعد ما مضى ساعة
من الليلة الاتية اي في الليلة الرابعة فجاءت اسماء الى علي رض فاخبرت
بذلك فاستاجر لهما رجلا يقال له الاريقط بن عبد الله الليثي وارسل
معه بثلاث من الابل فجاء بهن الى اسفل الجبل ليلا فلما سمع النبي صلعم رغاء الابل
نزل من الغار وهو وابو بكر فعرفاه تاريخ خميس ١ جلد صفحه ٣٢٤ وفي سيرة ابن
هشام قال محمد ابن اسحاق واستاجر ابو بكر من بني الديل هاديا خريتا
اي ماهرا بالهداية ليدلهما على الطريق يقال له عبد الله بن الاريقط

امام مهدي ۶۳ مراد هين تاريخ ابو الفداء اجلد صفحه ٢١ ونزل يوشع بني اسرائيل على
اريحا محاصرًا لها وصار في كل يوم يدور حولها مرة واحدة وفي
اليوم السابع امر بني اسرائيل ان يطوفوا حول اريحا سبع مرات
وان يصوتوا ابا القرون ففعلوا ما فعلوا ذلك هبطت الاسوار
وتساقطت وتساوت الخنادق بها ودخل بني اسرائيل اريحا
بالسيف وفعلوا لها عرائس التجان ثعلبي صفحه ٣٤٣ قال وهب انهم
اذنبوا بانبيائهم وكان توبتهم اذا اذنبوا دخول اريحا
فلما فصلوا من التيه احب الله ان يستنقذهم من
الخطاء كتاب القضاة تورات باب دوم نمبر ١٣ و تاريخ ابو الفدا
خلفاء بني اسرائيل غير انبياء بني اسرائيل بن فهرست
اسامي او... صفحه ٢٤ مين مذكور هي باين طور اول فينحاس الامام بن العزار
بن هارون بن عمران ٢ كالاب الامين بن يوفنا ختن موسى ٣ غثنيال
بن قناز من سبط يهودا ۴ عقلون ملك ماب من ولد لوط ۵ اهود
من سبط بنيامين شمكار بن عنوث ۶ يابين ۷ باراق ابن ابي نعيم ۸
كدعون بن يواس ۹ ابيمالخ ۱۰ ابو ابراهيم الجرشي يفنح الجرشي ۱۱ ابصين ۱۲
الون عبدون ۱۳ شمسون بن مانوح من سبط دان ۱۴ عالي الكاهن واصل
الكاهن في لغتهم كوهن ومعناه الامام ۱۵ شموئيل النبي ۱۶ شاؤل وهو طالوت من
سبط بنيامين ۱۷ داؤد من سبط يهوا ابن يعقوب ۱۸ سليمان ۱۹ ارجبعم ۲۰ ابيم
ان واسفا كافرا ۲۱ شيشاس ۲۲ افيا ۲۳ اسا ۲۴ يهوشافاذ خرنيا هودام
ص ياهو استيا ياهو بوشم اخر خرنيا يهودام صفحه ۲۹ وعدتهم سبعة عشر ملكا
م ابربعم ۲ ونوذب ۳ وبعشوم ۴ وايلا ۵ وزمري ۶ وتبني ۷ وعمري ۸ واجوب ۹
عزيو ۱۰ وياهورام ۱۱ ادياهو ۱۲ ويهوياخاز ۱۳ ادبؤاش ۱۴ اديربعم اخر ۱۵ ادبحيله ۱۶ ادبا فقح ۱۷ ا
شاع اور نوزانا مين مخالف ... باين صفوره زوجه حضرت موسى ويوشع بن نون خليفه موسى ...

وتاریخ ثعلبی عرائس المجالس صفحہ ۲۳۳ قال ابن اسحاق کان موسی قد ذکر ا
واستعظمه فلما کره اراد الله ان یحبب الیه الموت ویکر
الیه الحیاة وکان یوشع بن نون یغدوا الیه ویروح فیقو
لموسی یا نبی الله الیک فیقول له یوشع یا نبی الله اصحبک
کذا وکذا سنة ازالة الخفاء صفحہ ۳۱۵ ومن حدیث بن
قال قیل لعمر الا تستخلف قال ان استخلف فقد استخلف
من هو خیر منی ابو بکر وان اترک فقد ترک من هو
خیر منی رسول الله اخرجه البخاری حضرت عمر رضی الله
تعالی فرماتی ہیں کہ جناب رسولخدا صلی الله علیه واله وسلم نی کسیکو اپنا خلیفہ مقرر
نفرمایا تہا شرح نہج البلاغت لابن میثم البحرینی صفحہ ۲۶۴ لما اراد عمر
ان یغزو العجم وجیوش کسری قد اجتمعت بنهاوند
استشار اصحابه فاشار عثمان علیه بان یخرج بنفسه بعد
ان یکتب الی جمیع المسلمین من اهل الشام والیمن والحرمین
والکوفة والبصرة ویامرهم بالخروج واشار علی بالرای
المذکور فقال اما بعد فان هذا الامر لم یکن نصره ولا خذلانه
ان اتابع علیه فاشیروا علی برجل اولیه ذالک الثغر فقالوا
انت افضل فقال اشیروا علی به واجعلوه عراقیا فقالوا له
انت اعلم باهل العراق وفد وفدوا علیک فرأیتهم
وکلمتهم فقال اما والله لاولین امرهم رجلا یکون
غدا ولنرجع الی المتن ان هذا الامر ای امر الاسلام لیس
نصره بکثرة ولا خذلانه بقلة وتبنه علی صدق وهذه
الدعوی بانه دین الله الذی اظهره وجنوده جنده

الذي اعدّه وامدّه بالملائكة والناس حتى بلغ هذا المبلغ
وطلع في آفاق البلاد حيث طلع ثم وعدنا بموعود هو النصر
والغلبة والاستخلاف في الارض كما قال وعد الله الذين
آمنوا منكم ليستخلفنهم في الارض كما استخلف الذين من
قبلهم الآية وكل وعد من الله فهو منجز لعدم الخلف
في خبره وقوله وناصر جنده لا يجري مجرى التنجية اذ من
جملة وعده ونصره جنده وجنده هم المومنون منصورون
في كل حال سواء كانوا قليلين او كثيرين وقوله
فكن قطبا شروع في الراي الخاص بعمر فاشار عليه
ان يجعل نفسه مرجعا للعرب تول اليه وفد وراد واستعار
لفظ القطب وليهم لفظ الرحا ورشح بالاستدارة
كنى بذالك عن جعل العرب ذرية دونه وحيطه
وقوله فانك ان شخصت الى قوله فيك بيان للمفسدة
في خروجه بنفسه ملا ابن ميثم شيعه مصنف وبي تعصب وحق بيند
اور غرض شارح کے یہه ہے کہ یہہ جهاد حسب تجویز حضرت امیر ہوا او منصر مین جهاد
سی تهی اور اسا بمین فریقین کو جای نزاع نهین ہی صراح باب الفاء فصل الخاء خلف
بالکسر بجای کسی ع دن کار حی بجای کسی خلیفه کردن کسی را ومنه قول تعالی اخلفنی
في قومي متعد ولازم وپس کسی آمدن عرف اض ۱۲ استخلاف ابر کشیدن
کردن کسی را بجای خود ویقال جلست خلفه ای بعده نهایه ابن
اثیر خلف وفي حديث ابي بكر جاءه اعرابي فقال له
انت خليفة رسول الله صلى الله عليه واله والسلم فقال لا فما
انت قال انا الخالفة بعده الخليفة من يقوم مقام الذاهب

وليست مسندة والهاء فيه للمبالغة وجمعه الخلفاء قاموس ٢ جلد
صفي ٥٧٩ خلف والذي يقعه بعدك قال الله تعالى فاقعد وامع
الخالفين خليفة مخدون والخليفة السلطان الاعظم وربه
في اهله خلافة كان خليفة عليهم جامع الصغير صفي ٥٢ ا
اللهم ارحم خلفائي الذين يأتون من بعدي الذي يروون
احاديثي وسنتي ويعلمونها الناس تاريخ الخلف صفي ٦٧ اواخرج
الشيخان عن سعد بن ابي وقاص ان رسول الله صلى الله عليه وسلم
خلف علي بن ابيطالب عليه السلام في غزوة تبوك فقال يا رسول
صلى الله عليه وآله وسلم اتخلفني في النساء والصبيان فقال اما
ترضى ان تكون مني بمنزلة هارون من موسى غير
انه لا نبي بعدي اخرجه احمد والبزاز من حديث
ابي سعيد الخدري روى السدي عن ابن مسعود قال
وقعت الخلافة من الله لثلاثة نفر ادم في قوله تعالى
اني جاعل في الارض خليفة ويا داؤد جعلناك خليفة في الارض
وامير المؤمنين ليستخلفنهم في الارض كما استخلف الذين
من قبلهم داؤد وسليمان وليمكنن لهم دينهم الذي
ارتضى لهم يعني الاسلام وليبدلنهم من بعد خوفهم
من اهل مكة امنا يعني في المدينة يعبدونني يعني
يوحدونني ومن كفر بعد ذلك بولايته علي فاولئك
الفاسقون يعني العاصين لعلي ولرسوله روى ابن شهر ابن
اشوب من تفسير ابي عبيدة وعلي بن حرب الطائي مث
حجة الله البالغة صفي ٣٣ من ابواب سياسة المدن اع
انه يجب ان يكون في جماعة المسلمين خليفة لمصالح لا نت

ابوجوده وهي كثيرة جدا يجمعها صنفان احدهما ما يرجع
سياسة المدينة من ذب الجنود التي تغزوهم وتقويمهم
كف الظالم عن المظلوم وفصل القضايا وغير ذلك وثانيهما
يرجع الى الملة وذلك ان شوكة دين الاسلام على سائر الاديان
يتصور الا بان يكون في المسلمين خليفة ينكر على
خرج من الملة وارتكب ما نصت على تحريمه او ترك ما افترضت
افتراضه اشد الانكار ويذل اهل سائر الاديان وياخذ
منهم الجزية عن يد وهم صاغرون وان كانوا متساوين
المرتبة لا يظهر فيهم رجحان احدى الفرقتين على الاخرى
فى ٢٣٥ الخلافة اعلم انه يشترط في الخليفة ان يكون
قلا بالغا حرا ذكرا شجاعا ذا راي وسمع وبصر
نطق ممن يسلم الناس شرفه وشرف قومه لا يستنكفون
طاعته قد عرف منه انه يتبع الحق في سياسة المدينة
نها العلم والعدالة وذلك لان المصالح الملية لا تتم
بدونها ضرورة اجمع المسلمون عليه والاصل في ذلك قوله
الى وعد الله الذين آمنوا منكم الى قوله هم الفاسقون الضا
نه يجب ان يكون الخليفة من لا يستنكف من طاعته لجلالة
به وحسبه فان من لا نسب له يراه الناس حقيرا ذليلا
تاني ان المهم في الخلافة رضاء الناس به واجتماعهم
ه وتوقيرهم اياه وان يقيم الحدود وينعقد الخلافة
ولا ببيعة اهل الحل والعقد من العلماء والرؤساء وامراء
اد ممن يكون له راي ونصيحة للمسلمين كما انعقدت

خلافة أبي بكر بأن يوصي الخليفة الناس به كما انعقد
خلافة عمر رضي الله تعالى أو يجعل شورى بين قو
كما كان عند انعقاد خلافة عثمان رضي الله تعالى
بل علي عليه السلام أو استيلاء رجل جامع للشروط على النا
وتسلط عليهم كسائر الخلفاء بعد خلافة النبو
وبالجملة فإذا كفر الخليفة بإنكار ضروري من
ضروريات الدين حل قتاله فإذا أمر بمعصية ف
سمع ولا طاعة كانت طاعته طاعة رسول الله صلى الله
عليه وآله وسلم ومعصيته معصية رسول الله صلى الله عليه
وآله وسلم إلا أن يأمر بالمعصية فحينئذ ظهر أن طاعته
ليست بطاعة الله وأنه ليس نائب رسول الله صلى الله عليه
آله وسلم أقول وذلك لأن الإسلام إنما امتاز من
الجاهلية بهذين النوعين من المصالح والخليفة نا
رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم فيهما فإذا فارق منف
هما ومقيمهما أشبه الجاهلية تفسير ابن عباس سوره نور پار
ولا يأتل لا ينبغي أن يحلف أولوا الفضل منكم بالغنى
والسعة بالمال أن يؤتوا أن لا يعطوا ولا ينفقوا أولي القربى ع
ذوي القرابة وكان مسطح ابن خالة وليعفوا يتركوا وليصفحوا يتج
الا تحبون أن يغفر الله لكم ألا تحب يا أبا بكر أن يغفر الله لك والله غفور رحيم
تاب فقال أبو بكر بلى أحب يا رب فالطف قرابته وأحسن إليهم بعد ما نزلت هذه الا
ثم نزل في شأن عبد الله بن أبي وأصحابه الذين خاضوا في أمر عائشة وصفوان تفسير جلا
سيوطي ولا يأتل يحلف أولوا الفضل أي أصحاب الغني منكم والسعة أن لا يؤتوا أولي القربى والمسا
والمهاجرين في سبيل الله نزلت في أبي بكر حلف أن لا ينفق على مسطح وهو ابن خالة مس

...بدری لما خاض فی الافک بعد ان کان ینفق علیہ وناس من الصحابۃ اقسموا ان یتصدقوا
...لی من تکلم بشیء من الافک ولیعفوا ولیصفحوا عنہم فی ذلک الا تحبون ان
...فر اللہ لکم واللہ غفور رحیم للمؤمنین قال ابو بکر بلی انا احب ان یغفر اللہ
...ورجع الی المسطح ما کان ینفقہ علیہ **تفسیر معالم التنزیل فرا البغوی** ولا یاتل ای و
...یحلف اولو الفضل منکم والسعۃ ای اولو الغنی والسعۃ یعنی ابا بکر الصدیق
...ن یؤتوا اولی القربی والمساکین والمہجرین فی سبیل اللہ یعنی مسطحا وکان مسکینا
...ہاجرا بدریا ابن خالۃ ابی بکر حلف ابو بکر ان لا ینفق علیہ ولیعفوا ولیصفحوا
...نہم خوضہم فی امر عائشۃ الا تحبون یخاطب ابا بکر ان یغفر اللہ لکم واللہ غفور
...حیم فلما قراہا رسول اللہ علی ابی بکر قال بلی انا احب ان یغفر اللہ لی
...جع الی مسطح نفقتہ التی کان ینفقہا علیہ وقال واللہ لا انزعہا منہ ابدا وقال
...عباس والضحاک اقسم ناس من الصحابۃ فیہم ابو بکر ان لا یتصدقوا علی رجل
...کلم بشیء من الافک لا ینفعوہم فانزل اللہ ہذہ الایۃ **تفسیر بیضاوی** ولا
...ل ولا یحلف وانہ نزل فی ابی بکر وقد حلف ان لا ینفق علی مسطح بعد وکان
...خالتہ وکان من فقراء المہاجرین اولو الفضل فی الدین والسعۃ فی المال وفیہ دلیل
...افضل ابی بکر وشرفہ ان یؤتوا علی ان لا یؤتوا او فی ان یؤتوا علی الالتفات
...لی القربی والمساکین والمہاجرین فی سبیل اللہ صفات لموصوف واحد ای ناسا
...معین جامعا لہا لان الکلام فیمن کان کذلک او لموصوفات اقیمت
...امہا فیکون ابلغ فی تعلیل المقصود ولیعفوا ما فرط منہم ولیصفحوا بالاغماض
...نہ الا تحبون ان یغفر اللہ لکم علی عفوکم وصفحکم واحسانکم الی من اساء
...کم واللہ غفور رحیم مع کمال قدرتہ فتخلقوا باخلاقہ روی انہ علیہ السلام قراہا
...ل ابی بکر فقال بلی احب ورجع الی مسطح نفقتہ **تفسیر نیشاپوری ٣ جلد صفحہ ٧٥** و
...ل جوابہ ما یدل علی ذلک فی قولہ ما زکی منکم وہو بعید عن ابن عباس ان ابا
...طاب لحسان ومسطح وحمیۃ والاقرب العموم قالوا فی شان مسطح وکان ابن خالۃ

ابی بکر الصدیق فقیر من فقراء المهاجرین وکان ابوبکر ینفق علیه فلما فرط منه ما فر
الی ان لا ینفق علیه فنزلت فقرأها رسول الله ؐ علی ابی بکر فلما وصل الی الا تحبون
ان یغفر الله لکم قال ابوبکر بلی احب ان یغفر الله تعالی فعفی عن مسطح ورجع الی
الانفاق علیه قال والله لا انزعها ابدا قال امام فخر الدین الرازی هذه الآیة تدل
علی فضیلة ابی بکر الصدیق من وجوه وذلک ان الفضل المذکور فی الآیة لا یراد
به السعة فی المال والا لزم التکرار فهو الفضل فی الدین ولکنه مطلق غیر مقید
فثبت له الفضل علی الاطلاق ترکنا العمل به فی حق النبی بالاتفاق فیبقی فی الغیر
معمولا به وایضا ذکر الله تعالی فی الآیة بلفظ الجمع وانه مشعر بالتعظیم وایضا
قد قیل وظلم ذوی القربی اشد مضاضة علی المؤمن من وقع الحسام المهند
فهذا الظلم من مسطح کان فی غایة العظم وقد امره الله تعالی بالصفح عنه و
امتثل هو فکان فیه نهایة جهاد النفس فیکون ثوابه علی حب ذلک ایضا
فی تسمیة اولی الفضل والسعة شرف تام فکانه قیل له انت افضل من ان تقابل
انسانا بسوء وانت اوسع قلبا من ان تقیم للدنیا وزنا فلا یلیق بفضلک وسعة
قلبک ان یقطع برک عمن اساء الیک وایضا امره الله تعالی بالعفو والصفح وقال
للنبی فاعف عنهم واصفح فهو من هذه الجهة ثانی اثنین له فی الاخلاق و
ایضا علق المغفرة بالعفو وقد حصل العفو فیحصل المغفرة البتة فی الحال وفی
الاستقبال فیکون کما قال للنبی لیغفر لک الله ما تقدم من ذنبک وما تاخر
وفیه دلیل علی حقیة خلافته والا کان عاصیا والعاصی فی النار ولیس النهی
زجر عن المعصیة **بخاری ۷ جلد صفحه ۲۰۵ تفسیر سوره نور** عن حدیث عائشة زوج
النبی حین قال لها اهل الافک الی قوله فقام رسول الله ؐ فاستعذر یومئذ
من عبد الله بن ابی سلول قالت فقال رسول الله ؐ وهو علی المنبر یا معشر المسلمین
من یعذرنی من رجل قد بلغنی اذاه فی اهل بیتی فوالله ما علمت علی اهلی الا خیرا ولقد
ذکروا رجلا ما علمت علیه الا خیرا وما کان یدخل علی اهلی الا معی فقام سعد بن

معاذ الانصاری ؓ الی قوله فلما انزل الله تعالیٰ هذا فی براءتی قال ابوبکر الصدیق وکان
ینفق علی مسطح بن اثاثة لقرابته منه وفقره لا انفق علی مسطح ابدا بعد الذی قال
لعائشة ما قال فانزل الله ولا یاتل اولوا الفضل منکم **قسطلانی** فی الدین ابوبکر والسعة
فی المال ان یؤتوا اولی القربیٰ والمساکین والمهاجرین فی سبیل الله صفات لموصوف
واحد وهو مسطح لانه کان مسکینا مهاجرا بدریا ولیعفوا ولیصفحوا عن خوضهم
فی امر عائشة الا تحبون خطاب لابی بکر ان یغفر الله لکم علی عفوکم وصفحکم
واحسانکم الی من اساء الیکم والله غفور رحیم فتخلقوا باخلاقه تعالیٰ قال
ابوبکر لما قرأ علیه النبی ﷺ هذه الایة بلی والله انی احب ان یغفر الله لی فرجع
الی مسطح النفقة التی کان ینفق علیه وقال والله لا انزعها منه ابدا **ترمذی سوره**
نور عن عائشة الی قوله وکان الذی یتکلم فیه مسطح وحسان بن ثابت والمنافق
عبد الله بن ابی وکان یستوشیه ویجمعه وهو الذی تولی کبره منهم هو و
حمنة قالت یحلف ابوبکر ان لا ینفع مسطحا بنافعة ابدا فانزل الله تعالیٰ هذه
الایة ولا یأتل اولی الفضل منکم والسعة یعنی ابا بکر ان یؤتوا اولی القربیٰ والمساکین
والمهاجرین فی سبیل الله یعنی مسطحا الی قوله الا تحبون ان یغفر الله لکم والله غفور
رحیم قال ابوبکر بلی والله یا ربنا انا لنحب ان تغفر لنا وعاد له بما کان یصنع **تفسیر
ابن عباس سوره نور** ان الذین جاؤ بالافک تکلموا بالکذب عصبة جماعة
منکم نزلت فی عبد الله بن ابی بن سلول المنافق وحسان بن ثابت الانصاری
ومسطح بن اثاثة بن خالة ابی بکر صدیق وعباد بن عبد المطلب وحمنة بنت
جحش الاسدیة فیما قالوا علی عائشة وصفوان بن المعطل فی القرابة **تفسیر
بیضاوی** عصبة منکم جماعة منکم وهی من العشرة الی الاربعین وکذلک العصابة
یرید عبد الله بن ابی وزید بن رفاعة وحسان بن ثابت ومسطح بن اثاثة وحمنة
بنت جحش ومن ساعدهم **وفی تفسیر النیشاپوری والرازی ومعالم التنزیل** ثالو امثل
البیضاوی ؒ اس آیہ سے بڑی فضیلت حضرت ابی بکر ؓ کی کہ جس سے بالاتر مرتبہ حضرت امیر ؑ پر فایق ہو

اہلسنت کہتے ہیں جواب از طرف شیعہ آیہ مذکور بشان مسطح وابی بکر و دیگر افک کنندگان کے نازل ہوئی اور صیغ
نہی ولا یاتل ان کے نازل ہوئے گو نہ زجر و توبیخ ہے اور تکرار اولو الفضل کا کہ فضل دردین مراد ہے یا فضل د
دنیا اسباب میں اجماع نہیں ہے اور نہ کوئی روایت ہے صرف قیاس مفسرین کا وہ بھی مختلف ہیں اور سطلانی
و امام رازی و بیضاوی قائل فضل دردین کے ہیں اور بخاری و ترمذی اس امر کی تصریح نہیں کرتے ہیں اور
ابن عباس و سیوطی و البغوی کہتے ہیں کہ فضل در بذل و غنی و سعت در مال مراد ہے امام رازی کہتے ہیں ک
اَلَا تُحِبُّوْنَ اَنْ یَّغْفِرَ لَکُمْ دلیل قوی اور یہ مغفرت باریکی ہے جواب دلیل مغفرت صدیق ہوئی صرف
یہی آیہ ہے اور دوسری دلیل سوای اسکی بھی تھی یا نہیں اگر ہے تب خدا کو اسکے کہنے کی کیا حاجت تھی او
اگر مجرد یہہ آیہ دلیل مغفرت کی ہی تب نفقہ ذوی القربیٰ واجب نہیں ہے بلکہ مستحب ہے اور ترک مستحب سے عذاب
نہیں ہو سکتا ہی اور نفقہ جاری نکرے تب استحقاق مغفرت کسطرح ہوتا اور کوئی تصریح نہیں ہے کہ مغفرت از گناہا
خدا یا از گناہان بندگان و یا از گناہان ماضی و حال یا منع گناہان استقبال اور وہ کون گناہ ہوا تھا جسکے عفو کرنیکا وع
خدا نے دیا قسطلانی کہتے ہیں یہہ وہ گناہ ہے کہ مسطح کا جو نفقہ بند کر دیا تھا پس یہہ آیہ مطلقاً دلیل مغفرت
و حصول نعم کی نہیں ہوی بلکہ مسطح کی افضلیت ظاہر ہوتی ہے **تفسیر منہج الصادقین ملا فتح اللہ شیرازی**
اِنَّ الَّذِیْنَ جَآءُوْا بِالْاِفْکِ بدرستیکہ آنانکہ آوردند دروغ بزرگ را در شان زوجہ نبی عُصْبَۃٌ مِّنْکُمْ
گروہے اند از شما اہل اسلام و آنہا عبد اللہ ابی سلول بود و زید بن رفاعہ و حسان بن ثابت و مسطح بن اثاثہ
حمنہ بنت جحش وَلَا یَاْتَلِ و باید کہ سوگند نخورند اُولُوا الْفَضْلِ مِنْکُمْ خداوندان فزونی در حسب و نسب از شما
وَالسَّعَۃِ و خداوندان دستگاہ و فراخی در مال و غنا و توانگری اَنْ یُّؤْتُوْا بر آنکہ ندہند نفقہ اُولِی الْقُرْبٰی
خویشان را وَالْمَسٰکِیْنَ و درویشان و محتاجان را وَالْمُھٰجِرِیْنَ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ و مہاجران را در ر
خدای وَلْیَعْفُوْا و باید کہ عفو کنند جریمہ را کہ از گناہکاران صادر شدہ وَلْیَصْفَحُوْا و روی بگردانند از انتقا
ایشان و در گذرند پس از غیبت بخطاب التفات فرمود بر سبیل ترغیب بر غفران میفرماید کہ اَلَا تُحِبُّوْنَ آیا دو
نمیدارید اَنْ یَّغْفِرَ اللّٰہُ لَکُمْ آنرا کہ بیامرزد خدای مر شمارا پس شما نیز از سر گناہان دیگران بگذرید و عفو فرمای
وَاللّٰہُ غَفُوْرٌ خدای آمرزندہ است باوجود کمال قدرت بر انتقام رَّحِیْمٌ مہربان بر اصحاب جرائم بن تمام
باطلاق متعلق شوید مرویست از ابن عباس و غیرہ کہ آیہ در شان جمعی از صحابہ نازل شد کہ سوگند خوردہ بودند کہ تصدق
بہیچ فردی از اصحاب افک آنحضرت منقول است کہ ہر کہ بیامرزد یعنی از گناہ کسی درگذرد حق تعالی ویرا بیامرزد

حاشیہ متعلق صفحہ ۲۸۵ بعد غفور رحیم کے

کشاف زمخشری ۲ جلد صفحہ ۹۴۳ او لا یقصروا فی ان یحسنوا الیہم وان کانت
وبینہم شحناء لجنایۃ اقترفوہا فلیعودوا علیہم بالعفو والصفح ولیفعلوا بہم مثل ما
ون ان یفعل بہم ربہم مع کثرۃ خطایاہم وذنوبہم نزلت فی شان مسطح وکان ابن
ۃ ابی بکر رض الصدیق وکان فقیرا من فقراء المہاجرین وکان ابوبکر رض ینفق علیہ فلما فرط
ہ ما فرط الی ان لا ینفق علیہ وکفی بہ داعیا الی المجاملۃ وترک الاشتغال
کافاۃ للمسیٔ ویروی ان رسول اللہ ص قراہا علی ابی بکر رض فقال بلی اُحِبُّ ان
اللہ لی ورجع الی مسطح نفقتہ وقال واللہ لا انزعہا ابداً — وقرا ابو حیوۃ وابن
اَن تُوتُوا بالتاء علی الالتفات ویعضدہ قولہ اَلَا تُحِبُّوْنَ اَنْ یَّغْفِرَ اللّٰہُ
زمخشری کہتے ہیں کہ بند کر دینا نفقہ کا مسطح میں حضرت صدیق رض سے خطا سرزد واقع ہوئی اور فعل
ہوا مکافات انکی میں ذات صدیق رض سے پس خدا نے بطور مہربانی کے اس قصور کو عفو
رسول اللہ ص نے اس آیت کو حضرت ابی بکر رض پر پڑھ کر سنایا فوراً جناب صدیق رض نے
قسم بخدا اب کبھی میں ترک نفقہ مسطح سے نکرونگا اور دلیل اس مطلب پر آیہ اَلَا تُحِبُّوْنَ
یَغْفِرَ اللّٰہُ لَکُمْ ہے یعنی خدا فرماتا ہے کہ آیا کیا تملوگوں کو پسند نہیں ہے کہ معاف کرے
ناہ تملوگو نکا — پس امام رازی و بیضاوی و دہلوی ولی اللہ وغیرہ کا درباب تفضیل
صدیق رض کے اس آیہ سے استدلال غلط ہوا اور تقریر زمخشری کو مفسرین متاخرین نے
رد و باطل نہیں کیا سوال زمخشری معتزلی ہے یہہ قول معتبر نہیں ہے جواب از طرف شیعہ
شرح ابن ابی الحدید ا جلد صفحہ ۲ القول فیما یذہب الیہ اصحابنا المعتزلۃ
الامامۃ والتفضیل والبغاۃ والخوارج اتفق شیوخنا کافۃ رحمہم اللہ تعالی
مون منہم والمتاخرون والبصریون والبغدادیون علی ان بیعۃ ابی بکر
یق بیعۃ صحیحۃ شرعیۃ وانہا لم تکن عن نص وانما کانت بالاختیار
ثبت بالاجماع کونہ طریقا الی الامامۃ واختلفوا فی التفضیل فقال

قدماء البصريين كابي عثمان عمرو بن عبيد وابي اسحاق ابراهيم بن السيار
وابي عثمان عمرو بن بحر الجاحظ وابي معن ثمامة بن اشرس وابي محمد
بن عمر والفوطي وابي يعقوب يوسف بن عبد الله الشحام وجماعة
ان ابا بكر افضل من علي عليه السلام وهولاء يجعلون ترتيب
في الفضل كترتيبهم في الخلافة وقال البغداديون قاطبة قدماؤهم
ومتاخروهم كابي سهل بشر بن المعتمر وابي موسى عيسى بن صبيح وابي عبد
جعفر بن مبشر وابي جعفر الاسكافي وابي الحسين الخياط وابي القاسم عبد
بن محمود البلخي وتلامذته ان عليا عليه السلام افضل من ابي بكر
هذا المذهب ذهب من البصريين ابو علي محمد بن عبد الوهاب الجبائي
اخيرًا وكان من قبل من المتوقفين كان يميل الى التفضيل ولا يصرح
واذا صنف ذهب الى الوقف في مصنفاته وقال في كثير من تصانيفه
صح خبر الطائر فعلي افضل ثم ان قاضي القضاة ره ذكر في شرح المقالات
لابي القاسم البلخي ان ابا علي ره ما مات حتى قال بتفضيل علي عليه
السلام وقال انه نقل ذلك عنه سماعا ولم يوجد في شيء من مصنفاته
وقال ايضا ان ابا علي ره يوم مات استدنى ابنه ابا هاشم اليه وكان
قد ضعف عن رفع الصوت فالقى اليه اشياء من جملتها القول بتفضيل علي
عليه السلام وممن ذهب من البصريين الى تفضيله عليه السلام الشيخ
ابو عبد الله الحسين علي البصري ره كان متحققا بتفضيله ومبالغا في ذلك
وصنف فيه كتابا مفردا وممن ذهب الى تفضيله عليه السلام من البصريين
قاضي القضاة ابو الحسن عبد الجبار بن احمد ره ذكر ابن متويه عنه في كتاب
الكفاية في علم الكلام انه كان من المتوقفين بين علي عليه السلام
وابي بكر ثم قطع على تفضيل علي عليه السلام بخبر المنزلة وممن البصريين
الناصبين الى تفضيله عليه السلام ابو محمد الحسن بن متويه صاحب التذكرة

النص في كتاب الكفاية على تفضيله عليه السلام على ابي بكر واحتج لذلك
والمال في الاحتجاج فهذان المذهبان كما عرفت وذهب كثير من الشيوخ
رحمهم الله الى التوقف فيهما وهو قول ابي حذيفة واصل بن عطاء وابي
الهذيل محمد بن الهذيل العلاف من المتقدمين وهما وان ذهبا الى الوقف
بينه عليه السلام وبين ابي بكر وعمر قاطعان على تفضيله على عثمان رض ومن
الذاهبين الى الوقف الشيخ ابو هاشم عبد السلام بن ابي علي رحمهما الله
والشيخ ابو الحسين محمد بن علي بن الطيب البصري رح واما نحن فنذهب
الى ما يذهب اليه شيوخنا البغداديون من تفضيله عليه السلام وقد ذكرنا
في كتبنا الكلامية ما معنى الافضل وهل المراد به الاكثر ثوابا ام الاجمع
للمزايا الفضل والخلال الحميدة وبينا انه عليه السلام افضل على التفسيرين
معاً فاما القول في البغاة عليه والخوارج فهو على ما اذكره لك اما اصحاب
الجمل فهم عند اصحابنا هالكون كلهم الا عائشة وطلحة والزبير فانهم تابوا
ولولا التوبة لحكم لهم بالنار لاصرارهم على البغي واما عسكر الشام بصفين
فانهم هالكون كلهم عند اصحابنا لا يحكم لاحد منهم الا بالنار لاصرارهم
على البغي وموتهم عليه رؤساؤهم والاتباع جميعاً مختصر تقرير ابن ابي الحديد
یہ ہے کہ متقدمین معتزلہ تفضیل حضرت ابی بکر پر حضرت علی ع کے قائل تھے اور متاخرین
معتزلہ تفضیل حضرت امیر ع کے قائل ہیں اور باب خلافت کے ترتیب خلفاء اربعہ رض کے
قائل ہیں بدلیل اجماع اصحاب نہ بنص مثل متکلمین اہلسنت کے + اور عائشہ و طلحہ و زبیر
نے توبہ کیا اسلئے وہ ناجی ہیں اور باقی اصحاب جمل و اصحاب صفین بسبب نکرنے توبہ
کے ہالک و ناری ہیں اور اسپر کل فرقہ معتزلہ کا اجماع ہے + اور معتزلہ فضائل و محامد خلفاء
ثلثہ کے بلا کدا سے فرق مثل اہل سنت کے قائل ہیں اور شیعوں سے برابر اس باب میں
نزاع و تکرار کرتے آئے مثل قاضی عبد الجبار معتزلی صاحب مغنی اور ایجاد اس فرقہ
کی حسن بصری سے ہوئی اور اذکو راس المعتزلہ کہتے ہیں اور حسن بصری یکی از

اکابر علماء اہل سنت ہین اور زمخشری قدماء معتزلہ سے ہے پس جب باب خلافت ہین
اہل سنت و معتزلہ کا اتفاق ہے تب کیون زمخشری کا قول معتمد نہوگا امر خاص مذکور ہین
اور موید قول زمخشری کے قرائن الفاظ آیہ و روایت ترمذی ہے اور امام رازی
دشمن معتزلہ کے ہین تفسیر کبیر مین اس قول کو کیسلئے باطل نکیا بلکہ تاویلات زاید
کیا ہے چنانچہ سیوطی نے اتقاق مین ذیل ذکر طبقات مفسرین مین اور ابن خلکان نے
وفیات الاعیان مین بطور ذم کے کہا ہے کہ جَمَعَ فِیْهِ کُلَّ غَرِیْبٍ یعنی طوالت
بے محل و فضول از بحث سے بہر دیا ہے چنانچہ تفسیر تبیان محقق طوسی و تفسیر ملا
ابو الفتوح رازی رد مین تفسیر کبیر کے ہے اور قول قسطلانیکا اُولُو الفَضْلِ مِنْكُمْ
فِي الدِّيْنِ اَبُوْ بَكْرٍ رض غلط ہوا بلکہ راے بغوی کی اُولُو الفَضْلِ مِنْكُمْ وَالسَّعَ
اىْ اُولُو الغِنٰى نہایت درست ہے اور نیشاپوری نے بہی شان نزول آیہ مذکور
بشان مسطح کہتے ہین اور موافق راے زمخشری کے کہتے ہین چنانچہ سابق ہر ایک اقوال
نقل ہوے + تفسیر اتقان سیوطی صفحہ ۵۵۶ قال ابو حيان في البحر جمع الامام الرازي في
تفسيره شيئا كثيرة طويلة لاحاجة بها في علم التفسير و لذلك قال بعض العلماء فيه كل
شيء الا التفسير و المبتدع ليس له قصد الا تحريف الايات وتسويتها على مذهبه
قال البلقيني استخرجت من الكشاف اعتزالا بالمناقيش ابو حيان کہتے ہین کہ امام رازی نے تفسیر
کبیر مین مزخرفات بہت بہر دیا ہے تفسیر کبیر ۶ جلد صفحہ ۳۶۶ قوله الا تحبون ان يغفر الله لكم تعليق الغفران بالعفو
والصفح وعنه عليه السلام من لم يقبل عذر المتنصل كاذبا كان او صادقا فلا يرد على
حوضي يوم القيامة المسئلة السابعة في هذه الاية دلالة على ان اليمين على الامتناع من الخير غير جائز
الى ان قال فمعناه ههنا تكفر الذنب لا الكفارة المذكورة في الكتاب و ذلك لانه منهي عن نقض الايمان فامره ههنا
بالحنث و التوبة واخبر ان ذلك يكفر ذنبه الذي ارتكبه بالحلف اب یہ قول امام رازی صاحب کا نہایت صاف
ہے کہ حلف کرنا حضرت صدیق رض کا امتناع خیرات یعنی امتناع نفقہ مسطح کا معصیت تہا لہذا خدا نے معصیت صدیق رض
کو عوض نفقہ کے معاف کیا اور یہ آیت دلالت کرتی ہے اوپر توبہ کرنے حضرت صدیق رض کی حلف لغو سے اقول الآیت
اُم تصدیق [illegible] و قسطلانی کا خصوصا امام رازی صاحب کا زور کرنا تفضیل صدیق رض پر غلطی فاحش ہے فافہم فتامل

ازکسی غدا از او عفو کند و نیز بجہت تہدید بندگان میفرمایداز افک **تفسیر صافی ملا محسن کاشانی** اولو
الغنی منکم والسعة فی المال ان یوتوا اولی القربی والمساکین والمهاجرین فی
الله فی الجوامع قیل نزلت فی جماعة من الصحابة حلفوا ان لا یتصدقوا علی من
تکلم بشیء من افک ولا یواسوهم ولیعفوا ولیصفحوا الا تحبون ان یغفر الله لکم
غفور رحیم القمی عن الباقر واولوا القربی هم قرابة رسول الله یقول یعفو
بعضکم عن بعض ویصفح بعضکم بعضا فاذا فعلتم کانت رحمة من الله لکم یقول الله
الآیة **وفی تفسیر مجمع البیان للطبرسی** عصبة منکم ایها المسلمون قال ابن عباس
ستة منهم عبد الله بن ابی سلول وهو الذی تولی کبره ومسطح بن اثاثة و
بن ثابت وحمنة بنت جحش النزول قیل ان قوله ولا یاتل اولوا الفضل منکم
نزلت فی ابی بکر و مسطح بن اثاثة وکان ابن خالة ابی بکر وکان من المهاجرین
من البدریین وکان فقیرا وکان ابو بکر یجری علیه ویقوم بنفقته فلما
فی الافک قطعها وحلف لا ینفعه بنفع ابدا فلما نزلت الآیة عاد
الی ما کان وقال والله انی لاحب ان یغفر الله لی والله لا انزعها عنه ابدا
ابن عباس وعائشة وابن زید وقیل نزلت فی یتیم کان فی حجر ابی بکر
لا ینفق علیه عن الحسن ومجاهد وقیل نزلت فی جماعة من الصحابة اقسموا
لا یتصدقوا علی رجل تکلم بشیء من الافک ولا یواسوهم عن ابن عباس
اولوا الفضل منکم والسعة ای اولوا الغنی والسعة فی المال ولیعفوا ولیصفحوا امر
الله تعالی للمرادین بالآیة بالعفو عمن اساء الیهم والصفح عنهم وقال لهم
تحبون ان یغفر الله لکم معاصیکم جزاء علی عفوکم وصفحکم عمن اساء الیکم
غفور رحیم روایات فریقین سے اسقدر معلوم ہوتا ہے کہ افک کنندگان چند اشخاص تھے اور اون کا
ہوا تھا بدلیل جاؤا بالافک والمساکین والمهاجرین پس نزول آیہ مین اکثر صحابہ شریک مین
لفظ اولوا الفضل منکم سے فضیلت فی الدین مقصود ہے اور یہہ فضیلت باعث حقیقت خلافت ہے
لازم آوے گی یہہ بات کہ ارباب فضیلت چند در دین بحیثیت واحدہ مین چند اشخاص ہین بدلیل منکم کے اور

ہی مِنکُم متعلق دَلَائِل کی ہوگا یعنی صاحبان تفضیل در دین اکثر اشخاص ہین منجملہ اون کی حضرت ابی بکر رض ہین
کہا دین اور جب چند اشخاص ہمپلہ التفضیل مین حضرت ابی بکر کے ہوئی پس اون کی رہتے حضرت عمر و عثمان
مفضول کیون خلیفہ ہوئی اور جب خلافت بسبب تفضیل کے ہی تب افضل ہونا جناب امیر کا آیات واحاد
اقوال متکلمین و محدثین و مورخین سے بخوبی ثابت ہے اور دلیل تفضیل کی حجت عقلی ہے اسپر دلیل اجماع سق
اقوی نہین ہے سورہ مائدہ یا ایُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا مَنْ يَّرْتَدَّ مِنْكُمْ عَنْ دِيْنِهٖ فَسَوْفَ يَاْ
بِقَوْمٍ يُّحِبُّهُمْ وَيُحِبُّوْنَهٗ اَذِلَّةٍ عَلَى الْمُؤْمِنِيْنَ اَعِزَّةٍ عَلَى الْكَافِرِيْنَ يُجَاهِدُوْنَ
سَبِيْلِ اللّٰهِ وَلَا يَخَافُوْنَ لَوْمَةَ لَائِمٍ **بیضاوی اجلد صفحہ ۲۳۰** قِيْلَ هُمْ اَهْلُ الْ
لِمَا رُوِيَ اَنَّهٗ اَشَارَ اِلٰى اَبِيْ مُوْسٰى وَقَالَ قَوْمُ هٰذَا وَقِيْلَ الْفُرْسُ لِاَنَّهٗ سُئِلَ عَ
فَضَرَبَ يَدَهٗ عَلٰى عَاتِقِ سَلْمَانَ وَقَالَ هٰذَا وَذَوُوْهُ وَقِيْلَ الَّذِيْنَ جَاهَدُوْا يَوْمَ الْقَا
اَلْفَانِ مِنَ النَّخَعِ وَخَمْسَةُ اٰلَافٍ مِنْ كِنْدَةٍ وَبَجِيْلَةٍ وَثَلٰثَةُ اٰلَافٍ مِنْ اَفْنَاءِ النَّاسِ
مِنَ الْكَائِنَاتِ الَّتِيْ اَخْبَرَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهَا قَبْلَ وُقُوْعِهَا وَقَدِ ارْتَدَّ مِنَ الْعَرَبِ فِيْ اٰ
عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ثَلٰثُ فِرَقٍ بَنُوْ مُدْلِجٍ وَكَانَ رَئِيْسُهُمْ ذُو الْحِمَارِ الْاَسْوَدُ الْعَنْسِيُّ تَنَ
الْيَمَنِ وَاسْتَوْلٰى عَلٰى بِلَادِهٖ ثُمَّ قَتَلَهٗ فَيْرُوْزُ الدَّيْلَمِيُّ لَيْلَةَ قُبِضَ رَسُوْلُ اللّٰهِ مِنْ غَ
وَاَخْبَرَ الرَّسُوْلُ فِيْ تِلْكَ اللَّيْلَةِ فَسُرَّ الْمُسْلِمُوْنَ وَاَتَى الْخَبَرُ فِيْ اٰخِرِ رَبِيْعِ الْاَوَّلِ وَبَنُوْ
اَصْحَابُ مُسَيْلِمَةَ تَنَبَّاَ وَكَتَبَ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ مِنْ مُسَيْلِمَةَ رَسُوْلِ اللّٰهِ اِلٰى مُحَمَّدٍ رَسُوْ
اَمَّا بَعْدُ فَاِنَّ الْاَرْضَ نِصْفُهَا لِيْ وَنِصْفُهَا لَكَ فَاَجَابَ مِنْ مُحَمَّدٍ رَسُوْلِ اللّٰهِ اِلٰى مُسَ
الْكَذَّابِ اَمَّا بَعْدُ فَاِنَّ الْاَرْضَ يُوْرِثُهَا مَنْ يَّشَاءُ مِنْ عِبَادِهٖ وَاِذَا الْعَا
لِلْمُتَّقِيْنَ فَحَارَبَهٗ اَبُوْ بَكْرٍ رض بِجُنْدِ الْمُسْلِمِيْنَ وَقَتَلَهُ الْوَحْشِيُّ قَاتِلُ حَمْزَةَ وَبَنُوْ
قَوْمُ طُلَيْحَةَ بْنِ خُوَيْلِدٍ تَنَبَّاَ فَبَعَثَ اِلَيْهِ رَسُوْلُ اللّٰهِ خَالِدًا فَهَرَبَ بَعْدَ الْقِتَالِ
الشَّامِ ثُمَّ اَسْلَمَ وَحَسُنَ اِسْلَامُهٗ وَفِيْ عَهْدِ اَبِيْ بَكْرٍ سَبْعُ فَزَارَةَ قَوْمِ عُيَيْنَةَ بْنِ
وَغَطَفَانُ قَوْمُ قُرَّةَ بْنِ سَلِمَةَ بَنُوْ سُلَيْمٍ قَوْمُ الْفُجَاءَةِ بْنِ عَبْدِ يَالَيْلَ وَبَنُوْ يَرْبُوْ
مَالِكِ بْنِ نُوَيْرَةَ وَبَعْضُ تَمِيْمٍ قَوْمُ سَجَاحَ بِنْتِ الْمُنْذِرِ الْمُتَنَبِّئَةِ زَوْجَةِ مُسَيْلِمَةَ وَ
قَوْمُ الْاَشْعَثِ بْنِ قَيْسٍ وَبَنُوْ بَكْرِ بْنِ وَائِلٍ بِالْبَحْرَيْنِ قَوْمُ الْحُطَمِ وَكَفَى اللّٰهُ اَمْرَهُمْ

فی امرأة عمر رض غسّان قوم جبلة بن الایہم تنصّر وسار الی الشّام **تفسیر نیشاپوری**
جلد صفحہ ۲۰ واعلم ان للمفسّرین خلافًا فی انّ القوم المذکورین فی الاٰیۃ من ہم قال
الحسن وقتادة والضّحّاک وابن جریج ہم ابوبکر رض واصحابہ لانّہم الذین قاتلوا اہل
الرّدّة وقال السُّدّی نزلت فی الانصار وقال مجاہد ہم اہل الیمن لانّہا نزلت اشار
النّبی صلعم الی ابی موسی الاشعری وقال ہم قوم من ہذا وقال اٰخرون ہم الفرس لما
روی انّہ سُئل عن ہذہ الاٰیۃ فضرب یدہ علی عاتق سلمان وقال ہذا وذووہ ثم
قال لو کان الدّین معلّقًا بالثّریّا لنالہ رجال من ابناء فارس وقالت الشّیعۃ نزلت فی علیّ
کرّم اللہ وجہہ لما روی انّہ دفع الرّایۃ الی یوم خیبر وکان قد قال لادفعنّ الرّایۃ
الی رجل یحبّ اللہ ورسولہ ولانّ ما بعد ہذہ الاٰیۃ نازلۃ فیہ باتّفاق اکثر المفسّرین
قال الامام فخر الدّین الرّازی ہذہ الاٰیۃ من ادلّ الدّلائل علی فساد مذہب
الامامیّۃ لانّ الذین اتّفقوا علی امامۃ ابی بکر لو کانوا انکروا نصًّا جلیًّا علی الامامۃ
علیّ لکان کلّہم مرتدّین ثمّ لجاء اللہ بقوم یحاربہم الی الحقّ ولمّا لم یکن الامر کذلک
بل الامر بالضّدّ فانّ فرقۃ الشّیعۃ مقہورون ابدًا حصل الجزم بعدم النّصّ ولناصر
مذہب الشّیعۃ ان یقول ما یدریک انّہ تعالی لا یجیء بقوم یحاربہم ولعلّ المراد
خروج المہدیّ ہو ذلک فانّ محاربتہ من دان بدین الاوائل ہی محاربۃ الاوائل
ہذا انّما ذکرتہ بطریق المنع لا لاجل العصبیّۃ والمیل فانّ اعتقاد ارتداد الصّحابۃ
الکرام امر فظیع واللہ اعلم **معالم التنزیل بغوی صفحہ ۲۹۵** قال الحسن علم اللہ تبارک
وتعالی انّ قومًا یرجعون عن الاسلام بعد موت نبیّہم فاخبر انّہ سیاتی بقوم یحبّہم
ویحبّون واختلفوا فی ذلک القوم منہم قال علیّ ابن ابی طالب رض والحسن وقتادة ہم
ابوبکر واصحابہ الذین قاتلوا اہل الرّدّة ومانعی الزّکوٰة **تفسیر ثعلبی** فی تفسیر قولہ تعالی
فسوف یاتی اللہ بقوم ویحبّونہ قال ہو علیّ بن ابی طالب رض اس آیت سے اہل سنت استدلال کرتے ہیں
کہ خدا نے وعدہ کیا کہ ای نبی بعد تمہاری جو مرتد ہو جاویگا اس واسطے رفع اونکی خدا ایک قوم دیگا وہ قوم حضرت ابی بکر رض
ہیں کہ بعد وفات نبی کے اکثر عرب مرتد ہو گئے تھے حضرت ابی بکر نے انکو قتل کیا **جواب شیعہ** معترین کو اس باب میں

ما اختلاف کثیرہ ہے کیسا اجماع اسپر نہیں ہوا اور احادیث دلالت کرتی ہیں کہ یہ شان انصار نازل ہوئی اور غزوہ رسول
مراد ہے اسلئے کہ غزوہ تبوک میں اکثر صحابہ مرتد ہو گئے تھے اور نیشاپوری کہتے ہیں کہ حضرت امام مہدی مراد ہیں اور
نزد ثعلبی حضرت امیر ہیں سورۃ الفتح قُلْ لِلْمُخَلَّفِينَ سَتُدْعَوْنَ إِلَى قَوْمٍ أُولِي بَأْسٍ شَدِيدٍ تُقَاتِلُونَهُمْ
أَوْ يُسْلِمُونَ فَإِنْ تُطِيعُوا يُؤْتِكُمُ اللَّهُ أَجْرًا حَسَنًا **معالم التنزیل صفحہ ۲۲۵** قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ
وَمُجَاهِدٌ وَعَطَاءٌ هُمْ أَهْلُ الْفَارِسِ وَقَالَ كَعْبٌ هُمُ الرُّومُ وَقَالَ الْحَسَنُ فَارِسُ وَالرُّومُ وَقَالَ
سَعِيدُ بْنُ جُبَيْرٍ هَوَازِنُ وَثَقِيفُ وَقَالَ قَتَادَةُ هَوَازِنُ وَغَطَفَانُ وَقَالَ الزُّهْرِيُّ وَمُقَاتِلُ
وَجَمَاعَةٌ هُمْ بَنُو حَنِيفَةَ أَهْلُ الْيَمَامَةِ أَصْحَابُ مُسَيْلِمَةَ الْكَذَّابِ قَالَ رَافِعُ بْنُ خَدِيجٍ كُنَّا نَقْرَأُ
هَذِهِ الْآيَةَ وَلَا نَعْلَمُ مِنْهُمْ حَتَّى دَعَى أَبُو بَكْرٍ رض إِلَى قِتَالِ بَنِي حَنِيفَةَ فَعَلِمْنَا أَنَّهُمْ هُمْ وَقَالَ
ابْنُ جُرَيْجٍ دَعَى هُمْ عمر رض إِلَى قِتَالِ فَارِسٍ **تفسیر نیشاپوری ۳ جلد صفحہ ۳۵۶** سَيَقُولُ الْمُخَلَّفُونَ
نَزَلَتْ فِي غَزْوَةِ تَبُوكَ **ايضا** وَعِنْدِي أَنَّ الْاِعْتِرَاضَ غَيْرُ وَارِدٍ وَلَا حَاجَةَ إِلَى الْجَوَابِ الْمَذْكُورِ
ثُمَّ إِنَّ اللَّهَ سُبْحَانَهُ أَخْبَرَ عَنْ مُخَلَّفِي الْحُدَيْبِيَةِ بِأَنَّهُمْ سَيُدْعَوْنَ إِلَى قَوْمٍ أُولِي بَأْسٍ
شَدِيدٍ وَنَجْدَةٍ فِي الْحُرُوبِ وَقِيلَ هُمْ هَوَازِنُ وَغَطَفَانُ وَقِيلَ هُمُ الرُّومُ غَزَاهُمْ
رَسُولُ اللَّهِ صلعم فِي تَبُوكَ وَالْأَكْثَرُونَ عَلَى أَنَّ الْقَوْمَ أُولِي بَأْسِ الشَّدِيدِ هُمْ بَنُو حَنِيفَةَ قَوْمُ
مُسَيْلِمَةَ وَأَهْلُ الرِّدَّةِ الَّذِينَ حَارَبَهُمْ أَبُو بَكْرٍ الصِّدِّيقُ لِأَنَّهُ تَعَالَى قَالَ تُقَاتِلُونَهُمْ
أَوْ يُسْلِمُونَ وَمُشْرِكُو الْعَرَبِ وَالْمُرْتَدِّينَ هُمُ الَّذِينَ لَا يُقْبَلُ مِنْهُمْ إِلَّا الْإِسْلَامُ أَوِ السَّيْفُ
وَمَنْ عَدَاهُمْ مِنْ مُشْرِكِي الْعَجَمِ وَأَهْلِ الْكِتَابِ وَالْمَجُوسِ قَدْ يُسْتَدَلُّ بِهَذَا عَلَى إِمَامَةِ أَبِي بَكْرٍ
فَإِنَّهُمْ لَمْ يُدْعَوْا إِلَى حَرْبٍ فِي أَيَّامِ رَسُولِ اللَّهِ وَلَكِنْ بَعْدَ وَفَاتِهِ وَقِيلَ الْغَنِيمَةُ فَقَطْ بِنَاءً
عَلَى أَنَّ الْآيَةَ فِي الْمُنَافِقِينَ وَعَلَى هَذَا لَا يَتِمُّ الْاِسْتِدْلَالُ عَلَى إِمَامَةِ الْخُلَفَاءِ **تفسیر کبیر**
۷ جلد صفحہ ۵۶ فَإِنَّ بَعْدَ النَّبِيِّ صلعم لَمْ يَبْقَ مِنَ الْمُنَافِقِينَ أَحَدٌ عَلَى مَذْهَبِ أَهْلِ السُّنَّةِ
صفحہ ۵۶۷ وَأَمَّا قَوْلُهُ لَمْ يَبْقَ لِلنَّبِيِّ صلعم حَرْبٌ مَعَ أُولِي بَأْسٍ شَدِيدٍ قُلْنَا لَا نُسَلِّمُ ذَلِكَ
لِأَنَّ النَّبِيَّ عَامَ الْحُدَيْبِيَةِ دَعَاهُمْ إِلَى الْحَرْبِ وَلَا شَكَّ أَنَّ مَنْ يَكُونُ خَصْمُهُ مُسَلَّحًا
مُحَارِبًا أَكْثَرُ بَأْسًا مِمَّنْ يَكُونُ عَلَى خِلَافِ ذَلِكَ فَكَانَ قَدْ عَلِمَ مِنْ حَالِ مَكَّةَ أَنَّهُمْ
لَا يُوقِفُونَ حَاجًّا وَلَا مُعْتَمِرًا فَقَوْلُهُ أُولِي بَأْسٍ شَدِيدٍ يَعْنِي أُولِي سِلَاحٍ مِنْ آلَةِ الْحَدِيدِ

نہ باسٌ شدید صفحہ ٥٦٠ وھذا ما یضعف قول القائل الداعی ھو عمر والقوم فارس
الروم لان الفریقین یقرّان بالجزیۃ فالقتال معھم لا ینتھی الی الاسلام لجواز ان
ودّو الجزیۃ بیضاوی ٢ جلد نحو اس آیہ سے اہل سنت دلیل صحت خلافت خلفاء ثلاثہ رض کی کہتے ہیں
واب شیعہ امام رازی وغیرہ کہتے ہیں کہ غزوات حضرت ابی بکر وعمر رض ہرگز مراد نہیں ہو سکتا ہے اسلئے کہ غزوات
ول سب سے سخت تر ہے سورۃ الحدید لا یستوی منکم من انفق من قبل الفتح وقاتل اولٰئک
عظم درجۃ من الذین انفقوا من بعد وقاتلوا بیضاوی ٢ جلد صفحہ ٢٨٤ والآیۃ نزلت
ابی بکر رض فانہ اول من اٰمن وانفق فی سبیل اللہ وخاصم الکفار معالم التنزیل
صفحہ ١٢٥ عن ابن عمر قال کنت عند رسول اللہ وعندہ ابو بکر رض وعلیہ عباءۃ
خللھا فی صدرہ بخلال فقال انفق مالہ علیّ قبل الفتح قال فان اللہ عز وجل یقول
أ علیہ السلام وقل لہ اراض انت عنی فی فقرک ھذا ام ساخط فقال رسول اللہ
یا ابا بکر رض ان اللہ عز وجل یقرأ علیک السلام ویقول لک اراض انت فی فقرک ھذا
ساخط فقال ابو بکر رض اسخط علی ربی انی عن ربی راض انی عن ربی راض تاریخ
الخلفا سیوطی صفحہ ٣٦ واخرج ابن عساکر عن عائشۃ رض ان ابا بکر رض اعتق سبعۃ
ھم یعذب فی اللہ واخرج ابن شاھین فی السنۃ والبغوی فی تفسیرہ وابن عساکر
ابن عمر قال کنت عند النبی ص وعندہ ابو بکر الصدیق وعلیہ عباءۃ قد خللھا فی
دہ بخلال فنزل علیہ جبرئیل فقال یا محمد مالی اری ابا بکر رض علیہ عباءۃ
خللھا فی صدرہ بخلال فقال یا جبرئیل انفق مالہ علیّ قبل الفتح قال فان اللہ تعالی
أ علیہ السلام ویقول قل لہ اراض انت عنی فی فقرک ھذا ام ساخط فقال ابو بکر
خط علی ربی انا عن ربی راض انا عن ربی راض غریب وسندہ ضعیف جدا واخرج
نعیم عن ابی ھریرۃ وابن مسعود مثلہ وسندھما ضعیف وایضا واخرج ابن عساکر
ہ من حدیث ابن عباس واخرج الخطیب بسند واہ ایضا عن ابن عباس عن النبی ص
سیر کبیر ٨ جلد صفحہ ١٢٤ المراد بھذا الفتح فتح مکۃ لان اطلاق لفظ الفتح فی التعارف
رف الیہ قال علیہ السلام لا ھجرۃ بعد الفتح ومعلوم ان صاحب الانفاق ھو ابو بکر

وَصَاحِبُ الْقِتَالِ هُوَ عَلِيٌّ ثُمَّ اِنَّهُ تَعَالٰى قَدَّمَ صَاحِبَ الْاِنْفَاقِ فِی الذِّکْرِ عَلٰی صَاحِبِ الْقِتَا
وَفِیْهِ اِیْمَاءٌ اِلَی الْقَدِیْمِ اَبِیْ بَکْرٍ رض تفسیر نیشاپوری ٣ جلد صفحہ ٢٤٠ مَنْ اَنْفَقَ مِنْ قَبْ
الْفَتْحِ اَیْ فَتْحِ مَکَّۃَ بیضاوی ٢ جلد صفحہ ٣٠٧ وَالْفَتْحُ فَتْحُ مَکَّۃَ اِذْ عَزَّ الْاِسْلَامُ بِہٖ اَمْ
بہ نسبت سخاوت حضرت صدیق رض کی اہل سنت استدلال کرتے ہین **جواب شیعہ** خیرات دینا قبل فتح مکہ کی آیہ
مذکور ہوا پس کچہہ تخصیص صدیق رض کی نہین ہے بلکہ آیہ اِنَّ الَّذِیْنَ یُنْفِقُوْنَ وَمِسْکِیْنًا وَیَتِیْمًا وَاَسِیْرًا ب
جناب امیرؑ باجماع مفسرین ہی اور آیہ مذکور مین لفظ قَاتَلَ کا ہی اور مقاتلہ غزوات نبی باتفاق ارباب سیر جناب امی
ہوا پس بہر دو صورت مذکورہ مستحق آیہ کی حضرت امیرؑ ہین اور بعضون نے قَاتَلَ سے مقاتلہ مسیلمہ کذاب مراد لیا
وہ بدلیل اَنْفَقُوْا مِنْ بَعْدُ وَقَاتَلُوْا اور بَعْدُ سے مراد بعد فتح مکہ ہی اور یہہ نہین ہو سکتا ہی کہ انفاق قب
فتح مکہ اور قتال بعد فتح مکہ ہو اسلیے کہ تقدیر عبارت کی یہہ ہی کہ مَنْ اَنْفَقَ وَقَاتَلَ مِنْ قَبْلِ الْفَتْحِ وَلَا یَسْتَ
مِنَ الَّذِیْنَ اَنْفَقُوْا وَقَاتَلُوْا مِنْ بَعْدِ الْفَتْحِ اور طرفہ یہہ ہے کہ نقاد محدثین نے روایت تصدق حضرت
ابی بکر کو رہِ موضوعات سی قرار دیا ہے اور امام رازی صاحب انفاق ابی بکر رض و صاحب قتال حضرت امیرؑ
قرار دیا ہے یہہ ہی خلاف عربیت کے ہی بوجہہ واو عاطفہ کہ عطف و معطوف مین شرط تابع و متبوع کی ضروری
سورۃ الفتح لَقَدْ رَضِیَ اللّٰہُ عَنِ الْمُؤْمِنِیْنَ اِذْ یُبَایِعُوْنَکَ تَحْتَ الشَّجَرَۃِ فَعَلِمَ مَا فِیْ قُلُوْبِ
فَاَنْزَلَ اللّٰہُ السَّکِیْنَۃَ عَلَیْہِمْ وَاَثَابَہُمْ فَتْحًا قَرِیْبًا وَمَغَانِمَ کَثِیْرَۃً یَاْخُذُوْنَہَا **بیضاوی**
٢ جلد صفحہ ٣٠٨ رُوِیَ اَنَّہٗ عَلَیْہِ السَّلَامُ لَمَّا نَزَلَ الْحُدَیْبِیَۃَ بَعَثَ جَوَّاسَ ابْنَ اُمَیَّۃَ
الْخُزَاعِیَّ اِلٰی اَہْلِ مَکَّۃَ فَہَمُّوْا بِہٖ فَمَنَعَہُ الْاَحَابِیْشُ فَرَجَعَ فَبَعَثَ عُثْمَانَ ابْنَ عَفَّانَ فَحَبَ
فَاُرْجِفَ بِقَتْلِہٖ فَدَعَا رَسُوْلُ اللّٰہِ اَصْحَابَہٗ وَکَانُوْا اَلْفًا وَثَلٰثَمِائَۃٍ اَوْ خَمْسَمِائَۃٍ وَبَایَعَ
عَلٰی اَنْ یُّقَاتِلُوْا قُرَیْشًا وَلَا یَفِرُّوْا مِنْہُمْ وَکَانَ جَالِسًا تَحْتَ سَمُرَۃٍ اَوْ سِدْرٍ وَمَغَانِمَ کَ
یعنی مَغَانِمَ خَیْبَرَ وَکَفَّ اَیْدِیَ النَّاسِ اَیْدِیْ اَہْلِ خَیْبَرَ **تفسیر نیشاپوری ٣ جلد صفحہ ٧**
وَبِہٖ سُمِّیَتْ بَیْعَۃُ الرِّضْوَانِ فَتْحًا قَرِیْبًا ہُوَ فَتْحُ خَیْبَرَ وَقِیْلَ ہُوَ فَتْحُ مَکَّۃَ وَکَفَّ اَیْدِیَ
النَّاسِ یَعْنِیْ اَیْدِیْ اَہْلِ خَیْبَرَ وَقِیْلَ اَیْدِیْ اَہْلِ مَکَّۃَ **معالم التنزیل صفحہ ٨٦٦** وَ
عَبْدُ اللّٰہِ بْنُ اَبِیْ اَوْفٰی کَانَ اَصْحَابُ الشَّجَرَۃِ اَلْفًا وَثَلٰثَمِائَۃٍ وَکَانَتْ اَسْلَمُ ثُمُنَ الْمُہَاجِرِ
لم یکن سبب ہذہ البیعۃ علی ما ذکرہ محمد بن اسحاق عن اہل العلم ان رسول الله

ي خراش ابن ابي امية الخزاعي حين نزل الحديبية فبعثه الى قريش بمكة وحمله على الجمل
يقال له الثعلب ليبلغ اشرافهم عنه ما جاء له فعقروا به جمل رسول الله ص واراد و ا
ا فمنعه الاحابيش فخلوا سبيله حتى اتى رسول الله ص فدعى رسول الله ص عمر بن الخطاب
ثه الى مكة فقال يا رسول الله ص اني اخاف قريشا على نفسي وليس بمكة من بني عدي
كعب احد يمنعني وقد عرفت قريش عداوتي اياها وغلظتي عليها ولكن ادلك على
ل هو اعز بها مني عثمان بن عفان فدعى رسول الله ص عثمان فبعثه الى ابي
سفيان واشراف قريش يخبرهم انه لم يات بحرب **كتاب المغازي للواقدي صفحه ١٣٠** وامر الله
الى نبيه بالبيعة فعقد تحت الشجرة التي بالحديبية ثم نادى منادي رسول الله ص
المسلمين ان رسول الله ص قد امر بالبيعة فاجتمعوا اليه فاتاه الناس فبايعوه على ان
يفروا وان كان يقال حتى اذا فرغوا وعثمان بن عفان غائب فنزل الحديبية فبلغ اهل
نزول رسول الله ص الحديبية فشق ذلك عليهم ثم ان رسول الله ص امر عمر بن الخطاب
يأتي اهل مكة فيستاذنهم ان يخلوا له مكة ثلاثة ايام ليقضي رسول الله ص نسكه
ثم يرجع فقال عمر يا رسول الله ص انا بها قليل العشيرة واخاف القوم ان يقتلوني ولكن
رسل عثمان بن عفان فهو بها كثير العشيرة لن يعرض له احد فارسل رسول الله ص
مان بن عفان **تاريخ ابو الفدا ا جلد صفحه ١٤٥** ثم ان رسول الله ص دعى عمر بن الخطاب
عثه الى قريش ليعلمهم بان رسول الله ص لم يات بحرب فقال عمر اني اخاف قريشا
غلظتي عليهم وعداوتي فبعث رسول الله ص عثمان بن عفان الى ابي سفيان واشراف
قريش انه لم يات بحرب وانما جاء زائرا ومعظما لهذا البيت **تفسير كبير رازي ٧ جلد صفحه**
٥ نعلم ما في قلوبهم من الصدق كما علم ما في قلوب المنافقين من المرض
نزل السكينة عليهم حتى بالغوا على الموت **سيرة المحمديه صفحه ٢٩٩** قال لا اقر لو
علم انك رسول الله ص ما خالفتك ولا عصيتك ولكن محمد بن عبد الله فوجد الناس
ها **ايضا** فقال اكتب محمد بن عبد الله سهيل بن عمرو فقال عمر بن الخطاب فقال يا رسول
ص السنا على الحق اوليس عدونا على الباطل قال بلى قال فعلام نعطي الدنية في

دِينِنَا قَالَ اِنِّي رَسُوْلُ اللّٰهِ ص وَلَنْ اَعْصِيَهُ وَلَنْ يُضَيِّعَنِي وَاَبُوْبَكْرٍ مُتَنَحٍّ بِنَاحِيَةٍ فَاَتَاهُ
فَقَالَ يَا اَبَا بَكْرٍ فَقَالَ نَعَمْ قَالَ اَلَسْنَا عَلَى الْحَقِّ وَلَيْسَ عَدُوُّنَا عَلَى الْبَاطِلِ قَالَ بَلٰى قَـ
فَعَلَامَ نُعْطِي الدَّنِيَّةَ فِي دِيْنِنَا قَالَ دَعْ عَنْكَ مَا تَرٰى يَا عُمَرُ وَاِنَّهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ ص وَ
سيرة الحلبيه ۲ جلد صفحہ ۱۷ اہلسنت اس آیہ سے فضیلت خلفاء ثلاثہ رض کی بیان کرتے ہیں جواب بیعت شجرہ ا
لوگوں سے ہوئی کہ جنسے گمان نفاق وفرار کا تہا یا اسلام جدید اختیار کیا اور اس وتوصف سے حضرت ثلاثہ رض خا
ہیں اور وقت بیعت شجرہ کی ثلاثہ رض موجود نہ تہے کیونکہ یہہ ماجرا غزوہ تبوک کا ہی سورہ توبہ وَالسَّابِقُوْنَ الْاَوَّلُو
نَ مِنَ الْمُهَاجِرِيْنَ وَالْاَنْصَارِ وَالَّذِيْنَ اتَّبَعُوْهُمْ بِاِحْسَانٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ وَرَضُوْا عَنْهُ وَاَ
جَنَّاتٍ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهَارُ خَالِدِيْنَ فِيْهَا اَبَدًا معالم التنزيل صفحہ ۴۱۹ فقا
بَعْضُهُمْ اَوَّلُ مَنْ اٰمَنَ وَصَلّٰى عَلِيُّ بْنُ اَبِيْ طَالِبٍ وَهُوَ قَوْلُ جَابِرٍ وَبِهِ قَالَ مُجَاهِدٌ
ابْنُ اِسْحَاقَ اَسْلَمَ وَهُوَ ابْنُ عَشْرِ سِنِيْنَ اَمَّا السَّابِقُوْنَ مِنَ الْاَنْصَارِ فَهُمُ الَّذِيْنَ
بَايَعُوْا رَسُوْلَ اللّٰهِ ص لَيْلَةَ الْعَقَبَةِ وَكَانُوْا سَبْعَةً فِي الْعَقَبَةِ الْاُوْلٰى وَسَبْعِيْنَ فِي الثَّانِيَةِ
وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا حِيْنَ قَدِمَ عَلَيْهِمْ اَبُوْ زُرَارَةَ مُصْعَبُ بْنُ عُمَيْرٍ يُعَلِّمُهُمُ الْقُرْاٰنَ فَاَسْـ
مَعَهُ خَلْقٌ كَثِيْرٌ اَوْ جَمَاعَةٌ مِنَ النِّسَاءِ وَالصِّبْيَانِ قَوْلُهُ عَزَّ وَجَلَّ وَالسَّابِقُوْ
الْاَوَّلُوْنَ مِنَ الْمُهَاجِرِيْنَ الَّذِيْنَ هَاجَرُوْا قَوْمَهُمْ وَعَشِيْرَتَهُمْ وَفَارَقُوْا اَوْطَانَهُمْ
الْاَنْصَارُ اَيْ وَمِنَ الْاَنْصَارِ هُمُ الَّذِيْنَ نَصَرُوْا رَسُوْلَ اللّٰهِ ص عَلٰى اَعْدَائِهِ مِنْ اَهْلِ الْمَدِ
وَاٰوَوْا اَصْحَابَهُ اسعاف الراغبين صفحہ ۲۱ وسيرة المحمديہ صفحہ ۱۷۵ اصحاب عقبہ ابوا
عوف رافع قطبہ عقبہ جابر وَهُمْ سِتَّةُ نَفَرٍ مِنَ الْخَزْرَجِ ثُمَّ بَنِي النَّجَّارِ وَقِيْلَ ثَمَانِيَـ
وَهُوَ تَيْمُ اللّٰهِ بْنُ ثَعْلَبَةَ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْخَزْرَجِ الْاَكْبَرِ و اصحاب عقبہ ثانیہ اسعاف
الراغبين صفحہ ۲۰ فَلَمَّا كَانَ الْعَامُ الْمُقْبِلُ قَدِمَ مَكَّةَ مِنَ الْاَنْصَارِ اثْنَا عَشَرَ رَجُـ
اِثْنَانِ مِنَ الْاَوْسِ وَعَشَرَةٌ مِنَ الْخَزْرَجِ مِنْهُمْ خَمْسَةٌ مِنْ اَهْلِ الْعَقَبَةِ الْاُوْ
فَبَايَعَهُمْ اَيْ عَاهَدَهُمْ رَسُوْلُ اللّٰهِ ص عِنْدَ الْعَقَبَةِ عَلَى الْاِسْلَامِ وَعَلٰى اَنْ اٰوَوْهُ
يَنْصُرُوْهُ وَيَمْنَعُوْهُ مِمَّا يَمْنَعُوْنَ مِنْهُ نِسَاءَهُمْ وَاَبْنَاءَهُمْ ثُمَّ انْصَرَفُوْا رَاجِعِيْنَ اِ
بَلَدِهِمْ وَهٰؤُلَاءِ هُمْ اَهْلُ الْعَقَبَةِ الثَّانِيَةِ بيضاوى ا جلد صفحہ ۳۴۶ اَهْلُ بَيْعَ

العقبة الاولى وكانوا سبعة واهل العقبة الثانية وكانوا سبعين والذين اسلموا حين
قدم عليهم ابو زرارة مصعب بن عمير **تفسير كبير رازى ۳ جلد صفحہ ۲۷۱** والصحيح عندى
انهم السابقون فى الهجرة وفى النصرة والذى يدل عليه انه ذكر كونهم سابقين و
لم يبين انهم سابقون فيماذا فبقى اللفظ مجملا الا انه وصفهم بكونهم مهاجرين
وانصارا فوجب صرف ذلك اللفظ الى ما به صاروا مهاجرين وانصارا وهو الهجرة والنصرة
فوجب ان يكون المراد منه السابقون الاولون فى الهجرة والنصرة ازالة للاجمال عن اللفظ
وايضا فهب انا نحمل اللفظ على السبق فى الايمان الا انا نقول قوله والسابقون
الاولون صيغة جمع فلابد من حمله على جماعة فوجب ان يدخل فيه على رض **تفسير نيشاپورى**
۲ جلد صفحہ ۲۷۰ وعن الشعبى هم الذين بايعوا بيعة الرضوان بالحديبية ومن الانصار
اهل بيعة العقبة الاولى وكانوا سبعة نفر واهل بيعة العقبة الثانية وكانوا سبعين وقال
اهل السنة لا شك ان ابا بكر رض اسبق فى الهجرة وهو من السابقين فيها وقد اخبر الله تعالى
عنهم بانه رضى عنهم ولا شك ان الرضا معلل بالسبق بالهجرة فيدوم بدوامه فدل ذلك
على صحة امامته والا استحق اللعن والمقت قال اكثر العلماء كلمة من فى قوله من المهاجرين و
الانصار للتبعيض وانما استحق السابقون منهم هذا التعظيم لانهم امنوا وفى عدد المسلمين
قلة وقيل للتبيين ليتناول المدح جميع الصحابة **وصفحہ ۲۷۳** والسابقون فى جواب الست بربكم
الاولون فى استماع هذا الخطاب او السابقون فى استحقاق المحبة عند اختصاصهم بتشريف
يحبهم فى الازل الاولون او السابقون عند تخمير طينة ادم او السابقون عند
رجوعهم بقدم السلوك الى مقام الوصال الاولون الى سرادقات الجلال وهذا السبق
مخصوص بالنبى وبامته كما قال نحن الاخرون السابقون من المهاجرين عن الاوطان
البشرية والانصار لهم فى طلب الحق **سيرة المحمدية صفحہ ۱۷۵** اما امير المومنين
على بن ابى طالب هو اول من اسلم على قول طائفة كسلمان وابى ذر والمقداد
وحذيفة وجابر وابى سعيد الخدرى وخباب وهو اول هذه الامة ورودا
على الحوض رواه سلمان الفارسى اس آيہ سے اہل سنت فضيلت و امامت خلفاء ثلاثہ رض

استدلال کرتے ہین کہ آیہ مین اوصاف ومدح آپ کی ذکر کیا ہے **جواب شیعہ** کہ آیہ مین وصف لسبقت اسلام نہ اور یہ
صفت باتفاق ارباب سیر وتاریخ حضرت امیر ہین اور باجماع مفسرین تنزیل اسکی اصحاب عقبہ اولی ہین اور اوسمین مرقسند
رکس تہے کہ اسماء اون کے یہہ ہین ابو امامہ عوف قطبہ رافع عقبہ جابر بنی نجار ہین **سورہ انفال یا ایہا**
النبی حسبک الله ومن اتبعک من المؤمنین **بیضاوی ۱ جلد صفحہ ۳۲۲** والآیۃ نزلت
بالبیداء فی غزوۃ بدر وقیل اسلم مع ثلثۃ وثلثون رجلا وست نسوۃ ثم اسلم عمر
فنزلت **نیشاپوری ۲ جلد صفحہ ۲۲۱** وما روی عن سعید بن جبیر عن ابن عباس انہ اسلم
مع النبی ثلثۃ وثلثون رجلا وست نسوۃ ثم اسلم عمر فصار اربعین فانزل الله تعالی
الآیۃ **معالم التنزیل صفحہ ۳۸۹** مثلہ **تفسیر کبیر رازی ۴ جلد صفحہ ۵۶۳** مثلہ وقال ہذہ
الآیۃ نزلت فی غزوۃ بدر قبل القتال وعن ابن عباس نزلت فی اسلام عمر قال
المفسرون فعلی ہذا القول ہذہ الآیۃ مکیۃ کتبت فی سورۃ مدنیۃ بامر رسول
الله **تفسیر ملا ابو السعود ۴ جلد صفحہ ۵۶۵** والآیۃ نزلت بالبیداء فی غزوۃ بدر قبل
القتال وقیل اسلم مع النبی ثلثۃ وثلثون رجلا وست نسوۃ ثم اسلم عمر
فنزلت ولذلک قال ابن عباس نزلت فی اسلام عمر **سیرۃ المحمدیہ صفحہ ۱۰۵** واسلم عمر
بن الخطاب بعد حمزۃ بثلاثۃ ایام فیما قال ابو نعیم وقیل بثلاثۃ اشہر وکان اسلام
عمر وہو ابن ست وعشرین سنۃ **اسعاف الراغبین صفحہ ۱۶** واصحابہ فی دار ارقم
مستخفین بصلاتہم عبادتہم الی ان امرہ الله تعالی باظہار الدین وہدی عمر بن
الخطاب الی الاسلام بعد اسلام حمزۃ بن عبد المطلب بثلاثۃ ایام سنۃ ست علی
الراجح وکانت مدۃ اخفائہ ثلاث سنین وفی ہذہ المدۃ کانت قریش تؤذیہ و
تؤذی من امن بہ حتی عذبوا جماعۃ من المستضعفین عذابا شدیدا کبلال وحباب
بن الارت وعمار بن یاسر **تاریخ ابو الفداء ۱ جلد صفحہ ۱۲۰** وثم حمزۃ علی اسلامہ
وعلمت قریش ان رسول الله قد عز وامتنع باسلام حمزۃ فسألہم عمر وعن
موضع رسول الله فقالوا لہ بدار عند الصفا وکان رسول الله ہناک وعندہ قریب
اربعین نفسا ما بین رجال ونساء فقال عمر رسول الله جئت لاؤمن بالله وبرسولہ

یخ الخلفا سیوطی صفحه ۱۱۴ وَاَخرَجَ بنُ سَعدٍ عَن اَسلَمَ مَولیٰ عُمَرَ قَالَ اَسلَمَ عُمَرُ فِی
ی الحجۃ السَّنَۃِ السَّادِسَۃِ مِنَ النَّبُوَّۃِ وَھُوَ ابنُ سِتٍّ وَعِشرِینَ سَنَۃً اس آیہ مین دو قول ہے
ک یہہ کہ اسلام مین حضرت عمر رض کی نازل ہوی دویم یہہ کہ مومنین سے مراد خلفا ثلاثہ رض ہین **جواب شیعہ** قول اول
ر اسر باطل ہے اسلئے کہ مذہب اکثر مفسرین کا تنزیل آیہ واقعہ غزوہ بدر ہے اور وقائع بعد از ہجرت مدینہ ہی اور اسلام
حضرت عمر رض وغیرہ مکہ معظمہ مین واقع ہوا اور امام رازی منفرد ہوکر کہتے ہین کہ یہہ آیہ مکی ہی اور سب آیہ انفال مدنی ہے
ن قول غزوہ بدر کا غلط ہوگا اور اس قول سے انکار غزوہ بدر و خرق اجماع منقول لازم آتا ہے وَشَاوِرھُم فِی الاَمرِ
شفا قاضی عیاض صفحه ۲۶ وَاَرَادَ مُصَالَحَۃَ بَعضِ عَدُوِّہٖ عَلیٰ ثُلُثِ تَمرِ المَدِینَۃِ فَاستَشَارَ
الاَنصَارَ فَلَمَّا اَخبَرُوہُ بِرَایِھِم رَجَعَ عَنہُ فَمِثلُ ھٰذَا وَاَشبَاھِہٖ مِن اُمُورِ الدُّنیَا الَّتِی لَا
مَدخَلَ فِیھَا العِلمِ دِیَانَۃً وَلَا اعتِقَادُھَا وَلَا تَعلِیمُھَا اہلسنت کہتے ہین کہ نبی ص کو حکم تہا کہ خلفا ثلاثہ رض
کی مشورہ پر عمل کرین **جواب شیعہ** مشورہ تبلیغ رسالت مین حرام ہی اور امور دنیا مین وہ مشورہ کرتا ہے کہ جسکو تصویب
رای مین اپنی شک ہو یا دوسرے سے اپنی عقل مین نقصان یا جو نفع استشارہ سی حاصل ہوتا ہی بسبب بلادت ذہن
و رذالت نفس کی بلوغ وطیران افکار و مقامات عالیہ سے عاجز و عاطل ہیے حالانکہ نفوس قدسی ومزکی تہا لوح محفوظ
ولوح محو و اثبات و اخبار مقدم و موخر و قضا و قدر و مغیبات سب آپ کے اوپر ظاہر تہا اور بسبب تزکیہ نفس و صفای
ذہن کے اعلی ستہے حضرت عمر رض سے اور جو کچھہ عقل و عمل صالح حضرت عمر رض نے پایا برکت و فیضان شرف صحبت
نبوی ص کے ہین استشارہ اعلی کا ادنی سے خلاف عقل قاضی عیاض کی رای ہے کہ امور دنیا مین کہ بعض اوقات
مصلحت داعی ہوتی ہے مشورہ جائز ہے **سورہ بقر پ۲** اِنَّ الَّذِینَ اٰمَنُوا وَالَّذِینَ ھَاجَرُوا وَجَاھَدُوا
فِی سَبِیلِ اللّٰہِ اُولٰئِکَ یَرجُونَ رَحمَتَ اللّٰہِ وَاللّٰہُ غَفُورٌ رَّحِیمٌ **معالم التنزیل بغوی صفحه**
۹۳ فَقَالَ اَصحَابُ السَّرِیَّۃِ یَا رَسُولَ اللّٰہِ ص ھَل تُوجِرُ عَلیٰ وَجھِنَا ھٰذَا وَھَل نَطمَعُ اَن
یَکُونَ سَفَرُنَا ھٰذَا غَزوًا فَاَنزَلَ اللّٰہُ الاٰیَۃَ اس آیہ سے فضل و مناقب خلفا ثلاثہ رض بسبب حصول
ایمان و ہجرت و جہاد کی استدلال کرتے ہین **جواب شیعہ** اول مفسرین نے نہین کہا ہے کہ یہہ آیہ بشان
ثلاثہ رض کے نازل ہوی ہے اگر بقیاس صفات ثلاثہ رض مندرجہ اثبات فضائل مقصود ہو البتہ ہوسکتا ہے
اسلئے کہ مضمون آیہ عام ہے مگر ایمان سے ایمان کامل مراد ہے جیسا کہ محی الدین ابن العربی کہتے ہین **۱ جلد صفحه**
۸۵ تفسیر شیخ الاکبر اٰمَنُوا یَقِینًا وَھَاجَرُوا اَوطَانَ الشَّیطَانِ وَالنَّفسِ الاَمَّارَۃِ اُولٰئِکَ

یرجعون رحمۃ اللہ تجلیات الصفات وانوار المشاہدۃ اور شیخ الاکبر تفسیر آیہ توبہ مین تاویل بسوی تصو
کرتے ہین بدلیل آیہ والذین امنوا ولم یہاجروا مالکم من ولایتہم من شیٔ کی اور ظاہر ہے ہو
کہ شاہ ولایت حضرت امیر ہین اور بالفرض والتقدیر اگر خلفاء ثلاثہ رض بہی شامل اسکی کیے جاوین تب کیا تی
ہوگا اسلیے کہ حال ایمان حضرت صدیق رض بروایت واقدی واقعہ غزوہ احد ما ادری ما تحدثون من بعدی
و ایمان حضرت فاروق رض بروایت مشکوۃ لو بدا لکم موسی فاتبعتموہ و ترکتمونی اور صلح حدیبیہ مین
ما شککت برروایت بغوی ظاہر ہے اور باوجود قطع ابن سبکے مسطح مومن و مہاجر و مجاہد تہا مگر بسبب افک
ام المومنین عائشہ رض کی مورد لعن ہوگا اور علاوہ اسکے اصحاب کثیرہ صاحب ایمان و ہجرت و جہاد غزوہ تبوک مین
منافق ہوکر بجانب کفار قریش جا ملے **سورہ توبہ** الذین امنوا وہاجروا وجاہدوا فی سبیل اللہ باموا

آیہ

وانفسہم اعظم درجۃ عند اللہ واولئک ہم الفائزون **بیضاوی صفحہ ۳۲۹ جلد ا** ذکر
وصفا عاما لا خاصا لاحد و البغوی و الرازی و النیشاپوری لم یذکر احد الخلفاء الثلاث
فی الایۃ المذکورۃ استدلالا لانہ غیر مناسب **تفسیر محی الدین ابن العربی ا جلد صفحہ ۲۶۱**
نزل علی ان الفقیر القائم بالخدمۃ فی الخانقاہ والبقعۃ لیس علیہ خدمۃ المقیم بل
المسافر یقول والذین امنوا ولم یہاجروا ما لکم من ولایتہم من شیٔ ای الذین امنو
الایمان العلمی وہاجروا المالوفات من الاہل والولد والاموال والاسباب والاوطان
النفس بقوۃ العزیمۃ واختاروا السیاحۃ فی الغربۃ وجاہدوا بقوۃ الیقین والتوکل
باموالہم بترکہا وانفاقہا فی مراضی اللہ وانفسہم تابعا بہا بالریاضۃ و محاربۃ
الشیطان اہل سنت اس آیہ سے فضیلت و استحقاق خلافت خلفاء ثلاثہ رض کا بیان کرتے ہین **جواب شیعہ**
اول کسی مفسر کا ایسا قول نہین ہے دوم جواب اسکا مفصلا آیہ ماقبل موقوعہ سورہ بقر مین گذرا ہے اور محی الدین
ابن العربی طرف تصوف کے تاویل اس آیہ کی بدلیل آیہ مالکم من ولایتہم کی کرتے ہین اور ظاہر ہے کہ
شہنشاہ ولایت حضرت امیر ہین **سورہ واللیل** سیجنبہا الاتقی الذی یؤتی مالہ یتزکی وما

آیہ

لاحد عندہ من نعمۃ تجزی الا ابتغاء وجہ ربہ الاعلی ولسوف یرضی **تفسیر نیشاپوری**
۳ جلد صفحہ ۵۱۶ واعلم ان بعض الشیعۃ زعموا ان السورۃ نزلت فی علی بقولہ یتزکی
لانہ قال فی موضع اخر ویؤتون الزکوۃ وہم راکعون وقال بعضہم فی صفۃ ابی بکر لانہ

لا يُنفِقُ الّا لِوَجْهِ اللهِ غَيْرَ مشَائِبَةٍ یہہ آیہ بشان ابی بکر رض کے کہتے ہین **جواب شیعہ تفسیر محی الدین**
بن العربی ٢ جلد صفحہ ٣٩٩ اَلَّذِیْ یُعْطِیْهِ فِیْ حَالِ کَوْنِهٖ مُتَطَهِّرًا عَنْ لَوْثِ مَحَبَّتِهِ الْاَنْدَادِ
تَعَلُّقُ الْاَغْیَارِ وَالْاِلْتِفَاتِ اِلٰی مَا سِوَی اللهِ وَالْاِشْتِغَالِ بِهٖ مُزَکِّیًا نَفْسَهٗ عَنِ الشِّرْکِ
الْخَفِیِّ شیخ الاکبر تفسیر مین تاویل موافق مسلک صوفیہ کے کہلے ہیں اور مفسر نیشاپوری بوجہ اسکی کہ انفاق و زکوٰۃ
صدقات حضرت امیرؑ کا ذکر قرآن مین جابجا آیا ہی اسواسطے بتصور موافقت دیگر آیہ کے بشان حضرت امیرؑ کے
لایا ہے **سورہ صف** اِنَّ اللهَ یُحِبُّ الَّذِیْنَ یُقَاتِلُوْنَ فِیْ سَبِیْلِهٖ صَفًّا کَاَنَّهُمْ بُنْیَانٌ مَرْصُوْصٌ
بیضاوی ٢ جلد صفحہ ٣٦٣ اِنَّ اللهَ یُحِبُّ الَّذِیْنَ یُقَاتِلُوْنَ فِیْ سَبِیْلِهٖ فَوَلَّوْا یَوْمَ اُحُدٍ فَنَزَلَتْ
تفسیر معالم التنزیل والنیشاپوری والرّازی وابو السعود وجلالین وابن عباس مِثْلُهٗ اجماعًا
اس آیہ سے اہل سنت جہاد خلفاء ثلاثہ رض مراد لیکر عمدہ ترین فضائل خلفاء ثلاثہ رض بیان کرتے ہین **جواب شیعہ**
باجماع مفسرین یہہ آیت غزوہ اُحد مین نازل ہوئی اور وہ غزوہ باتفاق ارباب سیر و تاریخ حضرت امیرؑ سے مفتوح ہوا
وَنَزَعْنَا مَا فِیْ صُدُوْرِهِمْ مِنْ غِلٍّ اِخْوَانًا عَلٰی سُرُرٍ مُتَقَابِلِیْنَ رَوٰی صَدْرُ الْاَئِمَّةِ اَخْطَبُ
خُطَبَاءِ اَبُو الْمُؤَیَّدِ مُوَفَّقُ بْنُ اَحْمَدَ الْمَکِّیُّ الْخَوَارِزْمِیُّ نَزَلَتْ فِیْ عَلِیٍّ وَقَدْ اَخْرَجَهٗ حَمُوْیَهِ
الْجُوَیْنِیُّ فِیْ فَرَائِدِ السِّمْطَیْنِ لِفَضَائِلِ السِّبْطَیْنِ یَا عَلِیُّ اَنْتَ اَخِیْ فِی الدُّنْیَا وَالْاٰخِرَةِ رَوَاهُ
التِّرْمِذِیُّ وَالسُّیُوْطِیُّ **بخاری ٦ جلد صفحہ ٧** قَالَ لَوْ کُنْتُ مُتَّخِذًا خَلِیْلًا لَاتَّخَذْتُهٗ خَلِیْلًا
وَلٰکِنَّ اُخُوَّةَ الْاِسْلَامِ اَفْضَلُ اس آیہ کو بشان ابی بکر رض کی اہلسنت کہتے ہین **جواب شیعہ** بروایت اخطب
خوارزمی نزول اسکا بشان جناب امیرؑ ہے اور حدیث مشہور یَا عَلِیُّ اَنْتَ اَخِیْ ہے اور بروایت بخاری اُخُوَّةَ
ابی بکر رض سے برادری اسلام مراد ہی پس اس حیثیت سے عام مسلمین مساوی ہین وجہہ ترجیح کی نہین ہی **باب
دوازدہم احادیث مستدلہ فضیلت و خلافت خلفاء ثلاثہ رض معہ جواب شیعہ ❁ تحفۃ
الاخیار مولوی عبد الحی لکھنوی صفحہ ٧** اِقْتَدُوْا بِالَّذِیْنَ مِنْ بَعْدِیْ اَبِیْ بَکْرٍ وَعُمَرَ رَوَاهُ اَحْمَدُ
وابن مَاجَةَ وَحَسَّنَهُ التِّرْمِذِیُّ وَصَحَّحَهُ ابْنُ حِبَّانَ وَالْحَاکِمُ قُلْنَا فِی الْجَوَابِ هُوَ خِطَابٌ
لِلْمُقَلِّدِیْنَ لِاَنَّ الْمُجْتَهِدِیْنَ کَانُوْا یُخَالِفُوْنَهُمْ وَالْمُقَلِّدُوْنَ یُقَلِّدُوْنَ غَیْرَهُمْ وَلَمْ یُنْکِرِ
الشَّیْخَانِ وَلَا الْخُلَفَاءُ الْاَرْبَعَةُ وَلَا اَحَدٌ مِنَ الصَّحَابَةِ عَلٰی ذٰلِکَ وَاَمَّا الْمُعَارَضَةُ بِقَوْلِهٖ
اَصْحَابِیْ کَالنُّجُوْمِ بِاَیِّهِمْ اِقْتَدَیْتُمْ اِهْتَدَیْتُمْ رَوَاهُ ابْنُ عَدِیٍّ وَابْنُ عَبْدِ الْبَرِّ **صفحہ ٥** قَالَ

علی القاری فی مرقاة المفاتیح شرح مشکوة المصابیح قوله باللذین باللامین للاشعار
بانه تثنیة وقوله ابو بکر وعمر بدل منه وقال علی العزیزی فی السراج المنیر شرح
الجامع الصغیر معناه اقتدوا بالخلیفتین اللذین یقومان من بعدی لحسن سیرتهما
ودینه اشارة الی الخلافة الی ان ابی بکر مقدم علی عمر وروی الترمذی عن حذیفة
قال کنا جلوسا عند النبی فقال انی لا ادری ما قدر بقائی فیکم فاقتدوا باللذین من
بعدی واشار الی ابی بکر وعمر واهتدوا بهدی عمار وما حدثکم ابن مسعود فصدقوه

اشعة اللمعات شاه عبد الحق دهلوی ۴ جلد صفحہ ۷۱۲ کتاب الفتن باب جامع المناقب فصل ۲
عن ابن مسعود ان النبی قال اقتدوا باللذین من بعدی من اصحابی ابی بکر وعمر رض
واهتدوا بهدی عمار وتمسکوا بعهد ابن ام عبد وفی روایة حذیفة ما حدثکم ابن
مسعود فصدقوه بدل وتمسکوا بعهد ابن ام عبد رواه الترمذی **تحفة الاخیار
صفحہ ۴** وقال ذکر بعضهم ان المراد بسنة الخلفاء ههنا ما یتعلق بامور الجهاد والسیا
روی هذا الحدیث فی جامع الترمذی والسیوطی فی جامع الصغیر وفی تاریخ الخلفاء
وفی ازالة الخفاء وفی مشکوة المصابیح واشعة اللمعات وسیرة المحمدیة باللام
الواحد لا باللامین فاعترض بها بوجوه الاول یعارض بحدیث روی فی سیرة
المحمدیة **صفحہ ۳۹۵** واخرج ابن عن حذیفة بن اسید الغفاری قال لما صدر
رسول الله ص من حجة الوداع نهی اصحابه عن شجرات بالبطحاء ثم قام فقال یا ایها
الناس انه قد نبأنی اللطیف الخبیر انه لم یعمر نبی الا مثل نصف عمر النبی الذی
کان من قبله وانی لاظن انی یوشک ان ادعی فاجیب ورواه مثله الثعلبی
والامام احمد رح الثانی فی سیرة المحمدیة **صفحہ ۳۹۶** عن عروة ان النبی کان
قد قطع بعثا قبل موته وامر علیهم اسامة بن زید وفی ذلک البعث ابو بکر وعمر
فکان اناس من الناس یطعنون فی ذلک لتأمیر رسول الله ص اسامة علیهم
الثالث الشیخان کانا یختلفان فی الرای فی المسائل مثل امر قتل خالد بن ولید وتجویز
الحد لخالد بن ولید اذ ازنی بامرأة مالک بن نویرة والتزویج وحد شرب الخمر

ویض الخلافۃ بالکتابۃ وبین الستۃ للشوری الرابع لم لم یحتج الصدیق اذ قالت الانصار
امیر ومنکم امیر رواہ البخاری والترمذی الخامس یعارض بحدیث اصحابی کالنجوم
السادس یناقض بحدیث المشکوٰۃ واھتدوا بھدی وتمسکوا بعھد ابن ام عبد السابع
من یقول ھو خطاب للمقلدین الی الناس فی ازالۃ الخفاء **صفحہ ۴** قال رسول اللہ صلعم
القضاۃ ثلثۃ واحد فی الجنۃ واثنان فی النار فاما الذین فی الجنۃ فرجل عرف الحق
وقضی بہ فھو فی الجنۃ ورجل عرف الحق فحکم فجار فی الحکم فھو فی النار ورجل قضی
للناس علی جھل فھو فی النار رواہ ابوداؤد التاسع **صفحہ ۶** فی ازالۃ الخفاء فقد اخرج
احمد عن بکیر بن وھب الجریری قال قال لی انس بن مالک ان رسول اللہ علی باب
بیت ونحن فیہ فقال الائمۃ من قریش ان لھم علیکم حقا ولکم علیھم حقا مثل ذالک
ما ان استرحموا ولن عاھدوا واوفوا ان حکموا عدلوا ومن لم یفعل منھم فعلیہ لعنۃ اللہ
والملائکۃ والناس اجمعین **ترجمہ** اقتدا کرو تم بعد میرے ساتھ اون دونون کے کہ وہ ابوبکر وعمر رض ہین اس
حدیث سے خلافت خلفاء ثلاثہ رض کی اہلسنت استدلال کرتے ہین **جواب شیعہ** بچند وجہ ہے اول یہہ کہ مولوی عبدالحی
لکھتے ہین کہ خطاب بمقلدین ہے اسلیئے کہ کیا اقوال مین خلاف شیخین کی صحابہ نے عمل کیا اونکی روبرو اور اسپر شیخین نے
انکار نکیا اور تعرض کیا مجتہدین اربعہ نے دویم یہہ کہ نقیض ہے بحدیث اصحابی کالنجوم بایھم اقتدیتم کی
کہ اقتدا کا سب کے لیئے عام واقع ہوا ہی سیوم یہہ کہ نقیض ہے بحدیث ترمذی ومشکوٰۃ کی واھتدوا بھدی
عمار وتمسکوا بعھد ابن ام عبد کی چہارم نقیض ہے بحدیث الائمۃ اثنا عشر وکلھم من قریش
پنجم یہہ کہ جناب شیخین اکثر مسائل مین بسبب اجتہاد کے مختلف الاقوال تھے اور اتباع باختلاف ممکن نہین ہے
ششم نقیض ہے بحدیث القضاۃ ثلثۃ کی یعنی قاضی کی تین قسم ہے اسمین سے ایک ناجی اور دو ناری ہین
جسنے فتوی مین حکم دیا حق پر وہ ناجی ہے اور جسنے حق کو جانا اور منحرف ہوکر حکم دیا یا حالت لاعلمی مین اپنی قیاس سے
حکم دیا یہہ دونو ناری ہین پس درباب اسامہ ورجم مجنونہ وحد شرب خمر وتقبیل حجر ومیراث جدہ وتثویت اذان ومتعہ
حج وغیرہ کی **مشکوٰۃ باب مناقب عمر رض ف** عن ابی ھریرۃ قال قال رسول اللہ صلعم لقد
کان فیما قبلکم من الامم محدثون فان یک فی امتی احد من یک فانہ عمر اعترض
کان حظ فی الالھام ولا یحتاج الی رجل فی مسئلۃ ولا یخطی فی الالھام لانہ ھو قسم من

فکیف جمل عن موت النبی ص وقال فانه رفع الی السماء قد اورده ابو الفداء ولم یعلم حد الشّ
فسئله عن مغیرة وضرب ثمانین فی مقام اربعین بعد العلم رواه مسلم ومعلوم کان فی الجاهلیة
المسلک من کان یعبد اللات والعزی فکیف قال رسول الله ص لمن یجتمع المنع من کثیر والاحراد
والتحدیث بمعنی الابداع والبدع والتجدد والتغیر وهو یطابق لقول المورخین فی اولیات عمر
مثل اول من حرم المتعة واول من اقام بالتراویح **بخاری ۶ جلد صفحه ۶۹ باب مناقب**
ابابکر صدیق رض عن ابن عمر وقال کنا نخیر بین الناس فی زمن النبی فنخیر ابابکر ثم عمر
بن الخطاب ثم عثمان بن عفان وعن ابن عمر قال کنا فی زمن النبی ص لا نعدل بابی بکر
احدا ثم عمر ثم عثمان ثم نترک اصحاب النبی لا نفاضل بینهم رواه البخاری وفی
روایة لابی داؤد قال کنا نقول ورسول الله ص حی افضل امة النبی بعده ابو بکر
ثم عمر ثم عثمان اعترض هنا بوجوه الاول قال الله تعالی فضل الله المجاهدین علی
القاعدین ومعلوم ان کان صاحب الرایة واهل الجهاد بامر النبی علی بن ابی طالب
والقاعدین هم الخلفاء الثلاثة باجماع المورخین کما ذکرنا فی غزوات النبی
الثانی روی المناوی فی کنوز الحقائق علی خیر البشر من یشک فقد کفر الثالث ما فی
المشکوة فی مناقب علی عن علی قال کانت لی منزلة من رسول الله ص لم تکن لاحد من الخلا
ئق اتیته باعلی سحر فاقول السلام علیک یا نبی الله فان تنحنح انصرفت والا دخلت
رواه النسائی الرابع ما فی ازالة الخفاء **صفحه ۲۶۱** اخرج الحاکم عن ابی هریرة قال قال عمر
بن الخطاب لقد اعطی علی بن ابی طالب ثلث خصال لان تکون فی خصلة منها احب
من ان اعطی حمر النعم قیل وما هن یا امیر المومنین قال تزوجه فاطمة بنت رسول
الله ص وسکناه المسجد مع رسول الله ص یحل له فیه ما یحل له والرایة یوم خیبر الخامس
ما فی ازالة الخلفاء **صفحه ۲۶۸** واخرج ابو عمر عن سعید بن المسیب قال کان عمر یتعوذ
بالله من معضلة لیس لها ابو حسن قال ابو عمر وقال فی المجنونة اللتی وضعت لست
اشهر فاراد عمر رجمها فقال له علی ان الله یقول وحمله وفصاله ثلثون شهرا الایة
وقال ان الله رفع القلم عن المجنون الحدیث فکان عمر یقول لولا علی لهلک عمر

بدالله بن مسعود كنا نتحدث ان اقضى اهل المدينة علي بن ابي طالب وقد ثبت عن
نبي بوجوه قال اقضاكم علي واخرج ابو عمر عن ابن عباس عن عمر انه قال اقضانا علي و
نا ابي واخرج ابو عمر عن عبد الله بن عباس قال والله لقد اعطي علي بن ابي طالب تسعة
شار العلم وايم الله لقد شارككم في العشر العاشر ما في تاريخ الخلفاء صفحه ١٣٠ قال الامام
مد بن حنبل ما ورد لاحد من اصحاب رسول الله من الفضائل ما ورد لعلي اخرجه الحاكم
سابع ما في ازالة الخفاء صفحه ٢٦٢ عن ابن عباس رض قال قال رسول الله انا مدينة فليات
باب السابع ما في سيرة المحمدية صفحه ٣٩٨ عن عروة ان النبي كان قد قطع بعثا قبل موته
امر عليهم اسامة بن زيد وفي ذلك البعث ابو بكر وعمر فكان الناس يطعنون في ذلك لتامير
سول الله اسامة عليهم فقام رسول الله فخطب الناس ثم قال ان اناسا منكم
د طعنوا في تامير اسامة كما طعنوا في تامير ابيه من قبله وايم الله ان كان لخليقا
لامارة وان كان من احب الناس الي وابنه من احب الناس الي من بعده واني
لارجو ان يكون من صالحيكم فاستوصوا به خيرا الثامن ٦ جلد صفحه ٨٠ ذكر القسطلا
بو الحسن الاشعري والقاضي ابو بكر الباقلاني اختلفا في التفضيل اهو قطعي ام ظني
الذي مال اليه الاشعري الاول والذي مال اليه الباقلاني واختاره امام الحرمين
ي الارشاد الثاني وعبارته لم يقم عندنا دليل قاطع على تفضيل بعض الائمة على
عض اذ العقل لا يدل على ذلك والاخبار الواردة في فضائلهم متعارضة ولا
مكن تلقي التفضيل ممن منع امامة المفضول ولكن الغالب على الظن ان ابا بكر افضل
خلائق بعد الرسول ثم عمر افضلهم بعده وتتعارض الظنون في عثمان رض وعلي رض
قال السيد السند في شرح المواقف صفحه ٦١٦ واعلم ان مسئلة الافضلية لا مطمع
يها بالجزم واليقين وليست مسئلة يتعلق بها عمل فيكتفى فيها بالظن والنصوص المذكورة
ن الطرفين بعد تعارضها لا تفيد القطع على ما لا يخفى على منصف لكنا السلف
لوا بان الافضل ابو بكر رض ثم عمر رض ثم عثمان رض ثم علي رض التاسع ما روى الترمذي
جلد صفحه ١٠٧ ان رجلا من اهل الشام سأل من ابن عمر عن التمتع بالعمرة الى الحج فقال

رمی حلال فقال ان اباک قد نہی عنہا فقال ابن عمر ارایت ان کان ابی نہی عنہا وصنعہا
رسول اللہ ص انترک السنۃ ونتبع قول ابی الغاشر ذکرہ القسطلانی اجلد صفحہ ۱۶۲
عن نافع قال لما خلع اہل المدینۃ یزید بن معویۃ وکان ابن عمر لما مات معویۃ
کتب الی یزید ببیعتہ الثانی عشر ما فی الموطا صفحہ ۲۲ عن عبداللہ ابن دینار انہ قال
رایت عبداللہ بن عمر یبول قائما عبداللہ پسر عمر رض کھڑے ہوکر پیشاب کرتے تھے الثالث عشر سیرۃ
المحمدیۃ صفحہ ۱۷۵ قال احمد بن حنبل لم یرد فی فضائل احد من الصحابۃ بالاحادیث
الحسان ما روی فی فضل علی بن ابیطالب ترجمہ عبداللہ ابن عمر رض کہتے ہین ہم تفضیل دیتے تھے
زمانہ نبی مین میان ابوبکر و عمر و عثمان رض کے اہلسنت اس قول سے استدلال تفضیل شیخین و ترتیب خلافت ثابت
کرتے ہین **جواب شیعہ** بچند وجہ ہے اول یہہ کہ یہہ قول حضرت عبداللہ کا ہے نکہ کوئی حدیث نبی ص ہے اگر مجرد انکا
قول حجت ہو تب چاہیے کہ کہڑے ہوکر پیشاب کرنا اور منع الحج اور بیعت یزید بہی حق ہوجاوی اور یہہ نہین ظاہر ہوتا ہی
کہ اسپر رای دیگر صحابہ کی کیا ہوئی اور جناب نبی ص نے سنکر کیا فرمایا اور دستور ہے کہ سامعین لا یا نعم بولتے ہین پس
یہہ قول بالمشافہ عام صحابہ کی مجلس مین بولتے ہوتے تب لا یا نعم ظاہر ہوتا شاید اپنے دلمین بطور ذکر خفی کے ورد کرتے
ہونگے اور اگر یہہ نص قطعی ہوتا تب ابوبکر باقلانی و علامہ سید شریف کیون کہتے کہ مسئلہ تفضیل ظنی و اجتہادی ہے
دوم تفضیل جناب امیر ع بحدیث علی خیر البشر اور حدیث کانت لی منزلۃ من رسول اللہ لم یکن
لاحد من الخلائق سوم خود ارشاد حضرت فاروق لولا علی لہلک عمر چہارم ارشاد خدا فضل اللہ
المجاہدین پنجم ارشاد حضرت عمر رض کا ثلث خصال لان تکون فی خصلۃ منہن
ششم قول حضرت فاروق کا علی افضلنا ہفتم قول تفضیل حضرت امیر ع بروایت ابن عباس و ابن
عساکر و سعید بن مسیب و امام احمد کی ہشتم جمہور متکلمین و تابعین متفق ہین کہ کوئی وجہ تفضیل حضرت ذی النورین رض
کی حضرت امیر ع پر نہین ہے بلکہ سفیان ثوری و ابو الطفیل تفضیل علی ع علی عثمان رض کی قائل ہین پس اگر قول حضرت
عبداللہ نص قطعی تھا تو ہر قول سے صریحا کیون عدول کرتے نہم اگر ہم تسلیم بہی کرین تب یہہ ثابت ہوگا کہ اہا بہین
حضرت عبداللہ کا اپنا اجتہاد خاص تہا اور یہہ قول متفردات سے ہی نہ اجماعی ہے بلکہ متکلمین نے بلا اعتماد تصور
کرکے مسئلہ تفضیل کو ظنیات اجتہادیہ مین داخل کیا دہم محقق تفتازانی شرح عقائد نسفی مین تفضیل بحیثیت کثرت
ثواب مین توقف کرتے ہین اور بعضی سیاست مدن مین بترتیب کہتے ہین یازدہم مولوی ولی اللہ ازالۃ الخفا مین

ت بجانب ائمہ اثنا عشر و خلافت بمعنی بادشاہت بجانب خلفاء راشدین کہتے ہین دوازدہم ملا جامی شواہد النبوت میں
ی الدین ابن العربی فتوحات مکیہ مین نام بنام از امام اول علی ابن ابیطالب ع تا امام ثانی عشر امام مہدی کہتے ہین
یہ اقوال خلاف حدیث عبداللہ کے ہے **بخاری ۶ جلد صفحہ ۲۰۷** عَنِ النَّبِیِّ ص قَالَ لَوْ کُنْتُ مُتَّخِذًا
اُمَّتِیْ خَلِیْلًا لَاتَّخَذْتُ اَبَا بَکْرٍ رض وَلٰکِنْ اَخِیْ وَصَاحِبِیْ وَاَیْضًا فِیْهِ وَقَالَ لَوْ کُنْتُ
تَّخِذًا خَلِیْلًا لَاتَّخَذْتُهٗ خَلِیْلًا وَلٰکِنْ اُخُوَّةُ الْاِسْلَامِ اَفْضَلُ ذَکَرَ الْقَسْطَلَانِیُّ قَالَ الشَّیْخُ
حَجَرٍ فِی الْفَتْحِ وَاسْتَشْکَلَ بِاَنَّ الْخُلَّةَ اَفْضَلُ مِنْ اُخُوَّةِ الْاِسْلَامِ وَاُجِیْبَ بِاَنَّ الْمُرَادَ اَنَّ
وَدَّةَ الْاِسْلَامِ مَعَ النَّبِیِّ اَفْضَلُ مِنْ مُوَدَّتِهٖ مَعَ غَیْرِهٖ وَاَیْضًا قَالَ الْقَسْطَلَانِیُّ ثُمَّ اِنَّ قَوْلَهٗ لَوْ
ت مُتَّخِذًا خَلِیْلًا غَیْرَ رَبِّیْ یُشْعِرُ بِاَنَّهٗ لَمْ یَکُنْ لَهٗ خَلِیْلٌ مِنْ بَنِیْ اٰدَمَ وَمِنْ حَدِیْثِ اُبَیِّ بْنِ کَعْبٍ اِنَّ خَلِیْلِیْ
وْبَکْرٍ رض مُعَارِضٌ بِحَدِیْثِ جُنْدَبٍ عِنْدَ مُسْلِمٍ اَنَّهٗ سَمِعَ النَّبِیَّ ص یَقُوْلُ قَبْلَ مَوْتِهٖ بِخَمْسٍ اِنِّیْ اَبْرَءُ اِلَی اللّٰهِ
یَکُوْنَ لِیْ مِنْکُمْ خَلِیْلًا وَهٰذَا الْحَدِیْثُ مِنْ اَفْرَادِهٖ اگر مین اپنی امت سے کسیکو خلیل اپنا گردانتا
ہر آئینہ حضرت ابی بکر رض کو اور وہ برادر و صاحب حوض کوثر میرے ہین * اور صیغہ اُخُوَّتْ سے برادری در اسلام
ساتھہ بہتر ہے * شارح کہتے ہین کہ مشکل یہہ ہے کہ دوسری حدیث مین ہے کہ سیوای خدا کے کوئی خلیل میرا
ین ہے بنی آدم سے پس حدیث خُلَّتْ ابی بکر رض کی متفردات سے ہے * اور بمقابلہ روایت نقیض کے خبر واحد
عمل کی نہیں ہے جیسا کہ کتب اصول مین لکہا ہے **بخاری ۶ جلد صفحہ ۱۷** قَالَ صلعم اِنْ لَمْ تَجِدِیْنِیْ
تِ اَبَا بَکْرٍ رض قَالَ الْقَسْطَلَانِیُّ لٰکِنَّ اَسْنَادَهٗ ضَعِیْفٌ فرمایا نبی نے کہ جسوقت تم لوگ مجھے نپاو
سوقت رجوع کرو طرف ابی بکر رض کے شارح کہتے ہین روایت اسکی ضعیف ہے **بخاری ۶ جلد صفحہ ۲۷**
قَالَ النَّبِیُّ ص وَوَاسَانِیْ بِنَفْسِهٖ وَمَالِهٖ قَالَ الْقَسْطَلَانِیُّ هُوَ مِنْ اَفْرَادِهٖ فرمایا نبی نے کہ اعانت
میری جان و مال سے ابی بکر رض نے شارح کہتے ہین کہ خبر واحد ہے اور برہان الدین شافعی فی سیرۃ الحلبیہ مین
حدیث کی تضعیف کی ہے کہ قصہ غار مین مذکور ہوا ہے * اگر یہہ روایت صحیح ہوتی تب خیرات و صدقات مالکی
کثیر بطریق شہرت ہے راوی ہوتی **ازالۃ الخفا صفحہ ۳۰۳** عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ اَنَّهٗ کَانَ یُحَدِّثُ
رَسُوْلَ اللّٰهِ ص قَالَ اُرِیَ اللَّیْلَةَ رَجُلٌ صَالِحٌ اَنَّ اَبَا بَکْرٍ نِیْطَ بِرَسُوْلِ اللّٰهِ ص وَنِیْطَ عُمَرُ بِاَبِیْ بَکْرٍ
نِیْطَ عُثْمَانُ بِعُمَرَ قَالَ جَابِرٌ فَلَمَّا قُمْنَا مِنْ عِنْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ص قُلْنَا اَمَّا الرَّجُلُ الصَّالِحُ فَرَسُوْلُ
ص وَاَمَّا تَنَوُّطُ بَعْضِهِمْ بِبَعْضٍ فَهُمْ وُلَاةُ هٰذَا الْاَمْرِ الَّذِیْ بَعَثَ اللّٰهُ بِهٖ نَبِیَّهٗ ص اَیْضًا فِیْهِ

صفحہ ٣٠٤ وُضعَ احجارٌ عن عائشةَ قالت اوّلُ حجرٍ حملہُ النبیؐ لبناءِ المسجدِ ثمّ حملَ ابوبکرٍ
حجرًا اٰخرَ ثمّ حملَ عمرُ حجرًا اٰخرَ ثمّ حملَ عثمانُ حجرًا اٰخرَ فقلتُ یا رسولَ اللہِؐ الا ترٰی الٰی ھؤلاءِ
کیفَ یسعدونکَ فقالَ یا عائشۃُ ھؤلاءِ الخلفاءُ من بعدی بعد ازان تقریر کردند خلافت رابوجہی
منطبق باشد بر خلفاءِ ثلاثہؓ لاغیر * ایک سنگ اوٹہایا جناب نبیؐ نے بعدہٗ ابوبکرؓ بعدہٗ عمرؓ بعدہٗ عثمانؓ نے اور
کہا کہ یا رسول اللہؐ کیا یہہ لوگ رفاقت آپ کی کرتے ہین امر خیر مین فرمایاؐ سنے کہ ای عائشہ یہہ لوگ خلفاء ہین بعد
میرے * اگر یہہ حدیث صحیح تہی بروز سقیفہ کے انصار نے کیون مخالفت کیا اور کس لئے واسطے اطمینان انصار و علیؑ
و زبیر و بنی ہاشم کی پڑہکر سنائی گئی اور بروایت مسلم لم یستخلف رسولُ اللہِؐ و بقول نواوی و عقائد
جلالی لم ینصّ رسولُ اللہِؐ لاحدٍ و بقول باقلانی ان کان لھم نصًّا لم یقع النزاعُ فیھ
ایضا فیہ ابوداؤد صفحہ ٣٠٤ عن سفینۃَ مولٰی اُمِّ سلمۃؓ قالَ کانَ رسولُ اللہِؐ اذا صلّی
الصبحَ ثمّ اقبلَ علٰی اصحابہٖ فقالَ ایُّکم رای رؤیا فقالَ رجلٌ انا یا رسولَ اللہِؐ کانَ
میزانًا نزلَ بہٖ من السماءِ فوضعتَ فی کفّۃٍ و وضعَ ابوبکرٍؓ فی کفّۃٍ اخرٰی فرجحتَ بابی بکرٍ
فرفعتَ و نزلَ ابوبکرٍؓ مکانہٗ فجیءَ بعمرَ بنِ الخطّابِ فوضعَ فی الکفّۃِ الاخرٰی فرجحَ
ابوبکرٍؓ ثمّ رفعَ ابوبکرٍؓ و وضعَ عثمانُ فرجحَ عمرُ ثمّ رفعَ المیزانُ قالَ فتغیّرَ وجہُ رسولِ
اللہِؐ ثمّ قالَ خلافۃُ النبوّۃِ ثلٰثونَ عامًا ثمّ یکونُ ملکٌ یہہ حدیث بحث خلافت اجماعی مین
گذری ہے اسمین عذر اسقدر ہے کہ یہہ خواب بطور الہام مغیبات کی واقع ہوا اور اسمین نام حضرت امیر علیہ السلام کا
مندرج نہین ہے اور میزان بعد خلافت حضرت ذی النورین کی مرتفع ہوگئی تب خلافت چہارم حضرت امیرؑ کی ناحق
و باطل قرار پاویگی ایضا فیہ ابوداؤدُ عن ابی بکرۃَ انّ النبیَّؐ قالَ ذاتَ یومٍ من رای منکم
رؤیا فقالَ رجلٌ انا رایتُ کانّ میزانًا نزلَ من السماءِ فوزنتَ انتَ بابی بکرٍ فرجحتَ
انتَ بابی بکرٍؓ ثمّ وزنَ ابوبکرٍؓ و عمرُؓ فرجحَ ابوبکرٍؓ ثمّ وزنَ عمرُؓ و عثمانُؓ فرجحَ عمرُؓ
ثمّ رفعَ المیزانُ فراینا الکراھیۃَ فی وجہِ رسولِ اللہِؐ عذرات شیعہ مثل عذرات حدیث سفینہ
کے ہے مسلم ٢ جلد صفحہ ١٢ عن ابنِ عمرَ فوضعَ راسہٗ ساعۃً ثمّ رفعہٗ الیَّ فقالَ انّ اللہَ
عزّ و جلّ یحفظُ دینہٗ و انّی لاَن لا استخلفُ فانّ رسولَ اللہِؐ لم یستخلف بخاری ٢ جلد
صفحہ ٢٠٢ عن ابنِ عمرَ قالَ قیلَ لعمرَ الا تستخلفُ قالَ ان استخلفُ فقد استخلفَ من ھو

خیرٌ مِنّی ابوبکرٍ رض وَاِن اَترُکْ فَقَد تَرَکَ مَنْ هُوَ خَیرٌ مِنّی رَسُولُ اللّٰهِ ص فَاَثنَوا عَلَیهِ فَقَالَ
رَاغِبٌ وَرَاهِبٌ وَدِدتُ اِنّی نَجَوتُ مِنهَا کَفَافًا لَا لِیْ وَلَا عَلَیَّ لَا اَتَحَمَّلُهَا حَیًّا وَمَیِّتًا **ترمذی**
صفحہ ۵۰ عَنِ ابنِ عُمَرَ عَن اَبِیهِ قَالَ قِیلَ لِعُمَرَ بنِ الخَطَّابِ لَوِ استَخلَفتَ قَالَ اِن اَستَخلِفْ
فَقَدِ استَخلَفَ اَبُوبَکرٍ رض وَاِن لَم اَستَخلِفْ لَم یَستَخلِفْ رَسُولُ اللّٰهِ ص **نووی ۲ جلد صفحہ ۲۷۳**
اَجمَعَتِ الصَّحَابَةُ عَقدَ الخِلَافَةِ فَتَرَکَهُ وَتَقَدَّمَ بِهِ بِفَضِیلَةٍ وَلَو کَانَ هُنَاکَ عَلَیهِ اَو عَلیٰ
غَیرِهِ لَم یَقَعِ المُنَازَعَةُ مِنَ الاَنصَارِ وَغَیرِهِم وَفِی شَرحِ عَقَائِدِ الجَلَالِیَّةِ لَم یَنُصَّ
رَسُولُ اللّٰهِ ص عَلیٰ اَحَدٍ خِلَافًا لِلبَکرِیَّةِ فَاِنَّهُم زَعَمُوا النَّصَّ عَلیٰ اَبِی بَکرٍ رض **سوال اہلسنت**
ہر شیعہ محب علیؑ کا بکمال جانثاری کی دعوی کرتے ہین اور حال آنکہ اہل کوفہ شیعیان علی نے جناب امام حسین علیہ السلام
کو طلب کیا اور وقت پر منحرف ہو گئے چنانچہ کتاب جلد عاشر بحار الانوار مجلسی صفحہ ۱۹۳ مین مذکور ہے قَالَ الشَّیخُ
المُفِیدُ فِی الاِرشَادِ رَوَی الکَلبِیُّ وَالمَدَائِنِیُّ وَغَیرُهُمَا مِن اَصحَابِ السِّیرَةِ قَالُوا لَمَّا
مَاتَ الحَسَنُ تَحَرَّکَتِ الشِّیعَةُ بِالعِرَاقِ وَکَتَبُوا اِلَی الحُسَینِ فِی خَلعِ مُعٰوِیَةَ وَالبَیعَةِ لَهُ
فَامتَنَعَ عَلَیهِم وَذَکَرَ اَنَّ بَینَهُ وَبَینَ مُعٰوِیَةَ عَهدًا لَا یَجُوزُ لَهُ نَقضُهُ حَتّٰی یَمضِیَ
المُدَّةُ فَاِذَا مَاتَ مُعٰوِیَةُ نَظَرَ فِی ذٰلِکَ **وصفحہ ۱۹۵** وَبَلَغَ اَهلَ الکُوفَةِ هَلَاکُ
مُعٰوِیَةَ فَاَرجَفُوا بِیَزِیدَ وَعَرَفُوا خَبَرَ الحُسَینِ وَامتِنَاعَهُ مِن بَیعَتِهِ وَمَا کَانَ مِن
اَمرِ ابنِ الزُّبَیرِ فِی ذٰلِکَ وَخُرُوجَهُمَا اِلیٰ مَکَّةَ فَاجتَمَعَتِ الشِّیعَةُ بِالکُوفَةِ فِی مَنزِلِ سُلَیمَانَ
بنِ صُرَدٍ الخُزَاعِیِّ فَذَکَرُوا هَلَاکَ مُعٰوِیَةَ فَحَمِدَ اللّٰهَ وَاَثنیٰ عَلَیهِ وَاَثنَوا عَلَیهِ فَقَالَ سُلَیمَانُ
اِنَّ مُعٰوِیَةَ قَد هَلَکَ وَاِنَّ حُسَینًا قَد نَقَضَ عَلَی القَومِ بِبَیعَتِهِ وَقَد خَرَجَ اِلیٰ مَکَّةَ وَاَنتُم
شِیعَتُهُ وَشِیعَةُ اَبِیهِ فَاِن کُنتُم تَعلَمُونَ اَنَّکُم نَاصِرُوهُ وَمُجَاهِدُوا عَدُوِّهِ فَاکتُبُوا
اِلَیهِ وَاِن خِفتُمُ القَتلَ وَالوَهنَ فَلَا تَغُرُّوا الرَّجُلَ فِی نَفسِهِ قَالُوا لَا بَل نُقَاتِلُ عَدُوَّهُ
وَنَقتُلُ اَنفُسَنَا دُونَهُ فَاکتُبُوا اِلَیهِ الخ **الجواب** کوفہ مین شیعہ وخوارج دونو تھے اور مجرد کوفی ہونا مذمت جمیع
کو مستلزم نہین ہے سفیان ثوری واعمش وامام ابوحنیفہ علماء اہلسنت کوفی ہین اور جن کوفیان نے نامہ لکھکر بیوفائی کیا
شیعہ ہو یا سنی بطمع زر یا بخوف جان امام وقت سے منحرف ہوا اور نصرت نہ دیا ہم شیعہ اوسکی مدح کب کرتے ہین
اور پھر بھی کوفی تھے کہ ہمراہ مختار بن ابی عبید بن مسعود بن عمر الثقفی وابراہیم بن الاشتر وسلیمان بن صرد الخزاعی کے

جماع کرکے لطلب خون حسین کھڑا ہوا اور عوض اپنا بیٹے امیہ سے لیا اور قلعہ ملروین تک قبضہ کیا اور جو کوئی اشنا
راہ میں پوچھتا تھا کہ تم کون ہو اور کہاں جاتے ہو تو کہتے تھے کہ نحن ثار الحسین اور جوق جوق دخیل خیل خلائق بہ
بیعت مختار اکثر شریک ہوئی اور جمع کثیر اشقیا کو قتل کیا کہ کتب تاریخ میں بطریق صحیح مذکور ہے اور مختار لقبی شیعہ
ہے اور عبداللہ ابن عمر کے سالی اور بسفارش ابن عمر رض کو عبداللہ ابن زیاد نے حبس سے رہائی دیا اور مختار نے
بنام علی بن الحسین بیعت لیا اور مخالفین کوفہ کو قتل و تاراج کیا اور تمامی قاتلان کو بصعوبت شدید واصل جہنم
کیا اور مال تحصیل کرکے اور سرہای قاتلان نزد علی بن الحسین علیہ السلام کے مدینہ روانہ کیا اور امام علیہ السلام نے
دعا حق مختار کے ارشاد کیا ہے اور بعض مورخین نے براہ تعصب یا بعض روایت ضعیفہ سے ارتداد و دعوی
امامت مختار پیدا ہوتا ہے قابل اعتماد و التفات نہیں ہے اور لکھا ہے قاضی نور اللہ شوستری نے مجالس المومنین
میں کہ یہ انتقام قاتلان بدعای حضرت امیر کے واقع ہوا **سوال اہل سنت** مسئلہ حب الختنین وتفضیلہ
الشیخین موافق حدیث إِنَّ اللهَ يَتَجَلَّى لِكُلٍّ عَامَّةً وَلِأَبِي بَكْرٍ خَاصَّةً **ایضا** مَا صَبَّ اللهُ
شَيْئًا فِي صَدْرِي فَكُلُّهَا صَبَبْتُ فِي صَدْرِ أَبِي بَكْرٍ رض **جواب شیعہ** صاحب سفر السعادت نے دونوں
احادیث کو وضعی لکھا ہے اور شرح فارسی مشکوۃ میں ہے در بعضی احادیث منقولہ در فضائل ابوبکر الصدیق
نیز حکم بوضع کردہ اند ہمچنان حالست در دیگر روایات **شرح مواقف صفحہ ٦١٧** فِي إِمَامَةِ الْمَفْضُولِ
مَعَ وُجُودِ الْفَاضِلِ وَرُبَّ مَفْضُولٍ فِي عِلْمِهِ وَعَمَلِهِ هُوَ بِالزَّعَامَةِ وَالرِّيَاسَةِ أَعْرَفُ وَ
بِشَرَائِطِهَا أَقْوَمُ وَعَلَى تَحَمُّلِ أَعْبَائِهَا أَقْدَرُ وَفَصَّلَ قَوْمٌ فِي هٰذِهِ الْمَسْئَلَةِ فَقَالُوا نَصْبُ
الْأَفْضَلِ إِنْ أَثَارَ فِتْنَةً يَجِبُ كَمَا إِذَا فُرِضَ أَنَّ الْعَسْكَرَ وَالرَّعَايَا لَا يَنْقَادُونَ لِلْفَاضِلِ
بَلْ لِلْمَفْضُولِ وَإِلَّا وَجَبَ خَلِيفَةً واما ہونا مفضول کا بہ نسبت فاضل کے بغرض حصول انقیاد و امن
رفع فتنہ کے اولی و بہتر ہے **حاشیہ خیالی** قَالَ النَّبِيُّ صلعم مَا طَلَعَتِ الشَّمْسُ وَلَا غَرَبَتْ بَعْدَ
النَّبِيِّينَ وَالْمُرْسَلِينَ عَلَى أَحَدٍ أَفْضَلَ مِنْ أَبِي بَكْرٍ رض وَأَيْضًا فِي إِزَالَةِ الْخِفَاءِ وَتَارِيخِ الْخُلَفَاءِ
وَمِشْكٰوةِ بَابِ مَنَاقِبِ عَلِيٍّ رض قَالَ كَانَتْ لِي مَنْزِلَةٌ مِنْ رَسُولِ اللهِ صلعم لَمْ تَكُنْ لِأَحَدٍ مِنَ
الْخَلَائِقِ تَارِيخُ الْخُلَفَاءِ قَالَ الْإِمَامُ أَحْمَدُ مَا وَرَدَ لِأَحَدٍ مِنْ أَصْحَابِ رَسُولِ اللهِ صلعم مِنَ
الْفَضَائِلِ مَا وَرَدَ لِعَلِيٍّ رض أَخْرَجَهُ الْحَاكِمُ إِزَالَةُ الْخِفَاءِ لَوْلَا عَلِيٌّ لَهَلَكَ عُمَرُ **شرح
عقائد نسفی صفحہ ٩٤** وَأَمَّا نَحْنُ فَقَدْ وَجَدْنَا دَلَائِلَ الْجَانِبَيْنِ مُتَعَارِضَةً وَلَمْ نَجِدْ

هٰذِهِ الْمَسْئَلَةِ بِمَا يَتَعَلَّقُ بِهِ شَيْءٌ مِنَ الْاَعْمَالِ اَوْ يَكُوْنُ التَّوَقُّفُ فِيْهِ مُخِلًّا لِشَيْءٍ مِنَ
الْوَاجِبَاتِ وَالسَّلَفُ كَانُوْا مُتَوَقِّفِيْنَ فِيْ تَفْضِيْلِ عُثْمَانَ رَضِ حَيْثُ جَعَلُوْا مِنْ عَلَامَاتِ
السُّنَّةِ وَالْجَمَاعَةِ تَفْضِيْلَ الشَّيْخَيْنِ وَمَحَبَّةَ الْخَتَنَيْنِ وَالْاِنْصَافُ اَنَّهُ اِنْ اُرِيْدَ بِالْاَفْضَلِيَّةِ
كَثْرَةُ الثَّوَابِ فَلِلتَّوَقُّفِ جِهَةٌ وَاِنْ اُرِيْدَ كَثْرَةُ مَا يَعُدُّهُ ذَوُو الْعُقُوْلِ مِنَ الْفَضَائِلِ فَلَا وَخِلَافَتُهُمْ
اَيْ نِيَابَتُهُمْ عَنِ الرَّسُوْلِ فِيْ اِقَامَةِ الدِّيْنِ بِحَيْثُ يَجِبُ عَلٰى كَافَّةِ الْاُمَمِ الْاِتِّبَاعُ عَلٰى هٰذَا
التَّرْتِيْبِ اَيْضًا يَعْنِيْ اِنَّ الْخِلَافَةَ بَعْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ص لِاَبِيْ بَكْرٍ ثُمَّ لِعُمَرَ ثُمَّ لِعُثْمَانَ ثُمَّ لِعَلِيٍّ
سعدالدین تفتازانی صاف کہتے ہیں کہ فضیلت شیخین بحیث سیاست مدنی کہ خلافت صوری ہے ہم توقف نہیں کرتے ہیں
اور افضلیت بحیث کثرت ثواب کے مجھے توقف ہے یعنی حضرت امیر خلافت باطنی میں افضل صحابہ ہیں اور حدیث
خیالی و حدیث مشکوٰۃ سے نقیض ہے اور اگر شیخین افضل حسباً و نسباً و علماً و قرباً و سابقۃً و زہداً و سخاءً و حیاءً
ہوتی تب سید شریف کیوں خلافت مفضول کے قائل ہوتے اور امام احمد و خود حضرت عمر فاروق رض تفضیل علیؓ
کے قائل ہیں تب اصول تفضیل الشیخین غلط ثابت ہوا اور خلافت بمعنی مَنْ يَخْلُفُ فِيْ اٰثَارِ النُّبُوَّةِ هُوَ عَلِيٌّ
و خلافت بمعنی مَنْ يَخْلُفُ فِي الْاِمَارَةِ وَالسِّيَاسَةِ هُوَ مِنَ التَّيْمِيَّةِ وَالْعَدَوِيَّةِ وَالْاُمَوِيَّةِ وَ
الْمَرْوَانِيَّةِ وَالْعَلَوِيَّةِ وَالْعَبَّاسِيَّةِ الْهَاشِمِيَّةِ وَغَيْرِهِمْ اَحَادِيْثَ مَا صَحَّتْ اِنَّهُ بِحَدِيْثِ اَنَا
دَارُ الْحِكْمَةِ وَعَلِيٌّ بَابُهَا وَاَنَا مَدِيْنَةُ الْعِلْمِ وَعَلِيٌّ بَابُهَا کے خلاف ہے تحفۃ الاخیار
مولوی عبدالحی لکھنوی صفحہ ۳ وَمِنْهَا مَا رَوَاهُ اَحْمَدُ وَاَبُوْدَاؤُدَ عَنِ الْعِرْبَاضِ بْنِ
سَارِيَةَ قَالَ صَلّٰى بِنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صلعم ذَاتَ يَوْمٍ ثُمَّ اَقْبَلَ عَلَيْنَا فَوَعَظَنَا مَوْعِظَةً بَلِيْغَةً
ذَرَفَتْ مِنْهُ الْعُيُوْنُ وَوَجِلَتْ مِنْهُ الْقُلُوْبُ فَقَالَ قَائِلٌ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ كَاَنَّ هٰذِهِ مَوْعِظَةُ
مُوَدِّعٍ فَمَاذَا تَعْهَدُ اِلَيْنَا فَقَالَ اُوْصِيْكُمْ بِتَقْوَى اللّٰهِ وَالسَّمْعِ وَالطَّاعَةِ وَاِنْ كَانَ عَبْدًا
حَبَشِيًّا فَاِنَّهُ مَنْ يَعِشْ مِنْكُمْ بَعْدِيْ فَسَيَرَى اخْتِلَافًا كَثِيْرًا فَعَلَيْكُمْ بِسُنَّتِيْ وَسُنَّةِ
الْخُلَفَاءِ الرَّاشِدِيْنَ الْمَهْدِيِّيْنَ تَمَسَّكُوْا بِهَا وَعَضُّوْا عَلَيْهَا بِالنَّوَاجِذِ وَاِيَّاكُمْ وَمُحْدَثَاتِ
الْاُمُوْرِ فَاِنَّ كُلَّ مُحْدَثَةٍ بِدْعَةٌ وَكُلَّ بِدْعَةٍ ضَلَالَةٌ وَقَالَ السَّيِّدُ السَّنَدُ فِيْ
حَوَاشِي الْمِشْكٰوةِ قَوْلُهُ وَسُنَّةِ الْخُلَفَاءِ الْاَرْبَعَةِ وَلَيْسَ الْمُرَادُ نَفْيَ الْخِلَافَةِ عَنْ غَيْرِهِمْ
لِاَنَّهُ صلعم قَالَ يَكُوْنُ فِيْ اُمَّتِيْ اِثْنَا عَشَرَ خَلِيْفَةً وَاِنَّمَا الْمُرَادُ تَفْخِيْمُ اَمْرِهِمْ وَتَصْوِيْبُ

رايهم والسيادة لهم بالتفوق على غيرهم وانما ذكر سنتهم فى مقابلة سنته لانه
علم انهم لا يخطئون فيما يستخرجونه من السنة بالاجتهاد ولانه علم ان بعض
سننه لا يشتهر الا فى زمانهم فاضاف اليهم دفعا لتوهم من ذهب رد تلك السنة
وذكر بعضهم ان المراد بسنة الخلفاء ههنا ما يتعلق بامور الجهاد والسياسة وقال
العلامة عبد الغنى بن العلامة اسمعيل النابلسى الدمشقى فى الحديقة الندية
شرح الطريقة المحمدية قوله صلعم فعليكم بسنتى الحديث اى الزموا يقال عليك زيدا
اى الزمه وسنته اسم لاقواله وافعاله واعتقاداته واخلاقه وسكوته عند قول
الغير او فعله والخلفاء جمع خليفة والمراد من الخلفاء الاربعة ابو بكر وعمر وعثمان
وعلى وافراد الضمير فى قوله عضوا عليها اشارة الى ان سنة الخلفاء بعده هى سنته
ايضا لانهم سنوها من شريعته ارشادا وهداية للقاصرين الى طريقته صلعم لا
قبل من نفوسهم لتمشية اغراضها صفحه ١١ ايضا ما اختاره صاحب البحر حيث قال و
الذى ظهر للعبد الضعيف ان السنة ما واظب عليه النبى صلعم لكن ان كانت لا مع الترك
فهو دليل السنة المؤكدة وان كانت مع الترك احيانا فهو دليل غير المؤكدة وان
اقترنت بالانكار على من لم يفعله فهو دليل الوجوب وتبعه فى ذلك عبد المولى
الدمياطى فى تعاليق الانوار حاشية الدر المختار والشيخ عمر المصرى فى الجواهر
النفيسة شرح الدرة المنيفة وغيرهما وفيه مع ورود بعض ما مر من عدم صدقه
على سنة الخلفاء والتراويح والاذان ونحو ذلك لزوم خروج كثير من السنن
التى صرحوا بكونها مؤكدة عن المؤكدة كتثليث اعضاء الغسل لثبوت تركها
احيانا فتدخل فى غير المؤكدة ولزوم خروج مسح الرقبة وغيره مما جعلوه من
سنن الزوائد عن غير المؤكدة لعدم ثبوت المواظبة عليها ولزوم ما فعله صلعم احيانا
عن مطلق السنة لاعتبار المواظبة فى تعريفها فهذا التعريف مخل بالمرام فاحفظه فانه
من سوانح الوقت القول السابع عشر ما اختاره العلامة عبد العزيز البخارى ناقلا عن
ابى اليسر من السنة موما واظب عليه النبى آ والخلفاء بعده وقال فى التحقيق شرح

المنتخب الحسامي ذكر ابو اليسر اما حكم السنة فهو ان كل فعل واظب عليه رسول
الله ﷺ مثل التشهد في الصلوة والسنن الرواتب يندب الى تحصيله ويلام على تركه
مع لحوق اثم يسير وكل فعل لم يواظب عليه بل ترك في بعض الاحوال كالطهارة
لكل صلوة وتكرار الغسل في اعضاء الوضوء والترتيب في الوضوء فانه يندب الى تحصيله
ولا يلام على تركه واما التراويح في رمضان فانها سنة الصحابة اذا لم يواظب عليها
رسول الله ﷺ بل واظب عليه الصحابة اذا لم يواظب عليها رسول الله ﷺ بل واظب عليه
الصحابة وهي مما ندب الى تحصيله ويلام على تركه ولكنها دون ما واظب عليه رسول
الله ﷺ فان سنة النبي ﷺ اقوى من سنة الصحابة قال ابو اليسر وهذا عندنا واصحاب
الشافعي يقول السنة نفل واظب عليه الرسول فاما النفل الذي واظب عليه الصحابة
فليس بسنة وهي على اصلهم مستقيم فانهم لا يرون اقوال الصحابة حجة فلا يرون
افعالهم ايضا سنة وعندنا اقوالهم حجة فيكون افعالهم حجة وقال هو ايضا في
كشف اصول البزدوي فان سنة النبي ﷺ اقوى من سنة الصحابة هذا عندنا واصحاب
الشافعي يقولون السنة ما واظب عليه النبي ﷺ فاما النفل الذي واظب عليه الصحابة
فليس بسنة وهو على اصلهم مستقيم فانهم لا يرون اقوال الصحابة حجة صفحه ٢٦
قلت اختلف العلماء في هذا الباب على قولين الاول ان حديث كل بدعة ضلالة
وكل ضلالة عام مخصوص البعض والمراد به البدعة السيئة وتسموا البدعة الى
واجبة ومندوبة ومكروهة ومحرمة ومباحة وهو الذي رواه ابو نعيم في حلية
الاولياء عن الامام الشافعي انه قال المحدثات في الامور ضربان احدهما ما
احدث مما خالف كتابا او سنة او اثرا او اجماعا فهذه البدعة هي الضلالة و
الثاني ما احدث من الخير وهذه غير مذمومة وقد قال عمر رض في قيام رمضان
نعمت البدعة هذه يعني انها محدثة لم تكن قال ابن تيمية في منهاج السنة هذا
الاجتماع لما لم يكن قد فعل سماه بدعة لان ما فعل ابتداء يسمى في اللغة بدعة و
ليس ذلك بدعة شرعية فان البدعة الشرعية التي هي ضلالة ما فعل بغير دليل شرعي

صفحہ ٢٧ ولعلك تتفطن من ههنا ان ما قال الزرقانی فی شرح الموطاء كما نقلنا سابقا من ان البدعة الشرعية ينقسم الى احكام خمسة ليس بصحيح بل المنقسم اليها انما هو البدعة بالمعنى الاعم ولما البدعة الشرعية فكلها ضلالة الامر الثالث ان سنة الخلفاء ايضا لازم الاتباع وتاركها اثم وان كان اثمه دون اثم تارك السنة النبوية **صفحہ ٧** فی الموضوع فی معرفة الموضوع لعلی القاری **حديث** اختلاف امتی لكم رحمة زعم كثير من الائمة انه لا اصل له وقال السيوطی اخرجه نصر المقدسی فی الحجة والبيهقی فی الرسالة الاشعرية بغير سند واورده الحليمی والقاضی حسين وامام الحرمين ولعله خرج فی بعض كتب الحفاظ التی لم تصل الينا وقال الزركشی قوله عن عمر بن عبد العزيز قال ما سرنی لو اصحاب محمد ما اختلفوا لانهم لو لم يختلفوا لم يكن رخصة قلت الحاصل ان هذا الحديث قد خرجه بالفاظ متقاربة جمع من اصحاب كتب الحديث بطرق كلها ضعيفة وقد اختلف فی كونه موضوعا ترجمہ فرمایا جناب نبی صلعم نے کہ ہم تمکو وصیت کرتے ہین کہ بعد میرے جب تم لوگونمین اختلاف واقع ہو تب عمل کیجیو میری سنت اور سنت خلفاء راشدین پر اور جو امور محدثات سے ہے وہ بدعت ہے اور بدعت ضلالت ہے **جواب شیعہ** جناب نبی صلعم نے فرمایا ہے الائمة اثنا عشر اور خلفاء راشدین چار ہین پس حدیث اول سے نفی خلافت از پنجم تا دوازدہم لازم اویگی اور بصورت ایجاب حدیث مذکور کے لازم آویگا کہ بجز خلفاء اربعہ کے فعل خلفاء دیگر کا سنت نہین ہے اور یہہ امر خلاف عقل ہے اور نقیض یہہ ہے فان كل محدثة بدعة وكل بدعة ضلالة اور جب سنت خلفاء راشدین کے شرائع خاتم المرسلین مین داخل ہوکر زیادہ کیا گیا تب معلوم ہوا کہ دین اسلام ناقص و ناتمام تہا اور فرمایا خدا نے اليوم اكملت لكم دينكم یعنی کامل کیا مینے دین کو تمہارے اور ابن اثیر وغیرہ بدعت کے دو قسم کہتے ہین بدعت حسنہ و بدعت سیئہ اور نماز تراویح وغیرہ کو سنت صحابہ کہتے ہین اور حال آنکہ حدیث مین مطلق لفظ بدعت و محدثات کا وارد ہوا ہے اور باتفاق متکلمین کے خلفاء ثلاثہ رضہ مجتہدین سے تہے تب لازم آویگا کہ تمامی مجتہدین کا حکم سنت ہوا اور اکثر مسائل اختلافی مین صحابہ عصر نے قول شیخین کو قبول نکیا مگر امر خالد و اسامہ کے پس بنابراں حدیث کے منکر پر کیا حکم ہوگا اور منکر قول حضرت صدیق حضرت عمر رضہ ہوتے تہے اور لبا مسائل اختلافی شیخین اس کتاب مین مذکور ہوئی ہین اور بعضون نے کہا کہ صحت تقلید

وصحت اجتہاد پر دال ہے کہ خاطی نہ تھے پس مسئلہ میراث جدہ ورحم مجنونہ وغیرہ مین خاطی وعاصم کون تہا اور بعضون نے
کہا ہے کہ مراد اسجا امور جہاد وسیاست ہی اور بعضون نے کہا ہے کہ بعض سنت آپکی عہدین جاری پاوینگی یہہ غرض
حدیث ہی پس مراد خلافت باطل ہوا اور بعض کہتی ہین کہ لفظ سنت کا سیوا نبی کے دوسرے کے واسطے استعمال کرنا
صحیح نہین ہے اَصْحَابِی کَالنُّجُوْمِ بِاَیِّہِمْ اِقْتَدَیْتُمْ اِهْتَدَیْتُمْ **تحفۃ الاخیار علی نور الانوار مولوی**
عبد الحی لکھنوی صفحہ ۵ وَقَالَ اَبُوْحَیَّانَ فِیْ تَفْسِیْرِہٖ عَلٰی مَا نَقَلَہٗ بَعْضُہُمْ قَوْلُ مُقَدَّرٍ حَتّٰی رَسُوْلُ
اللّٰہِ صلعم اِلٰی قَوْلِہٖ اِهْتَدَیْتُمْ لَمْ یَقُلْ ذٰلِکَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صلعم وَهُوَ حَدِیْثٌ مَوْضُوْعٌ لَا یَصِحُّ بِوَجْہٍ عَنْ
رَسُوْلِ اللّٰہِ صلعم قَالَ الْحَافِظُ اَبُوْ مُحَمَّدٍ عَلِیُّ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ حَزْمٍ فِیْ رِسَالَتِہٖ فِیْ اِبْطَالِ الرَّاْیِ وَالْقِیَاسِ
وَالْاِسْتِحْسَانِ نَصَّہٗ هٰذَا خَبَرٌ مَکْذُوْبٌ بَاطِلٌ لَمْ یَصِحَّ قَطُّ وَذَکَرَ اِسْنَادًا اِلَی الْبَزَّارِ صَاحِبِ
الْمُسْنَدِ قَالَ سَاَلْتُمْ عَمَّا رُوِیَ عَنِ النَّبِیِّ مِمَّا فِیْ اَیْدِی الْعَامَّۃِ اَنَّہٗ قَالَ اِنَّمَا مَثَلُ اَصْحَابِیْ
کَمَثَلِ النُّجُوْمِ یَا اَیُّهَا النَّاسُ اِقْتَدُوْا وَاهْتَدُوْا وَهٰذَا کَلَامٌ لَمْ یَصِحَّ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰہِ صلعم رَوَاہُ عَبْدُ
الرَّحِیْمِ بْنُ زَیْدِ الْعَمِّیُّ عَنْ اَبِیْہِ عَنْ سَعِیْدِ بْنِ الْمُسَیَّبِ عَنِ ابْنِ عُمَرَ مَوْقُوْفًا وَاِنَّمَا اَتٰی ضُعْفُ
هٰذَا الْحَدِیْثِ مِنْ قِبَلِ عَبْدِ الرَّحِیْمِ لِاَنَّ اَهْلَ الْعِلْمِ سَکَتُوْا عَنِ الرِّوَایَۃِ لِحَدِیْثِہٖ وَالْکَلَامُ
اَیْضًا مُنْکَرٌ لَمْ یَثْبُتْ وَالنَّبِیُّ صلعم لَا یُبِیْحُ الْاِخْتِلَافَ بَعْدَہٗ مِنْ اَصْحَابِہٖ نَصَّ کَلَامِ الْبَزَّارِ وَ
قَالَ ابْنُ سُفْیَانَ عَبْدُ الرَّحِیْمِ بْنُ زَیْدٍ کَذَّابٌ خَبِیْثٌ لَیْسَ بِشَیْءٍ وَقَالَ الْبُخَارِیُّ هُوَ مَتْرُوْکٌ
وَرَوَاہُ هٰذَا اَیْضًا حَمْزَۃُ هٰذَا سَاقِطٌ مَتْرُوْکٌ اِنْتَهٰی کَلَامُ اَبُوْ حَیَّانَ وَقَالَ عَلِیُّ الْقَارِیُّ
فِیْ شَرْحِ الْمِشْکٰوۃِ قَالَ ابْنُ الرَّبِیْعِ اِعْلَمْ اَنَّ حَدِیْثَ اَصْحَابِیْ کَالنُّجُوْمِ بِاَیِّہِمْ اِقْتَدَیْتُمْ اِهْتَدَیْتُمْ
اَخْرَجَہٗ ابْنُ مَاجَۃَ لَنَا ذَکَرَہُ الْجَلَالُ السُّیُوْطِیُّ فِیْ تَخْرِیْجِ اَحَادِیْثِ الشِّفَاءِ وَلَمْ اَجِدْہُ فِیْ
سُنَنِ ابْنِ مَاجَۃَ بَعْدَ الْبَحْثِ عَنْہُ وَقَدْ ذَکَرَہُ ابْنُ حَجَرٍ الْعَسْقَلَانِیُّ فِیْ تَخْرِیْجِ اَحَادِیْثِ الرَّافِعِیِّ
فِیْ بَابِ اَدَبِ الْقَضَاءِ وَاَطَالَ الْکَلَامَ عَلَیْہِ وَذَکَرَ اَنَّہٗ ضَعِیْفٌ وَاہٍ بَلْ ذَکَرَ عَنِ ابْنِ حَزْمٍ
اَنَّہٗ مَوْضُوْعٌ بَاطِلٌ وَقَالَ الذَّهَبِیُّ فِی الْمِیْزَانِ الْاِعْتِدَالِ فِیْ تَرْجَمَۃِ جَعْفَرِ بْنِ عَبْدِ الْوَاحِدِ
الْهَاشِمِیِّ بَعْدَ مَا نَقَلَ عَنِ الدَّارَقُطْنِیِّ اَنَّہٗ کَانَ یَضَعُ الْحَدِیْثَ وَعَنْ اَبِیْ زُرْعَۃَ اَنَّہٗ رَوٰی
اَحَادِیْثَ لَا اَصْلَ لَهَا وَعَنِ ابْنِ عَدِیٍّ یَسْرِقُ الْحَدِیْثَ وَیَاْتِیْ بِالْمَنَاکِیْرِ عَنِ الثِّقَاتِ وَمِنْ
بَلَایَاہُ عَنْ وَهْبِ ابْنِ جَرِیْرٍ عَنْ اَبِیْہِ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ اَبِیْ صَالِحٍ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَۃَ عَنِ النَّبِیِّ اَصْحَابِیْ

بالنجوم من اقتدى بشيء منها اهتدى وقال في ترجمة زيد العمي نعيم بن حماد حدثنا
عبد الرحيم بن زيد العمي عن ابيه عن سعيد بن المسيب عن عمر مرفوعا سألت ربي في
ما اختلف فيه اصحابي من بعدي فاوحى الله الي يا محمد ان اصحابك عندي بمنزلة النجوم
بعضهم اضوء من بعض فمن اخذ بشيء مما هم عليه من اختلافهم فهو عندي على
هدى هذا باطل انتهى وقال الشهاب الخفاجي في نسيم الرياض شرح شفاء عياض
وقال صلعم في حديث اخر رواه الدارقطني وابن عبد البر في العلم من طرق كلها
ضعيفة حتى جزم ابن حزم بانه موضوع وقال الحافظ العراقي كان ينبغي للمصنف
ان لا يورده بصيغة الجزم وما قيل من انه ليس بوارد لان المصنف ساقه في فضل
الصحابة وقد استقروا على جواز العمل بالحديث الضعيف في فضائل الاعمال فضلا
عن فضائل الرجال لا وجه له لان قوله اصحابي كالنجوم بايهم اقتديتم اهتديتم
فيه العمل بما نقلوه وقالوا من الاحكام وقال كمال الدين محمد في تيسير الاصول
شرح منهاج الاصول روى عبد الله بن روح المدائني بلفظ مثل اصحابي مثل النجوم
بايهم اقتديتم اهتديتم وفيه مقال ورواه بمعناه الدارمي وفيه ضعف وقد
روى من طرق كثيرة قال ابن حزم هو خبر موضوع وقال البزار لا يصح وقال البيهقي
هذا الحديث مشهور المتن واسانيده ضعيفة لم يثبت فيه اسناد انتهى ملخصا
وفي شروح الشفاء على ما نقله ناقل والعهدة عليه اعلم ان حديث النجوم اخرجه
الدارقطني في الفضائل وابن عبد البر في العلم من طريقه من حديث جابر وقال اسناده
لا يقوم به حجة لان الحارث بن عضين مجهول ورواه عبد بن حميد في مسنده
من رواية عبد الرحيم بن زيد عن ابيه عن ابن المسيب عن عمر قال البزار منكر لا
يصح ورواه ابن عدي في الكامل من رواية حمزة بن ابي حمزة النصيبي عن نافع
عن عمر بلفظ بايهم اخذتم بدل اقتديتم واسناده ضعيف لاجل حمزة لانه
متهم بالكذب ورواه البيهقي في المدخل من حديث ابن عباس وقال متنه مشهور
واسانيده ضعيفة لم يثبت منها في هذا الباب اسناد وقال ابن حزم انه مكذوب

موضوع باطل صفحه ٧ إن روي في المعتبرات عن عمر وابنه وجابر وابن عباس بألفاظ
مختلفة أقربها إلى اللفظ المذكور ما أخرجه ابن عدي في الكامل وابن عبد البر في
كتاب العلم عن ابن عمر مرفوعا مثل أصحابي مثل النجوم يهتدى بها فأيهم أخذتم
بقوله اهتديتم ولكن لم يصح منها شيء قال أحمد والبزاز نعم الحديث الصحيح تؤدي
معناه وهو حديث النجوم أمنة السماء صفحه ٧ في المجلد الأول من بحار الأنوار للمجلسي
المتأخر من أصحابنا صفحه ٧٢ قال الشيخ الطبرسي في كتاب الاحتجاجات روي عن
الصادق ع إن رسول الله ص قال ما وجدتم في كتاب الله عز وجل فالعمل به لازم لكم ولا عذر لكم
في تركه وما لم يكن في كتاب الله عز وجل وكان في سنة مني ما لم يكن فيه سنة مني
فما قال أصحابي فيكم كمثل النجوم بأيها أخذ اهتدي وبأي أقاويل أصحابي أخذتم
اهتديتم واختلاف أصحابي لكم رحمة قيل يا رسول الله ص من أصحابك قال أهل بيتي
قال محمد بن الحسين ابن بابويه القمي رض إن أهل البيت لا يختلفون ولكن يفتون
الشيعة بمر الحق وربما أفتوهم بالتقية رحمة للشيعة وقال مولانا المحسن الكاشاني
من أصحابنا الأخباريين في تفسيره الصافي إن اختلاف أصحابي رحمة معناه اختلاف في
البلاد وتفرق المواطن رحمة لكم ترجمہ اصحاب میرے مثل ستارون کی ہین جسکی چاہو اقتدا کرو
ہدایت پاؤگے اس حدیث سے اہلسنت فضائل خلفا ثلاثہ رض وغیرہم بیان کرتے ہین جواب شیعہ علماء
کثیر اہل سنت اس حدیث کو وضعی کہتے ہین اور ظاہر ہے کہ اکثر صحابہ سے خطا وفسق بھی ظہور مین آیا اور علماء
شیعہ اس حدیث سے اہل بیت مراد لیتے ہین باین دلیل کہ سب ابرار و عادل تھے اور کوئی امام مختلف الاقوال
وخاطی نہ تھی تاریخ الخلفاء صفحہ ٥٣ أخرج أبو يعلى عن أبي هريرة رض قال قال رسول الله ص
عرج بي إلى السماء فما مررت بسماء إلا وجدت فيها اسمي محمد رسول الله وأبو بكر
الصديق خلفي إسناده ضعيف لكنه ورد أيضا من حديث ابن عباس رض وابن عمر
وأنس وأبي سعيد وأبي الدرداء رض بأسانيد ضعيفة يشد بعضها بعضا جب رسول معراج کو
تشریف فرما ہوئے پایا محمد رسول اللہ وابو بکر الصدیق رض لکھا ہوا سیوطی کہتے ہین کہ سند اس حدیث کی ضعیف ہے
ایضا صفحہ ١١٦ عن ابن عمر رض إن رسول الله ص قال إن الله جعل الحق على لسان عمر وقلبه

قَالَ ابْنُ عُمَرَ وَمَا نَزَلَ بِالنَّاسِ اَمْرٌ قَطُّ فَقَالُوْا وَقَالَ اُنْزِلَ الْقُرْاٰنُ عَلٰى نَحْوِ مَا قَالَ عُمَرُ مَنْقُوْضٌ
فِيْ مَوْتِ النَّبِيِّ وَفِيْ رَجْمِ الْمَجْنُوْنَةِ وَفِيْ حَدِّ شَارِبِ الْخَمْرِ اِلٰى ثَمَانِيْنَ خدا نے زبان و قلب عمر رض پر
حق جاری کیا ہے اور کل قرآن موافق رای عمر رض کے نازل ہوا ہے پس انکار موت نبی ؐ و رجم مجنونہ و حد شرب خمر
خلاف اس حدیث کے ہے **اَيْضًا** عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ؐ لَوْ كَانَ بَعْدِيْ نَبِيٌّ
لَكَانَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ مَنْقُوْضٌ بِالْعِصْمَةِ قَبْلَ النُّبُوَّةِ لِلْاَنْبِيَاءِ صَغِيْرَةً اَوْ كَبِيْرَةً فَكَيْفَ يَصِحُّ
هٰذَا الْحَدِيْثُ اگر کوئی نبی بعد میرے ہوتا تب ہوتے عمر رض نبوت مین عصمت شرط ہے اگر قبل اسلام کے جاہلیت
عرب پر تھی حضرت عمر رض **اَيْضًا** وَاَخْرَجَ التِّرْمِذِيُّ عَنْ عَائِشَةَ رض قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ؐ اِنِّيْ لَاَنْظُرُ
اِلٰى شَيَاطِيْنِ الْجِنِّ وَالْاِنْسِ قَدْ فَرُّوْا مِنْ عُمَرَ مَنْقُوْضٌ بِوَسْوَسَةِ اٰدَمَ میننے شیاطین جن و
انسان کو دیکھا کہ سب نے فرار کیا عمر رض سے **جواب شیعہ** تفضیل عمر رض کی حضرت آدم ؑ پر لازم آتی ہے اور خدا نے
فرمایا فَوَسْوَسَ لَهُمَا الشَّيْطَانُ آدم و حوا **اَيْضًا صفحہ ۱۱۷** وَاَخْرَجَ الطَّبْرَانِيُّ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رض قَالَ جَاءَ
جِبْرَئِيْلُ اِلَى النَّبِيِّ قَالَ اَقْرِأْ عُمَرَ السَّلَامَ وَاَخْبِرْهُ اَنَّ غَضَبَهُ عِزٌّ وَرِضَاهُ حُكْمٌ مَنْقُوْضٌ
بِالْاٰيَةِ اِنَّ اللّٰهَ وَمَلٰٓئِكَتَهٗ يُصَلُّوْنَ عَلَى النَّبِيِّ فَقَالَ النَّبِيُّ ؐ قُوْلُوْا اَللّٰهُمَّ صَلِّ
عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّاٰلِ مُحَمَّدٍ وَلَمْ يَقُلْ صَلِّ عَلٰى عُمَرَ وَنُقُوْضٌ فِيْ قِرَاءَةِ نُسْخَةِ التَّوْرَاةِ وَفِي اقْتِدَاءِ
الصَّلٰوةِ فِيْ مَرَضِ النَّبِيِّ وَفِي ارْتِفَاعِ الْاَصْوَاتِ حضرت جبرئیل نے آکر نبی ؐ سے کہا کہ عمر رض سے سلام
کہو اور خبر دو کہ غصہ اونکا عزت ہے اور خوشنودی اون کی حکم شرع ہے **جواب شیعہ** یہہ حدیث مافوق شان نبی ؐ
ہے اور روایت تلاوت تورات و پیش نمازی در مرض نبی ؐ و ارتفاع آواز نقیض اسکا ہے وَاَخْرَجَ الطَّبْرَانِيُّ
وَالدَّيْلَمِيُّ عَنِ الْفَضْلِ بْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ؐ اَلْحَقُّ بَعْدِيْ مَعَ عُمَرَ حَيْثُ كَانَ
مَنْقُوْضٌ لِاخْتِلَافِ الشَّيْخَيْنِ فِيْ اِمَارَةِ اُسَامَةَ وَفِيْ عَزْلِ خَالِدٍ وَرَجْمِ الْمَجْنُوْنَةِ وَفِيْ
حَدِّ الْخَمْرِ اِلٰى ثَمَانِيْنَ فرمایا نبی ؐ نے بعد میرے حق ساتھہ عمر رض کے ہے اور وہ جس راہ پر ہوں **جواب شیعہ**
امارت اسامہ و عزل خالد و رجم مجنونہ و مسئلہ موت نبی ؐ و حد شرب خمر مین حق جانب کسکے تہا قابل غور ہے
صفحہ ۱۱۱ اَخْرَجَ ابْنُ سَعْدٍ وَقَالَ ابْنُ مَسْعُوْدٍ رض لَوْ اَنَّ عِلْمَ عُمَرَ وُضِعَ فِيْ كِفَّةِ مِيْزَانٍ وَوُضِعَ
عِلْمُ اَحْيَاءِ الْاَرْضِ فِيْ كِفَّةٍ لَرَجَحَ عِلْمُ عُمَرَ بِعِلْمِهِمْ وَلَقَدْ كَانُوْا يَرَوْنَ اَنَّهٗ ذَهَبَ بِتِسْعَةِ
اَعْشَارِ الْعِلْمِ اُعْتُرِضَ بِالْحَدِيْثِ الْمَرْوِيِّ فِي الْمِشْكٰوةِ اَنَا مَدِيْنَةُ الْعِلْمِ وَعَلِيٌّ بَابُهَا

وكي بالتنزيل فكيف اخطاء في تقبيل الحجر ورد الخمس الى علي بخلاف الصديق وجعل الامر
في الشورى وفي موت النبي ص ورجم المجنونة وحد الخمر الى ثمانين وفي امارة اسامة
وفي امر خالد اگر ايک پلہ ميزان پر علم تمامی خلق کا ہو اور ايک پلہ پر علم عمر رض کا رکہا جاوی تب سمجہا جاوے کہ نہم حصہ
ان تمام خلق کا علم ہے **جواب شيعہ** حديث مذکور ساتہہ حديث مدينۃ العلم ولولا علي لهلك عمر ورد
الشمس کے نقيض ہے صفحہ ۱۲۰ واخرج الشيخان عن عمر رض قال وافقت ربي في ثلث قلت يا رسول
الله ص لو اتخذنا من مقام ابراهيم مصلى فنزلت واتخذوا من مقام ابراهيم مصلى (سورہ بقر) وقلت
يا رسول الله ص يدخل على نسائك البر والفاجر فلو امرتهن يحتجبن فنزلت اية الحجاب
واجتمع نساء النبي ص في الغيرة فقلت عسى ربه ان طلقكن ان يبدله ازواجا خيرا
منكن فنزلت كذلك **تفسير بغوي صفحہ ۴۹** قال ابراهيم النخعي الحرم كله مقام ابراهيم
وقيل اراد بمقام ابراهيم جميع مشاهد الحج مثل عرفة ومزدلفة **بغوي صفحہ ۴۲**
قال ابن عباس وابو عبيدة امر نساء المؤمنين ان يغطين رؤسهن ووجوههن
بالجلابيب الا عينا **تفسير كبير ۱ جلد صفحہ ۱۸۷** القول الثاني ان مقام ابراهيم الحرم كله
وهو قول مجاهد الثالث انه عرفة والمزدلفة والجمار وهو قول عطاء الرابع ان الحج
كله مقام ابراهيم وهو قول ابن عباس واتفق المحققون على ان القول الاول **بيضاوي**
۲ جلد صفحہ ۱۰۶ يغطين وجوههن وابدانهن بملاحفهن اذا برزن لحاجة **ترجمہ**
حضرت فاروق رض فرماتی ہين کہ مينے موافقت کی تنزيل قرآن مين ساتہہ رای خدا کے تين مقام مين اول قرار
دينے مين جای نماز مصلی ابراہيم مين دوم برقعہ پوشی زنان مين سوم طلاق نساء مين **جواب شيعہ** آيات
ان مين بيان مفسرين اقوال مختلفہ ہے اگر موافقات عمر رض صحيح ہوتے تب قول ديگر کيون ہوتا کچھہ صحابہ
تابعين کو حضرت عمر رض سے عداوت نہ تہی **مسلم ۲ جلد** لما توفي عبد الله بن ابي دعي رسول الله ص
للصلوة فقام اليه فقمت حتى وقفت في صدره فقلت يا رسول الله ص اعلى عدو الله
ابن ابي القائل يوم كذا وكذا فوالله ما كان الا يسيرا حتى نزلت ولا تصل على احد
منهم مات ابدا جب وفات کيا عبد اللہ ابن ابی بلائے گئے جناب رسول اللہ واسطے نماز جنازہ اوسکے
تو کہڑے ہوگئے جانيکو اور حضرت عمر رض محاذی سينہ رسول ص کے آکر کہڑے ہوئے اور کہا کہ ای رسول تم دشمن خدا کی

جنازہ کی نماز پڑہو گے حالانکہ وہ توہین اسلام کی کیا کرتا تہا لیس بہت جلد خدا نے یہہ آیہ نازل کیا کہ ای نبی تم
کسی جنازہ منافق پر نماز پڑہا نہ کرو **جواب شیعہ** اسجا پر تفضیل حضرت عمر رض و خطا نبی م و عتاب آلہی معلوم تاہی
ایضاً تاریخ الخلفا سورہ بقر یسئلونک عن الخمر **معالم التنزیل بغوی صفحہ ۹۳** نزلت
فی عمر بن الخطاب و معاذ بن جبل و نفر من الانصار ان اللہ تعالی انزل فی الخمر اربع
ایات نزلت بمکۃ فقال عمر اللھم بین لنا رایک فی الخمر بیانا شافیا فانزل اللہ تحریم
الخمر فی سورۃ المائدۃ الی قولہ فھل انتم منتھون وذلک بعد غزوۃ الاحزاب
بایام فقال عمر انتہینا یا رب اہل سنت کہتی ہین کہ حرمت خمر کی بحسب سوال عمر رض کی ہوی **جواب شیعہ**
حرمت خمر کی چند آیات ہین اور علم عمر رض کا بروایت ابن سعد نو حصہ تمام عالم سے زیادہ تہا اور تورات مین خمر حرام
اور بروایت مشکوۃ سے تورات پڑہنا عمر رض کا ظاہر ہے اور خمر مزیل حواس و مورث شر و فساد ہے عقل
استعمال اسکا مذموم و قبیح معلوم ہوتا ہے تب سوال کرنا بابر حرمت خمر کے خلاف قرینہ ہے اور بیضاوی نی
سبب نزول حرمت خمر بسبب غلط پڑہنی سورہ کافرون کا حالت نشہ مین عبدالرحمن بن عوف کے لکہا ہے
ایضاً یا ایھا الذین امنوا لا تقربوا الصلوۃ **بغوی صفحہ ۱۹۳** عبد الرحمن بن عوف
صنع طعاما فدعی ناسا من اصحاب النبی صلعم واتاھم بخمر فشربوا وسکروا وحضرت الصلوۃ
المغرب فقدموا بعضھم لیصلی بھم فقرأ قل یا ایھا الکافرون اعبد ما تعبدون و نحن
عابدون ما عبدتم
ھکذا الی اخر سورۃ فانزل اللہ تعالی واتخذ عتبان ابن مالک صنیعا ودعی رجالا
من المسلمین فیھم سعد بن ابی وقاص وکان قد شوی لھم راس بعیر فاکلوا منہ
وشربوا الخمر فانشد سعد قصیدۃ فیھا ھجاء للانصار وفخر لقومہ فاخذ رجل
من الانصار لحی بعیر فضرب بہ راس سعد فشجہ موضحۃ فانطلق الی رسول اللہ
فاشتکی وشکا الیہ الانصاری فقال عمر اللھم بین لنا الخ **ایضاً** لما اکثر رسول
اللہ من الاستغفار لقوم قال عمر سواء علیھم فانزل سواء علیھم استغفرت
لھم لم یذکرہ بیضاوی والرازی والبغوی والنیشابوری والسیوطی وغیرھم
من المعتبرین ایہہ سواء علیھم موافق رای عمر رض کی نازل ہوا مگر کسی مفسر مشہور نے نہین لکہا
ایضاً لما استشار صلعم الصحابۃ فی الخروج الی بدر اشار عمر رض بالخروج فنزل

لما اخرجك ربك من بيتك جب اراده خروج غزوه بدر کیا او سوقت مشوره لیا صحابہ سے پس عمر رض نے اصلاح دیا
غزوه بدر کا پس یہہ آیہ نازل ہوا موافقات عمر رض مین **جواب شیعہ** اراده بدر خود رسول ص سے ہوا تہا پس کیا سبب ہے
کہ آیہ مذکوره موافقات رسول اللہ ص نکہا جاوے کہ مصدر وحی وافضل عمر رض سے تہی **ایضاً** لما استشار الصحابۃ فی
قصۃ الافک قال عمر من زوجکہا یا رسول اللہ ص قال اللہ قال افتظن ان ربک دلس
علیک فیہا سبحانک ہذا بہتان عظیم فنزلت کذالک **معالم التنزیل صفحہ ۶۲۴**
وفی بعض الاخبار ان ام ایوب قالت لابی ایوب الانصاری اما بلغک ما یقول
الناس فی عائشۃ فقال ابو ایوب سبحانک ہذا بہتان عظیم فنزلت الآیۃ علی
وفق قولہ **بخاری ۷ جلد صفحہ ۲۰۰** فدعی رسول اللہ ص علی بن ابیطالب و اسامۃ بن زید
حین استلبث الوحی یستامرہما فی فراق اہلہ قالت فاما اسامۃ بن زید فاشار
علی رسول اللہ ص بالذی یعلم من براءۃ اہلہ و بالذی یعلم لہم فی نفسہ من الود
فقال یا رسول اللہ ص اہلک وما یعلم الا خیرا و اما علی بن ابیطالب فقال یا رسول اللہ ص
لم یضیق اللہ علیک والنساء سواہا کثیر در باب افک ام المومنین کے عمر رض نے کہا ہذا بہتان
عظیم خدا نے موافق قول عمر رض کے قرآن مین نازل کیا اور پاکدامنی عائشہ رض مین اسامہ نے شہادت دیا
اور حضرت امیر نے کہا کہ عائشہ ایسی عورتین بہت ہین پس اسکا رنج رہا آیہ موافق قول دیگر صحابہ کے نازل ہوا **ایضاً**
قصۃ فی الصیام لما جامع زوجتہ بعد الانتباہ وکان ذالک محرما فی اول الاسلام
نزل احل لکم لیلۃ الصیام **معالم التنزیل بغوی صفحہ ۴۷** قال ابن عباس والرفث
کنایۃ عن الجماع وقال الزجاج الرفث کلمۃ جامعۃ لکل ما یریدہ الرجال والنساء
ابتداء اسلام مین جماع وقت شب ماه رمضان مین حرام تہا اور حضرت عمر رض نے جماع اپنے زوجہ سے کیا کہ خدا نے
جماع لیالی ماه رمضان سب امت پر حلال کر دیا **جواب شیعہ** شان نزول مذکور اجماعی نہین ہے پس خبر واحد بمقابلہ
متواتر کے حجت نہین ہو سکتی ہے **ایضاً سوره بقر** من کان عدوا لجبریل ان یہودیا لقی عمر فقال
ان جبریل الذی یذکر صاحبکم عدو لنا فقال لہ عمر من کان عدوا للہ وملائکتہ
ورسلہ وجبریل ومیکائیل فان اللہ عدو للکافرین فنزلت علی لسان عمر **تفسیر بغوی**
صفحہ ۴ قال ابن عباس ان حبرا من احبار الیہود یقال عبد اللہ بن صوریا قال للنبی ای

مَلَكٍ يَأتِيكَ مِنَ السَّمَاءِ قَالَ جِبرَئِيلُ قَالَ ذَالِكَ عَدُوُّنَا مِنَ المَلَائِكَةِ اِلٰی قَولِهٖ فَلِهٰذَا
نَتَّخِذُهٗ عَدُوًّا فَاَنزَلَ اللّٰهُ هٰذِهِ الآيَةَ وَقَالَ مُقَاتِلُ قَالَتِ اليَهُودُ اِنَّ جِبرَئِيلَ عَدُوُّنَا الخ
وَقَالَ قَتَادَةُ وَعِكرِمَةُ وَالسُّدِّیُّ لِعُمَرَ بنِ الخَطَّابِ مَن كَانَ عَدُوًّا لِلّٰهِ الخ موافق قول حضرت عمرؓ کے
نازل ہوا **جواب شیعہ** تنزیل آیہ میں اختلاف مفسرین ہے اگر روایت مذکور صحیح ہوتی تب اختلاف مفسرین کا نہوتا
اور بروایت ابن عباس حسب قول عبداللہ بن صوریا ہے **مسلم اجلد صفحہ ۴۴** قَالَ حَدَّثَنِي اَبُو هُرَيرَةَ قَالَ
كُنَّا قُعُودًا حَولَ رَسُولِ اللّٰهِ صلعم مَعَنَا اَبُو بَكرٍؓ وَعُمَرُؓ فِي نَفَرٍ فَقَامَ رَسُولُ اللّٰهِ صلعم مِن بَينِ اَظهُرِنَا
فَاَبطَأَ عَلَينَا وَخَشِينَا اَن يُقتَطَعَ دُونَنَا وَفَزِعنَا وَقُمنَا فَكُنتُ اَوَّلَ مَن فَزِعَ فَخَرَجتُ اَبتَغِي
رَسُولَ اللّٰهِ صلعم حَتّٰی اَتَيتُ حَائِطًا لِلاَنصَارِ لِبَنِي النَّجَّارِ فَدُرتُ بِهٖ هَل اَجِدُ لَهٗ بَابًا فَلَم اَجِد
فَاِذَا رَبِيعٌ يَدخُلُ فِي جَوفِ حَائِطٍ مِن بِئرٍ خَارِجَةٍ وَالرَّبِيعُ الجَدوَلُ فَاحتَفَزتُ فَدَخَلتُ
عَلٰی رَسُولِ اللّٰهِ صلعم فَقَالَ اَبُو هُرَيرَةَ فَقُلتُ نَعَم يَا رَسُولَ اللّٰهِ صلعم قَالَ مَا شَانُكَ قُلتُ كُنتَ بَينَ
اَظهُرِنَا فَقُمتَ فَاَبطَأتَ عَلَينَا فَخَشِينَا اَن تُقتَطَعَ دُونَنَا فَفَزِعنَا فَكُنتُ اَوَّلَ مَن فَزِعَ
فَاَتَيتُ هٰذَا الحَائِطَ فَاحتَفَزتُ كَمَا يَحتَفِزُ الثَّعلَبُ وَهٰؤُلَاءِ النَّاسُ وَرَائِي فَقَالَ يَا
اَبَا هُرَيرَةَ وَاَعطَانِي نَعلَيهِ قَالَ اذهَب بِنَعلَيَّ هَاتَينِ فَمَن لَقِيتَ مِن وَرَاءِ هٰذَا الحَائِطِ
يَشهَدُ اَن لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُستَيقِنًا بِهَا قَلبُهٗ فَبَشِّرهُ بِالجَنَّةِ فَكَانَ اَوَّلَ مَن لَقِيتُ عُمَرُؓ
فَقَالَ مَا هَاتَانِ النَّعلَانِ يَا اَبَا هُرَيرَةَ قُلتُ هَاتَانِ نَعلَا رَسُولِ اللّٰهِ صلعم بَعَثَنِي بِهِمَا مَن لَقِيتُ
يَشهَدُ اَن لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُستَيقِنًا بِهَا قَلبُهٗ بَشَّرتُهٗ بِالجَنَّةِ قَالَ فَضَرَبَ عُمَرُ بِيَدِهٖ بَينَ
ثَديَيَّ ضَربَةً فَخَرَرتُ لِاستِي فَقَالَ ارجِع يَا اَبَا هُرَيرَةَ فَرَجَعتُ اِلٰی رَسُولِ اللّٰهِ صلعم فَاَجهَشتُ
بُكَاءً وَرَكِبَنِي عُمَرُؓ فَاِذَا هُوَ عَلٰی اَثَرِي فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صلعم مَا لَكَ يَا اَبَا هُرَيرَةَ قُلتُ لَقِيتُ
عُمَرَ فَاَخبَرتُهٗ بِالَّذِي بَعَثتَنِي بِهٖ فَضَرَبَ بَينَ ثَديَيَّ ضَربَةً خَرَرتُ لِاستِي فَقَالَ ارجِع
قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صلعم يَا عُمَرُ مَا حَمَلَكَ عَلٰی مَا فَعَلتَ قَالَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ صلعم بِاَبِي اَنتَ وَاُمِّي بَعَثتَ
بِنَعلَيكَ مَن لَقِيَ يَشهَدُ اَن لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُستَيقِنًا بِهَا قَلبُهٗ بَشَّرَهٗ بِالجَنَّةِ قَالَ نَعَم
قَالَ فَلَا تَفعَل فَاِنِّي اَخشٰی اَن يَتَّكِلَ النَّاسُ عَلَيهَا فَخَلِّهِم يَعمَلُونَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صلعم فَخَلِّهِم
آثنائے راہ میں بیان حضرت عمرؓ و حضرت ابوہریرہ رضی کے ملاقات ہوئی اور ابوہریرہ منادی کرتے تھے کہ جو شخص

وحید پڑھے وہ داخل جنت ہوگا ناگاہ عمر رض نے میرے چہاتی پر ایسا زور سے مارا کہ مین بیہوش ہوکر دانتونکی
گر پڑا اور کہا کہ پہر جاتب مین پہر آیا روتا ہوا فرمایا جناب رسولخدا صلعم نے کہ ای عمر تمکو کیا ہوا ہی کہ میرے احکام مین اسطرحپر
دلتصرف کرتے ہو جواب دیا کہ مین ڈرا اس بات سے کہ لوگون کو اس حدیث پر تکیہ ہو جاویگا بلکہ اوسمین محمد
ل اللہ صلعم داخل نہین ہے اور تنہا کلمہ نہ منادی کرائے فرمایا نبی صلعم نے کہ بہتر ہے ترک منادی کرو **سوال شیعہ**
منادی بموجب وحی الٰہی تہی کیونکہ تبلیغ رسالت تہی پس اصلاح وترمیم وحی بفرمودہ حضرت عمر رض محال ہے **مسلم**
جلد صفحہ ۴۱ عَنْ عُثْمَانَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلعم مَنْ مَاتَ وَهُوَ يَعْلَمُ اَنَّهٗ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ دَخَلَ الْجَنَّةَ
النووی اَلدَّلِيْلُ عَلٰى اَنَّ مَنْ مَاتَ عَلَى التَّوْحِيْدِ دَخَلَ الْجَنَّةَ قَطْعًا وَهٰذَا الْبَابُ فِيْهِ اَحَادِيْثُ
کثیرۃ وَيَنْتَهِيْ اِلَى الْحَدِيْثِ الْعَبَّاسِ بْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ رض ذَاقَ طَعْمَ الْاِيْمَانِ مَنْ رَضِيَ بِاللّٰهِ
وَاعْلَمْ اَنَّ مَذْهَبَ اَهْلِ السُّنَّةِ وَمَا عَلَيْهِ اَهْلُ الْحَقِّ مِنَ السَّلَفِ وَالْخَلَفِ اِنَّ مَنْ مَاتَ
موحدًا دَخَلَ الْجَنَّةَ قَطْعًا عَلٰى كُلِّ حَالٍ فَاِنْ كَانَ سَالِمًا مِنَ الْمَعَاصِيْ كَالصَّغِيْرِ وَالْمَجْنُوْنِ
عثمان رض سے روایت ہے کہ فرمایا نبی صلعم نے کہ جو فوت کرے اور کلمہ توحید جانتا ہو وہ داخل جنت ہوگا نوادی
ین کہ اتفاق علماء اہلسنت کا ہی کہ کل موحد داخل ہوگا حدیث ابوہریرہ مین کہ تبلیغ رسالت تہی حضرت عمر رض کو اصلاح
ضرور نہ تہا اور ایجاب کرنا جناب نبی صلعم کا خلاف اس حدیث اجماعی کے ہے **بخاری ۱۰ جلد صفحہ ۱۸** عَنْ اَبِيْ
ہریرۃ عَنِ النَّبِيِّ قَالَ اِنَّكُمْ سَتَحْرِصُوْنَ عَلَى الْاِمَارَةِ وَسَيَكُوْنُ نَدَامَةً يَوْمَ الْقِيَامَةِ فَبِئْسَتِ
الفَاطِمَةُ فرمایا نبی صلعم نے کہ تم لوگ کو عنقریب حرص وطمع خلافت کی پیدا ہوگی اور بسبب اس فعل کے تمکو روز قیامت
ندامت وخجالت ہوگی **ازالۃ الخفا ۲ جلد صفحہ ۸۴** اَخْرَجَ الْحَاكِمُ مِنْ طَرِيْقِ اَحْمَدَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ
بن وَهْبٍ عَنْ عَمِّهٖ عَنْ يَحْيَى بْنِ اَيُّوْبَ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ اَوَّلُ
حَجَرٍ حَمَلَهُ النَّبِيُّ صلعم لِبِنَاءِ الْمَسْجِدِ ثُمَّ حَمَلَ اَبُوْ بَكْرٍ رض حَجَرًا اٰخَرَ ثُمَّ حَمَلَ عُمَرُ رض حَجَرًا اٰخَرَ ثُمَّ حَمَلَ عُثْمَانُ حَجَرًا اٰخَرَ فَقُلْتُ
يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صلعم اَلَا تَرٰى اِلٰى هٰؤُلَاءِ كَيْفَ يُسْعِدُوْنَكَ فَقَالَ يَا عَائِشَةُ هٰؤُلَاءِ الْخُلَفَاءُ
الذہبی هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ عَلٰى شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ وَلَمْ يُخْرِجَاهُ وَاِنَّمَا اشْتَهَرَ بِاِسْنَادٍ وَاهٍ
لِمُحَمَّدِ بْنِ فَضْلِ بْنِ عَطِيَّةَ فَلِذٰلِكَ هَجَرُوْا حدیث ابوہریرہ وحدیث ام المومنین باخود ہین
ایک دوسرے کی ہے اور محدثین کہتے ہین کہ راوی حدیث ام المومنین کا واہی ہے لہذا یہہ حدیث متروک ہے
بخاری ۵ جلد صفحہ ۱۴۲ قَالَ النَّبِيُّ صلعم اِنَّ اللّٰهَ لَيُؤَيِّدُ هٰذَا الدِّيْنَ بِالرَّجُلِ الْفَاجِرِ قَالَ

القسطلانی قال ابن المنیر موضع الترجمة من الفقه ان لا یخیل فی الامام او السلط
الفاجر اذا حمی حوزة الاسلام انه مطرح النفع فی الدین لفجوره فیجوز الخروج
وان یخلع لان اللہ قد یؤید به دینه وفجوره علی نفسه فیجب الصبر علیه والد
والطاعة له فی غیر المعصیة ومن هذا استجاز العلماء للسلاطین بالتائید والنصر
نے کہ اسلام کو اعانت وقوت ملیگی مرد فاسق سے اور شارح کہتے ہیں کہ ایسی وجہہ سے جایز ہے دعا کرن
واسطے نصرت سلطان کے جب وہ حامی اسلام ہو گرچہ فسق مین مبتلا ہووے اس مقام مین شیعہ وسنی
گفتگو بہت ہے **مشکوۃ ۲ مناقب عشرہ مبشرہ صفحہ ۵۵۸** عن عبد الرحمن بن عوف
النبی قال ابوبکر فی الجنة وعمر فی الجنة وعثمان فی الجنة وطلحة فی الجنة والزبیر فی
وعبد الرحمن بن عوف فی الجنة وسعد بن ابی وقاص فی الجنة وسعید بن زید
الجنة وابو عبیدة بن الجراح فی الجنة رواه الترمذی ورواه ابن ماجة عن
سعید بن زید ابوبکرؓ وعمرؓ وعثمانؓ وطلحہ وزبیر وعبد الرحمن بن عوف وسعد بن ابی وقاص وسعید بن
وابو عبیدہ بن جراح نو آدمی قطعی جنتی ہین اور علیؓ وحسنینؓ کو جنتی ہونے سے خارج کیا اور یہہ مذہب خوارج
یسئلونک عن الخمر والمیسر **بیضاوی صفحہ ۱۰۷** ثم دعی عبد الرحمن بن عوف بانا
منهم فشربوا فسکروا فام احدهم فقرأ اعبد ما تعبدون فنزلت لا تقربوا الص
انتم سکاری ثم دعی عتبان ابن مالک سعد بن ابی وقاص فی نفر فلما سکر
افتخروا فشکا الی رسول اللہ فقال عمر اللهم بین لنا فی الخمر بیانا شافیا فنزل
انما الخمر والمیسر الی قوله فهل انتم منتهون فقال عمر انتهینا یا رب یعنی
روایت کرتے ہین کہ عبد الرحمن بن عوف جو عشرہ مبشرہ سے ہین شراب کے نشہ مین اولٹا قران پڑہ گئی تعج
جب اصحاب شراب خوار جنتی ہون تب عبادت الٰہی سے شراب خواری بہتر ہے اور حدیث دیگر مین مبشر جن
وہی اصحاب ہین اور روایت مشکوۃ مین نو شخص ہین پس اجتماع نقیضین محال ہے **باب سیزدہم احاد**
مستدلہ اہل سنت درباب پیش نمازی حضرت صدیق اکبر رض حین قرب زمانہ
رسول خدا صلعم مع جواب فرق شیعہ بخاری ۶ جلد صفحہ ۳۸ عن انس بن مالک ان
المسلمین بینا هم فی صلوة الفجر من یوم الاثنین وابوبکر یصلی لهم ولم یفجاء

رسول اللہ ص قد كشف ستر حجرة عائشة فنظر اليهم وهم في صفوف الصلوة فنكص
ابو بكرؓ على عقبيه ليصل الصف وظن ان رسول اللہ ص يريد ان يخرج الى الصلوة فقال
انس وهم المسلمون ان يفتتنوا في صلاتهم فرحا برسول الله فاشار اليهم بيده رسول الله
ان اتموا صلاتكم ثم دخل الحجرة وارخى الستر نماز صبح روز دوشنبہ کو امامت کیا حضرت ابو بکرؓ نے
اس خیال سے کہ رسول اللہ ص کو قوت تشریف لانیکی نہیں ہے کہ ناگاہ پردہ حجرہ کو سرکا کرکے آپ نے ملاحظہ فرمایا اور
حضرت ابو بکرؓ نے خیال کیا کہ رسول اللہ ص شاید آنے چاہتے ہیں اسلئے صف چھوڑنیکا قصد کیا کہ رسول اللہ ص نے
اشارہ سے کہا کہ اپنی نماز کو تمام کرو اس روایت سے امامت کرنا حضرت ابو بکرؓ کا خود رای سے معلوم ہوتا ہے اور
مسجد وحجرہ شریف نبی گرچہ کتنا ہی قریب ہے مگر فاصلہ بھی چند ذراع کا تھا پھر جو شخص نماز میں ہو اوسکو کیسلئے دیکھنا اور آنیکا
کیونکر معلوم ہوسکتا ہے اور خصوصاً دو رکعت فریضہ کہ ایا ٢٠ منٹ کا وقفہ ہوتا ہے اگر یہہ امر بامر رسول ہوتا تو
مصلے کسلئے فرار کا قصد کرتے ہے **بخاری ١٠ جلد صفحہ ٢٠٦** عن سهل بن سعد الساعدي قال كان
قتال بين بني عمرو فبلغ ذلك النبي ص فصلى الظهر ثم اتاهم يصلح بينهم فلما حضرت صلوة
العصر فاذن بلال واقام وامر ابا بكر فتقدم وجاء النبي ص وابو بكر في الصلوة فشق الناس حتى
قام خلف ابي بكر فتقدم في الصف الذي يليه قال وصفح القوم وكان ابو بكر اذا دخل في الصلوة
لم يلتفت حتى يفرغ فلما راى التصفيح لا يمسك عليه التفت فراى النبي ص خلفه فاومى اليه
النبي ان امضه واومى بيده هكذا ولبث ابو بكرؓ هنيئة يحمد الله على قول النبي ص مشى القهقرى
فلما راى النبي ص ذلك تقدم فصلى النبي ص بالناس فلما قضى صلوته قال يا ابا بكرؓ ما منعك
اذا اومات اليك ان لا تكون مضيت قال لم يكن لابن ابي قحافة ان يؤم النبي ص وقال للقوم
اذا نابكم فليسبح الرجال وليصفح النساء نماز عصر کو حضرت ابو بکرؓ نے بجماعت امامت کرکے پڑھایا اور حضرت رسول اللہ
نے عقب حضرت ابو بکرؓ کی اقتدا کیا اور جب صدیقؓ کو آپ کا علم ہوا اپنی جگہ سے جدا ہونیکا ارادہ کیا کہ حضرت
رسول اللہ ص نے اشارہ کیا کہ اپنی جگہ پر رہو پس اس حدیث میں اقتدا کرنا رسول خدا بخلاف حدیث صحاح ستہ کی ہے
کہ ماموم سے امام افضل ہو کہ باوجود رہنے نبی کی کسطرح نماز باقتدای مفضول جایز ہوی اور غلطی صدیقؓ پر
نسبت تسبیح وتصفیق کے حضرت رسول اللہ ص نے اصلاح سمجھا کیا پس باوجود غلطی امام کے نماز ماموم کی کیونکر صحیح
ہوی اور تعجب ہے کہ صدیق اکبرؓ کو نماز بھی درست نہ معلوم ہوا اور فرق نماز نسوان ورجال کا تمیز نہو کمال جای تعجب ہے

اور اگر بیہ روایت صحیح تھی تب کیوں محدثین و متکلمین نے اس حدیث سے نص خلافت پر تمسک کیا اور حدیث امامت فی الصلوٰۃ عند

مرض الموت سے نص خلافت پر تمسک کرتے ہیں **سنن نسائی ۱ جلد صفحہ ۱۳۴ مثلہٗ بخاری ۱ جلد صفحہ ۹۲**

عَنْ عَائِشَةَ اُمِّ الْمُؤْمِنِيْنَ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ ؐ قَالَ فِیْ مَرَضِہٖ مُرُوْا اَبَا بَکْرٍ یُصَلِّیْ بِالنَّاسِ قَالَتْ عَائِشَةُ

قُلْتُ اِنَّ اَبَا بَکْرٍ اِذَا قَامَ فِیْ مَقَامِكَ لَمْ یُسْمِعِ النَّاسَ مِنَ الْبُکَاءِ فَمُرْ عُمَرَ فَلْیُصَلِّ بِالنَّاسِ فَقَالَتْ

عَائِشَةُ فَقُلْتُ لِحَفْصَةَ قُوْلِیْ اِنَّ اَبَا بَکْرٍ اِذَا قَامَ فِیْ مَقَامِكَ لَمْ یُسْمِعِ النَّاسَ مِنَ الْبُکَاءِ فَمُرْ

عُمَرَ فَلْیُصَلِّ بِالنَّاسِ فَفَعَلَتْ حَفْصَةُ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ؐ اِنَّکُنَّ لَاَنْتُنَّ صَوَاحِبُ یُوْسُفَ مُرُوْا

اَبَا بَکْرٍ فَلْیُصَلِّ لِلنَّاسِ فَقَالَتْ حَفْصَةُ لِعَائِشَةَ مَا کُنْتُ لِاُصِیْبَ مِنْكِ خَیْرًا **بخاری ۲ جلد**

صفحہ ۳۰ عَنْ ہِشَامٍ عَنْ عَائِشَةَ وصفحہ ۳۷ عَنْ اَبِیْ مُوْسٰی وصفحہ ۳۹ عَنِ ابْنِ شِہَابٍ مثلہٗ

عائشہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ؐ اپنے مرض موت میں فرمایا کہ کہو ابو بکرؓ کو کہ نماز پڑھاویں تب عائشہؓ نے کہا

کہ یا حضرت ابو بکرؓ بہت رقیق قلب ہیں خوف بکا سے آپکی جگہ پر قیام نکر سکیں گے آپ عمرؓ کو فرمائے کہ امامت

کریں اور عائشہؓ نے حفصہ سے کہا کہ اس بات کو تم سمجھاؤ رسول اللہ کو چنانچہ حفصہ نے اعادہ کیا اسپر ارشاد کیا

رسول اللہ نے کہ تم سب مثل عاشقان حضرت یوسف کے ہو اصرار وہم کلامی میں کہو ابو بکرؓ کو کہ نماز پڑھاویں اب امامت

نماز مرض موت کی راوی صرف ام المومنین ہیں کیا اور کسی نے کیوں روایت نہ کیا اور بغرض تسلیم اگر امامت نماز باعث

خلافت کا ہو تب اقتدا نبی خلف ابی بکرؓ سے افضلیت رسولؐ پر لازم آتی ہے **بخاری ۶ جلد صفحہ ۳۷۹**

اِنَّ عَائِشَةَ قَالَتْ لَقَدْ رَاجَعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ ؐ فِیْ ذٰلِكَ وَمَا حَمَلَنِیْ عَلٰی کَثْرَةِ مُرَاجَعَتِہٖ اِلَّا

اِنَّہٗ لَمْ یَقَعْ فِیْ قَلْبِیْ اَنْ یُحِبَّ النَّاسُ بَعْدَہٗ صلعم رَجُلًا قَامَ مَقَامَہٗ ؐ اَبَدًا وَلَا کُنْتُ اَرٰی

اِنَّہٗ لَنْ یَقُوْمَ اَحَدٌ مَقَامَہٗ اِلَّا تَشَاءَمَ النَّاسُ بِہٖ فَاَرَدْتُ اَنْ یَعْدِلَ ذٰلِكَ رَسُوْلُ

اللّٰہِ ؐ عَنْ اَبِیْ بَکْرٍؓ حضرت عائشہؓ نے کہا کہ ہم رجوع کراتے تھے رسول اللہ کو در باب خلافت پدر خود اسحد

سے خوش نیتی ام المومنین کی ظاہر ہے تو ایسی حالت میں روایت اقتدا حضرت صدیقؓ کیونکر قابل قبول ہے او مدا

النبوت میں شاہ عبدالحق نے ترجمہ کیا ہے **سیرۃ الحلبیہ ۳ جلد صفحہ ۴۵۹** قَالَ ابْنُ کَثِیْرٍ فِیْ اِسْنَادِ

وَمَتْنِہٖ غَرَابَةٌ شَدِیْدَةٌ وَاَمَرَ صلعم فِیْ مَرَضِہٖ اَبَا بَکْرٍ اَنْ یُصَلِّیَ بِالنَّاسِ قِیْلَ فَکَانَتْ تِلْكَ الصَّ

صَلٰوةُ الْعِشَاءِ **تاریخ خمیس ۲ جلد صفحہ ۱۶۳** وَاِنَّمَا انْقَطَعَ ثَلٰثَةَ اَیَّامٍ وَقِیْلَ سَبْعَ عَشَرَةَ صَ

فَلَمَّا اُذِّنَ بِالصَّلٰوةِ فِیْ اَوَّلِ مَا اسْتَقَمَعَ وَہِیَ صَلٰوةُ الْعِشَاءِ **بخاری ۶ جلد صفحہ ۴۷ عَنْ عَائِ**

فخرج وهو بين الرجلين تخط رجلاه في الارض بين عباس بن عبد المطلب وبين رجل
آخر قال عبيد الله فاخبرت عبد الله قالت عائشة فقال لي عبد الله بن عباس هل
تدري من الرجل الآخر الذي لم تسم عائشة قال قلت لا قال ابن عباس هو علي بن
ابي طالب حضرت رسول اللهؐ نکلے حجرہ سے اور پای مبارک آپکا زمین پر بسبب شدت ضعف کی لڑکہڑاتا تہا اور ایک
ہاتھ عباس کے شانہ پر اور ایک ہاتھ شانہ پر ایک مرد کے اور ابن عباس سے عبید اللہ نے پوچہا کہ یہہ ایک مرد کون
شخص ہے اور عائشہؓ نے اونکا نام نہ لیا تب ابن عباس نے کہا وہ علیؓ ہیں اس روایت سے حضرت صلعم کا خود اقتدار
کرنا پایا جاتا ہے اور غبار دلین عائشہ رضؓ کے حضرت علیؓ کی طرف سے ظاہر ہوتا ہے بخاری ۲ جلد صفحہ ۳ عن
انس بن مالك ان ابا بكرؓ كان يصلي بهم في وجع النبي صلعم توفي فيه حتى اذا كان يوم
الاثنين وهم صفوف في الصلوٰة فكشف النبي صلعم ستر الحجرة ينظر الينا وهو قائم كان
وجهه ورقة مصحف ثم تبسم يضحك فهممنا ان نفتتن من الفرح برؤية النبي صلعم
فنكص ابو بكرؓ على عقبيه ليصل الصف وظن ان النبي صلعم خارج الى الصلوٰة فاشار الينا
النبي صلعم ان اتموا صلاتكم وارخى الستر فتوفي من يومه روى البخاري ۲ جلد صفحه ۳۰ عن
انس قال لم يخرج النبي صلعم ثلاثا فاقيمت الصلوٰة فذهب ابو بكرؓ فقال نبي الله صلعم بالحجاب
فرفعه فلما وضح وجه النبي صلعم ما رأينا منظرا كان اعجب الينا من وجه النبي صلعم حين وضح
لنا فاومى النبي صلعم بيده الى ابي بكرؓ ان يتقدم وارخى النبي صلعم الحجاب فلم يقدر عليه حتى
مات اور رسول اللہؐ نہ تشریف لائے بروز سہ شنبہ نماز کو اور نمازی مجتمع ہوئے پس رسول اللہؐ نے اشارہ
کیا واسطے اقتدار ابو بکرؓ کے تا اینکہ وفات کیا روایت مشہور روز انتقال رعد دو شنبہ پر اجماع ہے اور روز
دو شنبہ پر تضعیف وعند خبر واحد کا کیلئے ہے پس یہہ خبر واحد میں داخل ہے اور قابل قبول کے نہی بخاری ۱ جلد
صفحہ ۹۳ عن عائشة قالت امر رسول الله صلعم ابا بكر ان يصلي بالناس في مرضه فكان يصلي
بهم قال عروة فوجد رسول الله صلعم في نفسه خفة فخرج فاذا ابو بكرؓ يؤم الناس فلما
رآه ابو بكرؓ استاخر فاشار اليه ان كما انت فجلس رسول الله صلعم حذاء ابي بكرؓ على
عقيله الاخرى الى جنبه فكان ابو بكر يصلي بصلوٰة رسول الله صلعم والناس يصلون بصلوٰة
ابي بكرؓ حکم کیا رسول اللہؐ نے ابو بکرؓ کو مرض میں امامت جماعت کا اور جب مرض میں تخفیف ہوئی تب آپ خود

تشریف لای اور ابوبکرؓ نے ہٹ جانیکا ارادہ کیا پس آنحضرت نے اشارہ کیا کہ بدستور اپنی جگہ پر رہو اور آپ نشستہ محاذی وپہلو مین ابوبکرؓ کے نماز پڑہا اور نماز ابوبکرؓ کے باقتدار نبی تھی اور اقتدا اصحاب بنماز ابی بکرؓ تہا اس روایت سے خود تشریف لانا رسول اللہ کا بواسطے امامت کے ظاہر ہے ورنہ فرادی حجرہ مین پڑہ سکتے تہے مسجد تک تکلیف کرنیکی کیا حاجت تہی اور تعجب ہی غلط فہمی سے راوی کی کہ ایک جماعت مین دو اقتدار اور دو امام بتلاتا ہی **بخاری ٢ جلد صفحہ ٤٠** عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدِ السَّاعِدِيِّ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ذَهَبَ اِلٰى بَنِيْ عَمْرِو بْنِ عَوْفٍ لِيُصْلِحَ بَيْنَهُمْ فَحَانَتِ الصَّلٰوةُ فَجَاءَ الْمُؤَذِّنُ اِلٰى اَبِيْ بَكْرٍ فَقَالَ اَتُصَلِّيْ لِلنَّاسِ قَالَ نَعَمْ فَصَلّٰى اَبُوْبَكْرٍ فَجَاءَ رَسُوْلُ اللّٰهِ وَالنَّاسُ فِي الصَّلٰوةِ فَتَخَلَّصَ حَتّٰى وَقَفَ فِي الصَّفِّ فَصَفَّقَ النَّاسُ وَكَانَ اَبُوْبَكْرٍؓ لَا يَلْتَفِتُ فِيْ صَلٰوتِهٖ فَلَمَّا اَكْثَرَ النَّاسُ التَّصْفِيْقَ اِلْتَفَتَ فَرَاٰى رَسُوْلَ اللّٰهِ فَاَشَارَ اِلَيْهِ رَسُوْلُ اللّٰهِ اَنِ امْكُثْ مَكَانَكَ فَرَفَعَ اَبُوْبَكْرٍؓ فَحَمِدَ اللّٰهَ عَلٰى مَا اَمَرَهُ بِهٖ رَسُوْلُ اللّٰهِ مِنْ ذٰلِكَ حَتَّى اسْتَوٰى فِي الصَّفِّ وَتَقَدَّمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ فَصَلّٰى بِالنَّاسِ فَلَمَّا انْصَرَفَ قَالَ يَا اَبَا بَكْرٍؓ مَا مَنَعَكَ اَنْ تَثْبُتَ اِذَا اَمَرْتُكَ فَقَالَ اَبُوْبَكْرٍؓ مَا كَانَ لِابْنِ قُحَافَةَ اَنْ يُّصَلِّيَ بَيْنَ يَدَيْ رَسُوْلِ اللّٰهِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ مَالِيْ رَاَيْتُكُمْ اَكْثَرْتُمُ التَّصْفِيْقَ مَنْ رَابَهٗ شَيْءٌ فِيْ صَلٰوتِهٖ فَلْيُسَبِّحْ فَاِنَّهٗ اِذَا سَبَّحَ اُلْتُفِتَ اِلَيْهِ وَاِنَّمَا التَّصْفِيْقُ لِلنِّسَاءِ مِثْلہ **١ جلد صفحہ ٢٦ بخاری** عن سہل بن سعد مؤذن آکر پیش حضرت ابی بکرؓ کے کہا کہ آپ نماز پڑہادین کہا ہان اور امامت کیا کہ ناگاہ رسول اللہ تشریف لائے درحالیکہ یہان نماز بجماعت ہو رہی تہی اور آپ صفونکو شق کرتے ہوئے آئے جماعت مین اور مصلیون نے ہنہناہٹ کیا کہ ابوبکرؓ نے رسول اللہ کو اور حضرت نے اشارہ کیا کہ اپنی مقام پر رہو اور مقدم الصف نماز مین رسول اللہ تہے اور فرمایا آپ نے کہ کیا منع ہے بعد امر ہمارے اقتدا کرنے مین کہا مجہے کیا مناسب ہے کہ آپکے رہتے ہم اقتدا کرین اور اصلاح تسبیح و تصفیق مین کرکے فرق مرد و عورتکو بتلادیا اس روایت سے صدیقؓ کا بلااذن اقتدا پایا گیا اور خود امامت کرنا رسول اللہ کا ثابت ہوا اور اسی سہل سے روایت سابق نقل ہوی ہے کہ جسمین اقتدار صف بنی بیان کیا ہے تب ایک شخص کا دو بیان کیونکر صحیح ہوگا یہ روایت معاضد عبد روایت کی ہے **سیرۃ الحلبیہ ٣ جلد صفحہ ٤٦٠** فَقَالَ اَبُوْبَكْرٍؓ لِعُمَرَ يَا عُمَرُ صَلِّ بِالنَّاسِ فَقَالَ لَهٗ عُمَرُؓ اَنْتَ اَحَقُّ بِذٰلِكَ **بخاری ٢ جلد صفحہ ٤٢** عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ فَقَالَ اَصَلَّى النَّاسُ فَقُلْنَا لَا هُمْ يَنْتَظِرُوْنَكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَالنَّاسُ عُكُوْفٌ فِي الْمَسْجِدِ

مجتمون

يَنْتَظِرُونَ النَّبِيَّ صلعم لِصَلٰوةِ الْعِشَاءِ الْاٰخِرَةِ فَاَرْسَلَ النَّبِيُّ اِلٰى اَبِيْ بَكْرٍ بِاَنْ يُصَلِّيَ بِالنَّاسِ فَاَتَاهُ الرَّسُولُ يَأْمُرُكَ اَنْ تُصَلِّيَ بِالنَّاسِ فَقَالَ اَبُو بَكْرٍ رض وَكَانَ رَجُلًا رَقِيْقًا يَا عُمَرُ صَلِّ بِالنَّاسِ فَقَالَ لَهُ عُمَرُ اَنْتَ اَحَقُّ بِذٰلِكَ فَصَلّٰى اَبُو بَكْرٍ رض تِلْكَ الْاَيَّامَ ثُمَّ اِنَّ النَّبِيَّ وَجَدَ خِفَّةً فَخَرَجَ بَيْنَ رَجُلَيْنِ اَحَدُهُمَا الْعَبَّاسُ وَالْاٰخَرُ عَلِيٌّ لِصَلٰوةِ الظُّهْرِ وَاَبُو بَكْرٍ رض يُصَلِّيْ بِالنَّاسِ فَلَمَّا رَاٰهُ اَبُو بَكْرٍ رض ذَهَبَ لِيَتَاَخَّرَ فَاَوْمَأَ اِلَيْهِ النَّبِيُّ بِاَنْ لَا يَتَاَخَّرَ قَالَ اَجْلِسَانِيْ اِلٰى جَنْبِهٖ فَاَجْلَسَاهُ اِلٰى جَنْبِ اَبِيْ بَكْرٍ قَالَ فَجَعَلَ اَبُو بَكْرٍ يُصَلِّيْ وَهُوَ قَائِمٌ بِصَلٰوةِ النَّبِيِّ وَالنَّاسُ بِصَلٰوةِ اَبِيْ بَكْرٍ رض وَالنَّبِيُّ قَاعِدٌ ۔ حضرت رسول اللہ صلعم نے پوچھا کہ آیا نماز ہو چکی کہا اصحاب نے کہ سب لوگ آپ کے منتظر مسجد میں جمع ہیں واسطے نماز عشاء آخری کے اور آپ نے بذریعہ ایک آدمی کے کہا کہ ابو بکرؓ نماز پڑھا دیں اور بعد ازاں ابو بکرؓ نے کہا حضرت عمرؓ سے کہ آپ نماز پڑھا دیں اور فاروق نے کہا کہ تم مقدار تر ہو اس امر کے اور حضرت صدیقؓ نے اون روزوں میں نماز پڑھایا اور جب رسول اللہ صلعم نے مرض میں تخفیف پایا تب ایک ہاتھ بازوی عباس پر اور ایک ہاتھ بازوی علی پر رکھکر واسطے نماز ظہر کے مسجد میں تشریف لائے اور نبی نے پہلو ابو بکرؓ میں نماز پڑھا اور ابو بکرؓ نے اقتدار بہ نبی کیا اور اصحاب نے اقتدار بہ ابی بکرؓ کیا اور نبی صلعم نے نشستہ نماز پڑھا تھا اور ابو بکرؓ نے کھڑے ہوکر نماز پڑھا بخاری ۲ جلد صفحہ ۹۳ عن عائشۃ ۔ بروایت ترمذی وقت انتقال کا نماز ظہر ہے اور یہہ روایت وقت عشاء کی ہے بخاری ۲ جلد صفحہ ۳۴ عن عائشۃ قالت صلی رسول اللہ صلعم فی بیتہٖ وہو شاکٍ قال انما جعل الامام لیؤتم بہٖ ۔ روایت ہے ام المومنین سے کہ رسول خدا نے اپنی گھر میں نماز پڑھا اور شکایت مرض سے مجبور تھے اور اونکے پیچھے لوگوں نے اقتدار نماز کیا اس روایت سے آپ کا اقتدا کرنا ثابت ہے پس امر اقتدار ابی بکرؓ کی اب کیا حاجت باقی رہی تاریخ ابو الفداء جلد ۱ صفحہ ۵۹ وکان فی ایام مرضہٖ یصلی بالناس وانما انقطع ثلاثۃ ایام فلما اذن بالصلوٰۃ اول ما انقطع فقال مروا ابا بکر فلیصل بالناس بخاری ۲ جلد صفحہ ۳۴ عن انس بن مالک قال صلعم واذا صلی قائمًا فصلوا قیامًا واذا صلی جالسًا فصلوا جلوسًا اجمعون ۲ جلد صفحہ ۲۴ عن عتبان بن انس فصلی النبی فی مرضہ الذی توفی فیہ بالناس وہو جالس ۔ فرمایا رسول اللہ صلعم کہ جب امام کھڑا ہو تو ماموم بھی کھڑا ہو اور جب امام بیٹھا ہو تب مقتدی بیٹھکر نماز کرے ۔ اوپر روایت گذر چکی کہ حضرت صدیقؓ نے کھڑے ہوکر نماز پڑھا اور رسول اللہ صلعم بیٹھے تھے اور اکثر جماعت

بہری نہی ۲ جلد صفحہ ۴۴ قَالَ الْحُمَیْدِیُّ اِذَا صَلّٰی جَالِسًا فَصَلُّوْا جُلُوْسًا فِیْ مَرَضِہِ الْقَدِیْمِ ثُمَّ صَلّٰی بَعْدَ ذٰلِكَ النَّبِیُّ جَالِسًا وَالنَّاسُ خَلْفَہٗ قِیَامًا لَمْ یَاْمُرْھُمْ بِالْقُعُوْدِ **صحیح ابوداود ۲ جلد صفحہ ۲۸۵** عَنْ عَبْدِ اللہِ بْنِ زَمْعَۃَ قَالَ لَمَّا اسْتُعِزَّ بِرَسُوْلِ اللہِ ص وَاَنَا عِنْدَہٗ فِیْ نَفَرٍ مِنَ الْمُسْلِمِیْنَ دَعَاہُ بِلَالٌ اِلَی الصَّلٰوۃِ فَقَالَ مُرُوْا مَنْ یُّصَلِّیْ لِلنَّاسِ فَخَرَجَ عَبْدُ اللہِ بْنُ زَمْعَۃَ فَاِذَا عُمَرُ فِی النَّاسِ وَكَانَ اَبُوْبَكْرٍ رض غَائِبًا فَقُلْتُ یَا عُمَرُ قُمْ فَصَلِّ بِالنَّاسِ فَتَقَدَّمَ فَكَبَّرَ فَلَمَّا سَمِعَ رَسُوْلُ اللہِ ص صَوْتَہٗ وَكَانَ عُمَرُ رَجُلًا مُجْھِرًا قَالَ فَاَیْنَ اَبُوْبَكْرٍ فَبَعَثَ اِلٰی اَبِیْ بَكْرٍ فَجَاءَ بَعْدَ اَنْ صَلّٰی عُمَرُ تِلْكَ الصَّلٰوۃَ فَصَلّٰی بِالنَّاسِ فرمایا رسول اللہ ص نے کہ کہو کسیکو کہ نماز پڑہا دی پس نکلی عبداللہ اور مجمع مین آدمیون کے حضرت عمر رض کو پایا اور ابوبکر رض غائب تہی پس کہا مینے کہ ای عمر رض آپ نماز پڑہا دین کہ امامت کیا فاروق رض نے اور سنی رسول اللہ نے آواز فاروق رض کی اسلیئے کہ آواز بڑی تہی پوچہا رسولخدا ص نے کہ ابوبکر رض کہان ہین اور آئ ابوبکر رض بعد ختم امامت حضرت عمر رض کے اور پہر نماز پڑہایا صدیق نے اس روایت سے امامت کرنا عمر رض کا بلا امر رسول ہے **ترمذی صفحہ ۱۳۱** عَنْ سَالِمٍ قَالَ اُغْمِیَ عَلٰی رَسُوْلِ اللہِ فِیْ مَرَضِہٖ فَقَالَ حَضَرَتِ الصَّلٰوۃُ فَقَالُوْا نَعَمْ فَقَالَ مُرُوْا بِلَالًا فَلْیُؤَذِّنْ وَمُرُوْا اَبَابَكْرٍ رض فَلْیُصَلِّ لِلنَّاسِ ثُمَّ اُغْمِیَ عَلَیْہِ فَاَفَاقَ وَاَمَرَ اَبُوْبَكْرٍ فَصَلّٰی بِالنَّاسِ ثُمَّ اِنَّ رَسُوْلَ اللہِ ص وَجَدَ خِفَّۃً فَقَالَ انْظُرُوْا لِیْ مَنْ اَتَّكِئُ عَلَیْہِ فَلَمَّا رَاٰہُ اَبُوْبَكْرٍ رض ذَھَبَ لِیَنْكِصَ فَاَوْمٰی اِلَیْہِ اَنْ یَّثْبُتَ مَكَانَہٗ حَتّٰی قَضٰی اَبُوْبَكْرٍ رض صَلٰوتَہٗ ثُمَّ اِنَّ رَسُوْلَ اللہِ ص قُبِضَ فَقَالَ عُمَرُ وَاللہِ لَا اَسْمَعُ اَحَدًا یَذْكُرُ اَنَّ رَسُوْلَ اللہِ ص قُبِضَ اِلَّا ضَرَبْتُہٗ بِسَیْفِیْ ثُمَّ اَمَرَھُمْ اَنْ یَغْسِلُوْہُ وَاجْتَمَعَ الْمُھَاجِرُوْنَ یَتَشَاوَرُوْنَ غش پر غش آتا تہا رسول اللہ کو مرض موت مین اور وقت پہونچا نماز کا اور حکم دیا رسول اللہ نے واسطے نماز کے ابوبکر رض کو اور پہر غش آگیا اور پہر افاقہ ہوا اور پہر امامت کو فرمایا اور نماز پڑہایا ابوبکر رض نے اور ذرہ افاقہ ہوا کہ فرمایا آپ نے کہ کوئی تکیہ لگا دینا کسیکا سہارا ملتا اور حضرت ابی بکر رض نے سمجہا کہ آپ نماز کو آنیکا قصد کرتی ہین لہذا حضرت ص نے اشارہ کیا کہ بجای خود رہو بعدہ روح اقدس ص نے پرواز کیا اور کہا عمر رض نے کہ جو کوئی نام لیگا کہ حضرت ص فوت ہوئ ہم گردن جدا کرڈالین گے اور کہا کہ غسل دیا جادی اور چلی واسطے مشورہ خلافت کی درباب امامت واقتدا نماز کے **مدارج النبوت صفحہ ۵۰۳** رسولخدا ص خلف عبدالرحمن بن عوف نماز گذارد بتوک **موطا صفحہ ۱۲** فَجَاءَ رَسُوْلُ اللہِ ص وَعَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْفٍ یَؤُمُّھُمْ وَقَدْ صَلّٰی لَھُمْ رَكْعَۃً

فصلی رسول اللہ الرکعۃ التی بقیت علیہم **سنن ابو داؤد ۱ جلد صفحہ ۲۰** فقام رسول
اللہ فصف مع المسلمین فصلی وراء عبد الرحمن بن عوف الرکعۃ الثانیۃ **موطا صفحہ
۵۷** عن سہل بن سعد الساعدی ان رسول اللہ ذہب الی بنی عمرو بن عوف لیصلح بینہم
وحانت الصلوۃ فجاء المؤذن الی ابی بکر فقال اتصلی للناس فاقیم فقال نعم فصلی ابو بکر
فجاء رسول اللہ والناس فی الصلوۃ فتخلص حتی وقف فی الصف فصفق الناس وکان
ابو بکر لا یلتفت فی صلوتہ فلما اکثر الناس من التصفیق التفت ابو بکر فرای رسول
اللہ فاشار الیہ رسول اللہ ان امکث مکانک فرفع ابو بکر یدیہ فحمد اللہ علی
ما امرہ بہ رسول اللہ من ذلک ثم استاخر حتی استوی فی الصف وتقدم رسول
اللہ فصلی ثم انصرف فقال یا ابا بکر ما منعک ان تثبت اذ امرتک فقال ابو بکر
ما کان لابن ابی قحافۃ ان یصلی بین یدی رسول اللہ **قسطلانی جلد ۱ صفحہ
۲۸۵** ثم نزل علی المنبر فدخل بیتہ یوم السبت بعشر خلون من ربیع الاول
سنۃ احدی عشر وجاء المسلمون الذین یخرجون مع اسامۃ یودعون رسول
اللہ ویخرجون الی العسکر بالجرف فاشتد برسول اللہ وجعہ یوم الاحد ودخل
علیہ اسامۃ اس روایت سے شیخین کا غیر حاضر رہنا نزد رسولخدا پایا جاتا ہے پس پیش نمازی کرنا صدیق کا
خلاف عقل ہے **کتاب المغازی واقدی ۱ جلد صفحہ ۷۱** فقال رسول اللہ مروا ابن الخطاب
فلیصل بالناس فخرج بلال المؤذن وقال لعمر بن الخطاب ان رسول اللہ یامرک
ان تصلی بالناس فقال عمر ما کنت لاتقدم بین یدی ابی بکر ابدا فادخل نبی اللہ
فاخبرہ ان ابا بکر علی الباب فدخل علیہ المؤذن فاخبرہ بمکان ابی بکر والذی
قال عمر فقال نعم ما رای ابا بکر فلیصل بالناس فخرج الی ابی بکر فصلی ابو بکر
بالناس ثمانیۃ ایام فاشتد برسول اللہ فرمایا رسولخدا نے کہ کہو حضرت فاروق کو کہ نماز پڑھاویں
پس بلال نکل کر حضرت فاروق سے کہا کہ حضرت نماز کو فرماتے ہیں پس حضرت فاروق نے کہا کہ مجھ سے نہوگا کہ
حضرت صدیق کے رہتے نماز پڑھاؤں پس بلال نے جاکر عرض کیا کہ صدیق دروازہ پر کھڑے ہیں اور عمر نے
حضرت فاروق نے بھی بیان کیا تب فرمایا حضرت نے کہ اچھا جیسی رای ان لوگوں کی ہو کہو کہ صدیق نماز پڑھاویں

اور صدیق رضی نے آٹھ روز تک نماز پڑھایا روایتہای مذکورہ بالا سے چند اختلاف پیدا ہوتا ہی ۱ کسی روایت میں
روز دوشنبہ روز امامت صدیق رض بیان ہوا اور کسی روایت مین نماز صبح کسی مین نماز ظہر کسی مین نماز عصر کسی مین
نماز عشا وارد ہے ۲ کسی روایت مین اقتدا کرنا صدیق کا اور کسی مین اقتدا کرنا خود رسول خدا کا اور کسی روایت مین
بلا اجازت رسول خدا کے امامت کرنا صدیق کا اور کسی روایت مین امامت کرنا حضرت عمر رض کا اور قیام و قعود
مقتدی و امام مین اختلاف ہے اور کسی روایت مین حجرہ مین جماعت کا ہونا مذکور ہے ۳ روایت ہے کہ حضرت
شدت مرض مین باعانت علی و عباس تشریف لائے مسجد شریف مین پس جس حال مین مرضی آپ کی
اقتدا حضرت ابو بکر رض کے نسبت تھی تب تکلیف کرنا ضرور نہ تھا اور جب چند روایت سے معلوم ہوتا ہے کہ بلا اجازت
رسول اقتدا شیخین نے کیا تب صرف ایک روایت ام المومنین پر کہ جس حال مین وہ خود کہتی ہین کہ ہم رسول اللہ کو
واسطے خلافت پدر کی رجوع کراتے تھے کب قابل اعتماد ہو سکتی ہے اور نماز بجماعت ہوئی اور حجرہ مین خدمت کنندہ
و تیمار داری کنندہ عزیز و اقربان و اصحاب خاص مقربین جمع تھے تب کیا سبب کہ ایسی روایت کا دوسرا کوئی
راوی نہوا ۴ جب آپ خود راوی ہین کہ مصلی کا قیام و قعود اوپر قیام و قعود امام کے موقوف ہے پھر جب
امامت کرین رسول خدا [illegible] اور مصلی بسبب قیام صدیق رض کے جلوس نکرین یہہ کس قسم کی نماز ہے چنانچہ قسطلانی
نے بھی عدم جواز نماز پر اعتراض کیا ہی ۵ اور جب اقتدا عبد الرحمن کے ساتھ ہوئی تب اگر اقتدائی نماز باعث
استحقاق خلافت ہے تب عبد الرحمن نے کیا قصور کیا ہے کہ محروم از خلافت رہے بخاری ۶ جلد صفحہ ۳۸۰
عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ اِنَّ الْمُسْلِمِیْنَ بَیْنَا هُمْ فِیْ صَلٰوةِ الْفَجْرِ مِنْ یَوْمِ الْاِثْنَیْنِ وَاَبُوْبَكْرٍ رض یُصَلِّیْ
لَهُمْ لَمْ یَفْجَاْهُمْ اِلَّا رَسُوْلُ اللّٰهِ ص قَدْ كَشَفَ سِتْرَ حُجْرَةِ عَائِشَةَ فَنَظَرَ اِلَیْهِمْ وَهُمْ فِیْ صُفُوْفِ
الصَّلٰوةِ فَنَكَصَ اَبُوْبَكْرٍ رض عَلٰی عَقِبَیْهِ لِیَصِلَ الصَّفَّ وَظَنَّ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ص یُرِیْدُ اَنْ یَّخْرُجَ اِلَی
الصَّلٰوةِ فَقَالَ اَنَسٌ وَهَمَّ الْمُسْلِمُوْنَ اَنْ یَّفْتَتِنُوْا فِیْ صَلٰوتِهِمْ فَرَحًا بِرَسُوْلِ اللّٰهِ ص فَاَشَارَ اِلَیْهِمْ
بِیَدِهٖ رَسُوْلُ اللّٰهِ ص اَنْ اَتِمُّوْا صَلٰوتَكُمْ ثُمَّ دَخَلَ الْحُجْرَةَ وَاَرْخَی السِّتْرَةَ نماز صبح روز دوشنبہ کو امامت کی
حضرت ابی بکر رض نے اس خیال سے کہ رسول اللہ ص کو طاقت تشریف لانیکی نہین ہے کہ ناگاہ پردہ حجرہ کو سرکا کر کے آپ
ملاحظہ فرمایا اور حضرت ابی بکر رض نے خیال کیا کہ رسول اللہ ص شاید آنے چاہتے ہین اسلئے صف چھوڑنیکا قصد کیا کہ
رسول اللہ ص نے اشارہ سے کہا کہ اپنی نماز کو تمام کرو ۱ اس روایت سے امامت کرنا حضرت ابو بکر رض کا خود رائی سے معلوم ہوتا
ہے اور یہہ نماز بروز وفات روز دوشنبہ واقع ہوئی اور اس جماعت مین تشریف لانا رسول اللہ ص کا معلوم ہوتا ہے بخاری

اجلد صفحہ ٢٠٦ عن سہل بن سعد الساعدی قال کان قتال بنی بنی عمرو فبلغ ذلک النبی
فصلی الظہر ثم اتاہم یصلح بینہم فلما حضرت صلوٰۃ العصر فاذن بلال واقام وامر ابا بکر
فتقدم وجاء النبی وابو بکر رض فی الصلوٰۃ فشق الناس حتی قام خلف ابی بکر رض فتقدم فی الصف
الذی یلیہ قال وصفح القوم وکان ابو بکر رض اذا دخل فی الصلوٰۃ لم یلتفت حتی یفرغ فلما رای
التصفیح لا یمسک علیہ التفت فرای النبی خلفہ فاومی الیہ النبی ان امضہ ولو ہیدہ
ھکذا ولبث ابو بکر رض ہنیہ یحمد اللہ علی قول النبی ثم مشی القہقری فلما رای النبی ذلک
تقدم فصلی النبی بالناس فلما قضی صلوتہ قال یا ابا بکر ما منعک اذ اومات الیک ان لا
تکون مضیت قال لم یکن لابن ابی قحافۃ ان یؤم النبی وقال للقوم اذا نابکم فلیسبح الرجال
ولیصفح النساء نماز عصر کو حضرت ابی بکر نے بجماعت امامت کر کے پڑہا اور حضرت رسول اللہ نے عقب حضرت
ابو بکر کی اقتدار کیا اور جب صدیق رض کو آپکا تشریف لانا معلوم ہوا تب اپنی جگہ جدا ہونیکا ارادہ کیا کہ حضرت رسول اللہ
نے اشارہ کیا کہ اپنی جگہ پر رہو * اس حدیث مین اقتدار کرنا رسو لخدا کا خلاف حدیث صحاح ستہ کے ہے کہ ماموم سے
امام افضل ہو کر باوجود رہتے نبی کے کسطرح نماز باقتدای مفضول جایز ہوئی اور غلطی صدیق پر نسبت تسبیح وتصفیق کے
حضرت رسول اللہ نے اصلاح اس جا کیا پس باوجود غلطی امام کے نماز ماموم کی کیون صحیح ہوئی اور تعجب ہے کہ صدیق اکبر رض
نے خلافت پر کیا اور حدیث امامت فی الصلوٰۃ عند مرض الموت سے نص خلافت پر کیا ہے سنن نسائی
جلد صفحہ ٢٣٤ مثلہ بخاری ١ جلد صفحہ ٢٥٧ عن عائشۃ ام المومنین ان رسول اللہ
قال فی مرضہ مروا ابا بکر یصلی بالناس قالت عائشۃ قلت ان ابا بکر رض اذا قام فی
مقامک لم یسمع الناس من البکاء فمر عمر فلیصل مروا ابا بکر فلیصل بالناس فقالت
عائشۃ فقلت لحفصۃ قولی ان ابا بکر رض اذا قام فی مقامک لم یسمع الناس من البکاء
فمر عمر فلیصل بالناس ففعلت حفصۃ فقال رسول اللہ انکن لانتن صواحب یوسف
مروا ابا بکر رض فلیصل للناس فقالت حفصۃ لعائشۃ ما کنت لاصیب منک خیرا بخاری
جلد صفحہ ٣٠ و صفحہ ٣٧ عن ابی موسی و صفحہ ٣٩ عن ابن شہاب مثلہ عائشہ رض سے
روایت ہے کہ رسول اللہ نے اپنی مرض موت مین فرمایا کہ کہو ابو بکر رض کو کہ نماز پڑہاوین تب حضرت عائشہ رض نے
کہا حضرت ابو بکر رض نہایت رقیق القلب ہین فرط بکا سے آپ کی جگہ پر قیام نکر سکین گے آپ حضرت عمر رض کو

فرمائی کہ امامت کرین اور عائشہ رض نے حضرت حفصہ سے کہا کہ اسی بات کو تم سمجھاؤ رسول اللہ ص کو چنانچہ حفصہ نے اعادہ کیا
ارشاد کیا رسول اللہ ص نے کہ تم سب مثل حضرت یوسف ع کے ہو اصرار دہم کلامی کیوا ابو بکر رض کو کہ نماز پڑہاوین * اب امامت
نماز مرض موت کی راوی صرف ام المومنین ہین اور دوسرے اصحاب نے کیون نہ کیا اور بغرض تسلیم اگر امامت نماز
باعث خلافت کا ہو تب اقتدا نبی خلف ابی بکر افضلیت رسول اللہ ص پر لازم آتی ہے اور شرح فقہ اکبر مین ہے قال النبی
صَلُّوا خَلْفَ كُلِّ بَرٍّ وَفَاجِرٍ اور بروایت موطا نبی نے عقب عبد الرحمن بن عوف بہی نماز پڑہی ہے **سیرۃ الحلبیہ ۳ جلد**
صفحہ ۳۶۰ فَأُغْمِيَ عَلَيْهِ ثُمَّ أَفَاقَ فَقَالَ أَصَلَّى النَّاسُ قُلْنَا لَا هُمْ يَنْتَظِرُونَكَ يَا رَسُولَ اللهِ ص
وَالنَّاسُ مَمْلُوَّةٌ فِي الْمَسْجِدِ يَنْتَظِرُونَ النَّبِيَّ صلعم لِصَلٰوةِ الْعِشَاءِ الْاٰخِرَةِ فَأَرْسَلَ إِلَى أَبِي بَكْرٍ رض
بِأَنْ يُصَلِّيَ بِالنَّاسِ فَأَتَاهُ الرَّسُولُ فَقَالَ لَهُ إِنَّ رَسُولَ اللهِ ص يَأْمُرُكَ أَنْ تُصَلِّيَ بِالنَّاسِ فَقَالَ
أَبُو بَكْرٍ رض لِعُمَرَ يَا عُمَرُ صَلِّ بِالنَّاسِ فَقَالَ لَهُ عُمَرُ رض أَنْتَ أَحَقُّ بِذٰلِكَ اگر واقعی حکم نبی ص تہا تب حضرت ابی بکر رض
حکم نبی ص سے انحراف کر کے ایسا نہ کہتے کہ ای عمر رض آپ نماز پڑہائی اور جواب سے حضرت عمر رض کے ظاہر ہے کہ شیخین
مین از بسکہ محبت تہی اور یہہ دونو بزرگوار درپے وطالب ان امورات کے معلوم ہوتے ہین اگر درحقیقت حکم نبی ص تہا
حضرت فاروق رض جواب مین کہتے کہ آپکو حکم نبی ص ہے ہم کسطرح پڑہا سکتے ہین اور یہہ حکایت مابعد پنجشنبہ کی ہے علی اختلاف
الروایات اور روایت اَبُوبِی یَہُدَاتِ وَقَرْطَاہِن بسبب شدت مرض کے قابل قبول کیے نہین ہے تب یہہ روایت
کہ روز دوشنبہ کی ہے اور غش پر غش آتا تہا کسطرح قابل قبول و عالم صحت حواس وجواز عقل کے ہو سکے گی **الیضا فی**
وَفِي لَفْظٍ إِنَّكُنَّ لَأَنْتُنَّ صَوَاحِبُ يُوسُفَ أَيْ مِثْلُ صَاحِبَتِهِ يُوسُفَ وَهِيَ زُلَيْخَا أَظْهَرَتْ خِلَافَ
مَا تُبْطِنُ أَظْهَرَتْ لِلنِّسَاءِ اللَّاتِي جَمَعَتْهُنَّ أَنَّهَا تُرِيدُ إِكْرَامَهُنَّ بِالضِّيَافَةِ وَإِنَّمَا قَصْدُهَا أَنْ
يَنْظُرْنَ لِحُسْنِ يُوسُفَ ع فَيَعْذِرْنَهَا فِي حُبِّهِ وَالنَّبِيُّ ص فَهِمَ عَنْ عَائِشَةَ رض إِنَّهَا تُظْهِرُ كَرَاهَةَ ذٰلِكَ
مَعَ مَحَبَّتِهَا لَهُ بَاطِنًا هٰكَذَا يَقْتَضِيهِ ظَاهِرُ اللَّفْظِ وَالْمَنْقُولُ عَنْ عَائِشَةَ رض إِنَّهَا إِنَّمَا قَصَدَتْ
بِذٰلِكَ خَوْفَ أَنْ يَتَأَمَّ النَّاسُ أَبَا بَكْرٍ فَيَكْرَهُونَهُ حَيْثُ قَامَ مَقَامَهُ صلعم فَقَدْ جَاءَ عَنْهَا
أَنَّهَا قَالَتْ مَا حَمَلَنِي عَلَى كَثْرَةِ مُرَاجَعَتِي لَهُ صلعم إِلَّا أَنَّهُ لَمْ يَقَعْ فِي قَلْبِي أَنْ يُحِبَّ النَّاسُ بَعْدَهُ
رَجُلًا قَامَ مَقَامَهُ أَبَدًا وَلَا كُنْتُ أَرَى أَنَّهُ يَقُومُ أَحَدٌ مَقَامَهُ إِلَّا تَشَاءَمَ النَّاسُ مِنْهُ وَقَالَ
الْقُسْطَلَانِيُّ فِي شَرْحِ لَأَنْتُنَّ صَوَاحِبُ يُوسُفَ ع مِثْلُهُ حلبی و قسطلانی کے شرح سے معلوم
کہ بظاہر ام المومنین کہتین تہین کہ ہمارے والد بیش نماز ہون مگر دلسی یہہ منظور تہا کہ سوا میرے باپ کے کوئی

والضافية وفي رواية ان الانصار لما رأوا رسول الله يزداد وجعا طافوا بالمسجد و
ن موته صلعم فدخل عليه الفضل فاخبره بذلك ثم دخل عليه علي فاخبره بذلك
رج النبي متوكئا على علي والفضل والعباس امامه والنبي معصوب الراس يخط برجليه
تى جلس على اسفل مرقاة من المنبر فحمد الله واثنى عليه وقال ايها الناس بلغني انكم
افون من موت نبيكم هل خلد نبي قبلي فيمن بعث اليه فاخلد فيكم الا واني لاحق
وصيكم بالمهاجرين الاولين خيرا واوصي المهاجرين فيما بينهم بخير فان الله يقول و
عصر ان الانسان لفي خسر السورة وان الامور تجري باذن الله ولا يحملكم استبطاء
ر على استعجاله فان الله عز وجل لا يعجل لعجلة احد ومن غالب الله غلبه ومن خادع
ه خدعه فهل عسيتم ان توليتم ان تفسدوا في الارض وتقطعوا ارحامكم واوصيكم
الانصار خيرا فانهم الذين تبوؤا الدار والايمان من قبلكم ان تحسنوا اليهم الم يشاطروكم
التمار الم يوسعوا لكم في الديار الم يؤثروكم على انفسهم وبهم الخصاصة الا فمن
ي ان يحكم بين رجلين فليقبل من محسنهم وليتجاوز عن مسيئهم الا ولا تستاثروا عليهم
فاني فرطكم وانتم لاحقون بي الا وان موعدكم الحوض الا فمن احب ان يرده علي
فليكفف يده ولسانه الا فيما ينبغي يا ايها الناس ان الذنوب تغير النعم فاذا بر الناس
هم ائمتهم واذا فجر الناس عقوا ائمتهم - وقول فقهائنا ان الصحابة رض اقتدوا برسول
صلعم بعد اقتداء ائمتهم بابي بكر رض وجعلوه دليلا على جواز الصلوة بامامين على التعاقب صفحه
هم وفي مرة تاخر ابو بكر رض عن موقفه واقتدى بالنبي صلعم واقتدى الناس بالنبي بعد
ائهم بابي بكر رض وصار ابو بكر رض يسمع الناس التكبير ولا ينافي ذلك قول البخاري الرجل
بالامام ويأتم الناس بالماموم لجواز ان يكون المراد يقتدون ويتبعون تكبير الماموم
قال صلعم في مرضه ذلك يوما لعبد الله بن زمعة بن الاسود مر الناس فليصلوا الى
ة الصبح وكان ابو بكر رض غائبا فقدم عبد الله بن عمر رض ليصلي بالناس فلما سمع رسول
صوته اخرج راسه الشريف حتى اطلعه للناس من حجرته ثم قال صلعم لا لا لا ثلاث مرات
ل يصلي بهم ابن ابي قحافة فانتقضت الصفوف وانصرف عمر رض اى من الصلاة فما برح القو

لع ابن ابی قحافة فتقدم وصلی بالناس الصبح وفي رواية انه صلعم لما سمع صوت عمرؓ
قال الیس هذا صوت عمرؓ فقالوا بلى يا رسول اللهؐ فقال يأبى الله ذلك والمؤمنون فی سیرة
الشامية فبعث صلعم الى ابی بکرؓ فجاء بعد ان صلی عمرؓ تلک الصلوة فصلی بالناس
صفحه ۴۶۳ وفی سیرة الشامیة لما كان يوم الاثنين قبض الله فيه رسول اللهؐ وخرج
الى الناس وهم يصلون الصبح فرفع الستر وفتح الباب فخرج رسول اللهؐ وفيها في رواية
انه لما كان يوم الاثنين خرج رسول اللهؐ عاصبا راسه الى صلوة الصبح وابو بکرؓ يصلي
بالناس فلما خرج رسول اللهؐ فرح الناس فعرف ابو بکرؓ ان الناس لم يصنعوا ذلك
الا لرسول اللهؐ فنكص عن مصلاه فدفع رسول اللهؐ في ظهره وقال صل بالناس وجلس
رسول اللهؐ الى جنبه على يمين ابی بکرؓ فصلی قاعدا فلما فرغ صلعم من الصلوة اقبل على الناس
رافعا صوته حتى خرج من باب المسجد يقول يا ايها الناس سعرت النار واقبلت الفتن كقطع
الليل المظلم اني والله ما تمسكون علی شیٔ اني لم احل الا ما احل القران ولم احرم الا ما حر
القران **جواب شیعه** اکثر ناقلین اخبار وسیر کہتے ہین کہ شیخین ہمراہ لشکر اسامہ کے روانہ کیے گیے تھے پس پیش نمازی کی
روایت نقیض ہے اور کسی روایت مین ہے کہ عبد اللہ بن زمعہ کو حکم پیش نمازی کا صادر ہوا اور ایک روایت مین ہے
کہ عبد اللہ بن عمر نے پیش نمازی کیا اور نکلوا دیے گئے اور ایک روایت مین ہے کہ حضرت فاروقؓ پیش نما
بن گئے اور نبیؐ نے بحالت غیض کے نکلوا دیا اور پیش نمازی مین حضرت صدیقؓ کے اسقدر تکرار ہے کہ کسی روایت مین
ہے کہ بحکم رسولؐ پیش نماز تھے اور کسی روایت مین ہے کہ نبیؐ خود بروز دوشنبہ تشریف لائے بروایتے ابی بکرؓ کو پس پشت
اپنے کیا اور بروایتے صدیقؓ مکبر تھے و بروایتے پہلوے نبیؐ مین جانب راست یا جانب چپ اگر در حقیقت یہ پیش نما
بحکم نبیؐ مقرر تھے تب کیا ضرورت تھی کہ باین تکلیف کہ ایک ہاتھ بازوی عباسؓ پر ایک ہاتھ بازوی علیؑ پر رکھکر اور قدم
شریف لغزش کرتا جاتا ہی تشریف لائے اور محدثین نے خصوصاً امام بخاری نے ترجمہ مین لکھا ہے الرجل یاتم
بالامام ویاتم الناس بالماموم اور فقہا رشا فیہ جواز امین اور تاخر صدیقؓ سے امامت کرنا رسول اللہ
اور اقتدا کرنا صدیقؓ کا لکھا ہے اور اسی الترجیحات قسطلانی کی نہایت مفید مدعا ہے روایت سیرت شامیہ مین
تلاوت کرنا آیہ فهل عسیتم الخ اشارہ خفیہ اس امت ظالم پر ہے کہ خلفا رجوع ہوئی اور انصار و مہاجرین دونو
مامور کیا اور اپنی وفات سے آگاہ کیا اور بروز غدیر خم بھی اپنی موت سے آگاہ کیا تھا اور قرآن مین تصریح

ت نبی ؐ کے اَفَاِنْ مَاتَ اَوْقُتِلَ انْقَلَبْتُمْ عَلٰی اَعْقَابِکُمْ اسپر ارشاد حضرت فاروق رضہ کا کہ جو شخص
ت نبی ؐ کریگا اوسکی گردن مارونگا حالانکہ آسمان پر صعود کیے گئے اور روایت ثانی سیرت ہشامیہ مین ہے کہ مین
قرآن کے حلال وحرام نہین کرتا ہون پس معلوم ہوا کہ حدیث ناسخ قرآن کی نہین ہوسکتی تو نسخ متعہ مجرد
کسطرح ہوگا اور صحابہ کو نصائح کیا اور کنایتہ فرمایا اَقْبَلَتِ الْفِتَنُ کَقِطَعِ اللَّیْلِ الْمُظْلِمِ الْعَاقِلُ تَکْفِیْہِ
ارہ مزید تصریح موجب ملال خاطر عامہ ناس ہوگا **باب چہاردہم اخبار مغیبات کہ سب اس**
مرحومہ پر واقع ہوا سورہ اِنَّا فَتَحْنَا مین اور کتاب الفتن صحیح مسلم مین روایت معتبر و مذکور ہوئی ہے
بلاد کفار از دست امت مرحومہ کی مفتوح ہونگی اور مطابق خبر مغیبات نبی کے فتوح اسلام کا خلفاء راشدین کے
ن ہوا **بخاری ۱۰ جلد صفحہ ۲۶۷** عَنْ اَبِیْ سَعِیْدِ نِ الْخُدْرِیِّ عَنِ النَّبِیِّ قَالَ لَتَتَّبِعُنَّ
مَنْ کَانَ قَبْلَکُمْ شِبْرًا بِشِبْرٍ وَّ ذِرَاعًا بِذِرَاعٍ حَتّٰی لَوْ دَخَلُوْا جُحْرَ ضَبٍّ تَبِعْتُمُوْهُمْ قُلْنَا یَا رَسُوْلَ
اَلْیَهُوْدُ وَ النَّصَارٰی قَالَ مَنْ دَعٰی اِلٰی ضَلَالَةٍ اَوْ سَنَّ سُنَّةً سَیِّئَةً لِقَوْلِ اللّٰهِ تَعَالٰی
اَوْزَارِ الَّذِیْنَ یُضِلُّوْنَهُمْ بِغَیْرِ عِلْمٍ الْاٰیَة فرمایا نبی ؐ نے کہ تم لوگ اطاعت کروگے دین ملت
کی موبمو فرق نہوگا تا اینکہ اگر ایک کیڑا اسوراخ مین گھسا ہو اس ملت مین بھی ہوگا اصحاب نے عرض کی کیا حضرت
نصاری کیطرح ہوجاوینگے فرمایا کہ جو کوئی مبتلائے سبیل ضلالت ہو اور جدید سنت وطریقہ احداث کرے بدلیل
لے کہ فرماتا ہے کہ جو لوگ قیاس سے فتوی دیتے ہین وہ گمراہ ہین **ترمذی ۲۰ جلد صفحہ ۵۰ قَالَ**
مِنْ بَکْرِ بْنِ وَائِلٍ لَیَجْعَلَنَّ اللّٰهُ هٰذَا الْاَمْرَ فِیْ جُمْهُوْرٍ مِّنَ الْعَرَبِ فَقَالَ عَمْرُو بْنُ
کَذَبْتَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ؐ یَقُوْلُ وُلَاةُ النَّاسِ فِی الْخَیْرِ وَالشَّرِّ اِلٰی یَوْمِ الْقِیٰمَةِ
مرد نے قبیلہ بکر ابن وائل سے کہ امر خلافت تمامی عرب کی لیے ہے جواب دیا اسپر عمرو بن العاص نے کہ تو نے
کہا مینے سنا ہے رسول اللہ ؐ سے کہ آپ فرماتے تھے کہ خلفاء خلایق اخیار واشرار تا بہ قیامت ہونگے
ی ۲ جلد صفحہ ۵۰ عَنْ ثَوْبَانَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ؐ اِنَّمَا اَخَافُ عَلٰی اُمَّتِی الْاَئِمَّةَ
قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ؐ لَا تَزَالُ اُمَّتِیْ عَلَی الْحَقِّ ظَاهِرِیْنَ لَا یَضُرُّهُمْ مَنْ خَذَلَهُمْ
اِلٰی اَمْرِ اللّٰهِ فرمایا رسول اللہ ؐ نے کہ مجھی خوف ہے اپنی امت پر کہ پیشوا بنکر آدمیونکو گمراہ کرینگے اور ہمیشہ
گروہ میری امت سے ظاہر ہونگے گرچہ لوگ اونکو ذلیل جانے یا ایذای رسانی کرین تا اینکہ وقت ظہور امام مہدی کے
ادی **قسطلانی جلد ۵ صفحہ ۴۴** لَیُؤَیِّدُ هٰذَا الدِّیْنُ بِالرَّجُلِ الْفَاجِرِ اس دینکو مدد ملیگی

مرو فاسق ہے سیرۃ المحمدیہ صفحہ ۵۴۴ عن ابی ھریرۃ قال وعدنا رسول اللہ صلعم غزوۃ الھند
فان ادرکتھا انفق فیھا نفسی ومالی فان اقتتل کنت من افضل الشھداء فرمایا رسول اللہ
نے اگر تو جنگ محمود غزنوی و قطب الدین غوری کو پاوی تو مجاہدین کو جان و مال سے اعانت کرنا اور اگر قتل
ہو جاوی تو شہیدای سے ہوگا تاریخ الخلفا صفحہ ۱۹۴ وفی سنۃ ثلث واربعین فتحت الرج
وغیرھا من بلاد سجستان وودان من برقۃ وکوزای من بلاد السودان وفی سنۃ
خمس واربعین فتحت القبقان وفی سنۃ خمسین فتحت قوھستان عنوۃ اور ۴۳ہجری میں
برج وغیرہ بلاد سجستان اور ودان اور برقہ اور کوزای اور ۴۵ھ میں قبطان اور سنہ ۵۰ھ قوہستان بلشکر خلفا بنی امیہ
مفتوح ہوا بخاری ۵ جلد صفحہ ۲۷۵ عن ابن عباس قال انکم محشورون حفاۃ عزلا ثم
قرأ کما بدانا اول خلق نعیدہ وعدا علینا انا کنا فاعلین واول یکسی یوم القیمۃ ابراہیم
من اصحابی یوخذ بھم ذات الشمال فاقول اصحابی اصحابی فیقال انھم لم یزالوا
مرتدین علی اعقابھم منذ فارقتھم فاقول کما قال العبد الصالح وکنت علیھم
شھیدا ما دمت فیھم الی قولہ الحکیم بخاری جلد ۵ صفحہ ۳۳۶ عن ابن عباس
مثلہ الی قولہ ما دمت فیھم وزاد فیہ فلما توفیتنی کنت انت الرقیب علیھم
وانت علی کل شئ شھید ان تعذبھم فانھم عبادک وان تغفر لھم فانک
انت العزیز الحکیم قسطلانی قال محمد بن یوسف الفربری ذکر عن ابی عبد اللہ
عن قبیصۃ قال ھم المرتدون الذین ارتدوا عن الاسلام علی عھد ابی بکر
فقاتلھم ابو بکر رضہ فرمایا نبی صلعم نے کہ میرے صحابہ کو ملائکہ جانب شمال گرفتار عذاب لیجاوینگے اور میں
اوسوقت ملائکہ سے کہونگا کہ یہہ میرے اصحاب ہیں اوس وقت ملائکہ بھی جواب دیوینگے کہ یہہ ہمیشہ لرتداد
ہی اور جسوقت سے کہ آپ نے دنیا کو ترک کیا یہہ لوگ اپنے اولٹے پیروں پہر گئے شارح کہتے ہیں کہ مرتد
مراد وہ شخص ہیں جو بزمانہ حضرت ابی بکر رضہ کے مرتد ہوئے اور قتل کئے گئے جواب شیعہ حدیث میں لم یزالوا کا
ہوا ہے اور لفظ لم یزالوا واسطے زمانہ استمرار کے مستعمل ہوتا ہے سیرۃ المحمدیہ صفحہ ۵۶۷ و
فی السنۃ الاولی من خلافۃ ابی بکر الصدیق وھی السنۃ الحادیۃ عشر من
الھجرۃ النبویۃ قتل خالد بن الولید مالک بن نویرۃ مع راھط من قومہ متمم

منع الزکٰوۃ اور سنہ اول قریب زمانہ وفات سرور کائنات ص کی مالک بن نویرہ قتل ہوئی اور بقول حضرت عمر رض کے
خون ناحق مالک بن نویرہ کا ہوا اور مسیلمہ کذاب مرتد کب تہا وہ دعوت کرتا تہا حیات نبی ص سے کافر تہا اور مرتدین
عرب اصحاب رسول ص نہ تہے پس نہ معلوم کہ یہہ کون صحابہ ناری ہین **بخاری ۱۰ جلد صفحہ ۳۶** قالت اسماء
عن النبی ص قال انا علی حوضی انتظر من یرد علی فیوخذ بناس من دونی فاقول امتی
فیقول لا تدری مشوا علی القہقری قال ابن ابی ملیکۃ اللہم انا نعوذ بک ان
نرجع علی اعقابنا او نفتن **ایضاً** قال عبد اللہ بن مسعود قال النبی ص انا فرطکم علی الحوض
لیرفعن الی رجال منکم حتی اذا اہویت لاناولہم اختلجوا دونی فاقول ای رب
اصحابی فیقول لا تدری ما احدثوا بعدک فرمایا نبی ص نے کہ ملائکہ میری اصحاب کو طرف نار کی
کھینچکر لیجاوینگی اوسوقت مین کہونگا کہ یہہ میری اصحاب ہین تب ملائکہ جواب دیوینگے آپ نہین جانتے ہین
کہ بعد آپ کے کیا کیا کچھہ ان لوگون نے دین مین بدعتین ایجاد کین **ایضاً** عن ابی حازم قال سمعت
سہل بن سعد یقول سمعت النبی ص یقول انا فرطکم علی الحوض وردہ شرب منہ و
من شرب منہ لم یظمأ بعدہ ابداً لیردن علی اقوام اعرفہم ویعرفونی ثم یحال
بینی وبینہم فرمایا نبی ص کہ مین حوض کوثر پر ہوگا کہ ناگاہ وارد ہونگے کہ مین اونکو پہچانونگا اور وہ مجھے پہچانینگے
اور ملائکہ اونکو بطرف جہنم کے لیجاوینگے یہہ حدیث دلالت کرتی ہے کہ وہ اصحاب کثیر الصحبت ہونگے اور مالک
بن نویرہ کثیر الصحبت نہ تہے **ایضاً** قال وانا اشہد علی ابی سعید الخدری لسمعتہ یزید فیہ
قال انہم منی فیقال انک لا تدری ما احدثوا بعدک فاقول سحقاً سحقاً بعدی
اور بروایت واقدی یہہ حدیث شان مین ابوبکر صدیق رض کے وارد ہوئی ہے **ایضاً** قال عبد اللہ بن زید قال
النبی ص اصبروا حتی تلقونی علی الحوض فرمایا نبی ص نے کہ تم لوگ پر جو کچھہ ظلم ہو صبر کرنا تا زمانیکہ ملاقات
مجھسے کرو حوض کوثر پر **بخاری ۲ جلد صفحہ ۳۶** ان النبی ص خرج یوماً فصلی علی اہل احد
صلاتہ علی المیت ثم انصرف الی المنبر فقال انی فرط لکم وانا شہید علیکم واللہ
لانظر الی حوضی الآن وانی اعطیت مفاتیح خزائن الارض ومفاتیح الارض واللہ ما
اخاف علیکم ان تشرکوا بعدی ولکن اخاف علیکم ان تنافسوا ایک روز جناب نبی ص نے
نماز پڑہی اوپر جنازہ شہداء احد کے بعدہ فرمایا کہ مین رہونگا حوض کوثر پر اور مینے عطا کی تمکو کلید خزانہ روی ز

میں اس سے نہیں ڈرتا ہوں کہ تم مشرک ہو جاؤ گے مگر یہ کہ تمکو حرص وطمع دنیا وحب مال غلبہ کریگا اور واقدی نے
اس حدیث کو شان میں ابی بکر رض کی نقل کیا ہے اور فتوحات فارس و روم وشام حضرات خلفاء ثلاثہ رض کو ہوا اور
شارح فقہ اکبر بھی مضمون حرص پر اشارہ کرتے ہیں باب غزوہ احد صفحہ ۳۳۶ قال صلی رسول الله
على قتلى احد بعد ثمان كالمودع للاحياء والاموات ثم طلع المنبر فقال انى بين
ايديكم فرط وانا عليكم شهيد وان موعدكم الحوض وانى لانظر اليه من مقامى
هذا وانى لست اخشى عليكم ان تشركوا ولكنى اخشى عليكم الدنيا ان تنافسوها تاريخ
ابو الفداء اجلد صفحه ١٦٦ وفى ايام ابى بكر رض منعت بنو يربوع الزكاة وكان كبيرهم
مالك بن نويرة وكان ملكا فارسا مطاعا شاعرا قدم على النبى واسلم فولاه
صدقة قومه فلما منع الزكاة ارسل ابو بكر رض الى مالك المذكور خالد بن وليد
فى معنى الزكاة فقال مالك انا اتى بالصلاة دون الزكوة فقال خالد اما علمت ان
الصلوة والزكوة معا لا تقبل واحدة دون الاخرى فقال مالك قد كان صاحبكم
يقول ذلك قال خالد او ما تراه لك صاحبا والله لقد هممت ان اضرب عنقك
ثم تجاولا فى الكلام فقال له خالد انى قاتلك فقال له او بذالك امرك صاحبك قال
وهذه بعد تلك وكان عبد الله بن عمر وابو قتادة الانصارى حاضرين فكلما خالدا
فى امره فكره كلامهما فقال مالك يا خالد ابعثنا الى ابى بكر فيكون هو الذى يحكم
فينا فقال لا اقالنى الله ان اقتلك وتقدم الى ضرار بن الازور بضرب عنقه
فالتفت مالك الى زوجته وقال لخالد هذه التى قتلتنى وكانت فى غاية الجمال فقال
خالد بل الله قتلك برجوعك عن الاسلام فقال مالك انا على الاسلام فقال
خالد يا ضرار اضرب عنقه فضرب عنقه وجعل رأسه اثفية لقدر وكان من اكثر
الناس شعرا وقبض خالد امرأته قيل انه اشتراها من الفئ وتزوج بها وقيل انها
اعتدت بثلاث حيض ثم تزوج بها وقال لابن عمر ولابى قتادة احضرا النكاح فابيا
وقال له ابن عمر نكتب الى ابى بكر رض ونعلمه بامرها وتتزوج بها فابى وتزوجها ولما
بلغ ذلك ابا بكر رض وعمر رض وقال عمر لابى بكر رض ان خالدا قد زنى فارجمه قال ما كنت

فَاِنَّہٗ تَاَوَّلَ فَاَخْطَاءَ قَالَ فَاِنَّہٗ قَدْ قَتَلَ مُسْلِمًا فَاقْتُلْہُ فَاِنَّہٗ تَاَوَّلَ فَاَخْطَاءَ قَالَ فَاعْزِلْہُ
مَا كُنْتُ اَغْمِدُ سَيْفًا ترجمہ زمانہ خلافت مین ابی بکر رضؓ کے منع کیا زکوۃ دینے مین قبیلہ بنی یربوع نے اور
قبیلہ کا مالک بن نویرہ تہا اور وہ دولتمند او سوار اور معزز او رشاعر تہا او بحضور سرور عالمؐ کے حاضر ہوکر
اسلام کیا اور طرف قبیلہ مذکور کے ابو بکر رضؓ نے روانہ کیا خالد بن ولید کو واسطے تحصیل ال زکوۃ کی او مالک
کہا کہ ہم نماز ادا کرتے ہین سیوای زکوۃ کے خالد نے کہا کہ نماز وزکوۃ دونوادای کرنا چاہیے ایک شی کے
ترک کرنے سے عبادت قبول نہین ہوتی ہے مالک نے کہا کہ تمہارے والی وحاکم کا یہہ قول تہا خالد نے کہا
کیا خلیفہ کسکو سمجہتا ہے قسم بخدا تو نے انحراف وسرکشی کا قصد کیا حکم خلیفہ مین مین تیری گردن مارونگا بعد
رنج آمیز باتین طرفین سے ہوئین کہا خالد نے مین تجہی قتل کرون گا خالد نے کہا ایسا حکم تیرے خلیفہ کا ہی
نے کہا کہ یہہ حکم بعد استقامت خلافت وولایت کے ہے وعبداللہ بن عمر وابو قتادہ انصاری اوسوقت
تہے اونکو برا معلوم ہوا تعدی خالد کی اور دونو بزرگون نے کنایتہً کچہہ سمجہایا مگر خالد کو یہہ امر بد گذرا اور
نے کہا ای خالد سب مجہے پاس ابی بکر رضؓ کے لے چل پس وہ جیسا مناسب جانینگے مجہے حکم دیوین گے
نے کہا مین تیری گردن مارون گا اور ضرار بن ازور کو حکم دیا گردن مارنیکا بعدہ مالک متوجہہ بزوجہ ہوکر
سے بولے کہ یہہ عورت میری سبب قتل کے ہوتی ہے اور زوجہ مالک حسن وجمال مین مشہور ویگانہ
کار تہی خالد نے کہا کہ تیرے انحراف اسلام نے سبب قتل کا کیا مالک نے کہا مین اسلام پر ہون خالد
ی ضرار اسکی گردن مار پس اوسنے گردن مارا اور شعراء عصر نے اس قصہ کو بطور ذم وتوہین کے نظم کیا
اور زوجہ مالک پر خالد قابض ومتصرف ہوا اور بروایتے یہہ ہی کہ اہل فوج جو غنیمت مین لے گئے خرید کرکے
وقبضہ کیا اور بروایتے تین حیض کا عدہ دیکہکر تزویج کیا اور خالد نے ابن عمر وابو قتادہ کو وقت نکاح
طلب کیا اون لوگون نے جانے سے انکار کیا ابن عمر نے کہا کہ مین کیفیت کو پاس ابو بکر رضؓ کے لکہتا ہون
حقیقت حال سے آگاہ کرون گا کہ تو ایسی تزویج کرتا ہے خالد تزویج کرنے سے انکار کیا اور پہر تزویج کیا
جب خبر ملی اسکی ابو بکر رضؓ وعمر رضؓ کو عمر رضؓ نے ابو بکر رضؓ سے کہا کہ خالد نے زنا کیا ہی تم اوسکو سنگسار کرو ابو بکر رضؓ
مین ایسا نکرونگا اور اسکی تاویل کیا پہر کہا عمر رضؓ نے کہ مسلمان کو ناحق قتل کیا ہے قصاص لو اسمین بہی ابو بکر رضؓ
تاویل کیا پہر کہا عمر رضؓ نے کہ خالد کو معزول کرو کہا کہ شمشیر کو کیا سولار کہون یعنی خالد مرد شجاع معتمد وخیر خواہ
بد الاطاعت ہے **باب پانزدہم در باب کثرت فتوحات خلفاء بنی امیہ و بنی**

عباس * تاریخ الخلفا صفحہ ۲۱۵ وفی سنة سبع وسبعین فتحت هرقلة وفی سنة اثنتین
وثمانین فتح حصین سنان من ناحیة المصیصة وکانت غزوة ارمنیة وصنهاجة
بالمغرب وفی سنة اربع وثمانین فتحت المصیصة والاودیة من المغرب وفی سنة ست
وثمانین فتح حصن بولق وحصن الاخرم صفحہ ۲۲۴ وابن مثل الولید افتتح الہند
والاندلس وفی سنة سبع وثمانین فتحت بیکند وبخاری وسردانیة ومطمورة
وقمیقم وبحیرة الفرسان وفی سنة ثمان وثمانین فتحت جرثومة وطوانة وفی
سنة تسع وثمانین فتحت جزیرتا منورقة ومیورقة وفی سنة احدی وتسعین
فتحت نسف وکش وشومان ومداین وحصون من بحر اذربیجان وفی سنة اثنتین وتسعین
فتح اقلیم اندلس باسرہ ومدینة ارمابیل وقنزبون وفی سنة ثلث وتسعین فتحت
الدیبل وغیرها ثم الکرخ وبرهم وباجة والبیضاء وخوارزم وسمرقند والسغد
وفی سنة اربع وتسعین فتحت کابل وفرغانة والشاش وسندرة وفی سنة خمس
وتسعین فتحت الموقان ومدینة الباب وفی سنة ست وتسعین فتحت طوس وفتح
فیها الفتوحات العظیمة کایام عمر بن الخطاب صفحہ ۲۴۰ هشام وفی سنة سبع من
ایامه فتحت قیصرة الروم وفی سنة ثمان فتحت خنجرة وفی سنة اثنتا عشرة فتح
فی سنة فی ناحیة ملطیة صفحہ ۲۵۱ ولید کان فاسقا شریبا للخمر منتهکا حرمات
الله اراد الحج لیشرب فوق ظهر الکعبة فمقته الناس لفسقه وخرجوا علیه فقتل صفحہ
۲۵۲ قال الذهبی لم یصح عن الولید کفر ولا زندقة بل اشتهر بالخمر والتلوط
قال المهدی مثله خلافة الله عنده اجل من ان یجعلها فی زندیق صفحہ ۲۵۳
قد ورد فی مسند احمد حدیث لیکونن فی هذه الامة رجل یقال له الولید لهو
اشد علی هذه الامة من فرعون لقومه صفحہ ۲۶۲ سفاح وقال الذهبی فیه
غزوات وہ ہے جو بعد از خلفاء راشدین کے ۷۷ھ مین ہرقلہ و ۸۲ھ مین حصین یعنی قلعہ سنان وارمینیہ
صنہاجہ ملک مغرب و ۸۴ھ مین مصیصہ اور حوالی مغرب و ۸۶ھ مین قلعہ تولق و قلعہ اخرم اور ہند اور اندلس
و ۸۷ھ بیکند وبخاری و سردانیہ و مطمورہ و قمیقم و بحیرة الفرسان و ۸۸ھ جرموثہ و طوانہ و ۸۹ھ جزیرتا

ومنورقہ ومیورقہ وسنہ ۹۱ھ مین نسف وکش وشومان ومدائن وقلعہ دریای آذربیجان وسنہ ۹۲ھ مین اقلیم اندلس بہ ماسہ
شہر اسائیل وقرطبون وسنہ ۹۳ھ مین دیبل وکرخ وبرہم ومابجہ وبیضا وخوارزم وسمرقند وسغد وسنہ ۹۴ھ مین کابل وفرغانہ
وشاش وسندرہ وسنہ ۹۵ھ مین موقان وشہر پناہ وسنہ ۹۶ھ مین طوس اور اس سنہ مین ممالک کثیرہ مثل ایام حضرت
فاروق رض کے مفتوح ہوی ہین وسنہ ہفتم خلافت ہشام مین قیصر روم وسنہ ہشتم خلافت مین جنجرہ وسنہ ۱۱۲ھ وسنہ دہم
خرسنہ حوالی ملطینہ فتح ہوا ولید شارب الخمر تہا ہتک وحرمت خانہ کعبہ کی کرتا تہا اور ارادہ کیا حج کا اور شراب
پیالشت کعبہ مین اور ناگوار ہوا یہہ لوگون کو اور بلوہ کیا سب نے اوسپر اور مار ڈالا اوسے کہتے ہین کہ ولید سے کفر ثابت
نہین ہے بلکہ شرب خمر ولواطہ ثابت ہے اور مہدی نے کہا کہ ولید کو خدا داخل جہنم کرے اور امام حنبل روایت
کرتے ہین کہ رسول نے فرمایا ہے کہ اس امت مین فرعون سے زیادہ ولید ہے **تاریخ ابو الفدا پہلی جلد**
صفحہ ۲۰۹ ولید نے فتحت فی ایامہ الفتوحات الکثیرۃ من ذالک جزیرۃ الاندلس
وما وراء النہر وکتب الولید الی عمر بن عبد العزیز یامرہ بہدم مسجد رسول
اللہ وھدم بیوت ازواج النبی وان یدخل البیوت فی المسجد بحیث تصیر مساحۃ
المسجد مائتی ذراع فی مائتی ذراع **صفحہ ۲۱۰** فضرب عنق سعد بن جبیر المذکور کان
من اعلام التابعین خلافت ولید مین جزیرہ اندلس وماوراء النہر فتح ہوا اور ولید نے کہا عمر بن عبد العزیز کو کہ
ڈہا ڈالو مسجد رسول کو اور حجرہ وخلوتہائے ازواج رسول ہدم کو اور حجرہای مذکور کو داخل مسجد کر دو اس طور کہ دو سو گز
ہو جاوے اور سعد بن جبیر افضل تابعین سے تہے کچہہ گفتگو اس امر پر کیا کہ رنج وغصہ سے کہ ان دونو کی گردن حجر ڈالا روایت ہے
تاریخ ابو الفدا وتاریخ الخلفا سے ظاہر ہوا کہ بعد از شیوخ ثلثہ عہد عمارت بنی امیہ مین غزوات وفتوح زیادہ از تحقیق
وقوع مین آیا ہے پس اگر مجرد فتوح وغلبہ سلطانی باعث حقیقت خلافت بعد نبی ہوتا ہو تب جمیع سلاطین بنی امیہ وعباسیہ
خلافت حقہ مین داخل ہونگے اور حال فسق وفجور امرا وملوک بنی امیہ کا مخفی نہین ہے **فتوح الشام واقدی**
صفحہ ۳ وانی عازم ان اوجہ المسلمین الی الشام باہلیہم ومالہم فان رسول اللہ انبانی
بذالک قبل موتہ قال زویت لی الارض فرایت مشارقہا ومغاربہا وسیبلغ ملک امتی
ما زوی لی منہا کہا حضرت صدیق رض نے کہ مین چاہتا ہون کہ لشکر روانہ کرون واسطے جنگ اہل شام کے اسلئے کہ
رسول اللہ نے خبر مجہے دیا ہے اسبات کی قبل موت اپنے یعنی فرمایا ہے کہ دکہائی گئی مجہے تمامی روی زمین اور دیکہا
مشرق ومغرب اوسکا اور قریب ہے کہ پہیل جائیگا اور پہونچ جائیگا ملک میرے امت کا جہانتک دکہایا گیا ہے

صفحہ ۳ قَالَ لِعَلِيِّ بْنِ اَبِيْطَالِبٍ يَا اَبَا الْحَسَنِ اَمَا سَمِعْتَ رَسُوْلَ اللهِ صلعم يَقُوْلُ اِذَا اَقْبَلَتْ حِمْيَرُ وَمَعَهَا نِسَاؤُهَا فَابْشِرْ وَابْشِرْ اَللهُ لِلْمُسْلِمِيْنَ عَلَى اَهْلِ الشِّرْكِ اَجْمَعِيْنَ قَالَ عَلِيٌّ رض صَدَقْتَ کہا حضرت صدیق رض نے حضرت امیر سے کہ ای ابوالحسن ایا تمنے سنا ہے رسول اللہ صلعم سے کہ آپ فرماتی تھے کہ جب آگے آوے حمیر اور ساتھ اوسکے عورتین ہون اور بچونکو گودمین اوٹھائے ہوئے ہو پس بشارت دو فتح مسلمین کی مشرکین پر کہا حضرت امیر نے کہ سچ کہا تمنے + حدیث اول سے ظاہر ہے کہ تمامی روی زمین پر قبضہ کا وعدہ ہوا ہی کہا کہ مجھے خبر دیا ہے فتوحات دنیا کی ۳ بشارت ہی از جانب حضرت صلعم کے اور حضرت کو از جانب خدا العبد رسول کے بقید ملک نہ بقید خلافت و نہ بقید اجرای دین + اور قبضہ و فتوح تمامی ممالک و بلاد مین خلفاء راشدین و بنی امیہ و مروانیہ و عباسیہ بالکل شریک ہین پس سب کا رتبہ و حیثیت واحد ہونا چاہئے مجھے خبر دیا ہی اسکا یہ مطلب ہوگا کہ بدست امت مفتوح ہوگا اور اگر فتح خاصہ صدیقی مقصود ہوتی تب نہ تو تمامی ملک النبی فتح ہوا سوای بعض حصہ شام و روم کے اور یہ تخصیص مذکور فتوح فاروقی بے اثر ہو جاوے گی اور حدیث مین جہان لفظ ملک کا آیا ہے وہان سے نفی خلافت مقصود لیا ہے جیسا کہ بشارت خلافت بنی امیہ و بنی عباس و محمود غزنوی و قطب الدین غوری و آل سبکتگین و آل چنگیزیہ و تزک سیرۃ المحمدیہ مین مروی ہے اور تاریخ کتاب المغازی فتوح الشام والروم والمصر والعجم سے ظاہر ہے کہ اکثر اصحاب رسول اس اہتمام غزوات مین شریک و معین تھے اگر اہتمام جنگ ذریعہ حقیت خلافت ہووے تب چاہئے کہ سبکوئی حقدار ہو جاوے **حیوۃ الحیوان جلد اول صفحہ ۶۵** وَدُفِنَ مَعَ صَاحِبِهٖ فِی الْحُجْرَةِ النَّبَوِيَّةِ **وصفحہ ۶۰** وَدُفِنَ صلعم فِیْ حُجْرَةِ الَّتِیْ بَنَاهَا لِاُمِّ الْمُؤْمِنِيْنَ عَائِشَةَ رض ترجمہ رسول اللہ صلعم دفن ہوئے اوس حجرہ مین کہ بنایا گیا تھا واسطے ام المومنین عایشہ کے **بخاری ۶ جلد صفحہ ۹** اِنْطَلِقْ اِلٰی عَائِشَةَ اُمِّ الْمُؤْمِنِيْنَ فَقُلْ يَقْرَأُ عَلَيْكِ عُمَرُ السَّلَامَ وَلَا تَقُلْ اَمِيْرُ الْمُؤْمِنِيْنَ فَاِنِّیْ لَسْتُ الْيَوْمَ لِلْمُؤْمِنِيْنَ اَمِيْرًا وَقُلْ يَسْتَاْذِنُ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ اَنْ يُدْفَنَ مَعَ صَاحِبَيْهِ فَسَلَّمَ وَاسْتَاْذَنَ ثُمَّ دَخَلَ عَلَيْهَا فَوَجَدَهَا قَاعِدَةً تَبْكِیْ فَقَالَ يَقْرَأُ عَلَيْكِ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ السَّلَامَ وَيَسْتَاْذِنُ اَنْ يُدْفَنَ مَعَ صَاحِبَيْهِ فَقَالَتْ كُنْتُ اُرِيْدُهٗ لِنَفْسِیْ وَلَاُوْثِرَنَّهٗ بِهِ الْيَوْمَ عَلٰی نَفْسِیْ کہا حضرت عمر رض نے عبداللہ کو کہ جاؤ پاس حضرت ام المومنین کے اور کہو کہ اگر آپ اجازت دیوین تب مین دفن کیا جاون شامل دونو صاحب کے پس جواب دیا ام المومنین نے کہ میرا عین دلی ارادہ یہی تھا آیہ لَا تَدْخُلُوْا بُيُوْتَ النَّبِیِّ اِلَّا

یؤذن لکم مت تم لوگ جایا کرو بغیر اجازت کے خانہ نبی مین سورہ احزاب یانساء النبی قرن فی
بیوتکن ای بیبیو قرار سے رہو اپنے گھرون مین سیرة المحمدیہ صفحہ ۵۲۷ قال ابو الفرج ابن الجوزی
ابتداء صداع فی بیت عائشة ثم اشتد امرہ فی بیت میمونة وقیل فی بیت
زینب بنت جحش قال الحافظ ابن حجر وکونه فی بیت میمونة هو المعتمد لانه
الذین رواہ الشیخان عن عائشة کہا ابو الفرج ابن جوزی نے کہ ابتداء درد خانہ عائشہ مین ہوا بعد
شدت مرض کی خانہ میمونہ مین اور بعضی روایت مین خانہ زینب ہے ابن حجر نے کہا کہ خانہ میمونہ صحیح و معتبر ہے
کہ روایت اسکی بخاری و مسلم نے کی ہے بخاری ۲ جلد صفحہ ۳۷۸ حدثنا سعید بن عفیر قال
حدثنی اللیث بن سعد قال حدثنی عقیل عن ابن شهاب الزهری قال اخبرنی
عبید الله ابن عبد الله ابن عتبة بن مسعود ان عائشة زوج النبی صلعم قالت لما
ثقل رسول الله صلعم واشتد به وجعه استاذن ازواجه ان یمرض و یخدم فی
بیتی فاذن له الخ قال القسطلانی بالافراد و روی الزهری وهو ضعیف و
مجهول و متروک و منکر ام المومنین عائشہ رضہ سے روایت ہے کہ جب مرض آپکا سخت و زیادہ ہوا
نے اجازت مانگا کہ مین چاہتا ہون کہ بیمارداری و خدمت میری تمہارے گھر مین ہووے پس اجازت دی گئی
شارح قسطلانی کہتا ہے کہ یہہ روایت احاد و مفردات سے ہے یعنی متواترات سے نہین ہے اور زہری گو
ہے کہ غیر معتبر ہے شرح مسلم نووی صفحہ ۴۴۶ اول جلد قوله صلعم ما بین بیتی و
منبری روضة من ریاض الجنة والثانی المراد ببیت سکناہ علی ظاهرہ وروی
ما بین حجرتی و منبری قال الطبری والقولان المتفقان لان قبرہ فی حجرته وهی
بیته فرمایا رسول اللہ صلعم نے کہ درمیان گھر و منبر میرے روضہ جنت ہے اور مراد گھر سے جای سکونت حضرت ہی
فرمایا صلعم کہ درمیان حجرہ و منبر میرے روضہ جنت ہے طبری نے کہا کہ دو قول کا اتفاق ہے کہ قبر آپکی حجرہ مین
کہ گھر مین ہے اسعاف الراغبین صفحہ ۳۲ وبنی صلعم فی ذلک المربد حجرتین
اربعة حینئذ لسودة و عائشة ایضا و اما بقیة حجر زوجاته فبناها بعد عند
الحاجة الیها و مکث صلعم فی بیت ابی ایوب صفحہ ۴۲ ثم اختلف الصحابة فی
الموضع الذی یدفن فیه فقال بعضهم یدفن فی المسجد و بعضهم فی البقیع و بعضهم

بنقل ویدفن عند ابراهیم الخلیل ۲ فقال ابوبکر رض ادفنوه فی الموضع الذی تبض فیه ا
بنوایا آپنے وقت نزول اجلال مدینہ منورہ مین دو حجرہ ام المومنین سودہ و عائشہ کا اور بقیہ حجرہ ازواج کا بعد اس
عندالحاجت بنا اور وقت تعمیر حجرہ کی آپنے قیام فرمایا خانہ ابی ایوب مین صحابہ نے اختلاف کیا کسی نے کہا مسجد مین
کسی نے جنۃ البقیع مین کسی نے جای ابراہیم مین واسطے دفن ص کے پس حضرت ابوبکر رض نے کہا کہ جس جگہ انتقال ہوا
وہان دفن ہونا چاہئے نحن معشر الانبیاء لا نورث الخ ہم گروہ انبیا نہ کہ نہین چھوڑ جاتے ہین سورہ
آل عمران پارہ چوتھا رکوع ۱۴ وما محمد الا رسول اللہ ۲ قد خلت من قبله الرسل
افان مات او قتل انقلبتم علی اعقابکم ومن ینقلب علی عقبیه فلن یضر اللہ شیئ
وسیجزی اللہ الشاکرین نہین ہین محمد مگر رسول اللہ ۲ اور قبل اسکے ہو گئے مرسلین ایا اگر فوت کرین یا قتل کیے جاوین
تملوگ پہر جاؤگے اپنے اولٹی پیر اور اگر پہر جاویگا کچھ ضرر نہین پہونچتا خدا کو اس آیت سے مسیلمہ کذاب و مالک بن نو
وکفار یمن مقصود نہین ہو سکتے اسلیئے کہ مسیلمہ حیات سے حضرت کی کافر تہا اوسکو انتظار فوت حضرت صلعم کا نہ تہا وکفر مالک
ثابت نہین ہی اور کفار یمن اغوای مسلیمہ سے خراب ہوئی کچھ کفر اونکا اسباب پر موعود نہ تھا اور نہ یہہ امر مشہور تہا کہ اہل
یمن منتظر ہین سورہ مائدہ پارہ ۶ ع ۵ یا ایها الرسول لا یحزنک الذین یسارعون فی
الکفر من الذین قالوا امنا بافواههم ولم تؤمن قلوبهم خدا بعض صحابہ کا حال بیان کرتا ہے
کہ ای رسول تم غمگین مت ہو اون لوگون سے کہ سرعت کرتے ہین کفر مین اور وہ لوگ زبان سے کہتے ہین کہ ہم
ایمان لائے اور قلب اونکا ایمان نہ لایا یہہ صفت منافق کی ہے پس معلوم ہوا کہ کل صحابہ عادل وموثوق بہ نہ تھے
بلکہ بعضی منافق بہی تہے سورہ محمد مدینہ ۲ رأیت الذین فی قلوبهم مرض ینظرون الیک نظر
المغشی علیه من الموت فاولی لهم طاعة وقول معروف دیکھا تو نے ای نبی اون لوگون
کہ دلون مین اون کے نفاق ہے دیکھتے ہین طرف تمہارے بچشم بایس ہوت سے پس بہتر ہی واسطے اون کے
طاعت وسخن نرم وخوش الیضا فیہ فهل عسیتم ان تولیتم ان تفسدوا فی الارض وتقطعوا
ارحامکم اولئک الذین لعنهم اللہ فاصمهم واعمی ابصارهم افلا یتدبرون القرآن ام
علی قلوب اقفالها پس قریب ہے اگر تملوگ والی زمین عرب وحاکم مسلمین پر ہو فساد کروگی ملک مین
اور قطع رحم کروگے اونپر ہے لعنت خدا کی اور وہ گونگے ہین اور بہرے اور نہین دیکھتے اور نہ خیال کرتے احکام
قرآنی کو اور انکے دلونپر قفل بند ہے شاہ عبدالحق دہلوی کتاب مدارج النبوۃ ۲ جلد باب ۲ صفحہ ۵۰۵

گفت رسول صلعم وصیت میکنم ای مهاجرین اولین وآیه فهل عسیتم ان تولیتم ان تفسدوا فی الارض و تقطعوا ارحامکم الخ خواند که آیه اشارہ ہست بانچه مروانیه وعباسیه باہلبیت نبوت کردہ اند از جور وستم و وصیت میکنم شمارا ای انصار بعد از من جماعتی را بر شما ایثار واختیار خواہند کرد وبر شما ترجیح خواہند داد انصار گفتند یا رسول اللہ صلعم بگو که ما بایشان چه کنیم فرمود صبر کنید تا زمانیکه درلب حوض کوثر بمن رسید سورہ مذکور ام حسب الذین فی قلوبہم مرض ان لن یخرج اللہ اضغانہم ولو نشاء لارینا کہم فلعرفتہم بسیماہم ولتعرفنہم فی لحن القول واللہ یعلم اعمالکم ولنبلونکم حتی نعلم المجاہدین منکم والصابرین ونبلوا اخبارکم ان الذین کفروا وصدوا عن سبیل اللہ وشاقوا الرسول من بعد ما تبین لہم الہدی وسیحبط اعمالہم شمار کیے گئے وہ لوگ جنکے دلونمین نفاق ہے ہرگز نہ نکالیگا خدا عداوت کو اور اگر مین چاہون ہر آئینہ دیکہا دون اور پہچان لو تم اونکو اونکے پیشانی سے اور اونکے بول چال سے خدا جانتا ہے اعمال کو تمہارے اور ہر آئینہ آزماوینگے تمکو تا اینکه جانون مین مجاہدین کو تم مین اور صابرین کو تمسے اور آگاہ کرتا ہون احوال زشت سے تمہارے امت کو یعنی ہر آئینہ وہ لوگ جو کافر ہوگئے اور پہر گئے راہ حق سے اور ایذای پہونچاے رسول صلعم کو بعد بیان ہونے ہدایت ونصیحت قرآن کی اور حبس کردیا جاتا ہے اعمال اونکا **تفسیر ابن عباس صفحہ ۳۲۷** ویقال نزلت فی قولہ ان الذین ارتدوا علی ادبارہم الی ہہنا فی شان المنافقین والذین رجعوا من المدینة الی مکة مرتدین عن دینہم ویقال نزلت فی شان الحکم بن العاص المنافق واصحابہ الذین تشاوروا فیما بینہم یوم الجمعة فی امر الخلافة بعد النبی صلعم ان ولینا امر ہذہ الامة نفعل کذا وکذا **وبیضاوی ۲ جلد صفحہ ۳۰۴** ہم قریضة والنظیر والمطعمون یوم بدر آیات مذکورہ مین چند امر غور طلب ہے ۱ قرآن معجزہ ہے اور مطابق استخبار حال واستقبال ہونا چاہیے حکم بن العاص وقریضہ ونظیر واہل طعام روز بدر والی ملک عرب کے نہوئے ۲ بچند آیات مشہور رہا کہ کفار قریش کو استحقاق تولیت وخلافت بعد النبی صلعم نہین ہے پہر اونکا تمنی کرنا امر تولیت خلاف عقل ہے ۳ اشارات آیات ارتدوا سے خطاب مسلمین پر ہے **بیضاوی ۲ جلد صفحہ ۳۰۴** رجوعا الی ما کنتم علیہ فی الجاہلیة من التغاور والمقاتلة مع الاقارب والمعنی انہم لضعفہم فی الدین وحرصہم علی الدنیا **تفسیر ابن عباس صفحہ ۳۲۷** یا معشر

المُنافِقِينَ تَمَنَّوا اَن وَلِيتُم اَمرَ مَن بَعدِهِ الاُمَّةَ بَعدَ النَّبِیِّ بِالقَتلِ وَالمَعَاصِي **تفسیر جلالین**
اَی تَعُودُوا اِلیٰ اَمرِ الجَاهِلِیَّةِ مِنَ البَغیِ وَالقَتلِ **سیر المحمدیہ صفحہ ۵۳۱** یَا اَیُّهَا النَّاسُ
بَلَغَنِی اَنَّکُم تَخَافُونَ مِن مَوتِ نَبِیِّکُم هَل خُلِّدَ نَبِیٌّ قَبلِی فِیمَن بُعِثَ اِلَیهِ فَاَخلُدَ فِیکُم
اَلَا وَاِنِّی لَاحِقٌ بِرَبِّی وَاِنَّکُم لَاحِقُونَ بِهٖ فَاُوصِیکُم بِالمُهَاجِرِینَ الاَوَّلِینَ
خَیرًا وَاُوصِی المُهَاجِرِینَ فِیمَا بَینَهُم فَاِنَّ اللهَ سُبحَانَهٗ وَالعَصرِ اِنَّ الاِنسَانَ لَفِی خُسرٍ
اِلیٰ اٰخِرِهَا وَاِنَّ الاُمُورَ تَجرِی بِاِذنِ اللهِ وَلَا یَحمِلَنَّکُم اِستِبطَاءُ اَمرٍ عَلَی اِستِعجَالِهٖ
فَاِنَّ اللهَ لَا یَعجَلُ لِعَجَلَةِ اَحَدٍ وَمَن غَالَبَ اللهَ غَلَبَهٗ فَمَن خَادَعَ اللهَ خَدَعَهٗ فَهَل عَسَیتُم
اِن تَوَلَّیتُم اَن تُفسِدُوا فِی الاَرضِ وَتُقَطِّعُوا اَرحَامَکُم وَاُوصِیکُم بِالاَنصَارِ خَیرًا
جناب رسولخدا صلعم نے وصیت کیا مہاجرین اولین کے حق میں اور فرمایا کہ تم سب لوگ میرے پاس آؤ گے اور مجھسے
ملجاؤ گے اور تمہارے اوپر نقصان وخرابی آنیوالی ہے اور جو مصیبت وتکلیف جاری ہونیوالی ہے بحکم خدا ہی
اور بعدہ آیہ سورہ محمد فَهَل عَسَیتُم اِن تَوَلَّیتُم اَن تُفسِدُوا فِی الاَرضِ وَتُقَطِّعُوا اَرحَامَکُم یعنے
قریب ہے کہ بعد میری میرے اصحاب سے تم پر والی وحاکم ہونگے اور فساد کرینگے روی زمین پر اور قطع رحم کرینگے

باب شانزدہم احادیث مبشرہ برخلافت خلفاء بنی عباس معہ جواب شیعہ

تاریخ الخلفاء سیوطی فصل فی الاحادیث المبشرة بخلافة بنی العباس **صفحہ ۱۲** وَزَادَ ذِرُّ بنُ العَبدِیِّ
فِی اٰخِرِهٖ وَاجعَلِ الخِلَافَةَ بَاقِیَةً فِی عَقِبِهٖ قُلتُ هٰذَا الحَدِیثُ وَالَّذِی قَبلَهٗ اَصلَحُ مَا وَرَدَ
فِی هٰذَا البَابِ خلافت آل عباس میں نسلاً بعد نسل باقی رہیگی **ایضاً** قَالَ الطَّبرَانِیُّ عَن ثَوبَانَ رض
قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صلعم رَاَیتُ بَنِی مَروَانَ یَتَعَاوَرُونَ عَلیٰ مِنبَرِی فَسَاءَنِی ذٰلِکَ
وَرَاَیتُ بَنِی العَبَّاسِ عَلیٰ مِنبَرِی فَسَرَّنِی ذٰلِکَ فرمایا نبی صلعم نے کہ رویا میں میں نے خلافت بنی مروان کو
دیکھا پس مجھی بد وناگوار معلوم ہوا اور دیکھا میں نے خلافت بنی عباس کو پس مجھی سرور حاصل ہوا **ایضاً**
وَوَرَدَ اَیضًا مِن حَدِیثِ ابنِ عَبَّاسٍ اَخرَجَهُ الخَطِیبُ فِی التَّارِیخِ وَلَفظُهٗ بِکُم یُفتَحُ هٰذَا
الاَمرُ وَبِکُم یُختَمُ وَسَیَاتِی بِسَنَدِهٖ فِی تَرجَمَةِ المُهتَدِی بِاللهِ وَوَرَدَ اَیضًا مِن حَدِیثِ
عَمَّارِ بنِ یَاسِرٍ اَخرَجَهُ الخَطِیبُ فرمایا نبی صلعم نے کہ خلافت بنی عباس سے شروع ہوگی اور انہی سے
ختم ہوگی قَالَ اَبُو نُعَیمٍ فِی الدَّلَائِلِ عَن اُمِّ الفَضلِ قَالَت مَرَرتُ بِالنَّبِیِّ صلعم فَقَالَ اِنَّکِ

حامل بغلام فاذا ولدت فاتینی به فلما ولدت اتیت النبیؐ فاذن فی اذنه
الیمنی واقام فی اذنه الیسری والباه من ریقه وسماه عبد الله وقال اذهبی بابی
الخلفاء فاخبرت العباس فذکر ذلک لرسول الله فقال هو ما اخبرتک هو ابو الخلفاء
حتی یکون منهم السفاح حتی یکون منهم المهدی حتی یکون منهم من یصلی
بعیسی بن مریم علیه السلام اور جناب نبی صلعم نے عبد اللہ ابن عباس کو ابو الخلفاء فرمایا اور فرمایا
کہ انکی نسل سے سفاح اور مهدی ہونگے کہ جو عقب اونکے عیسیٰ بن مریم نماز پڑھینگے قال الدیلمی فی مسند
الفردوس عن عائشة مرفوعا سیکون لبنی العباس رایة ولن تخرج من ایدیهم
ما اقاموا الحق فرمایا نبی صلعم نے کہ بنی عباس صاحب علم ہونگے اور اونکی نسل و ہاتھ مین برابر اقامت
حق ہوا کریگا صفحہ ۲۲۹ قال سفیان الثوری الخلفاء خمسة ابو بکرؓ وعمرؓ وعثمانؓ و
علیؓ وعمر بن عبد العزیز اخرجه ابو داود فی سننه خلیفہ کل پانچ ہین ابو بکرؓ وعمرؓ وعثمانؓ وعلیؓ
و عمر بن عبد العزیز واخرج ابن سعد عن ابن عمر قال کنا نتحدث ان الدنیا لا تنقضی حتی
یلی رجل من ال عمر یعمل بمثل عمل عمر دنیا ختم نہو گی کہ ایکمرد ہو گا نسل سے عمرؓ کے اور عمل اوسکا
مثل عمرؓ کے عمر بن عبد العزیز بنی امیہ سے ہین اور عمرؓ ابن عدی ہین صفحہ ۲۳۱ واخرج ابو نعیم عن ابی
هاشم ان رجلا جاء الی عمر بن العبد العزیز فقال رایت النبیؐ فی النوم وابو بکرؓ
عن یمینه وعمر عن شمائله فاذا رجلان یختصمان وانت بین یدیه جالس فقال
لک یا عمر اذا عملت فاعمل بعمل هذین لابی بکرؓ وعمرؓ فاستحلف له عمر بالله
رایت هذا فحلف له فبکی عمر ابو ہاشم نے پاس عمر بن عبد العزیز کے بیان کیا کہ مینے خواب مین دیکھا
نبی کو اور جانب راست ابو بکرؓ اور جانب چپ عمرؓ بیٹھے ہین اور تم روبرو آپکے بیٹھے ہو کہ فرمایا آپنے
اے عمر عمل کر تو مثل شیخین کے پس نبی نے خلیفہ کیا اور راوی نے حلفاً بیان کیا پس عمر بن عبد العزیز نے
رونا شروع کیا صفحہ ۲۵۸ قال ابن جریر الطبری کان بدو امر بنی عباس ان رسول
الله صلعم اعلم العباس عمه ان الخلافة تؤل الی ولده فلم یزل ولده یتوقعون
ذلک مشکوۃ صفحہ ۵۷۵ عن ابی هریرة قال قال رسول الله صلعم الخلافة بالمدینة
والملک بالشام وفی ازالة الخفاء مثله فرمایا نبی صلعم نے کہ خلافت مدینہ مین ہو گی اور ملک شام مین واضح رہے

کہ دار الخلافت حضرت امیرؑ شہر کوفہ اور دار الخلافت بنی امیہ شام اور دار الخلافت سفاح شہر کوفہ اور دار الخلافت
دیگر خلفاء بنی عباس شہر بغداد و شہر خراسان و مغرب رہا **ایضاً فی تاریخ الخلفاء فی ترجمۃ المنصور**
سیرۃ المحمدیہ صفحہ ۲۷۴ وَاَمَّا الْمَھْدِیُّ فَیَمْلَأُھَا عَدْلاً کَمَا مُلِئَتْ جَوْرًا فَاَمَّا الْقَائِمُ
فَتَاتِیَۃُ الْخِلَافَۃُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صلعم مِنَّا الْقَائِمُ وَمِنَّا الْمَنْصُوْرُ وَمِنَّا الْمَھْدِیُّ وَ
اَخْرَجَ ابْنُ عَسَاکِرَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضہ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صلعم لِیَ النُّبُوَّۃُ وَلَکُمُ الْخِلَافَۃُ
وَرَوَی الدَّیْلَمِیُّ عَنْ عَائِشَۃَ رضہ سَیَکُوْنُ لِوَلَدِ الْعَبَّاسِ رَایَۃٌ مَنْ تَبِعَھَا رَشَدَ وَمَنْ
خَلَفَھَا ھَلَکَ وَلَنْ تَخْرُجَ مِنْ اَیْدِیْھِمْ مَا اَقَامُوا الْحَقَّ خلیفہ مہدیؑ پس پُر کردیگا دنیا کو عدل
والضاف سے جیسا کہ پُر ہو گیا ظلم سے اما قایم باللہ کو خلافت ہو گی فرمایا نبی صلعم نے کہ قایم اور منصور اور مہدی
مجھسے ہے اور فرمایا صلعم نے ابن عباس سے کہ میرے لئے نبوت ہے اور تمہارے واسطے خلافت ہے
ازالۃ الخفا صفحہ ۱۵۷ وَاَخْرَجَ ابْنُ مَاجَۃَ عَنْ ثَوْبَانَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صلعم یَقْتَتِلُ
عِنْدَ کَنْزِکُمْ ثَلٰثَۃٌ کُلُّھُمُ ابْنُ خَلِیْفَۃٍ ثُمَّ لَا یَصِیْرُ اِلٰی وَاحِدٍ مِنْھُمْ ثُمَّ تَطْلُعُ
الرَّایَاتُ السُّوْدُ مِنْ قِبَلِ الْمَشْرِقِ فَیَقْتُلُوْنَکُمْ قَتْلًا لَمْ یَقْتُلْہُ قَوْمٌ ثُمَّ ذَکَرَ شَیْئًا لَا
اَحْفَظُ فَقَالَ فَاِذَا رَاَیْتُمُوْہُ فَبَایِعُوْہُ وَلَوْ حَبْوًا عَلَی الثَّلْجِ فَاِنَّہٗ خَلِیْفَۃُ اللّٰہِ الْمَھْدِیُّ
تحقیق این حدیث پیش فقیر آنست کہ مراد از مہدی خلیفہ بنی عباس ست نہ امام مہدیؑ کہ در آخر زمان ظہور نماید
فرمایا نبی صلعم نے کہ علمہا سیاہ کو از جانب مشرق جو دیکھے چاہئے کہ بیعت کرے واضح رہے کہ مہدی تین ہیں
اوّل مہدی عباسی دوم مہدی علوی و فاطمی از قبیلہ عبدی شیعہ مذہب سوم مہدی از اہلبیت رسولؐ و فرزند
امام حسن عسکری ہیں **تاریخ الخلفا صفحہ ۲۷۲** اَحَادِیْثُ مِنْ رِوَایَۃِ الْمَنْصُوْرِ **صفحہ ۲۸۱** اَحَادِیْثُ
مِنْ رِوَایَۃِ الْمَھْدِیِّ **صفحہ ۳۶۲** اَحَادِیْثُ مِنْ رِوَایَۃِ الْمُتَوَکِّلِ اور منصور عباسی اور مہدی
عباسی اور متوکل عباسی سے روایتیں منقول ہیں ❁ **باب ہفتدہم در ذکر بعض اصحاب کہ جنکی فضل**
و مدح میں آیات قرآن نازل ہوئی ہے ❁ تفسیر ابن عباس صفحہ ۱۴ بقر لَوْ یَرُدُّوْنَکُمْ
یَا عَمَّارُ وَیَا حُذَیْفَۃُ وَیَا مَعَاذُ بْنُ جَبَلٍ مِنْ بَعْدِ اِیْمَانِکُمْ بِمُحَمَّدٍ وَالْقُرْاٰنِ کُفَّارًا
حَتّٰی تَرْجِعُوْا کُفَّارًا اَلْوُدُّ بَیْنَھُمْ حَسَدًا مِنْ عِنْدِ اَنْفُسِھِمْ یہہ آیہ بشان عمار و حذیفہ و معاذ بن
جبل کے نازل ہوئی سورہ نسار فَمِنْھُمْ مَنْ اٰمَنَ وَمِنْھُمْ مَنْ صَدَّ عَنْہُ **تفسیر بغوی** وَھُمْ

عَبْدُ اللهِ بْنِ سَلَامٍ وَاَصْحَابُهُ یہہ آیہ بشان عبداللہ بن سلام کے نازل ہوی آخر سورہ مومنون
اِنِّی جَزَیْتُہُمُ الْیَوْمَ الْجَنَّةَ بِمَا صَبَرُوْا اَنَّہُمْ ہُمُ الْفَائِزُوْنَ تفسیر ابن عباس صفحہ ٢٥٤
نَزَلَتْ ھٰذِهِ الْاٰیَةُ فِیْ اَبِیْ جَہْلٍ وَاَصْحَابِهٖ لِاسْتِہْزَائِہِمْ عَلٰی سَلْمَانَ وَاَصْحَابِهٖ
یہہ آیہ سلمان فارسی کے شان مین نازل ہوی سورہ عنکبوت الٓمٓ اَحَسِبَ النَّاسُ اَنْ یُّتْرَکُوْا اَنْ
یَقُوْلُوْا اٰمَنَّا وَہُمْ لَا یُفْتَنُوْنَ کبیر رازی ٦ جلد صفحہ ٦٣٩ اِنَّہَا نَزَلَتْ فِیْ عَمَّارِ بْنِ یَاسِرٍ
وَعَیَّاشِ بْنِ اَبِیْ رَبِیْعَةَ وَالْوَلِیْدِ ابْنِ الْوَلِیْدِ وَسَلَمَةَ بْنِ ہِشَامٍ وَکَانُوْا یُعَذَّبُوْنَ بِمَکَّةَ
وَاِنَّہَا نَزَلَتْ فِیْ مِہْجَعِ بْنِ عَبْدِ اللہِ بیضاوی والبغوی ونیشاپوری مِثْلُ مَا قَالَ
الرَّازِیُّ یہہ آیہ بشان عمار بن یاسر وعیاش بن ابی ربیعہ وولید بن ولید وسلمہ بن ہشام کہ مکہ معظمہ مین دست
کفار سے تکلیف اوٹہای تہے نازل ہوی سورہ نور پارہ ١٩ تفسیر ابن عباس صفحہ ٢٥٦ اَنْ
یُّؤْتُوْا اُولِی الْقُرْبٰی کَانَ مِسْطَحُ ابْنُ خَالَتِهٖ یہہ آیہ بشان مسطح بدری کے شانمین نازل ہوی سورہ
بقر تفسیر ابن عباس سیرة المحمدیہ صفحہ ٧٥ وَفِیْ جَامِعِ التِّرْمِذِیِّ فِیْ مَنَاقِبِ عَبْدِ اللہِ
بْنِ سَلَامٍ وَقَالَ نَزَلَتْ فِیَّ اٰیَاتٌ مِّنْ کِتَابِ اللہِ فِیَّ نَزَلَتْ وَشَہِدَ شَاہِدٌ مِّنْ
بَنِیْ اِسْرَائِیْلَ الْاٰیَةَ وَنَزَلَتْ فِیَّ قُلْ کَفٰی بِاللہِ شَہِیْدًا بَیْنِیْ وَبَیْنَکُمْ وَمَنْ عِنْدَهٗ
عِلْمُ الْکِتَابِ یہہ آیہ بشان عبداللہ بن سلام کے نازل ہوی اِنَّ اللہَ یَاْمُرُکُمْ اَنْ تُؤَدُّوا الْاَمَانَاتِ
اِلٰی اَہْلِہَا بیضاوی ١ جلد صفحہ ١٠٨ نَزَلَتْ یَوْمَ الْفَتْحِ فِیْ عُثْمَانَ بْنِ طَلْحَةَ بْنِ عَبْدِ
الدَّارِ لَمَّا اَغْلَقَ بَابَ الْکَعْبَةِ یہہ آیہ بشان عثمان بن طلحہ کے نازل ہوی سورہ بقر اِنَّ الَّذِیْنَ
اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ وَاَقَامُوا الصَّلٰوةَ وَاٰتَوُا الزَّکٰوةَ لَہُمْ اَجْرُہُمْ عِنْدَ رَبِّہِمْ
لَا خَوْفٌ عَلَیْہِمْ وَلَا ہُمْ یَحْزَنُوْنَ تفسیر بغوی صفحہ ١٣٧ وَقَالَ السُّدِّیُّ نَزَلَتْ
فِی الْعَبَّاسِ وَخَالِدِ بْنِ الْوَلِیْدِ وَکَانَا شَرِیْکَیْنِ فِی الْجَاہِلِیَّةِ یُسَلِّفَانِ فِی الرِّبٰوا اِلٰی
بَنِیْ عَمْرِو بْنِ عُمَیْرٍ نَاسٍ مِّنْ ثَقِیْفٍ فَجَاءَ الْاِسْلَامُ وَلَہُمَا اَمْوَالٌ عَظِیْمَةٌ فِی الرِّبٰوا یہہ آیہ
بشان عباس وخالد بن ولید کے نازل ہوی باب ۱۸ ہجدہم در ذکر اینکہ بعض منافقین از قریش
شرف صحبت نبوی فایز ہوی اور بعین غزوات رسولخدا کے تہے ❖ سورہ توبہ اِنَّمَا
الصَّدَقَاتُ لِلْفُقَرَاءِ وَالْمَسَاکِیْنِ وَالْعَامِلِیْنَ عَلَیْہَا وَالْمُؤَلَّفَةِ قُلُوْبُہُمْ وَالْغَارِمِیْنَ

فی سبیل اللہ وابن السبیل فریضۃ نیشاپوری ۲ جلد صفحہ ۲۵ عن ابن عباس ہم
قوم اشرف من الاحیاء اعطاہم رسول اللہ یوم حنین وکانوا خمسۃ عشر رجلا
منہم ابو سفیان والاقرع ابن حابس وعیینۃ بن حصین اعطی کل رجل منہم
مائۃ من الابل قال العلماء لعل مراد ابن عباس انہ لا یمتنع فی الجملۃ صرف الاموال
الی المؤلفۃ والا فلم تکن ما اعطاہم من الصدقات ویروی ان ابا بکر الصدیق
اعطی عدی بن حاتم لما جاؤا بصدقاتہ وصدقات قومہ ایام الردۃ والذی
استقر علیہ رای الائمۃ ثلثۃ اقسام ضعیف النیۃ فی الاسلام وشریف باعطائہ
یتوقع اسلام نظرائہ والمتالف علی جہاد من بینہم من الکفار ومانعی الزکوۃ
حیث یکون ذلک امون للامام من بعث جیش یعطی کل واحد منہم ما رای الامام
باجتہادہ ہذا کلہ اذا کانوا مسلمین فاما الکفار الذین یمیلون الی الاسلام
فیرغبون فیہ باعطاء مال والذین یخاف شرہم فلیتالفون لدفع الشر
بمال فلا یعطون شیئا من الزکوۃ وکان النبی یعطیہم من خمس الخمس والان
لا یعطون اصلا لقوۃ الاسلام الاول الفقراء والثانی المساکین الثالث
العاملون علی الصدقات الصنف الرابع المؤلفۃ قلوبہم الصنف الخامس
قولہ فی الرقاب انہم المکاتبون الصنف السادس الغارمون والغارمون
المدیونون الصنف السابع فی سبیل اللہ الصنف الثامن ابن السبیل ترجمہ آیت
صدقات واسطے فقرا اور مساکین اور حکام اور مولفۃ القلوب اور کاتب اور مسافرون کا حق ہے ابن عباس
سے روایت ہے کہ نبی اقسام ستہ کو مال خمس سے دیتے تھے اور ابو سفیان واقرع بن حابس وعیینہ
بن حصین کو نبی دیتے تھے اور حضرت ابو بکر رض عدی بن حاتم کو ایام ارتداد مین مال زکوۃ سے دیتے تھے تفسیر
ابن عباس صفحہ ۱۴۲ والمؤلفۃ قلوبہم بالعطیۃ ابی سفیان واصحابہ نحو خمسۃ
عشر رجلا اور مولفۃ القلوب سے قرآن مین ابو سفیان اور رفقا اوسکے ۱۵ آدمی مراد ہین اور مولفۃ القلوب
وہ ہین جو بحالت کفر کے اعانت اسلام مین شریک ہون سیرۃ المحمدیہ صفحہ ۲۹۴ فانزل اللہ عز و
جل یا ایہا الذین امنوا اذا جاءکم المؤمنات مہاجرات حتی بلغ بعضہم الکوافر

فطلّق عمر یومئذٍ امرأتین کانتا له فی الشرک حضرت عمر رض کے دو نو زوجہ کافرہ تہین اور ان عورتون نے بہی ہجرت کیا تہا بعد نزول اس آیۃ کے طلاق دی گیئن بخاری ۲ جلد صفحہ ۶۰ ۳ باب الصلوۃ علی الشہید من کتاب الجنائز ان النبی صلعم خرج یومًا فصلّی علی اھل احد صلاتہ علی المیت ثم انصرف الی المنبر فقال انی فرط لکم وانا شہید علیکم واللّٰہ لانظر الی حوضی الآن وانی اعطیت مفاتیح خزائن الارض ومفاتیح الارض واللّٰہ ما اخاف علیکم ان تشرکوا ولکن اخاف علیکم ان تنافسوا (تحسبوا) **ایضًا صفحہ ۱۲ جلد ۶** قال صلی رسول اللّٰہ صلعم علی قتلی احد بعد ثمانی کالمودّع للاحیاء والاموات ثم طلع علی المنبر فقال انی بین ایدیکم فرط وانا علیکم شہید وانّ موعدکم الحوض وانی لانظر الیہ من مقامی ھذا وانی لست اخشی علیکم الدنیا ان تنافسوا فیھا **قسطلانی صفحہ ۲۴** ای فی الدنیا وقد وقع ما قالہ علیہ السلام ففتحت علی امتہ بعدہ الفتوح الکثیرۃ وصبت علیھم الدنیا صبًا وتحاسدوا وتقاتلوا **بخاری ۱ جلد صفحہ ۱۳۶** عن النبی صلعم قال انا علی الحوض انتظر من یرد علیّ فیوخذ بناس من دونی فاقول امتی فیقول لا تدری مشوا علی القہقری (ارتدّ) قال ابن ملیکۃ اللّٰھم نعوذ بک ان نرجع علی اعقابنا او نفتن **ایضًا** قال النبی صلعم انا فرطکم علی الحوض لیرفعن الیّ رجال منکم حتی اذا اھویت لانا ولھم اختلجوا (اقتطعوا) دونی فاقول ای رب اصحابی فیقول لا تدری ما احدثوا بعدک **ایضًا** یقول سمعت النبی صلعم یقول انا فرطکم علی الحوض فمن وردہ شرب منہ ومن شرب منہ لم یظمأ لمن بدّل بعدی بعدہ لیردن علیّ اقوام اعرفھم ویعرفونی **ایضًا** عن ابی سعید الخدری لسمعتہ یزید فیہ قال انھم منی فیقال انک لا تدری ما احدثوا بعدک فاقول سحقًا سحقًا **بخاری ۵ جلد صفحہ ۲۷۶** وان اناس من اصحابی یوخذ بھم ذات الشمال فاقول اصحابی اصحابی فیقال انھم لم یزالوا مرتدین علی اعقابھم منذ فارقتھم **ایضًا صفحہ ۳۳۶** ثم یوخذ برجال من اصحابی یوخذ بھم ذات الشمال فاقول اصحابی فیقال انھم لم یزالوا مرتدین علی اعقابھم منذ فارقتھم **مسلم ۲ جلد**

صفحہ ۲۴۹ باب الحوض عن ابی حازم یقول سمعت النبی ؐ انا فرطکم علی الحوض
ولیردن علیّ اقوام اعرفهم ویعرفونی ثم یحال بینی وبینهم فیقول انهم منی
فیقال انک لا تدری ما عملوا بعدک فاقول سحقا سحقا لمن بدل بعدی ۲ ایضاً
فیہ قالت اسماء بنت ابی بکر قال رسول اللہ ص انی علی الحوض حتی انظر من یرد
علیّ منکم وسیوخذ اناس دونی فاقول یا رب منی ومن امتی فیقال اما شعرت
ما عملوا بعدک واللہ ما برحوا بعدک یرجعون علی اعقابهم ۳ ایضاً فیہ عن
عائشة تقول سمعت رسول اللہ ؐ هو یقول بین ظهران اصحابه انی علی الحوض
انتظر من یرد علیّ منکم فواللہ لیقطعن دونی رجال فلاقولن ای رب
منی ومن امتی فیقول انک لا تدری ما عملوا بعدک ما زالوا یرجعون علی
اعقابهم ۴ ایضاً فیہ عن ام سلمة فقال رسول اللہ ؐ للجاریة انی فرط علی الحوض
فایای لیاتین احدکم فیذب عنی البعیر الضال فاقول فیم هذا فیقال لا تدری
ما احدثوا بعدک فاقول سحقا سحقا خلاصہ ان سب احادیث کا یہہ ہے کہ ایک گروہ اصحاب رسول کے
جہنم مین داخل ہوگی پس حدیث اصحابی کالنجوم بایهم اقتدیتم اهتدیتم غلط ثابت ہوگی ؛

باب نوزدہم در ذکر بعض اصحاب کہ بعد از حصول شرف صحابیت و اسلام و ہجرت بطرف جاہلیت و نفاق پر عود کر گئی ؛ سورہ توبہ مردوا علی النفاق نیشاپوری ۲ جلد صفحہ
۲۷۰ روی السدی عن ابی مالک انہ ؐ قام خطیبا یوم الجمعة فقال اخرج یا فلان
انک منافق حتی اخرج ناسا وفضحهم وللمفسرین خلاف فی انهم قوم من
المنافقین تابوا عن نفاقهم او قوم من المسلمین تخلفوا عن غزوة تبوک لا للکفر والنفاق
ولکن للکسل ثم ندموا علی ما فعلوا عن ابن عباس فی روایة الوالبی
نزلت فی قوم کانوا قد تخلفوا ثم ندموا وقالوا نکون فی الکن والظلال مع النساء
ورسول اللہ ؐ واصحابه فی الجهاد روی انهم کانوا ثلثة ابو لبابة ومروان
بن المنذر واوس بن ثعلبة ووديعة بن حزام وقيل كانوا عشرة فسبعة منهم
حین بانهم ما نزل فی المتخلفین فایقنوا بالهلاک اوثقوا انفسهم علی سواری

الْمَسْجِدِ بیضاوی ا جلد صفحہ ۵۱۶ یہہ آیہ شان مین اصحاب رسول ؐ کے جو منافقین سے تھے اور جاہلیت پر پہرا عود کرسکے گئے ؐ نازل ہوئی ہی آخر سورہ انفال مَا كَانَ لِنَبِيٍّ ؐ اَنْ يَكُوْنَ لَهٗ اَسْرٰى حَتّٰى يُثْخِنَ فِي الْاَرْضِ تُرِيْدُوْنَ عَرَضَ الدُّنْيَا وَاللّٰهُ يُرِيْدُ الْاٰخِرَةَ نیشاپوری ۲ جلد صفحہ ۲۲۳ نَزَلَتِ الْاٰيَةُ فَدَخَلَ عُمَرُ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ فَاِذَا هُوَ وَاَبُوْ بَكْرٍ ؓ يَبْكِيَانِ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ؐ اَخْبِرْنِيْ فَاِنْ وَجَدْتُ بُكَاءً بَكَيْتُ وَاِنْ لَمْ اَجِدْ بُكَاءً تَبَاكَيْتُ فَقَالَ اَبْكِيْ عَلٰى اَصْحَابِكَ فِيْ اَخْذِ الْفِدَاءِ وَلَقَدْ عُرِضَ عَلَيَّ عَذَابُهُمْ اَدْنٰى مِنْ هٰذِهِ الشَّجَرَةِ بِشَجَرَةٍ قَرِيْبَةٍ مِنْهُ بغوی و رازی نحوہٗ یہہ آیہ اون اصحاب کے شان مین نازل ہوئی جو موعود عذاب الٰہی بسبب طمع مال غنیمت جہاد کے ہوئے بیضاوی ا جلد صفحہ ۲۲۳ فَدَخَلَ عُمَرُ ؓ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ فَاِذَا هُوَ وَاَبُوْ بَكْرٍ ؓ يَبْكِيَانِ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ؐ اَخْبِرْنِيْ فَاِنْ اَجِدْ بُكَاءً بَكَيْتُ وَاِلَّا تَبَاكَيْتُ فَقَالَ اَبْكِيْ عَلٰى اَصْحَابِهٖ فِيْ اَخْذِهِمُ الْفِدَاءَ وَلَقَدْ عُرِضَ عَلَيَّ عَذَابُهُمْ اَدْنٰى مِنْ هٰذِهِ الشَّجَرَةِ بِشَجَرَةٍ قَرِيْبَةٍ تفسیر ابن عباس صفحہ ۱۵۲ سورہ توبہ پارہ ۱۱ وَاٰخَرُوْنَ مِنْ اَهْلِ الْمَدِيْنَةِ قَوْمٌ اٰخَرُوْنَ وَدِيْعَةُ بْنُ حِذَامٍ الْاَنْصَارِيُّ وَاَبُوْ لُبَابَةَ بْنُ عَبْدِ الْمُنْذِرِ الْاَنْصَارِيُّ وَابْنُ ثَعْلَبَةَ اعْتَرَفُوْا اَقَرُّوْا بِذُنُوْبِهِمْ بِتَخَلُّفِهِمْ عَنْ غَزْوَةِ تَبُوْكَ خَلَطُوْا عَمَلًا صَالِحًا خَرَجُوْا مَعَ النَّبِيِّ مَرَّةً وَّاٰخَرَ سَيِّئًا تَخَلَّفُوْا مَرَّةً عَسَى اللّٰهُ اَنْ يَّتُوْبَ عَلَيْهِمْ یہہ آیہ اون اصحاب رسول ؐ کے شان مین نازل ہوئی کہ غزوہ تبوک مین منحرف ہوگئے تھے سورہ توبہ ۱۱ پارہ صفحہ ۱۵۳ تفسیر ابن عباس وَاٰخَرُوْنَ وَقَوْمٌ اٰخَرُوْنَ مِنْ اَهْلِ الْمَدِيْنَةِ كَعْبُ بْنُ مَالِكٍ وَمُرَارَةُ بْنُ رَبِيْعٍ وَهِلَالُ بْنُ اُمَيَّةَ مُرْجَوْنَ لِاَمْرِ اللّٰهِ مَوْقُوْفُوْنَ مَحْبُوْسُوْنَ اَنْفُسُهُمْ لِاَمْرِ اللّٰهِ اِمَّا يُعَذِّبُهُمْ بِتَخَلُّفِهِمْ عَنْ غَزْوَةِ تَبُوْكَ وَاِمَّا يَتُوْبُ عَلَيْهِمْ يَتَجَاوَزُ عَنْهُمْ بِتَخَلُّفِهِمْ یہہ آیہ بشان صحابہ منحرفین از غزوہ تبوک کے نازل ہوئی سورہ نور اِنَّ الَّذِيْنَ جَاءُوْا بِالْاِفْكِ عُصْبَةٌ مِّنْكُمْ بیضاوی صفحہ ۵۷ جَمَاعَةٌ مِنْكُمْ وَهِيَ مِنَ الْعَشَرَةِ اِلَى الْاَرْبَعِيْنَ وَكَذٰلِكَ الْعِصَابَةُ يُرِيْدُ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ اُبَيٍّ وَزَيْدَ بْنَ رِفَاعَةَ وَحَسَّانَ بْنَ ثَابِتٍ وَمِسْطَحَ بْنَ اُثَاثَةَ وَحَمْنَةَ بِنْتَ جَحْشٍ یہہ آیہ بشان مسطح بدری و صحابی درباب افک ام المومنین عائشہ کے نازل ہوئی سورہ نور اِنَّ الَّذِيْنَ يَرْمُوْنَ الْمُحْصَنٰتِ الْغٰفِلٰتِ الْمُؤْمِنٰتِ

لعنوا في الدنيا والآخرة ولهم عذاب عظيم بيضاوی صفحہ ٤٧ مما نزل في افك
عائشة رض آیہ لعن بیچ اون اصحاب کے ہے جو شریک افک ام المومنین عائشہ رض کے شریک تھے نازل ہوئی
سورہ نور پ ولا يأتل أولوا الفضل نزل في أبي بكر رض وقد حلف أن لا ينفق على
مسطح بعد وكان ابن خالته وكان من فقراء المهاجرين تفسير بغوی صفحہ ٤٢٥
مسطحا وكان مسكينا مهاجرا بدريا آخر سورہ انفال والذين آمنوا وهاجروا
وجاهدوا في سبيل الله والذين آووا ونصروا أولئك هم المؤمنون حقا لهم
مغفرة ورزق كريم یہہ آیہ فضیلت میں مجاہدین ومہاجرین اصحاب کے نازل ہوئی بخاری ٥ جلد
صفحہ ٢٨٤ إن الله ليؤيد هذا الدين بالرجل الفاجر قال القسطلاني وهذا لا يعارض
قوله المروي في مسلم إنا لا نستعين بمشرك لأنه خاص بذلك الوقت وحجة
النسخ شهود صفوان بن أمية حنينا معه صلعم وهو مشرك وقصته مشهورة
في المغازي قال ابن المنير موضع الترجمة من الفقه أن لا يتخيل في الإمام أو السلطان
الفاجر إذا حمى حوزة الإسلام أنه مطرح النفع في الدين لفجوره فيجوز الخروج عليه
وأن يخلع لأن الله قد يؤيد به دينه وفجوره على نفسه فيجب الصبر عليه والسمع و
الطاعة له في غير المعصية ومن هذا استجاز العلماء الدعاء للسلاطين بالتأييد والنصر
وغير ذلك من الخير یہہ دین رونق پاویگا مرد فاجر وفاسق سے ملل ونحل شہرستانی صفحہ ٦
المقدمة الرابعة في بيان أول شبهة وقعت في الملة الإسلامية وكيف
انشعابها ومن مصدرها ومظهرها وكما قررنا أن الشبهات التي في آخر الزمان هي
بعينها تلك الشبهات التي وقعت في أول الزمان كذلك يمكن أن يقرر في
زمان كل نبي ودور كل صاحب ملة وشريعة وأن شبهات أمته في آخر
زمانه ناشئة من شبهات خصماء أول زمانه من الكفار والمنافقين و
أكثرها من المنافقين وإن خفي علينا ذلك في الأمم السالفة لتمادي الزمان
فلم يخف في هذه الأمة أن شبهاتها نشأت كلها من شبهات منافقي زمن النبي
إذ لم يرضوا بحكمه فيما كان يأمر وينهى وشرعوا فيما لا مسرح للفكر فيه ولا مسرى

وسألوا عمّا منعوا من الخوض فيه والسؤال عنه وجادلوا بالباطل فيما لا يجوز الجدال فيه اعتبر حديث ذي الخويصرة التميمي اذ قال اعدل يا محمد فانّك لم تعدل حتّى قال عليه السلام ان لم اعدل فمن يعدل فعاود اللعين وقال هذه قسمة ما اريد بها وجه الله تعالى وذلك خروج صريح على النبي صلعم ولو صار من اعترض على الامام الحق خارجيًا فمن اعترض على رسول الحق اولى ان تصير خارجيًا أوليس ذلك قولًا بتحسين العقل وتقبيحه وحكمًا بالهوى في مقابلة النص واستكبارًا على الامر بقياس العقل حتّى قال عليه السلام سيخرج من ضئضئ هذا الرجل قوم يمرقون من الدين كما يمرق السهم من الرمية الخبر بتمامه واعتبر حال طائفة من المنافقين يوم احد اذ قالوا هل لنا من الامر من شيء وقولهم لو كان لنا من الامر شيء ما قتلنا هاهنا وقولهم لو كانوا عندنا ما ماتوا وما قتلوا فهل ذلك الا تصريح بالقدر وقول طائفة من المشركين لو شاء الله ما عبدنا من دونه من شيء وقول طائفة انطعم من لو يشاء الله اطعمه تصريح بالجبر واعتبر طائفة اخرى حيث جادلوا في ذات الله تفكرًا في جلاله وتصرفًا في افعاله حتّى منعهم وخوّفهم بقوله تعالى ويرسل الصواعق فيصيب بها من يشاء وهم يجادلون في الله وهو شديد المحال فهذا ما كان في زمانه عليه السلام وهو على شوكته وقوته وصحة بدنه والمنافقون يخادعون فيظهرون الاسلام ويبطنون النفاق وانما يظهر نفاقهم في كل وقت بالاعتراض على حركاته وسكناته فصارت الاعتراضات كالبذور وظهر منها الشبهات كالزروع واما الاختلافات الواقعة في حال مرضه وبعد وفاته بين الصحابة رضي الله عنهم اختلافات اجتهادية خلاصه مضمون اسکا یہ ہے کہ لبعا اصحاب اہل مدینہ سے ایسے تھے کہ اونکو اسلام ظاہری تہا اور در پردہ منافق تھے اور احکام جبراً قبول کرلیتے تھے اور منتظر وقت وفات رسول کے اور دلونمین اونکے نفاق پوشیدہ اور نبی ع کے حکم پر اعتراض کیا کرتے تھے اور وقت مرض موت نبی ص کے نفاق اونکا علانیہ ہونے لگا اور اختلافات صحابہ رض کا بطور اختلافات اجتہادیہ کے ہے اور وہ نفاق مثل تخم کے روز بروز ترقی پذیر ہوکر باعث اختلافات مسائل کثیرہ و مذاہب وافرہ کا ہوا

سورہ توبہ وَلَقَدْ قَالُوْا كَلِمَةَ الْكُفْرِ وَكَفَرُوْا بَعْدَ اِسْلَامِهِمْ وَهَمُّوْا بِمَا لَمْ يَنَالُوْا اِلَّا اَنْ
اَغْنَاهُمُ اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ مِنْ فَضْلِهٖ يَتُوْبُوْا خَيْرًا لَّهُمْ وَاِنْ يَتَوَلَّوْا يُعَذِّبْهُمُ اللّٰهُ عَذَابًا
اَلِيْمًا ايضاً فَلَمَّا اٰتَاهُمْ مِنْ فَضْلِهٖ بَخِلُوْا بِهٖ وَتَوَلَّوْا وَهُمْ مُعْرِضُوْنَ فَاَعْقَبَهُمْ نِفَاقًا
فِيْ قُلُوْبِهِمْ اِلٰى يَوْمِ يَلْقَوْنَهٗ بِمَا اَخْلَفُوا اللّٰهَ مَا وَعَدُوْهُ وَبِمَا كَانُوْا يَكْذِبُوْنَ اَلَمْ يَعْلَمُوْا
اَنَّ اللّٰهَ يَعْلَمُ سِرَّهُمْ وَنَجْوٰيهُمْ **نیشاپوری ۲ جلد صفحہ ۲۶۱** یہہ آیت اون صحابہ کے شان مین
نازل ہوئی کہ بعد اسلام کے کافر ہو گئے پس توقیر باقی نرہی کف لسان باطل ہوا و عدالت عام صحابہ کی ساقط
ہوئی **تفسیر بغوی صفحہ ۱۴۴ سورہ توبہ** وَمِنْهُمْ مَنْ يَلْمِزُكَ فِي الصَّدَقَاتِ فَاِنْ اُعْطُوْا مِنْهَا
رَضُوْا وَاِنْ لَمْ يُعْطَوْا مِنْهَا اِذَا هُمْ يَسْخَطُوْنَ وَلَوْ اَنَّهُمْ رَضُوْا مَا اٰتَاهُمُ اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ
وَقَالُوْا حَسْبُنَا اللّٰهُ سَيُؤْتِيْنَا اللّٰهُ مِنْ فَضْلِهٖ وَرَسُوْلُهٗ اِنَّا اِلَى اللّٰهِ رَاغِبُوْنَ **تفسیر کبیر
۴ جلد صفحہ ۶۶۸** یہہ آیہ اون اصحاب کے شان مین نازل ہوئی جو جب مال غنیمت پاتی نبی ص سے خوش
ہوتے اور جب مال نپاتے نبی کا شکوہ کرتے **سورہ توبہ** فَرِحَ الْمُخَلَّفُوْنَ بِمَقْعَدِهِمْ خِلَافَ
رَسُوْلِ اللّٰهِ ص وَكَرِهُوْا اَنْ يُّجَاهِدُوْا بِاَمْوَالِهِمْ وَاَنْفُسِهِمْ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ **تفسیر کبیر ۴ جلد
صفحہ ۷۰۶** یہہ آیہ اون صحابہ کے شان مین نازل ہوئی کہ حکم رسول سے منحرف ہو گئے اور جہاد کرنی سے
نفرت و اکراہ کیا **سورہ فرقان** يَا رَبِّ اِنَّ قَوْمِي اتَّخَذُوْا هٰذَا الْقُرْاٰنَ مَهْجُوْرًا **بغوی
صفحہ ۶۱۴** فرمایا محمد ص نے کہ ای رب میرے قوم نے اس قرآن کو پکڑ لیا بطور مہجور و ہجران کی یعنی بظاہر
عامل و بباطن نفاق پر + اس آیت سے ابو جہل و ابو لہب و مسلیمہ و سجاح و عنسی و عبد اللہ ابن ابی مقصود ہونگے
اس لئے کہ ان لوگون نے قرآن پر عمل کب کیا اس آیت سے ضرور ہے کہ بعد از ایمان و اسلام ظاہری کے
نفاق مین ہو اور عبد اللہ ظاہری منافق تہا اور مالک بن نویرہ بہی مراد ہونگے اسلئے کہ وہ قبیلہ خزرج و قبیلہ
بنی یربوع سے تہے اس آیت سے قریشی ہونا اوسکا ضرور ہے **اشعۃ اللمعات ۴ جلد فصل ۲ کتاب
الفتن صفحہ ۲۸۶** عن حذیفۃ قال واللّٰه ما ادری انسی اصحابی ام تناسوا گفت حذیفہ
بخدا سوگند کہ درنمی یابم من کہ ایا فراموش کردند یاران من یا فراموشی مینمایند یعنی فراموش نکردہ اند ولیکن
تکلف میکنند و خود را فراموش کار مینمایند واللّٰه ما ترک رسول اللّٰه ص بخدا سوگند نگذاشت پیغمبر خدا من
قائد فتنۃ ہیچ کشندہ فتنہ را و پیدا کنندہ و برپا دارندہ آنرا مثل عالمی کہ احداث بدعتی کند کہ سبب ضلالت گردد

مردم رابران دعوت نماید یا امیرے که باعث بر محاربه و مقاتله شود و قود کشیدن چاروا از پیش چنانکه سوق راندن از
پس الی تنقضی الدنیا تا سپری شدن دنیا من معه ثلثمائة فضاعد صفت قاعد فتنه اینست که میرسند
کسانیکه با او یند و تبعیت او میکنند عدد سی صد را و زیاده ازان الا قد سماه لنا باسمه مگر بتحقیق ذکر کرد او را آنحضرت
برای ما بنام وے واسم ابیه واسم قبیلته و نام پدر او نام قبیله او و قید عدد سی صد ظاهرا برای آن کرد که اجماع
این قدر از مردم باعث بر وجود مفسده و لحوق ضرر بیشتر میگردد و اما اگر کمتر ازین باشند اعتبار ندارند والله اعلم
رواه ابو داؤد **شواهد النبوت ملا جامی صفحه ۱۰۸** در وقت مراجعت از تبوک جمعی از منافقان اتفاق
کردند که رسول صلعم را از عقبه بانداختند شب بود که بعقبه رسیدند رسول صلعم فرمود که همه قوم از راه وادی روند و خود تنها طریق عقبه
اختیار کرد و هیچ کس را رخصت اتباع نداد و مهار شتر خود در دست عمار بن یاسر رض و حذیفه رض را از برای سوق ناقه
تعین کرد بدین طریقه بر راه عقبه میرفتند ناگاه جمعی از عقب پیدا شدند رسول صلعم حذیفه رض را فرمود که باز گرد و ایشانرا باز گردان
حذیفه رض در دست محجنی داشت بے محابا محجن را بر روی رواحل ایشان زدن گرفت منافقان را گمان آن شد
که رسول صلعم بر کید ایشان اطلاع یافته رود از عقبه فرود آمدند رسول صلعم از حذیفه رض پرسید که هیچکس را ازین گروه شناختی گفت
یا رسول الله صلعم راحله فلان و فلان را شناختم اما همه روی بهار خود بسته بودند و شب تاریک بود ایشانرا نیکو نشناختم
چون از عقبه گذشتند و صبح دمید رسول صلعم اُسید بن حضیر رض را گفت یا ابا یحیی میدانی که شب منافقان چه اندیشه کرده
بودند میخواستند که دوشینه مرا از عقبه بانداختند اُسید گفت بفرمای یا رسول الله تا سرهای منافقان را فی الحال بحضرت تو
آرم گفت ای اُسید مکروه میدارم که مردم گویند چون منقضے شد محمد صلعم قتل اصحاب خود آغاز کرد اُسید گفت ایشان از
اصحاب تو نیستند فرمود که اظهار شهادت میکنند و خدایتعالی مرا از قتل اهل شهادت نهی کرده است بعد ازان رسول صلعم
نامهاے آنجماعت را با حذیفه گفت و گفت خدایتعالی مرا از نماز گذاردن بر ایشان نهی کرده است و بغیر وی هیچ کس از
اصحاب آنرا نمیدانست سوره توبه یحذر المنافقون ان تنزل علیهم سورة تنبئهم بما فی قلوبهم
تفسیر **معالم التنزیل بغوی صفحه ۱۲۴** قال عبد الله ابن عباس انزل الله تعالى ذكر سبعين
رجلا من المنافقين باسمائهم واسماء ابائهم ثم نسخ ذكر الاسماء رحمة للمؤمنين
لئلا يعير بعضهم بعضا لان اولادهم كانوا مؤمنين استهزءوا ان الله مخرج ما تحذرون
قال ابن كيسان نزلت هذه الاية فى اثنى عشر رجلا من المنافقين وقفوا لرسول
الله صلعم على العقبة لما رجع من غزوة تبوك ليفتكوا به اذا علاها ومعهم رجل مسلم

تخفيهم شانه وتنكروا له فى ليلة مظلمة فاخبر جبرئيل رسول الله صلعم بما قدروا وامره
ان يرسل اليهم من يضرب وجوه رواحلهم وعمار بن ياسر يقود برسول الله راحلة
وحذيفة يسوق به فقال لحذيفة اضرب وجوه رواحلهم فضربها حتى نحاها فلما نزل
رسول الله صلعم قال لحذيفة من عرفت من القوم قال لم اعرف منهم احدا فقال رسول الله
فانهم فلان وفلان حتى عدهم كلهم فقال حذيفة لم لا نبعث اليهم فنقتلهم قال
اكره ان تقول العرب لما ظفر محمد واصحابه اقبل نقتلهم بل يكفيناهم الله بالدبيلة قال
حدثنى حذيفة قال فى امتى اثنا عشر منافقا لا يدخلون الجنة ولا يجدون ريحها حتى يلج
الجمل فى سم الخياط ثمانية منهم تكفيهم الدبيلة سراج من النار يظهر فى اكتافهم
حتى ينجم من فى صدورهم **الصنافيه صفحه ٣١٣** ولقد قالوا كلمة الكفر وكفروا بعد
اسلامهم اى اظهروا الكفر بعد اظهار الايمان والاسلام وقيل هم اثنا عشر رجلا
من المنافقين وقفوا على العقبة فى طريق تبوك **احياء العلوم غزالى ٢ جلد صفحه ٨٠**
ولقد كان عمر رض يبالغ فى تفتيش قلبه حتى كان يسئل حذيفة رض انه هل يعرف به من
اثار النفاق شيئا اذا كان قد خصه رسول الله بعلم المنافقين **سيرة المحمديه صفحه ٣٥٦**
واخرج البيهقى فى الدلائل عن غزوة قال رجع رسول الله صلعم قافلا من تبوك الى المدينة
حتى اذا كان ببعض الطريق منكر برسول الله صلعم اناس من اصحابه فتامروا ان يطرحوه من
عقبة فى الطريق فلما بلغوا العقبة ارادوا ان يسلكوها منه فلما غشيهم رسول الله صلعم
اخبر بخبرهم فقال من شاء منكم ان ياخذ ببطن الوادى فانه اوسع لكم واخذ رسول
الله صلعم العقبة واخذ الناس ببطن الوادى الا النفر الذين مكروا برسول الله صلعم لما سمعوا
ذلك استعدوا وتلثموا وقد هموا بامر عظيم وامر رسول الله صلعم حذيفة بن اليمان وعمار
بن ياسر فمشيا معه مشيا وامر عمارا ان ياخذ بزمام الناقة وامر حذيفة بسوقها فبينما هم
يسيرون ركزة القوم من ورائهم قد غشوه فغضب رسول الله صلعم وامر حذيفة ان يردهم وابصر
حذيفة غضب رسول الله صلعم فرجع ومعه محجن فاستقبل وجوه رواحلهم فضربها ضربا بالمحجن
وابصر القوم وهم متلثمون لا يشعرون وانما ذلك فعل المسافر فرعبهم الله حين ابصروا

حذیفة وظنوا ان مکرهم قد ظهر علیه فاسرعوا حتی خالطوا الناس واقبل حذیفة حتی
ادرک رسول الله ص فلما ادرکه قال اضرب الراحلة یا حذیفة وامش انت یا عمار
فاسرعوا حتی استوی باعلاها فخرجوا من العقبة ینتظرون الناس فقال النبی لحذیفة
هل عرفت یا حذیفة من هؤلاء الرهط واحدا منهم قال حذیفة عرفت راحلة فلان و
فلان وقال کانت ظلمة اللیل وعشیتهم وهم متلثمون فقال النبی ص هل علمتم ما
کان شانهم وما ارادوا قالوا لا والله یا رسول الله ص قال فانهم مکروا لیسیروا معی
حتی اذا اطلعت فی العقبة طرحونی منها قالوا افلا تامر بهم یا رسول الله ص فنضرب
اعناقهم قال اکره ان یتحدث الناس ویقولون ان محمدا وضع یده فی اصحابه فسماهم
لهما وقال اکتماهم انتهی **تفسیر کبیر ۴ جلد صفحه ۶۸۶** قال الحسن اجتمع اثنا عشر رجلا
من المنافقین علی امر من النفاق فاخبر جبرئیل الرسول ص باسمائهم فقال ص ان اناسا
اجتمعوا علی کیت وکیت فلیقوموا ولیعترفوا ولیستغفروا حتی اشفع لهم فلم یقوموا
فقال ص بعد ذلک قم یا فلان ویا فلان حتی اتی علیهم ثم قالوا نعترف ونستغفر
فقال الآن انا کنت فی اول الامر اطیب نفسا بالشفاعة والله کان اسرع فی الاجابة
اخرجوا عنی فلم یزل یقول حتی خرجوا بالکلیة وقال الاصم ان عند رجوع الرسول ص من تبوک
وقف له علی العقبة اثنا عشر رجلا لیفتکوا به فاخبره جبرئیل وکانوا متلثمین فی
لیلة مظلمة وامره ان یرسل الیهم من یضرب وجوه رواحلهم فامر حذیفة بذلک فضربها
حتی نحاهم ثم قال من عرفت من القوم فقال فلم اعرف منهم احدا فذکر النبی ص اسمائهم
وعدهم له وقال ان جبرئیل اخبرنی بذلک فقال حذیفة الا تبعث الیهم لیقتلوا فقال
اکره ان تقول العرب قاتل محمد باصحابه حتی اذا ظفر صار یقتلهم بل یکفینا الله ذلک
تاریخ خمیس ۲ جلد صفحه ۱۳۹ وفی المنتقی ایضا شاور رسول الله ص اصحابه فی التقدم و
المسیر الیهم فقال عمر ان کنت بالمسیر تسیر فقال ص لو امرت به ما استشرتکم فیه فقال
عمر یا رسول الله ص ان للروم جموعا کثیرة ولیس بها احد من اهل الاسلام **صفحه ۱۴۱**
فلما دخل المدینة جاءه من کان تخلف عنه تخلفوا له یعتذرهم واستغفر لهم وارجی

الركب وصاحبيه حتى نزلت توبتهم فى قوله تعالى لقد تاب الله على النبى ص والمهاجرين والانصار
الى قوله وعلى الثلاثة الذين خلفوا سورة توبه ولئن سألتهم ليقولن انما كنا نخوض
ونلعب تفسير كبير ۴ جلد صفحه ۴۸۶ قال الحسن وقتادة لما سار الرسول الى تبوك قال
المنافقون بينهم اتراه يظهر على الشام ويأخذ حصونها وقصورها هيهات هيهات فعند
رجوعه دعاهم وقال انتم القائلون بكذا وكذا فقالوا ما كان ذلك بالجد فى قلوبنا
وانما كنا نخوض ونلعب **سيرة الحلبيه ۳ جلد صفحه ۲۰۰** واجتمع راى من كان معه صلعم
وهم اثنا عشر رجلا وقيل اربعة عشر وقيل خمسة عشر رجلا على ان ينكثوا برسول الله
فى العقبة التى بين تبوك والمدينة فقالوا اذا اخذ فى العقبة دفعناه عن راحلته فى
الوادى فاخبر الله تعالى رسوله بذلك فلما وصل الجيش العقبة نادى منادى رسول
الله ص ان رسول الله ص يريد ان يسلك العقبة فلا يسلكها احد واسلكوا بطن الوادى
فانه اسهل لكم واوسع فسلك الناس بطن الوادى وسلك رسول الله ص العقبة
فلما سمعوا بذلك استعدوا وتلثموا وسلكوا العقبة وامر صلعم عمار بن ياسر رض ان
ياخذ بزمام الناقة يقودها وامر صلعم حذيفة بن اليمان رض ان يسوق من خلفه وفى
الدلائل عن حذيفة قال كنت ليلة العقبة آخذ بخطام ناقة رسول الله ص اقود به
وعمار بن ياسر يسوقه او انا اسوقه وعمار يقوده اى يتناوبان ذلك فبينا رسول
الله ص يسير فى العقبة اذ سمع حس القوم قد غشوه فنفرت ناقة رسول الله ص حتى سقط
بعض متاعه فغضب رسول الله ص وامر حذيفة ان يردهم فرجع حذيفة اليهم وقد
راى غضب رسول الله ص ومعه محجن فجعل يضرب به وجوه رواحلهم وقال اليكم يا اعداء
الله فاذا هو بقوم ملثمين وفى رواية انه صلعم صرخ بهم فولوا مدبرين فعلموا ان
رسول الله ص اطلع على مكرهم به فانحطوا من العقبة مسرعين الى بطن واختلطوا بالناس
فرجع حذيفة يضرب الناقة فقال له رسول الله ص هل عرفت احدا من الركب الذين
رددتهم قال لا كان القوم ملثمين والليلة مظلمة وعن حمزة بن عمرو الاسلمى رض انه كان
يقول انما سقط متاع النبى ص واردت جمعه نور لى فى اصابعى الخمس فاضاءت حتى جمعت ما

سقط حتی ما بقی من المتاع شئ وفی لفظ ان حذیفۃ رض قال عرفت راحلۃ فلان وراحلۃ
فلان قال ھل علمت ما کان من شانھم وما ارادوہ قال لا قال انھم مکروا لیسیروا
معی فی العقبۃ فیزحمونی فیطرحونی منھا ان اللہ اخبرنی بھم وبمکرھم وساخبرکما
بھم واکتماھم فلما اصبح رسول اللہ صم جاء الیہ اسید بن حضیر فقال یا رسول اللہ صم ما
منعک البارحۃ من سلوک الوادی فقد کان اسھل من سلوک العقبۃ فقال
اتدری ما اراد المنافقون وذکر لہ القصۃ فقال یا رسول اللہ صم قد نزل الناس واجتمعوا
فمر کل بطن ان یقتل الرجل الذی ھم بھذا فان احببت بین باسمائھم والذی بعثک
بالحق لا ابرح حتی اتیک برؤسھم فقال صلعم انی اکرہ ان یقول الناس ان محمدا
قاتل بقوم حتی اذا اظھرہ اللہ تعالیٰ بھم اقبل علیھم تقبلھم فقال یا رسول اللہ ھولاء
لیسوا باصحاب فقال رسول اللہ صم الیس یظھرون الشہادۃ ثم جمعھم رسول اللہ صم
واخبرھم بما قالوہ وما اجمعوا علیہ فحلفوا باللہ ما قالوا ولا ارادوا الذی ذکر فانزل
اللہ تعالیٰ یَحْلِفُوْنَ بِاللّٰہِ مَا قَالُوْا وَلَقَدْ قَالُوْا کَلِمَۃَ الْکُفْرِ روایات مذکورہ سے معلوم ہوا کہ منافقین اصحاب سے
تھے نہ جماعت قریش کفار سے اور نہ جماعت مسیلمہ کذاب سے بلکہ اسلام ظاہری تھا پس خلفاء ثلاثہ رض نے
اہل ردہ و مسیلمہ وکفار روم و شام وفارس کو تہ تیغ کیا مگر ان منافقین کو مطلق تنبیہ نہ کیا اور نہ یہہ معلوم ہوا کہ توبہ کیا
اور نہ یہہ ثابت ہے کہ درپے ایذائے کسی اصحاب ہوئے اور وہ اصحاب مہاجر و انصار سے تھے اور قرائن کسیلمہ
بعض الفاظ روایت مذکورہ کی اہلسنت کو نقصان پہونچاتا ہے **باب ہستم امور منکرات خلافت**
کہ علماء اہل سنت نے نسبت حضرت صدیق اکبر رض کے تحریر کیا ہے
امارت اسامہ ملل ونحل امام ابو الفتح عبد الکریم شہرستانی اجلد صفحہ اَلْخِلَافُ
الثَّانِیْ فِیْ مَرَضِہٖ اِنَّہٗ صم قَالَ جَھِّزُوْا جَیْشَ اُسَامَۃَ لَعَنَ اللّٰہُ مَنْ تَخَلَّفَ عَنْھَا
فَقَالَ قَوْمٌ یَجِبُ عَلَیْنَا امْتِثَالُ اَمْرِہٖ وَاُسَامَۃُ قَدْ بَرَزَ مِنَ الْمَدِیْنَۃِ وَقَالَ قَوْمٌ قَدِ
اشْتَدَّ مَرَضُ النَّبِیِّ صم فَلَا تَسَعُ قُلُوْبُنَا الْمُفَارَقَۃَ وَالْحَالَۃُ ھٰذِہٖ فَنَصْبِرُ حَتّٰی اَنْ
یَکُوْنَ مِنْ اَمْرِہٖ وَاِنَّمَا اَوْرَدْتُ ھٰذَیْنِ التَّنَازُعَیْنِ لِاَنَّ الْمُخَالِفِیْنَ رُبَّمَا عَدُّوْا
ذٰلِکَ مِنَ الْخِلَافَاتِ الْمُؤَثِّرَۃِ فِیْ اَمْرِ الدِّیْنِ وَلَیْسَ کَذٰلِکَ وَاِنْ کَانَ الْغَرَضُ

كُلِّمَا اِقَامَةَ مَرَاسِمِ الشَّرْعِ فِي حَالِ تَزَلْزُلِ الْقُلُوبِ وَتَسْكِيْنِ نَائِرَةِ الْفِتْنَةِ الْمُؤَثِّرَةِ
عِنْدَ تَقَلُّبِ الْأُمُوْرِ **تاریخ ابو الفدا ۱ جلد صفحہ ۱۶۵** وَلَمَّا تَوَلَّى اَبُوْبَكْرٍ رض كَانَ اُسَامَةُ بْنُ
زَيْدٍ مُبْرِزًا وَكَانَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ مِنْ جُمْلَةِ جَيْشِ اُسَامَةَ عَلَى مَا عَيَّنَهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ فَقَالَ
عُمَرُ لِاَبِيْ بَكْرٍ رض اِنَّ الْاَنْصَارَ تَطْلُبُ رَجُلًا اَقْدَمَ سِنًّا مِنْ اُسَامَةَ فَوَثَبَ اَبُوْبَكْرٍ رض وَكَانَ
جَالِسًا وَاَخَذَ بِلِحْيَةِ عُمَرَ وَقَالَ ثَكِلَتْكَ اُمُّكَ يَا ابْنَ الْخَطَّابِ اِسْتَعْمَلَهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ م وَ
تَاْمُرُنِيْ اَنْ اَعْزِلَهُ ثُمَّ خَرَجَ اَبُوْبَكْرٍ اِلَى مُعَسْكَرِ اُسَامَةَ وَاَشْخَصَهُمْ وَشَيَّعَهُمْ وَهُوَ مَاشٍ
وَاُسَامَةُ رَاكِبٌ فرمایا نبی نے ایام مرض وفات میں کہ سامان کرو روانگی لشکر اسامہ کا اور لعنت ہے خدا کی
اوپر جو انحراف کرے جانے میں ہمراہ امیر عسکر اسامہ بن زید کے ایک جماعت نے کہا کہ تعمیل فرمان نبی م ہم لوگوں پر
واجب ہے اور ایک جماعت نے کہا مرض نے نبی کی شدت کیا ہے ہم لوگوں کا دل گوارہ نہیں کرتا ہی مفارقت پر
اور یہہ ایک سبب اختلاف کا شروع مذہب میں پیدا ہوا اور اُسامہ نکلے مع لشکر شہر مدینہ سے **حیوۃ الحیوان
دمیری ۱ جلد صفحہ ۶۱** وَذَكَرَ جَمَاعَةٌ مِنَ الْمُؤَرِّخِيْنَ وَغَيْرِهِمْ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ م كَانَ قَدْ
وَجَّهَ اُسَامَةَ بْنَ زَيْدٍ رض فِيْ سَبْعِ مِائَةِ بَطَلٍ اِلَى الشَّامِ فَلَمَّا نَزَلَ بِذِيْ خُشُبٍ قُبِضَ
رَسُوْلُ اللّٰهِ م وَارْتَدَّتِ الْعَرَبُ فَاجْتَمَعَتِ الصَّحَابَةُ رض وَقَالُوْا لِلصِّدِّيْقِ رض رُدَّ هٰؤُلَاءِ
اَيْ اُسَامَةَ وَمَنْ مَعَهُ فَقَالَ وَاللّٰهِ الَّذِيْ لَا اِلٰهَ اِلَّا هُوَ لَوْ جَرَّتِ الْكِلَابُ بِاَرْجُلِ
اَزْوَاجِ النَّبِيِّ م مَا رَدَدْتُ جَيْشًا جَهَّزَهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ م وَلَا حَلَلْتُ عَقْدَ لِوَاءٍ عَقَدَهُ
رَسُوْلُ اللّٰهِ م وَفِيْ رِوَايَةٍ لَوْ عَلِمْتُ اَنَّ السِّبَاعَ تَجُرُّ بِرِجْلِيْ اِنْ لَمْ اَرُدَّهُ مَا رَدَدْتُهُ
وَاَمَرَ اُسَامَةَ رض اَنْ يَمْضِيَ لِوَجْهِهِ وَقَالَ لَهُ اِنْ رَاَيْتَ اَنْ تَاْذَنَ لِعُمَرَ بِالْمُقَامِ
عِنْدِيْ اَسْتَاْنِسْ بِهِ وَاَسْتَعِيْنُ بِرَاْيِهِ فَقَالَ لَهُ اُسَامَةُ رض قَدْ فَعَلْتُ وَسَارَ اُسَامَةُ
فَجَعَلَ لَا يَمُرُّ بِقَبِيْلَةٍ تُرِيْدُ الْاِرْتِدَادَ اِلَّا قَالُوْا لَوْلَا اَنَّ لِهٰؤُلَاءِ قُوَّةً مَا خَرَجَ
مِثْلُ هٰذَا الْجَيْشِ مِنْ عِنْدِهِمْ فَلَقُوا الرُّوْمَ فَقَاتَلُوْهُمْ وَهَزَمُوْهُمْ وَقَتَلُوْهُمْ وَرَجَعُوْا
سَالِمِيْنَ **کتاب المغازی للواقدی صفحہ ۵** فَكَانَ اَوَّلُ مَنْ دَعَى اَبُوْبَكْرٍ الصِّدِّيْقُ رض
وَعَقَدَ لَهُ بِرَايَةٍ يَزِيْدُ بْنُ اَبِيْ سُفْيَانَ وَاَمَّرَهُ عَلٰى اَلْفِ فَارِسٍ وَدَعٰى بِرَجُلٍ مِنْ
بَعْدِهِ مِنْ بَنِيْ عَامِرٍ يُقَالُ لَهُ رَبِيْعَةُ بْنُ عَامِرٍ وَكَانَ فَارِسًا مَشْهُوْرًا فِي الْحِجَازِ

غزوة الشام تاريخ خميس ٢ جلد صفحه ٢٢٢ وكان ابو بكر رض لا يخالف عمر ولا يعصيه
فدعى يزيد بن ابى سفيان وابا عبيدة بن الجراح وشرحبيل بن حسنة فقال انى
باعثكم فى هذا الوجه ومومركم على هذا الجند وانى باعث على كل رجل منكم
فاميركم ابو عبيدة بن الجراح وان ابا عبيدة لم يلقيكما وجمعتكما حرب فيزيد
بن ابى سفيان الامير وامروا بالعسكر مع هولاء الثلثة وصفحه ٢٢٣ وتعجل خالد
فى الخيل واهل القوة فانتهوا الى ابى عبيدة واصحابه وهم يقاتلون الروم قتالا
حسنا فحمل الخيل على الروم غزوه روم من كتاب الواقدى صفحه ١٣ وقدّم عمرو بن
العاص على مقدّمة سعيد بن خالد سيرة المحمدية صفحه ٥٦٧ وفى السنة الاولى
من خلافة ابى بكر الصدّيق رض وهى السنة الحادية عشر من الهجرة النبوية قتل
خالد بن الوليد مالك بن نويرة مع رهط من قومه وكان ممن منع الزكوة و
فى السنة الثانية عشر فيها غزوة اليمامة وقتل مسيلمة الكذّاب وفتحت اليمامة
صلحا على يد خالد رض ايضا فيه صفحه ٣٩٠ عن غزوة ان النبى ص كان قد قطع بعثا
قبل موته وامّر عليهم اسامة بن زيد فى ذلك البعث ابو بكر رض وعمر رض فكان اناسا
منكم قد طعنوا فى تاميرِ اسامة كما طعنوا فى تامير ابيه من قبله وايم الله ان كان
لخليقا للامارة وان كان من احبّ الناس الىّ من بعده وانى لارجوا ان يكون
من صالحيكم فاستوصوا به خيرا ايضا فيه ٣٩٩ فلمّا بويع لابى بكر رض امر بريدة
ان يذهب باللواء الى بيت اسامة فقال بريدة فخرجت باللواء حتى انتهيت به الى
اسامة ثم خرجت به الى الشام معقودا مع اسامة ثم رجعت به الى بيت اسامة
فما زال معقودا فى بيت اسامة حتى توفى اسامة تاريخ الخلفا صفحه ٧٠ واخرج
البيهقى وابن عساكر عن ابى هريرة فقال لمّا رسول الله ص وجّه اسامة بن زيد
فى سبع مائة الى الشام فلمّا نزل بذى خشب قبض النبى ص وارتدّت العرب
حول المدينة واجتمع اليه اصحاب رسول الله ص فقالوا ردّ هولاء الى الروم
فقال والذى لا اله الا هو لو جرّت الكلاب بارجل ازواج النبى ص ما رددت

جَيْشًا وَجَّهَهُ رَسُولُ اللّٰهِ صلعم وَلَا حَلَلْتُ لِوَاءً عَقَدَهُ فَوَجَّهَ أُسَامَةَ فَجَعَلَ لَا يَمُرُّ بِقَبِيلٍ
يُرِيدُونَ الْاِرْتِدَادَ إِلَّا قَالُوا لَوْلَا أَنَّ لِهٰؤُلَاءِ قُوَّةً مَا خَرَجَ مِثْلُ هٰؤُلَاءِ مِنْ عِنْدِهِمْ
وَلٰكِنْ نَدَعُهُمْ حَتّٰى يَلْقَوُا الرُّوْمَ فَلَقُوْهُمْ فَهَزَمُوْهُمْ وَرَجَعُوْا سَالِمِيْنَ **تقريب
التهذيب ابن حجر صفحه ١٩** أُسَامَةُ بْنُ زَيْدِ بْنِ حَارِثَةَ بْنِ شَرَاحِيْلَ الْكَلْبِيُّ الْاَمِيْرُ
أَبُوْ مُحَمَّدٍ وَأَبُوْ زَيْدٍ صَحَابِيٌّ مَشْهُوْرٌ مَاتَ سَنَةَ أَرْبَعٍ وَخَمْسِيْنَ وَهُوَ ابْنُ خَمْسٍ وَ
سَبْعِيْنَ بِالْمَدِيْنَةِ **تاريخ خميس ٢ جلد صفحه ١٥٤** روى ان رسول اللّٰه صلعم امر
بالتهياء لغزو الروم يوم الاثنين لاربع ليال بقين من صفر سنة احدى عشرة
من الهجرة فلما كان من الغد دعى اسامة بن زيد فقال سر الى موضع مقتل ابيك
فاوطئهم الخيل فقد وليتك هذا الجيش فاغز صباحًا على اهل ابنى وحرق عليهم
فان اظفرك اللّٰه فاقلل اللبث فيهم وخذ معك الادلاء وقدم العيون والطلائع فلمّا
كان يوم الاربعاء بدء مرض رسول اللّٰه صلعم فحمّ وصدع فلمّا اصبح يوم الخميس عقد لاسامة
لواء بيده ثم قال اغز بسم اللّٰه فى سبيل اللّٰه فقاتل من كفر باللّٰه فخرج وعسكر بالجرف
على فرسخ من المدينة فلم يبق احد من وجوه المهاجرين والانصار الا انتدب فى تلك
الغزوة فيهم ابوبكرؓ وعمرؓ وسعد بن ابى وقاص وسعيد بن زيد وابو عبيدة وقتادة
بن النعمان فتكلم قوم وقالوا يستعمل هذا الغلام على المهاجرين الاولين فغضب رسول
اللّٰه صلعم غضبًا شديدًا فخرج وقد عصب على راسه عصابة وعليه قطيفة فصعد المنبر فحمد
اللّٰه واثنى عليه ثم قال اما بعد ايها الناس فما مقالة بلغتنى عن بعضكم فى تاميرى اسامة
ولئن طعنتم فى تاميرى اسامة لقد طعنتم فى تاميرى اباه من قبله وايم اللّٰه ان كان
للامارة لخليقا وان ابنه لخليق للامارة وان كان لمن احب الناس الى اللّٰه فاستوصوا به
خيرا فانه من خياركم ثم نزل ودخل بيته وذلك فى يوم السبت لعشر خلون من ربيع
الاول وجاء المسلمون الذين يخرجون مع اسامة يودّعون رسول اللّٰه صلعم **قسطلانى ٢ جلد
صفحه ١٠٢** بَعَثَ النَّبِيُّ صلعم إِلٰى طَرَفِ الرُّوْمِ وَأَمَرَ بِتَجْهِيْزِهِ عِنْدَ مَوْتِهِ صلعم وَكَانَ مِمَّنْ
انْتَدَبَ مَعَ أُسَامَةَ كِبَارُ الْمُهَاجِرِيْنَ وَالْاَنْصَارِ فِيْهِمْ أَبُوْ بَكْرٍؓ وَعُمَرُؓ وَأَبُوْ عُبَيْدَةَ

وسعد بن عبادة وسعد سهيل وقتادة بن النعمان وسلمة بن اسلم فتكلم قوم في ذلك كلاما صفحه ١٠٣
وقال التوربشتي من لعن في امارتهما لانهما كانا من الموالي وكانت العرب لا ترى
تامير الموالي وتستنكف عن اتباعهم كل الاستنكاف فاما المرتحنون بالعادة
والممتحنون بحب الرياسة من الاعراب ورؤساء القبائل فلم تختلج في صدورهم
شيء من ذلك لاسيما اهل النفاق فانهم كانوا يسارعون الى الطعن وشدة النكير
عليه وايضا فيه صفحه ٢٠٥ زاد اهل السير مما ذكره في عيون الاثر وغيره فاستوصوا
به خيرا فانه من خياركم ثم نزل عن المنبر فدخل بيته يوم السبت لعشر خلون من
ربيع الاول سنة احدى عشرة وجاء المسلمون الذين يخرجون مع اسامة يودعون
رسول الله صلعم ويخرجون الى العسكر بالجرف فاشتد برسول الله صلعم وجعه يوم الاحد
ودخل عليه اسامة وهو مغمور فجعل يرفع يديه الى السماء ثم يضعها على اسامة
قال اسامة فعرفت انه يدعو لي ثم اصبح صلعم مفيقا يوم الاثنين فودعه اسامة وخرج
الى عسكره وامر الناس بالرحيل فبينا هو يريد الركوب اذا رسول ام ايمن قد
جاء يقول ان رسول الله صلعم يموت فلما توفي صلعم دخل المسلمون الذين عسكروا بالجرف
الى المدينة ودخل بريدة بلواء اسامة حتى اتى به باب رسول الله صلعم
فغرزه عند بابه وكان رسول الله صلعم لما اشتد وجعه قال انفذوا بعث اسامة فلما
بويع ابو بكر رضه امر بريدة ان يذهب باللواء الى بيت اسامة ليمضي لوجهه فمضى
به الى معسكرهم الاول وخرج اسامة هلال ربيع الاخر سنة احدى عشر
كتاب المغازي للواقدي ٢ جلد صفحه ١٤٧ فصلى ابو بكر رضه بالناس ثمانية ايام
سيرة المحمديه صفحه ٣٩٩ فدخل صلعم بيته وذلك يوم السبت لعشر ليال خلون من
ربيع الاول سنة احدى عشرة وجاء المسلمون الذين يخرجون مع اسامة يودعون
رسول الله فيهم عمر بن الخطاب رضه ورسول الله صلعم يقول انفذوا جيش اسامة ودخلت
ام ايمن فقالت اي رسول الله صلعم لو تركت اسامة يقيم في معسكره حتى تتماثل
فان اسامة ان خرج على حالتك هذه لم ينتفع بنفسه فقال رسول الله صلعم انفذوا

بعث اسامة اى واستثنى صلعم ابا بكر رض وامره بالصلوٰة للناس فمضى الناس الى
العسكر فباتوا ليلة الاحد ونزل اسامة يوم الاحد ورسول الله ص ثقيل مغمور وهو
اليوم الذى لدّوه فيه فدخل على رسول الله ص وعيناه تهملان وعنده العباس
والنساء حوله فطاطا عليه اسامة فقبله ورسول الله ص لا يتكلم فرجع فجعل يرفع
يديه الى السماء ثم يضعهما على اسامة فاعرف انه كان يدعو لى قال اسامة
فرجعت الى معسكرى فلما اصبح يوم الاثنين غدا من معسكره واصبح رسول الله
مفيقا فجاءه اسامة فقال اغد على بركة الله فودعه اسامة ورسول الله ص مفيق و
جعل نساءه يتماشطن سرورا براحته ودخل ابوبكر الصديق رض فقال يا رسول
الله ص اصبحت مفيقا بحمد الله اليوم ابنة خارجة فاذن له فذهب الى السنح وركب
اسامة الى معسكره وصاح فى اصحابه باللحوق الى المعسكر فانتهى الى المعسكره
ونزل وامر الناس بالرحيل وقد متع النهار اى ارتفع فبينا اسامة بن زيد
يريد ان يركب من الجرف اتاه رسول ام ايمن وهى امه يخبره ان رسول
الله ص يموت فاقبل اسامة الى المدينة معه عمر وابو عبيدة بن الجراح فانتهوا
الى رسول الله ص فتوفى عليه السلام حين زاغت الشمس يوم الاثنين لاثنتى
عشرة ليلة خلت من ربيع الاول ودخل المسلمون الذين عسكروا بالجرف الى
المدينة ودخل بريدة بن الحصيب بلواء اسامة معقودا حتى اتى به باب
رسول الله ص ويمضون الى العسكر بالجرف وثقل رسول الله ص فلما كان يوم الاحد
اشتد رسول الله ص وجعه فدخل اسامة من معسكره والنبى ص مغمى عليه وفى رواية
رجع اسامة الى معسكره فامر الناس بالرحيل فبينما هو يريد الركوب اذا رسول
امه ام ايمن قد جاء يقول ان رسول الله ص يموت فاقبل واقبل معه عمر وابو عبيدة
وانتهوا الى رسول الله ص وهو يموت علماء اہل سنت نے اس باب میں جواب یہہ دیا ہے کہ حضرت
ابوبکر رض نے اجازت قیام مدینہ کی نبی ص سے حاصل کرلیا تہا اور حضرت عمر رض وابو عبیدہ وطلحہ وزبیر جو مقام جرف
سے لوٹ کر چلے آئے بایں خیال کہ نفاذ حکم فوری نہیں ہے اور مفاسد مدینہ بسبب اجتماع منافقین کے پیدا ہونے پائے

اور بعد حصول طمانیت کے اُسامہ کو حضرت ابی بکر رضہ نے امیر عسکر کرکے مامور بجہاد کیا **جواب شیعہ** روایت
قسطلانی سے پیدا ہے کہ اُسامہ غلام تھے اور صحابہ شرفای قریش سے تھے امارت اسامہ کی مکروہ جانتے
تھے اور بروایت ابوالفدا حضرت عمر رضہ امارت اسامہ سے کارہ تھے درباب امیر عسکر اسامہ کے محدثین کو غزوہ
روم وشام مین اختلاف ہے وواقدی نے امیر العسکر غزوہ روم وشام مین دوسرا شخص لکھا ہے اور
اور حضرت ابوبکر رضہ کا باجازت نبی صلعم کے مدینہ مین رہنا کسی روایت سے ثابت نہین ہے وقت خروج اسامہ
وبیش نمازی شیخین باوقات واحد ہے پس بسبب لحوق تناقض روایتون کے عجیب اعتراض سخت
پیدا ہوتا ہے **تاریخ الخلفا** صفحہ ۷۴ فصل فی اولیاته منها انه اول من اسلم واول
من جمع القرآن واول من سماه مصحفا واول من سمی خلیفة ومنها اول من ولی
الخلافة وابوه حی واول خلیفة فرض له رعیته العطاء ومنها انه اول من اتخذ بیت
المال **تاریخ ابوالفدا** ا جلد صفحہ ۱۵۶ ثم ان ابابکر رض بعث عمر بن الخطاب الی علی
ومن معه لیخرجهم من بیت فاطمة رض وقال ان ابوا علیک فقاتلهم فاقبل عمر
بشیء من نار علی ان یضرم الدار فلقیته فاطمة رض وقالت الی این یا ابن الخطاب اجئت
لتحرق دارنا قال نعم او تدخلوا فیما دخل فیه الامة فخرج علی حتی اتی ابابکر رض
فبایعه کذا نقله القاضی جمال الدین ابن واصل واسنده الی ابن عبد ربه المغربی
حضرت ابی بکر رضہ نے حضرت عمر بن الخطاب رضہ کو بھیجا طرف حضرت علی رضہ کے اور پاس اون لوگون کے جو گھر جناب
فاطمہ مجتمع ہوے ہین تاکہ حضرت عمر رضہ جاکر اون لوگون کو نکالدیوین اس غرض سے کہ اجماع شکست ہو جاوے اور مراد
اوس جماعت سے بڑے آدمی اور حضرت ابوبکر رضہ نے حکم دیا تھا کہ اگر تمہاری حکم سے اسبات مین وہ لوگ نافرمانی
کرین پس قتل کردالنا اونکو پس حضرت عمر رضہ قبول کرکے آتش لیکر چلے کہ گھر جناب سیدہ کا جلادیوین اور راستہ
ہی مین ملاقات ہوی جناب سیدہ ع وحضرت عمر رضہ سے ٹوک کر پوچھا کہ ای پسر خطاب کدہر جاتے ہو کیا میرا گھر جلانیکو
آئے ہو جواب دیا کہ ہان تمہارا گھر اور جو لوگ تمہارے گھر مین ہین ناگاہ نکلے حضرت علی رضہ اور آئے پاس حضرت ابی بکر رضہ
کے اور بیعت کیا **تاریخ خمیس** ۲ جلد صفحہ ۱۶۹ وذکر موسی بن عقبة ان رجالا من المهاجرین
غضبوا فی بیعة ابی بکر رض منهم علی بن ابیطالب والزبیر بن العوام فدخلا بیت فاطمة
بنت رسول الله ص فجاءهما عمر بن الخطاب فی عصابة من المهاجرین والانصار فیهم

اسید بن حضیر وسلمہ ابن سلامۃ ابن وقش الاشھلیان وثابت بن قیس بن شماس
الخزرجی وکلموهما حتی اخذ احد القوم سیف الزبیر فضرب به الحجر حتی کسره ثم قام ابوبکر
فخطب الناس واعتذر الیهم **ملل ونحل شہرستانی ١ جلد صفحہ ٧** اَلْخِلَافُ الثَّامِنُ فِی
تَنْصِیْصِ اَبِیْ بَکْرٍ رض عَلٰی عُمَرَ رض بِالْخِلَافَةِ وَقْتَ الْوَفَاتِ فَمِنَ النَّاسِ مَنْ قَدْ وَلَّیْتَ عَلَیْنَا
فَظًّا غَلِیْظًا وَارْتَفَعَ الْخِلَافُ بِقَوْلِ اَبِیْ بَکْرٍ رض لَوْ سَاَلَنِیْ رَبِّیْ یَوْمَ الْقِیٰمَةِ فَقُلْتُ عَلَیْهِمْ خَیْرَ
اَهْلِهِمْ وَقَدْ وَقَعَ فِیْ زَمَانِهِمْ اِخْتِلَافَاتٌ کَثِیْرَةٌ فِیْ مَسَائِلِ مِیْرَاثِ الْجَدِّ وَالْاُخُوَّةِ وَالْکَلَالَةِ
وَفِیْ عَقْلِ الْاَصَابِعِ وَدِیَاتِ الْاَسْنَانِ وَحُدُوْدِ بَعْضِ الْجَرَائِمِ الَّتِیْ لَمْ یَرِدْ فِیْهَا نَصٌّ وَ
اِنَّمَا اَهَمُّ اُمُوْرِهِمُ الْاِشْتِغَالُ بِقِتَالِ الرُّوْمِ وَغُزْوَةِ الْعَجَمِ وَفَتَحَ اللّٰهُ تَعَالٰی الْفُتُوْحَ عَلَی
الْمُسْلِمِیْنَ وَکَثُرَتِ السَّبَایَا وَالْغَنَائِمُ وَکَانُوْا کُلُّهُمْ یَصْدُرُوْنَ عَنْ رَاْیِ عُمَرَ وَانْتَشَرَتِ
الدَّعْوَةُ وَظَهَرَتِ الْکَلِمَةُ وَدَانَتِ الْعَرَبُ وَلَانَتِ الْعَجَمُ **شرح عقائد صفحہ ١٠٩** ثُمَّ اِنَّ
اَبَا بَکْرٍ لَمَّا اَیِسَ مِنْ حَیٰوتِهٖ دَعٰی عُثْمَانَ رض وَاَمْلٰی عَلَیْهِ کِتَابَ عَهْدِهٖ لِعُمَرَ رض فَلَمَّا کَتَبَ
خَتَمَ الصَّحِیْفَةَ وَاَخْرَجَهَا اِلَی النَّاسِ وَاَمَرَهُمْ اَنْ یُّبَایِعُوْا لِمَنْ فِی الصَّحِیْفَةِ فَبَایَعُوْا حَتّٰی
مَرَّتْ بِعَلِیٍّ رض فَقَالَ بَایَعْنَا لِمَنْ فِیْهَا وَاِنْ کَانَ عُمَرُ رض وَبِالْجُمْلَةِ وَقَعَ الْاِتِّفَاقُ عَلٰی اِتِّفَاقِهٖ
تاریخ الخلفا صفحہ ٦٠ وَاَخْرَجَ ابْنُ سَعْدٍ عَنِ الْحَسَنِ الْبَصْرِیِّ قَالَ لَمَّا بُوْیِعَ اَبُوْبَکْرٍ رض قَامَ
خَطِیْبًا فَقَالَ اِنَّمَا اَنَا بَشَرٌ وَلَسْتُ بِخَیْرٍ مِنْ اَحَدِکُمْ فَرَاعُوْنِیْ فَاِذَا رَاَیْتُمُوْنِیْ اِسْتَقَمْتُ
فَاتَّبِعُوْنِیْ وَاِنْ زِغْتُ فَقَوِّمُوْنِیْ وَاعْلَمُوْا اَنَّ لِیْ شَیْطَانًا یَعْتَرِیْنِیْ فَاِذَا رَاَیْتُمُوْنِیْ عَصَیْتُ
فَاجْتَنِبُوْنِیْ لَا اُوْثِرُ فِیْ اَشْعَارِکُمْ وَاَبْشَارِکُمْ بعد بیعت کے حضرت ابی بکر رض نے خطبہ پڑہا اور کہا کہ مین
بشر ہون اور تم لوگون سے بہتر وافضل نہین ہون اور جب مجہسے چوک وغلطی دیکہو تب میری مدد کرو اور جب مجہسی
لغزش دیکہو تب سنبہالو مجہکو اور جانو کہ میرے اوپر شیطان کی تسلیط ہے وہ مجہے بہکاتا ہے جب دیکہو ہمکو
بہکا ہوا میرے قول سے پرہیز کرو **قسطلانی ٦ جلد صفحہ ١٥٢** فَقَالَ اَبُوْبَکْرٍ رض اِنِّیْ لَمْ اَسْجُدْ لِصَنَمٍ
قَطُّ فَغَضِبَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ وَقَالَ تَقُوْلُ اِنِّیْ لَمْ اَسْجُدْ لِصَنَمٍ قَطُّ وَقَدْ کُنْتَ فِی الْجَاهِلِیَّةِ
کَذَا وَکَذَا فرمایا حضرت ابی بکر رض نے کہ مینے کبہی بت کو سجدہ نکیا پس حضرت عمر رض غضبناک ہوکر بولے کہ تم کہتے ہو
کہ مینے کبہی بتکو سجدہ نہین کیا ہے حالانکہ کفر مین تمسے ایسے فعل ہوا کرتے تہے **ملل ونحل شہرستانی**

صفحه ٧ الخلاف السابع فی قتال مانعی الزکوٰة فقال قوم لا نقاتلهم قتال الکفرة و
قال قوم بل نقاتلهم حتی قال ابو بکر رض لو منعونی عقالاً مما اعطوا رسول الله صلی الله
علیه ومضی بنفسه الی قتالهم ووافقه الصحابة باسرهم وقد ادی اجتهاد عمر
فی ایام خلافته الی رد السبایا والاموال الیهم والطلاق المحبوسین الیهم
تاریخ خمیس ٢ جلد صفحه ٢٠١ وقال انس بن مالک کرهت الصحابة قتال مانعی الزکاة
وقالوا اهل القبلة تاریخ ابو الفداء ١ جلد صفحه ١٦٦ منعت بنو یربوع الزکوٰة وکان کبیرهم
مالک بن نویرة وکان ملکا فارسا مطاعا شاعرا قدم علی النبی ص واسلم فولاه
صدقة قومه فلما منع الزکوٰة ارسل ابو بکر رض الی مالک المذکور خالد بن الولید
فی معنی الزکوٰة فقال مالک انا اتی بالصلوٰة دون الزکوٰة فقال خالد اما علمت ان
الصلوٰة والزکوٰة معاً لا تقبل واحدة دون الاخری فقال مالک قد کان صاحبکم
یقول ذلک قال خالد او تراه لک صاحبا والله لقد هممت ان اضرب عنقک ثم
تجاولا فی الکلام فقال له خالد انی قاتلک فقال له او بذلک امرک صاحبک
قال وهذه بعد تلک وکان عبد الله بن عمر وابو قتادة الانصاری حاضرین
فکلما خالدا فی امره فکره کلامهما فقال مالک یا خالد ابعثنا الی ابی بکر فیکون
هو الذی یحکم فینا فقال خالد لا اقالنی الله ان اقلتک وتقدم الی ضرار بن
الازور یضرب عنقه فالتفت مالک الی زوجته وقال لخالد هذه التی قتلتنی
وکانت فی غایة الجمال فقال خالد بل الله قتلک برجوعک عن الاسلام فقال مالک
انا علی الاسلام فقال خالد یا ضرار اضرب عنقه فضرب عنقه وجعل راسه اثفیة
لقدر وکان من اکثر الناس شعرا وقبض خالد امرأته وقیل انه اشتراها
من الفیء وتزوج بها وقیل انها اعتدت بثلاث حیض وتزوج بها وقال لابن
عمر ولابی قتادة احضرا النکاح فابیا وقال له ابن عمر نکتب الی ابی بکر رض ونعلمه
بامرها وتزوج بها فابی وتزوجها وفی ذلک یقول ابو نمیر السعدی یقضی خالد
بغیا علیه بعرسه وکان له فیها هوی قبل ذلک ﴿ فامضی هواه خالد غیر عاطف ﴾

فَاِنَّ الْهَوٰی عَنْهَا وَلَا مُتَمَالِکٌ بِهٖ وَلَمَّا بَلَغَ ذٰلِکَ اَبَا بَکْرٍ رض وَعُمَرَ رض قَالَ عُمَرُ رض لِاَبِیْ بَکْرٍ رض اِنَّ
خَالِدًا قَدْ زَنٰی فَارْجُمْهُ فَاِنَّهٗ تَاَوَّلَ فَاَخْطَاءَ قَالَ فَاِنَّهٗ قَدْ قَتَلَ مُسْلِمًا فَاقْتُلْهُ قَالَ مَا
کُنْتُ اَقْتُلُهٗ فَاِنَّهٗ تَاَوَّلَ فَاَخْطَاءَ قَالَ فَاعْزِلْهُ قَالَ مَا کُنْتُ اَغْمِدُ سَیْفًا سَلَّهُ اللّٰهُ عَلَیْهِمْ
اتمام الدرایة مع شرحها النقایة للسیوطی وان الصحابة عدول الشرح ونعتقد ان
الصحابة کلهم عدول لانهم خیر الامة قال ص خیر امتی قرنی رواه الشیخان
ترجمہ سابق لکھا گیا مسلم ۲ جلد صفحہ ۱۷ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِکٍ اِنَّ النَّبِیَّ ص اُتِیَ بِرَجُلٍ قَدْ
شَرِبَ الْخَمْرَ فَجَلَدَهٗ بِجَرِیْدَتَیْنِ نَحْوَ اَرْبَعِیْنَ قَالَ وَفَعَلَهٗ اَبُوْبَکْرٍ رض فَلَمَّا کَانَ عُمَرُ
اِسْتَشَارَ النَّاسَ فَقَالَ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ اَخَفُّ الْحُدُوْدِ ثَمَانُوْنَ فَاَمَرَ بِهٖ عُمَرُ رض
وَاَیْضًا عَنْ اَنَسٍ مِثْلُهٗ جناب رسول خدا ص نے ۴۰ درہ شراب خوار پر مارا اور حضرت ابوبکر رض کا بہی
یہی معمول تہا اور حضرت عمر رض نے مشورہ لیا تب عبد الرحمن بن عوف نے کہا کہ ۸۰ درہ سے کم سزا ہو پس
حضرت عمر رض نے حکم دیا کہ اسیقدر درہ مارو کتاب المیراث مشکوٰۃ عَنْ قَبِیْصَةَ بْنِ ذُؤَیْبٍ
قَالَ جَاءَتِ الْجَدَّةُ اِلٰی اَبِیْ بَکْرٍ رض تَسْاَلُهٗ مِیْرَاثَهَا فَقَالَ لَهَا مَا لَکِ فِیْ کِتَابِ اللّٰهِ شَیْءٌ
وَمَا لَکِ فِیْ سُنَّةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ص فَارْجِعِیْ حَتّٰی اَسْاَلَ النَّاسَ موطا صفحہ ۳۰۷ مثلہ ایک
عورت کسی اپنے میت کی دادی تہی حضرت ابی بکر رض سے اوسنے سوال کیا کہ جدہ کا کیا حق ہے جواب دیا کہ تیرا حق نہ قرآن
مین اور نہ حدیث مین ہے چلی جا جب تک کہ ہم کسی مسئلہ دان و فقیہہ سے دریافت کر رکہین نہایہ ابن اثیر
باب الحاء مع الدال وفی حدیث عائشة لولا حدثان قومک بالکفر لهدمت الکعبة
وبنیتها والمراد به قرب عهدهم بالکفر والخروج منه والدخول فی الاسلام
وانه لم یتمکن الدین فی قلوبهم فلو هدمت الکعبة وغیرتها ربما نفروا
من ذلک موطا صفحہ ۲۴ مثلہ بخاری ۵ جلد صفحہ ۲۰۹ عن عائشة نحوہ فرمایا
جناب رسول اللہ ص نے کہ ای عایشہ اگر قوم تمہاری مجہے متہم بکفر نکرتے ہر آیئنہ مین کعبہ کو ڈہا کر سر نو سے
بناتا ابن اثیر شیبانی شرح کرتے ہین کہ غرض حضرت ص کی یہہ ہے کہ اسلام اونکا تازہ ہے اور ترک کفر کو
زمانہ قریب گذرا ہے لہذا اسلام اونکے دلمین مظبوط نہین ہوا ہے اگر کعبہ کو توڑ کر دوسری صورت پر بنا دین
وہ لوگ مجہسے نفرت کرینگے اصول کافی تتمہ الاسلام کلینی صفحہ ۱۵ مین عَنْ طَلْحَةَ بْنِ زَیْدٍ

عن ابی عبد اللہ قال قال ان الائمۃ فی کتاب اللہ عز وجل امامان قال اللہ تعالیٰ
وجعلناھم ائمۃ یھدون بامرنا لا بامر الناس یقدمون امر اللہ قبل امرھم
وحکم اللہ قبل حکمھم قال وجعلناھم ائمۃ یدعون الی النار یقدمون امرھم
قبل امر اللہ وحکمھم قبل حکم اللہ ویاخذون باھوائھم خلاف کتاب اللہ
عز وجل فرمایا جناب صادق نے کہ قرآن میں امام دو قسم کے ہیں ایک امام اہل جنت اور ایک امام
اہل نار اور تفسیر اوسکی گرچہ بروایت شیعہ ہے مگر موافق عقل و قرینہ سلیمہ کے ہے یہہ آیت نہایت ضرر
رسانی ہے اہلسنت کو در باب بدعت و قیاس کے سورہ محمد پ ٢٦ بغوی صفحہ ٨٢١ فھل
عسیتم فلعلکم ان تولیتم اعرضتم عن القرآن وفارقتم احکامہ ان تفسدوا
فی الارض تعودوا الی ما کنتم علیہ فی الجاھلیۃ تتفسدوا فی الارض بالمعصیۃ و
البغی وسفک الدماء وترجعوا الی الفرقۃ بعد ما جمعکم اللہ بالاسلام وتقطعوا
ارحامکم وقال المسیب بن شریک نزلت فی بنی امیۃ وبنی ھاشم یدل علیہ
قراءۃ علی بن ابی طالب تُوُلِّیتم بضم التاء والواو وکسر اللام یقول ان ولیتم ولاۃ
جائرۃ خرجتم معھم فی الفتنۃ اولئک الذین لعنھم اللہ فاصمھم واعمی ابصارھم
نیشاپوری ٣ جلد صفحہ ١٥٣ فھل عسیتم ھو من افعال المقاربۃ تفسیر کبیر ٧ جلد
صفحہ ٤٥٤ ھذہ الآیۃ فیھا اشارۃ الی فساد قول قالوہ وھو انھم کانوا
یقولون کیف نقاتل والقتل افساد والعرب من ذوی ارحامنا وقبائلنا فقال ان
تولیتم الخ تقول عسی زید ان یخرج * وقراءۃ علی علیہ السلام تُوُلِّیتم ای ان
تولاکم ولاۃ ظلمۃ جفاۃ ومشیتم تحت لوائھم تفسیر ملا ابو السعود ٧ جلد صفحہ ٤٣٥
تناحرا علی الملک وتھالکا علی الدنیا فان من شاھد احوالکم الدالۃ علی الضعف
فی الدین والحرص علی الدنیا حین امرتم بالجھاد جلالین تقطعوا ارحامکم ای
تعودوا الی امر الجاھلیۃ من البغی والقتال بیضاوی صفحہ ٣٠٣ تناحرا علی الولایۃ
وتجاذبا لھا او رجوعا الی ما کنتم علیہ فی الجاھلیۃ من التغاور والمقاتلۃ مع الاقارب
والمعنی انھم لضعفھم فی الدین وحرصھم علی الدنیا احقاء بان یتوقع ذلک منھم

من عرف حالهم قسطلانی ۷ جلد صفحه ۲۷۴ والصلة درجات بعضها ارفع من بعض واداناها صلتها بالكلام ولو بالسلام سوره بنی اسرائیل واذ جعلنا الرؤيا التي اريناك الا فتنة للناس والشجرة الملعونة في القرآن ونخوفهم فما يزيدهم الا طغيانا كبيرا قال الامام فخر الدين الرازي والنيشابوري والفراء البغوي والبيضاوي والثالث قول سعيد بن المسيب وابن عباس في رواية عطاء ان رسول الله ص راى بني امية ينزون على منبره نزو القردة بخاری ۲ جلد صفحه ۳۲ ان النبی ص خرج يوما فصلى على اهل احد صلاته على الميت ثم انصرف الى المنبر فقال اني فرط لكم وانا شهيد عليكم والله لانظر الى حوضي الان واني اعطيت مفاتيح خزائن الارض ومفاتيح والله ما اخاف عليكم ان تشركوا بعدي ولكن اخاف عليكم ان تنافسوا اي ترغبوا یہہ آیت دلالت کرتی ہی کہ قریب زمانہ نبی کے جو کوی حاکم و والی عرب کا ہوگا زمین پر فساد کریگا اور ان مفسدین پر خدا نے لعنت کی ہے اور شجرہ ملعونہ سے رای اکثر مفسرین کی مراد بنی امیہ ہے اور مراد اہلسنت ائمہ اثنا عشر و خلفاء موعود آیہ ليستخلفنهم في الارض سے بنی امیہ وغیرہ ہین جای عبرت ہے عمال خلیفہ اول از تاریخ حبیب السیر قاضی حضرت عمر رض کاتب حضرت عثمان رض حاجب زید بن ثابت وعبداللہ بن ارقم وسدیف غلام ابی بکر رض مکہ عتاب ابن اسید الاموی طائف عثمان بن ابی العاص صنعا ابن ابی امیہ حضرموت زیاد بن لبید نجران جریر بن عبداللہ البجلی بحرین علاء الحضرمی سواد عراق مثنی بن حارثہ شیبانی شام ابو عبیدہ بن الجراح و شرحبیل بن حسنہ و معویہ بن ابی سفیان ماتحت خالد بن الولید کتاب المغازی للواقدی فی غزوة احد صفحه ۱۰۲ وكان طلحة بن عبيد الله وابن عباس وجابر بن عبد الله يقولون صلى رسول الله ص على قتلى احد وقال رسول الله ص انا على هؤلاء شهيد فقال ابو بكر رض يا رسول الله اليسوا اخواننا اسلموا كما اسلمنا وجاهدوا كما جاهدنا قال بلى ولكن هؤلاء لم ياكلوا من اجورهم شيئا ولا ادري ما تحدثون بعدي فبكى ابو بكر رض انا لكائنون بعدك نماز جنازہ پڑہی جناب رسول خدا ص نے اوپر شہدا احد کے اور فرمایا حضرت نے کہ مین اون لوگون پر گواہ ہون کہا حضرت ابو بکر رض نے کہ یا رسول اللہ ص کیا وہ لوگ میرے بہای نہین ہین ایمان لای وہ لوگ جیسا کہ

مین ایمان لایا اور جہاد کیا اون لوگون نے جیسا کہ ہمنے جہاد کیا فرمایا کہ ہان لیکن اپنی مزد و محنت کا حظ و لذات دنیا
سے اون لوگون نے کچہہ چکہا نہین اور مین نہین جانتا ہون کہ کیا کیا شے بعد میرے تم احداث کروگے پس یہہ سنکر
حضرت ابوبکررض نہایت آبدیدہ واشکبار مثل ابر بہار کے ہوے اور کہا تعجب کرکے آہ بعد آپکے ہمسے ایسی فعال
صادر ہووینگے اور واقدی وہ شخص ہے کہ جسکو امام المغازی لکہتے ہین اور ابن خلکان وخطیب بغدادی وابوالفداء
وسیوطی وشارح قوشجی ودمیری وابن حجر ومولانا شاہ عبدالعزیز توثیق وعدل پرشہادت دیتے ہین **باب ۲۱**

بست ویکم امور منکرات کہ علماء اہلسنت نے نسبت حضرت فاروق اعظم رض تحریر کیا ہے

تاریخ الخلفاء صفحہ ۱۳۵ فَصْلٌ فِی اَوَّلِیَاتِ عُمَرَ رض قَالَ الْعَسْکَرِیُّ هُوَ اَوَّلُ مَنْ سُمِّیَ اَمِیْرَ الْمُؤْمِنِیْنَ وَاَوَّلُ مَنْ کَتَبَ التَّارِیْخَ مِنَ الْهِجْرَةِ وَاَوَّلُ مَنِ اتَّخَذَ بَیْتَ وَاَوَّلُ مَنِ اتَّخَذَ بَیْتَ الْمَالِ وَاَوَّلُ مَنْ سَنَّ قِیَامَ شَهْرِ رَمَضَانَ وَاَوَّلُ مَنْ عَسَّ بِاللَّیْلِ وَاَوَّلُ مَنْ عَاقَبَ عَلَی الْهِجَاءِ وَاَوَّلُ مَنْ ضَرَبَ فِی الْخَمْرِ ثَمَانِیْنَ وَاَوَّلُ مَنْ حَرَّمَ الْمُتْعَةَ وَاَوَّلُ مَنْ نَهٰی عَنْ بَیْعِ اُمَّهَاتِ الْاَوْلَادِ وَاَوَّلُ مَنْ جَمَعَ النَّاسَ فِی صَلٰوةِ الْجَنَائِزِ عَلٰی اَرْبَعِ تَکْبِیْرَاتٍ وَاَوَّلُ مَنِ اتَّخَذَ الدِّیْوَانَ وَاَوَّلُ مَنْ فَتَحَ الْفُتُوْحَ وَمَسَحَ السَّوَادَ وَاَوَّلُ مَنْ حَمَلَ الطَّعَامَ مِنْ مِصْرَ فِی بَحْرِ اَیْلَةَ اِلَی الْمَدِیْنَةِ وَاَوَّلُ مَنِ احْتَبَسَ صَدَقَةً فِی الْاِسْلَامِ وَاَوَّلُ مَنْ اَعَالَ الْفَرَائِضَ وَاَوَّلُ مَنْ اَخَذَ زَکٰوةَ الْخَیْلِ وَاَوَّلُ مَنْ قَالَ اَطَالَ اللّٰهُ بَقَاءَکَ قَالَهُ لِعَلِیٍّ **تاریخ ابوالفداء اجلد صفحہ ۱۷۴** وَعُمَرُ اَوَّلُ مَنْ سُمِّیَ بِاَمِیْرِ الْمُؤْمِنِیْنَ وَاَوَّلُ مَنْ کَتَبَ التَّارِیْخَ وَاَرَّخَ مِنَ السَّنَةِ الَّتِی هَاجَرَ فِیْهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صلعم وَاَوَّلُ مَنْ عَسَّ بِاللَّیْلِ وَاَوَّلُ مَنْ نَهٰی عَنْ بَیْعِ اُمَّهَاتِ الْاَوْلَادِ وَاَوَّلُ مَنْ جَمَعَ النَّاسَ فِی صَلٰوةِ الْجَنَازَةِ عَلٰی اَرْبَعِ تَکْبِیْرَاتٍ وَکَانُوْا قَبْلَ ذٰلِکَ یُکَبِّرُوْنَ اَرْبَعًا وَخَمْسًا وَسِتًّا وَاَوَّلُ مَنْ جَمَعَ النَّاسَ عَلٰی اِمَامٍ یُصَلِّیْ بِهِمُ التَّرَاوِیْحَ فِی رَمَضَانَ وَکَتَبَ بِذٰلِکَ اِلٰی سَائِرِ الْبُلْدَانِ وَاَمَرَهُمْ بِهٖ وَاَوَّلُ مَنْ حَمَلَ الدُّرَّةَ وَضَرَبَ بِهَا وَدَوَّنَ الدَّوَاوِیْنَ زُمْرَةَ النَّاسِ وَعَلَیْهِ اِزَارٌ فِیْهِ اِثْنَا عَشَرَةَ رُقْعَةً وَکَانَ مَرَّةً فِی بَعْضِ حَجَّاتِهٖ **حیوة الحیوان دمیری اجلد صفحہ ۱۳۱۴** وَهُوَ اَوَّلُ مَنْ اَرَّخَ التَّارِیْخَ بِعَامِ الْهِجْرَةِ وَاَوَّلُ مَنْ دُعِیَ بِاَمِیْرِ الْمُؤْمِنِیْنَ وَاَوَّلُ مَنْ خَتَمَ الْکُتُبَ وَکَانَ فِی یَدِهٖ خَاتَمُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صلعم

وفيه نظر وهو اول من ضرب بالدرة وحملها واول من قال اطال الله بقاءك قالها
لعلي رض وهو الذي اخر المقام الى موضعه اليوم وكان ملصقا بالبيت وهو اول من جمع
الناس على امام واحد في التراويح وقتله لطفله ـ اشكل اولیات مین حضرت عمرؓ کی اول اپنا
نام امیر المومنین رکھا اور اول تاریخ ہجرت کی قایم کیا اور اول بیت المال لیا اور اول بیت مقرر کیا اور اول مین
اپنی سنت مقرر کیا تراویح رمضان کی اور شب کی گشتی وگردآوری اور تعزیر دیا ہجو پر اور ۸۰ درّہ مارا اور متعہ کو اور
منع کیا کہ مان بچون کو نہ بیچی اور خزانہ کیا زکوٰۃ سے اور مسئلہ عول جاری کیا میراث مین اور گھوڑی اور خچر پر زکوٰۃ
مقرر کیا اور حضرت امیرؑ کے شان مین کہا کہ حیات آپ کی خدا دراز کرے اور بچہ کم سن کو بیدادی و بیرحمی سی قتل کیا
تاریخ الخلفا صفحہ ۱۵۳ واخرج ابن سعد عن انس قال ارسل عمر الى ابي طلحة الانصاري
قبل ان يموت بساعة فقال كن في خمسين من الانصار مع هؤلاء النفر اصحاب
الشورى فانهم فيما احسب سيجتمعون في بيت فقم على ذلك الباب باصحابك
فلا تترك احدا يدخل عليهم ولا تتركهم يمضي اليوم الثالث حتى يؤمروا
احدهم بخاری ۶ جلد صفحہ ۲۹ فقالوا اوص يا امير المؤمنين استخلف قال ما اجد
احق بهذا الامر من هؤلاء النفر او الرهط الذين وهو عنهم راض فسمى عليا و
عثمان رض والزبير وطلحة وسعدا وعبد الرحمن ويشهدكم عبد الله بن عمر رض
وليس له من الامر شيء تاریخ الخلفا صفحہ ۱۵۲ بويع بالخلافة بعد دفن عمر رض
بثلث ليال فروى ان الناس كانوا يجتمعون في تلك الايام الى عبد الرحمن
بن عوف يشاورونه ويناجونه فلا يخلو به رجل ذو راي فيعدل بعثمان
ولما جلس عبد الرحمن للمبايعة حمد الله واثنى عليه وقال في كلامه اني رايت
الناس يابون الا عثمان اخرجه ابن عساكر عن المسور بن مخرمة وفي رواية اما
بعد يا علي فاني قد نظرت في الناس فلم ارهم يعدلون بعثمان فلا تجعلن على
نفسك سبيلا ثم اخذ بيد عثمان فقال نبايعك على سنة الله وسنة رسوله
وسنة الخليفتين بعده فبايعه عبد الرحمن وبايعه المهاجرون والانصار
حيوة الحيوان دمیری صفحہ ۳۴ ذكر ابن خلكان وغيره ان عمر رض لما

من اختار من الصحابة ستة نفر وهم المتقدم ذكرهم وكان سعد بن وقاص
غائبا وجعل عبد الله ابنه مشيرا واقام المسور بن مخرمة وثلثين نفسا من
الانصار قال ان اتفقوا على واحد الى ثلاثة ايام والا فاضربوا رقاب الكل
وخير للمسلمين بينهم وان افترقوا فرقتين فالفرقة التي فيها عبد الرحمن
بن عوف واوصى ان يصلي صهيب بالناس ثلاثة ايام فاخرج عبد الرحمن
بن عوف نفسه من الشورى واختار عثمان فبايعه الناس تاريخ ابو الفداء
اجلد صفحه ۱۷ اجتمع اهل الشورى وهم علي رض وعثمان رض وعبد الرحمن بن
عوف وسعد بن ابي وقاص وعبد الله بن عمر رض وكان قد جعل لهم عمر مدة
ثلاثة ايام وقال لا يمضي اليوم الرابع الا ولكم امير وان اختلفتم فكونوا مع
الذي معه عبد الرحمن لانه ابن عمه وعبد الرحمن صهر عثمان فلا يختلفون
فيوليها احدهم الاخر ثم جمع عبد الرحمن الناس بعد ان اخرج نفسه عن
الخلافة فدعى عليا فقال عليك عهد الله وميثاقه لتعملن بكتاب الله
وسنة رسوله وسيرة الخليفتين من بعده فقال ارجو ان افعل واعمل مبلغ
علمي وطاقتي ودعى عثمان وقال له مثل ما قال لعلي فرفع عبد الرحمن راسه
الى سقف المسجد ويده في يد عثمان وقال اللهم اسمع واشهد اللهم اني
جعلت ما في رقبتي ذلك في رقبة عثمان وبايعه فقال علي ليس هذا اول
يوم تظاهرتم علينا فيه فصبر جميل والله المستعان على ما تصفون والله ما
وليت عثمان الا ليرد الامر اليك والله كل يوم هو في شان فقال عبد الرحمن
يا علي لا تجعل على نفسك حجة وسبيلا فخرج علي وهو يقول سيبلغ الكتاب
اجله فقال المقداد بن الاسود بعد عبد الرحمن والله لقد تركته يعني عليا وانه من
الذين يقضون بالحق وبه يعدلون فقال يا مقداد لقد اجتهدت للمسلمين
فقال المقداد لقد اجتهدت للمسلمين فقال المقداد اني لاعجب من قريش
انهم تركوا رجلا ما اقول ولا اعلم ان رجلا اقضى بالحق واعلم منه

فقال عبد الرحمن يا مقداد اتق الله فاني اخاف عليك الفتنة **شرح عقائد نسفي صفحه ٩٥**
ثم استشهد عمر رض وترك الخلافة شورى بين ستة عثمان وعلي رض وعبد الرحمن
بن عوف وطلحة وزبير وسعد بن ابي وقاص رض ثم فوضوا الامر خمستهم الى عبد الرحمن
بن عوف ورضوا بحكمه فاختار عثمان رض وبايعه بمحضر من الصحابة فبايعوه **تاريخ
خميس ٢ جلد صفحه ٢٥٥** وفي المختصر ولما كان في اليوم الثالث من وفاة عمر رض خرج
عبد الرحمن بن عوف وعليه عمامة التي عممه بها رسول الله صلعم متقلدا سيفه و
صعد المنبر ثم قال ايها الناس اني سالتكم سرا وجهرا عن امامكم فلم اجد كم
تعدلون باحد هذين الرجلين اما علي واما عثمان وقال قم يا علي فقام علي فوقف
تحت المنبر واخذ عبد الرحمن بيده وقال هل انت مبايعي على كتاب الله وسنة
نبيه وفعل ابي بكر رض وعمر رض فقال اللهم لا ولكن على جهدي من ذلك وطاقتي
فارسل يده ثم نادى قم يا عثمان رض فقام فاخذ بيده وقال ابايعك فهل انت مبايعي
على كتاب الله وسنة رسوله وفعل ابي بكر رض وعمر رض فقال اللهم نعم فرفع راسه
الى سقف المسجد وقال اللهم اسمع قد خلعت ما في رقبتي من ذلك وجعلته في رقبة
عثمان رض فازدحم الناس يبايعون عثمان رض فقعد عبد الرحمن مقعد النبي صلعم من
المنبر وقعد عثمان رض في الدرجة الثانية تحته فجعل الناس يبايعونه **شرح فقه اكبر
صفحه ٨٠** فجعلوا الاختيار الى عبد الرحمن بن عوف ورضوا بحكمه يعني حين
امتنع لنفسه من قبول هذا الامر من اصله فاخذ بيد علي رض وقال اولئك ان
تحكم بكتاب الله وسنة رسوله وسيرة الشيخين فقال علي رض احكم بكتاب
الله وسنة رسوله واجتهد برائي **بخاري ١ جلد صفحه ٢١٤** ان المسور بن مخرمة
اخبره ان الرهط الذين ولاهم عمر اجتمعوا فتشاوروا قال لهم عبد الرحمن
لست بالذي انافسكم على هذا الامر ولكنكم ان شئتم اخترت لكم منكم
فجعلوا ذلك الى عبد الرحمن في الاختيار منهم فتبع اولئك الرهط ولا يطأ
عقبه ومال الناس على عبد الرحمن يشاورونه تلك الليالي حتى اذا كانت

الليلة التي اصبحنا منها فبايعنا عثمان قال المسور طرقني عبد الرحمن بعد هجع من
الليل فضرب الباب حتى استيقظت فقال اراك نائما فوالله ما اكتحلت هذه الليلة
بكبير نوم انطلق فادع الزبير وسعدا فدعوتهما له فشاورهما ثم دعاني فقال
ادع لي عليا فدعوته له فجاء فناجاه حتى ابهار الليل حتى ترتفع اصواتهما ثم قام
علي من عنده وهو على طمع وقد كان عبد الرحمن يخشى من علي شيئا ثم قال
ادع لي عثمان فدعوته فجاء فناجاه حتى فرق بينهما المؤذن بالصبح فلما صلى للناس
الصبح واجتمع اولئك الرهط عند المنبر في المسجد النبوي فارسل عبد الرحمن الى
من كان حاضرا من المهاجرين والانصار وارسل الى امراء الاجناد معاوية امير
الشام وعمر بن سعد امير حمص والمغيرة بن شعبة امير الكوفة والى موسى الاشعري
امير البصرة وعمرو بن العاص امير مصر ليجمع اهل الحل والعقد وكانوا وافوا تلك
الحجة مع عمر فلما اجتمعوا تشهد عبد الرحمن قال اما بعد يا علي اني قد نظرت
في الناس فلم ارهم يعدلون بعثمان اي لا تجعلونه له مساويا بل يرجحونه على
غيره فلا تجعلن على نفسك من اختياري لعثمان سبيلا ملامة اذا لم يوافق
الجماعة فقال عبد الرحمن مخاطبا لعثمان ابايعك على سنة الله ورسوله و
الخليفتين من بعده فبايعه عبد الرحمن وبايعه الناس المهاجرون والانصار
وامراء الاجناد والمسلمون ط نفع وغرض شوری سے یہہ ہے کہ استصواب امر واحقاق ہو اور
اسمین شرایط ہوتی ہے اول ارباب شوری افضل عصر ہون دوم اہل دیانت وامانت ہون سوم مباحثہ
واستدلال دلایل حقیت وجرح وتعدیل ہو چہارم نفاذ حکم غالب الارای کا کہ مرجح ہو اب دیکہنا چاہیے کہ اولاً
حضرت فاروق رض کو شرعاً کوئی حق واسطے استقرار شوری کے نصاً حاصل تہا یا نہین ثانیاً حسب روایت
صاحب مختصر الجامع وابو الفدا کے عبد الرحمن کو زیادہ اختیار درباب استقرار خلافت کے اس غرض سے
دیا کہ وہ داماد حضرت ذی النورین کے ہین اور سعد کو اسلیئے شریک شوری گردانا کہ ابن عم حضرت ذالنورین
کے ہین پس ایسا سامان کر گئے کہ سیوائے حضرت عثمان رض کے دوسرا خلیفہ نہو کیونکہ یہہ حکم دیا تہا کہ جب اختلاف
رای ہو تب اتباع رای عبد الرحمن کے سب لوگ کرین اور وہی ہوا کہ عبد الرحمن نے کہا کہ میلنے حضرت عثمان رض کو

خلیفہ بنا یا بیعت کرو اور اس باب مین جناب امیرؑ اور عبد الرحمن سے مخالفت ہوئی آخر کار حضرت امیرؑ نے فرمایا
کہ مینے قبول خلافت نہین کیا اور بغیر بیعت کے رنجیدہ اوس مجمع سے باہر نکل آئے اور حضرت مقداد نے کچھ درباب
تفضیل وحقیت حضرت امیرؑ کے بولے اسپر عبد الرحمن نے بکلمات درشت دہمکایا اور حضرت امیرؑ نے قبول
سیرت شیخین سے انکار کیا بروایت بخاری اہل شوریٰ کلام باخفا سرگوشیان بوقت شب کرتے تھے اور
کسی متکلم کی رای درباب تفضیل حضرت ذی النورین کے بمقابلہ حضرت امیرؑ کے نہین ہے اور اس شوریٰ سے
مین بنی امیہ واہل لشکر خصوصاً حضرت معویہ امیر شام وعمرو بن سعد امیر حمص ومغیرہ بن شعبہ امیر کوفہ وابو موسی
اشعری امیر بصرہ وعمرو بن عاص امیر مصر اور ارباب ماتحت اونکے شریک بیعت کے ہوئے پس ایسے لوگ
اکثر مجتہد واہل حل وعقد ہین کہ بمخالفت حضرت امیرؑ خلافت قرار دیوین اور یہہ وہی عبد الرحمن ہین کہ جنکی شرابخواری
پر آیہ لا تقربوا الصلوٰة نازل ہوئی ملل ونحل شہرستانی ٢٠ الحادية عشر ميله
الى الرفض ووقيعته فى كبار الصحابة قال اولا لا امامة الا بالنص والتعيين
ظاهرا مكشوفا وقد نص النبى صلعم على علي كرم الله وجهه فى مواضع واظهره اظهارا
لم يشتبه على الجماعة الا ان عمر كتم ذالك وهو الذى تولى بيعة ابى بكر يوم السقيفة
ونسبه الى الشك يوم الحديبية فى سواله عن الرسول عليه السلام قال السنا على
الحق اليسوا على الباطل قال نعم قال عمر فلم نعطى الدنية فى ديننا قال هذا
شك فى الدين ووجدان حرج فى النفس مما قضى وحكم وزاد فى الفرية فقال
ان عمر ضرب بطن فاطمة عليها السلام يوم البيعة حتى القت المحسن من بطنها
وكان يصيح احرقوها بمن فيها وما كان فى الدار غير علي وفاطمة والحسن و
الحسين وقال تغريبه نصر بن الحجاج من المدينة الى البصرة وابداعه التراويح و
نهيه عن متعة الحج ومصادرة العمال كل ذالك احداث ثم وقع فى عثمان و
ذكر احداثه من رده الحكم بن امية الى المدينة وهو طريد رسول الله صلعم و
نفيه اباذر وهو صديق رسول الله وتقليده الوليد بن عقبة الكوفة وهو من
افسد الناس ومعاوية الشام وعبد الله بن عامر البصرة وتزويجه مروان
بن الحكم ابنته وهم افسدوا عليه امره وضربه عبد الله بن مسعود على احضار

